PGED201GET

تدریس واکتساب

(Teaching and Learning)

ایم۔بی۔اے۔(جنرک الیکٹیو پیپر)

(دوسرا سمسٹر)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد، تلنگانہ، انڈیا – 500 032

© Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

Course: Teaching and Learning
ISBN: 978-93-93722-72-2
First Edition**:** June 2023
Reprint: May 2024
Reprint: November 2024
Reprint: October 2025
Reprint: May 2026

Publisher	:	Registrar, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
Publication	:	2026
Copies	:	300
Price	:	410/- (The price of the book is included in admission fees of distance mode students)
Copy Editing	:	Mr. Faheem Anwar, CDOE, MANUU, Hyderabad
		Dr. Abdul Basit Ansari, CDOE, MANUU, Hyderabad
Cover Designing	:	Dr. Mohd. Akmal Khan, CDOE, MANUU, Hyderabad
Printer	:	Mahesh Hardware, Delhi-32.

Teaching and Learning
(Generic Elective Paper)
For
Master of Business Administration
2nd Semester

On behalf of the Registrar, Published by:
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500 032 (Telangana State), India
Director: dir.dde@manuu.edu.in, *Publication:* ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: www.manuu.edu.in

© All rights reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing from the publisher (registrar@manuu.edu.in).

مدیر

Editor

Prof. Najmus Saher,(Education)
Programme Coordinator – B.Ed. (ODL)
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Hyderabad

پروفیسر نجم السحر (تعلیم)
پروگرام کوآرڈی نیٹر، بی۔ایڈ۔(او۔ڈی۔ایل)
مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
حیدرآباد

لینگویج ایڈیٹرس

Language Editors

Prof. Naseemuddin Farees
Urdu Consultant
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Hyderabad

پروفیسر نسیم الدین فریس
اردو کنسلٹنٹ
مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Dr. Mohd Akmal Khan
Assistant Professor of Urdu (C) / Guest Faculty
Centre for Distance and Online Education
Maulana Azad National Urdu University
Hyderabad

ڈاکٹر محمد اکمل خان
اسسٹنٹ پروفیسر اردو (کانٹریکچول)/ گیسٹ فیکلٹی
مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

Editorial Board	مجلس ادارت
Prof. Najmus Saher Professor (Education), CDOE, MANUU	**پروفیسر نجم السحر** پروفیسر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو
Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel Professor (Education),, CDOE, MANUU	**پروفیسر مشتاق احمد آئی پٹیل** پروفیسر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو
Prof. Shaheen Altaf Shaikh Professor (Education), CDOE, MANUU	**پروفیسر شاہین الطاف شیخ** پروفیسر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو
Dr. Sayyad Aman Ubed Associate Professor (Education), CDOE, MANUU	**ڈاکٹر سید امان عبید** ایسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو
Dr. Shaikh Wasim Shaikh Shabbir Associate Professor (Education), CDOE, MANUU	**ڈاکٹر شیخ وسیم شیخ شبیر** ایسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو
Dr. Sameena Basu Assistant Professor (Education), CDOE, MANUU	**ڈاکٹر ثمینہ باسو** اسسٹنٹ پروفیسر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو

پروگرام کوآرڈی نیٹر:

پروفیسر نجم السحر، پروفیسر تعلیم

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین	اکائی نمبر
• ڈاکٹر حنا حسن، ایسوسی ایٹ پروفیسر، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بیدر	01,15
• ڈاکٹر نجمہ بیگم، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم و تربیت، مانو	02
• ڈاکٹر طالب اطہر انصاری، ایسوسی ایٹ پروفیسر ،مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بیدر	03, 13, 14
• ڈاکٹر خان شہناز بانو، ایسوسی ایٹ پروفیسر، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، اورنگ آباد	04, 12
• ڈاکٹر شفاعت احمد، ایسوسی ایٹ پروفیسر، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، دربھنگہ	05, 11
• پروفیسر نجم السحر (تعلیم)، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مانو	06
• ڈاکٹر آفاق ندیم ، اسسٹنٹ پروفیسر، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال	07, 08, 10
• ڈاکٹر ریحانہ ملک، اسسٹنٹ پروفیسر، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سری نگر	09
• ڈاکٹر سید امان عبید، ایسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)، سی ڈی او ای، مانو • جناب فہیم انور، اسسٹنٹ پروفیسر (کانٹریکچول)، تعلیم، سی ڈی او ای، مانو	16

پروف ریڈرس:

1. ڈاکٹر عبد الباسط انصاری
2. فہیم انور
3. ڈاکٹر محمد اکمل خان

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	پروگرام کو آرڈی نیٹر	9
بلاک- I	**تدریس کا تعارف اور تدریس بطور پیشہ**	
اکائی1	تدریس کا تصور: تدریس کے اغراض ومقاصد	13
اکائی2	تدریس کے اہم پہلو	30
اکائی3	ہدایتی مقاصد اور کمرہ جماعت کا انتظام	44
اکائی4	تدریس کا تصور ایک پیشہ کے بطور اور اساتذہ کا پیشہ وارانہ فروغ	63
بلاک-II	**اکتساب کا تعارف**	
اکائی5	اکتساب کا مفہوم، نوعیت اور تصور	82
اکائی6	متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کو سمجھنا	98
اکائی7	اکتسابی عمل اور اکتسابی منحنی	117
اکائی8	اکتساب کو متاثر کرنے والے عوامل اور اکتسابی طرز	135
بلاک-III	**تدریسی واکتسابی عمل**	
اکائی9	ثلاثی سطح پر تدریس کی طرز رسائیاں (حصہ اول)	150
اکائی10	ثلاثی سطح پر تدریس کی طرز پر سائیاں (حصہ دوم)	177
اکائی11	ثلاثی سطح پر تدریس کے طریقے	202
اکائی12	ثلاثی سطح پر تدریس کی اختراعی تکنیکیں	220

بلاک -IV تدریس واکتساب میں اطلاعی وترسیلی ٹیکنالوجی

اکائی13	تدریس واکتساب میں اطلاعی وترسیلی ٹیکنالوجی کا تعارف	242
اکائی14	تدریس واکتساب میں اطلاعی وترسیلی ٹیکنالوجی کا اثر	259
اکائی15	ای اکتساب وویب پر مبنی اکتساب	276
اکائی16	موکس(MOOCs)	293
نمونہ امتحانی پرچہ		312

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی ۔اس کے چار نکاتی مینڈیٹس یہ ہیں۔ (1)اردو زبان کی ترویج و ترقی(2)اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی(3)روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور(4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند "ادبی" اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل و اخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد و پیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ چیلنجز ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ یونیورسٹی کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو چکا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ ہماری یونیورسٹی اپنی تاسیس کی 25ویں سالگرہ منا رہی ہے، مجھے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یونیورسٹی کا نظامتِ فاصلاتی تعلیم از سر نو اپنی کارکردگی کے نئے سنگِ میل کی طرف رواں دواں ہے اور نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی جانب سے کتابوں کی اشاعت اور ترویج میں بھی تیزی پیدا ہوئی ہے۔ نیز ملک کے کونے کونے میں موجود تشنگانِ علم فاصلاتی تعلیم کے مختلف پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ گرچہ گزشتہ برسوں کے دوران کووڈ کی تباہ کن صورتِ حال کے باعث انتظامی امور اور ترسیل و ابلاغ کے مراحل بھی کافی دشوار کن رہے تاہم یونیورسٹی نے اپنی حتی المقدور کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے پروگراموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل کیا ہے۔ میں یونیورسٹی سے وابستہ تمام طلبا کو یونیورسٹی سے جڑنے کے لیے صمیم قلب کے ساتھ مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ ان کی علمی تشنگی کو پورا کرنے کے لیے مولانا آزاد اردو یونیورسٹی کا تعلیمی مشن ہر لمحہ ان کے لیے راستے ہموار کرے گا۔

پروفیسر سید عین الحسن

وائس چانسلر

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی طریقۂ تعلیم کو پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جاچکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہورہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر فاصلاتی طرز تعلیم کو متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم سے ہوا اور 2004 میں باقاعدہ روایتی طرز تعلیم (Regular Courses) کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔

ملک میں تعلیمی نظام کو بہتر انداز سے جاری رکھنے میں یو جی سی کا مرکزی کردار رہا ہے۔ فاصلاتی تعلیم (ODL) کے تحت جاری مختلف پروگرام UGC-DEB سے منظور شدہ ہیں۔ UGC-DEB اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کر کے فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ (Dual Mode University) ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق Credit Based Credit System (CBCS) نظام متعارف کرایا گیا اور خود اکتسابی مواد (Self Learning Material) از سرِ نو، جس میں یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کیا گیا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی،پی جی،بی ایڈ،ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ سترہ (17) کورسز چلا رہا ہے۔ ساتھ ہی تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ متعلمین کی سہولت کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 6 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک موجود ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑہ میں ایک ایکسٹنشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 160 سے زیادہ متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centres) نیز 20 پروگرام سنٹرس (Programme Centres) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جارہی ہیں، نیز آڈیو۔ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ای میل اور وہاٹس ایپ گروپ کی سہولت فراہم کی گئی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوئوں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سال سے ریگولر کاؤنسلنگ کے علاوہ ایڈیشنل رمیڈیل آن لائن کاؤنسلنگ مہیا کی جارہی ہے تاکہ طلبا کے تعلیمی معیار کو بلند کیا جاسکے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو عصری تعلیم کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔ آنے والے دنوں میں تعلیمی ضروریات کے پیش نظر نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے تحت مختلف کورسز میں تبدیلیاں کی جائیں گی اور امید ہے کہ یہ فاصلاتی نظام کو زیادہ مؤثر و کارگر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای

کورس کا تعارف

نظامت فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے لیے یہ بات انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ یو جی سی ڈسٹنس ایجوکیشن بیورو (UGC-DEB) نے چھ ماسٹرز پروگرام کو منظوری دی ہے۔یو جی سی کی ہدایت کے تحت یونیورسٹی کے روایتی اور فاصلاتی نظام تعلیم دونوں کے لئے ایک ہی نصاب لازمی قرار دیا گیا ہے تا کہ نہ صرف ان دونوں نظام تعلیم کے طلباء کا معیار یکساں ہو بلکہ حصول تعلیم کے لیے ایک نظام تعلیم کے طلباء کو فراہم کی جانے والی مختلف سہولیات دوسرے نظام تعلیم کے طلباء کی طرف منتقلی بھی قابل عمل ہو۔

ان ضوابط کے تحت یونیورسٹی میں فراہم کیے جارہے تمام مضامین میں روایتی اور فاصلاتی دونوں نظام تعلیم کا ایک ہی نصاب تیار کیا گیا اور درسی مواد کی تیاری کی گئی جو بہ یک وقت دونوں نظام تعلیم کے طلبا و طالبات کے لیے ذریعے استفادہ بن سکے۔

اس کورس کا عنوان ''تدریس و اکتساب'' ہے۔یہ کورس تمام منظور شدہ ماسٹر پروگرام میں ایک جنرک الیکٹیو کے بطور شامل کیا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں

1. ماسٹر آف آرٹس (انگریزی)　2. ماسٹر آف آرٹس (اسلامک اسٹڈیز)　3. ماسٹر آف آرٹس (اردو)

4. ماسٹر آف آرٹس (ہندی)　5. ماسٹر آف آرٹس (عربی)　6. ماسٹر آف آرٹس (تاریخ)

یہ کورس نہ صرف یہ کہ تمام طلبہ کے لیے تدریس و اکتساب جیسے اہم موضوع پر معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ ایسے طلبہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ہے جو پیشہ درس و تدریس سے منسلک ہیں یا آئندہ اس پیشہ سے جڑنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کورس میں تدریس و اکتساب سے متعلق تمام اہم موضوعات اور پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔اس کورس کے درسی مواد کی تیاری میں یونیورسٹی کے ملک بھر میں قائم 9 کالجس آف ٹیچر ایجوکیشن کے ماہرین اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں ہیں۔

یہ کورس 4 کریڈٹس پر مشتمل ہے اور اسے چار بلاکس میں پیش کیا گیا ہے ہر بلاک میں 4 اکائیاں ہیں۔اس طرح جملہ 16 اکائیاں اس کے نصاب میں شامل ہیں۔

کورس کے چاروں بلاک کے عنوانات حسب ذیل ہیں۔

بلاک (1) تدریس بطور پیشہ اور تدریس کا تعارف، بلاک (2) اکتساب کا تعارف، بلاک (3) تدریس و اکتساب کا عمل، بلاک (4) تدریس و اکتساب میں آئی سی ٹی۔

ہمیں خوشی ہے کہ ہم ایم۔اے۔ کے جنرک الیکٹیو کے اس کورس کی یہ کتاب آپ کے لیے پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ یہ کتاب نہ صرف یہ کہ ایم۔اے۔ کے مختلف پروگراموں میں داخلہ لینے والے طلبا کے لیے مفید ثابت ہوگی بلکہ تمام افراد جو پیشہ تدریس سے منسلک ہیں وہ اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکتے ہیں۔

پروفیسر نجم السحر

پروگرام کوآرڈی نیٹر، بی۔ایڈ۔(او۔ڈی۔ایل۔)

تدریس و اکتساب

(Teaching and Learning)

اکائی 1۔ تدریس کا تصور، تدریس کے اغراض اور مقاصد

(Concept of Teaching; Aims and Objectives of Teaching)

اکائی کے اجزا

1.0 تعارف(Introduction)

1.1 مقاصد(Objectives)

1.2 تدریس کے معنی اور مفہوم(Meaning and definitions of Teaching)

1.3 درس و تدریس کا تصور (Concept of Teaching)

1.4 ہندوستان میں درس و تدریس کا قدیم زمانہ سے موجودہ دور تک کا بدلتا ہوا تصور

(The evolving concept of teaching and learning in India from antiquity to the present)

1.5 تدریس کے اغراض و مقاصد(Aims and Objectives of Teaching and Learning)

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

1.7 فرہنگ(Glossary)

1.8 اکائی کے اختتام کی سر گرمیاں(Unit End Exercises)

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1.0 تمہید(Introduction)

معاشرہ میں جمہوری نظریہ کے حامل منتظمین، معاشرے کے تمام باشندگان کی مشترکہ فلاح بہبود کے لیے ضروری چیزوں کا اہتمام کرتے ہیں اور معاشرے کی حتمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کچھ سماجی اداروں کا نظم کیا جاتا ہے۔ یہ سماجی ادارے اپنی ذمہ داری کو انجام دینے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ اس میں تعلیم کا نظم و نسق اولین اہمیت کا حامل ہے، جس سے معاشرہ کی ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے، معاشرے کو ترقی کی طرف گامزن کیا جاتا ہے اور ہماری آنے والی نسلوں کی بھی فلاح کی جاتی ہے۔ اس کام کو مکمل کرنے کے لیے ہم معاشرے کی تعلیم و تربیت کی طرف رخ کرتے ہیں، تا کہ اس کے ذریعے معاشرے کے ہر نوجوان شخص میں معاشرے کی ضرورت، معاشرے کی ترقی و فلاح اور معاشرے کی حفاظت کے لیے ذمہ داریوں کا احساس پیدا کیا جاسکے۔ تعلیم کا اولین مقصد معاشرے کی زندگی کے پیچیدہ مسائل کو بہتر طریقہ سے حل کرنے، معاشرے کی تعاون پر مبنی ترقی و فلاح کرنے، معاشرہ کے ہر شخص کو اپنی خصوصی انفرادی

صلاحیتوں اور سوجھ بوجھ سے معاشرے کی زندگی کو خوشگوار بنانا ہے۔ مگر تعلیم کی کامیابی کمرۂ جماعت میں درس و تدریسی ماحول اور انسانی فطرت کے سائنسی علم و عمل سے آسان ہو جاتی ہے، طلبا و طالبات تدریسی ماحول میں ہی مقصود نشو نما حاصل کرتے ہیں اور ایک اچھا استاد عام طور پر ایک سائنسداں کے ساتھ ساتھ ایک اچھا فنکار بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اساتذہ ہی طلباء و طالبات کی تخلیقی صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے راستے تلاش کرنے میں طلبا کی مدد فراہم کرتے ہیں کہ جس سے طلبا و طالبات ایک ایسی زندگی گزارنے کے لیے تیار ہو جائیں جہاں وہ اپنے کاموں، رشتوں اور زندگی کے تمام مثبت اور منفی حالات کا سامنا کر سکیں اور اپنی کارکردگی سے مطمئن بھی رہ سکیں۔ اس اکائی میں ہم درس و تدریس کے انہیں تمام پہلوئوں کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کے اغراض و مقاصد پر بھی بحث کریں گے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ؛

- درس و تدریس کے معنی اور مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- درس و تدریس کی تعریف بیان کر سکیں۔
- درس و تدریس کے تصور اور دائرہ کار کو سمجھ سکیں۔
- درس و تدریس کے قدیم دور، قرون وسطی اور جدید دور کی تبدیلیوں کو سمجھ سکیں۔
- درس و تدریس کے اغراض و مقاصد کو سمجھ سکیں۔

1.2 تدریس کے معنی اور مفہوم (Meaning and definitions of Teaching)

تدریس ایک ایسا فن ہے جو کہ سائنس اور آرٹ دونوں مہارتوں سے مل کر عمل میں آتا ہے۔ موثر تدریس کے لیے اساتذہ کچھ عام و خاص تدریس کے عین مطابق اصولوں پر عمل کرتے ہوئے تدریسی مقاصد کو حاصل کرتے ہیں۔ درس و تدریس اساتذہ اور طلبا کے درمیان ایک تعامل ہوتا ہے جہاں ایک کم تجربہ کار طالب علم ایک تجربہ کار ماہر سے مختلف عنوانات پر علم حاصل کر اس عنوان پر عبور حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تدریس اساتذہ کی طرف سے ایک ایسی رہنمائی ہے جو طلبا کی نقل و حرکت میں مثبت بدلائو لانے، طلبا کو ہدایت فراہم کرنے اور اکتسابی تجربات کی حوصلہ افزائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ کو معاشرے کے کلچر، ثقافت اور اقدار کی پاسبانی کرنے میں طالب علم کو اپنے معاشرے کے ساتھ ہم آہنگی کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تدریس ایک ایسا عمل بھی ہے جس سے ہم معاشرے کے طے شدہ مقاصد کی حصولیابی کرتے ہیں جس میں طلبا کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی بھی شمولیت لازمی ہے۔

درس و تدریس ایک سماجی عمل ہے اور اس درس و تدریس کے عمل کی وضاحت کرنا بہت ہی مشکل ہے، مگر جب ہم درس و تدریس کا کسی ایک مخصوص عمل کے ساتھ تعلق قائم کرنے اس کو عملی جامہ پہناتے ہیں تو اس کی وضاحت با آسانی کر سکتے ہیں۔ فن تدریس (Pedagogy) میں تعلیمی عمل کو ماہرین نے دو طرح سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں ایک "سائنٹفک" طریقہ جو کہ جدید

تعلیمی آلات، حربوں، ترکیبوں، طرزوں اور تکنیکوں کے استعمال کی سفارشات کرتا ہے اور جس سے ہم طلباء کے اکتسابی عمل کو مثبت انداز میں تبدیل کرتے ہیں۔ اور دوسرا "آرٹ" جس میں اساتذہ کی فنی مہارتوں کا احاطہ کیا جاتا ہے اور علم کو دلچسپ زاویوں میں رکھ کر اکتسابی عمل کو مکمل کیا جاتا ہے۔

تدریس کی تعریف(Definitions of Teaching)

درس و تدریس ایک مشکل عمل ہے جس کی وضاحت کرنے کے لیے ہمیں اسے مختلف ماہرین کی رائے کی نظر سے سمجھنا پڑیگا۔

(H.C. MORRISON, 1934)

"Teaching is an intimate contact between the more mature personality and a less mature one which is designed to further the education of the latter".

H.C. Morrison کے مطابق:۔ " تدریس وہ عمل ہے جس میں ایک ماہر کسی ناتجربہ کار شخص (طالب علم) کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے اور اس کے لیے مستقبل میں مزید تعلیم کی پیش بندی کرتا ہے" درس و تدریس کی یہ تعریف درس و تدریس میں اساتذہ کے کردار کو وضح کرنے کی ایک کوشش ہے جو درس و تدریس میں اساتذہ کی اہمیت اور طلبا کی مکمل نشو نما کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

(JOHN BRUBACHER, 1939)

"Teaching is an arrangement and manipulation of a situation in which there are gaps or obstructions which an individual will seek to overcome and from which he will learn in the course of doing so".

John Brubacher کے مطابق:۔ " تدریسی عمل ایک ایسا عمل ہے جس میں طلبا کے لیے کچھ کام کو انجام دینے کے لیے خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہیں، اور مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ جنہیں طلبا خود حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو طلبا کے اکتسابی عمل اور خود اعتمادی پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔" اس تعریف میں تدریس کی تمام ترکارکردگیوں میں طلبا و طالبات کو فوقیت فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ طلبا خود عمل کر کے اکتسابی تجربات حاصل کر سکیں۔

(B.O. SMITH, 1960)

"Teaching is a system of actions intended to Induce learning "

B.O. Smith کے مطابق:۔" تدریس کارکردگیوں (مشاغل) کا ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد مئوثر اکتسابی تجربات کی حصولیابی کرنا ہے"

درس کی اس تعریف میں بھی طلبا کے اکتسابی تجربات کی حصولی کو اولین فوقیت فراہم کی گئی ہے۔

(N.L. GAGE (1962)

"Teaching is a form of interpersonal influence aimed at changing the behaviour potential of another person".

N.L. Gage کے مطابق:۔" تدریس ایک شخص پر باہمی اثر و رسوخ قائم کرنے کی ایک صورت ہے، جس کا مقصد کسی شخص کے طرز

(B.O. SMITH, 1963)

"Teaching is a system of actions involving an agent, an end in view and a situation including two sets of factors those over which the agent has no control (class size, characteristics of pupils, physical facilities, etc.) and those which he can modify (such as techniques and strategies of teaching."

B.O. Smith کے مطابق:۔ "تدریس ایک ایسا نظام ہے جس میں ایک اہم شخص کسی نقطہ نظر یا کسی صورت حال پر کام کرتا ہے ، جس میں دو عناصر (طلبا و اساتذہ) کی شمولیت رہتی ہے۔ اس نظام میں کچھ عوامل ایسے ہوتے ہیں جس پر اساتذہ کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے جیسے (کمرۂ جماعت، کمرۂ جماعت کا سائز، طلبا کی جسمانی خصوصیات وغیرہ) اور کچھ عوامل جس میں وہ ترمیم کر سکتا ہے جیسے (سوال پوچھنے، ہدایتیں فراہم کرنے، معلومات کی ساخت، خیالات کو یکجا کرنا وغیرہ)"

اس تعریف کی روشنی میں ہم اساتذہ و طلبا کے درمیان تدریسی تعامل کا ایک منظر دیکھ سکتے ہیں، چونکہ درس و تدریس ایک باہمی تعاون کا عمل ہے۔

(EDMUND AMIDON, 1967)

"Teaching is defined as an interactive process, primarily involving classroom talk which takes place between teacher and pupil and occurs during certain definable activities".

Edmund Amidon کے مطابق:۔" درس کی تعریف ہم اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ یہ ایک تعاملی عمل ہے جس میں بنیادی طور پر درجہ میں اساتذہ اور شاگرد کے درمیان گفتگو شامل رہتی ہے جو کہ مختلف کارکردگیوں کے دوران عمل میں آتی ہے"

درج بالا تمام تعلیمی ماہرین کے نظریات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ درس و تدریس ایک ایسا عمل ہے جو اساتذہ اور طلبا کے درمیان اشتراک کو ظاہر کرتا ہے، اساتذہ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے، طلبا کی اکتسابیت کو متاثر کرتا ہے وغیرہ۔ درس و تدریس کا اصل مقصد طلبا کے اندر مقصود تبدیلی لانا ہے جس کا عملی انداز الگ الگ ماحول میں الگ الگ ہو سکتا ہے۔

تعلیمی عمل کے اعتبار سے تدریس کے اقسام

تعلیمی ماحول کے اعتبار سے درس و تدریس عام طور پر تین طریقہ پر مبنی ہوتا ہے۔

1. **روایتی تعلیم(Formal Education)** :روایتی تعلیم میں درس وتدریس کے مقاصد، طریقہ تدریس، وقت، جگہ کے ساتھ ساتھ طلبا کی عمر، ذہنی صلاحیتیں، روایات ور جحانات، عملی مہارتوں میں تبدیلیاں وغیرہ طے شدہ ہوتی ہیں اور مقررہ وقت، جگہ اور مقاصد کے اعتبار سے روبہ رو(اساتذہ اور طلبا آمنے سامنے)رہ کر حاصل و فراہم کی جاتی ہیں۔ اسکولی تعلیم اس کی ایک مثال ہے۔
2. **غیر روایتی تعلیم(Informal Education)** : غیر روایتی تعلیم کے مقاصد جگہ وقت وغیرہ طے شدہ نہیں ہوتے، بلکہ طلباء کسی بھی جگہ پر اپنے خود کے تجربات، احساسات، نظریات یامشاہدات کی بنیاد پر اچانک اکتسابی عمل کو حاصل کرتے ہیں اور ایک نئی جانکاری یا سبق حاصل کرتے ہیں۔ جیسے کھیل کے میدان میں، دوستوں کی محفل میں، کسی حادثہ سے یا پھر کسی شخص سے متاثر ہو کر ہم کچھ نہ کچھ سیکھ جاتے ہیں، جو کہ غیر روایتی تعلیم کے زمرہ میں آتا ہے۔
3. **ہم روایتی تعلیم(Non-Formal Education)**: ہم روایتی تعلیم میں وہ تمام درس وتدریسی مواد شامل رہتا ہے جس کی تعلیمی نوعیت روایتی تعلیم سے الگ ہو، جس درس وتدریس کی جگہ وقت مقرر نہ ہو مگر ایک مقصد کے تحت عمل میں لائی جائے جیسے فاصلاتی تعلیم، MOOC کے کورس، SWAYAM کے کورس وغیرہ۔

کارکردگیوں کی بنیاد پر تدریسی عوامل

کار عمل اور کارکردگیوں کی بنیاد پر تدریس کے اقسام

- زبان سے بیان کر کے(By Telling):اس طریقہ کے درس وتدریس میں زبانی تشریحات بیان کر درس فراہم کیا جاتا ہے۔ جس میں مختلف مثالیں، حکایتیں اور مختلف طریقہ کے ہدایتی عمل کی شمولیت رہتی ہے۔
- دکھا کر(By Showing):اس طرح کی تدریس میں ہم طلبا کے سامنے مختلف تدریسی آلات کی مدد سے درس فراہم کرتے ہیں، جس میں سماعت کی جگہ مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ جیسے چارٹ، ماڈل، ویڈیو، لیب میں مختلف تجربات اور دیگر پروجیکٹ وغیرہ۔
- خود کر کے سیکھنا(By Doing):اس طرح کی درس وتدریس میں ہم طلبا کی کارکردگیوں پر مشتمل اکتسابی تجربات فراہم کرتے ہیں جس سے طلباء اپنی لیاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ کمزوریوں کو بھی سمجھ جائیں اور اپنی حدود قائم کر لیں۔

تنظیم کے اعتبار سے

درجہ میں تنظیم کے اعتبار سے درس وتدریس کی عام طور پر تین قسمیں ہوتیں ہیں۔

1. **آمرانہ درس(Autocratic Teaching)** :اس طرح کے درس وتدریس میں اساتذہ حرکت میں رہتے ہیں اور طلبا وطالبات سماعت کر علم حاصل کرتے ہیں۔ آمرانہ درس وتدریس اساتذہ مرکوز ہوتی ہے اور اعلیٰ درجہ یا پھر بہت زیادہ مواد پیش کرنے کے لیے بڑے درجہ (تعداد میں زیادہ طلبا) میں استعمال میں لائی جاتی ہے۔
2. **جمہوری درس(Democratic)** :جمہوری درس وتدریس طلباء مرکوز رہتی ہے اور یہاں پر طلباء اپنی کارکردگی، اپنی صلاحیتوں

اور اپنی دلچسپی کے اعتبار سے درس و تدریس میں شمولیت رکھتے ہیں، طلبا سوال و جواب کرتے ہیں، آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں اور اپنی کارکردگیوں سے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

3. **آزادانہ درس(Laissez-faire)** : آزادانہ درس میں اساتذہ صرف درس و تدریس کا ماحول، تدریسی ذرائع ابلاغ اور ہدایتیں تیار کرتے ہیں اور طلبا اپنے مقاصد، ضرورت، دلچسپی، روایات ور جحانات، ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے علم حاصل کرتے ہیں اساتذہ صرف ماحول تیار کرتے ہیں اور طلبا کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بوقت ضرورت طلبا کی رہنمائی اور بازرسائی فراہم کرتے رہتے ہیں۔

مقاصد کے اعتبار سے

مقاصد کے اعتبار سے بھی درس و تدریس کو تین طریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بنجامن ایس بلوم نے مقاصد کی درجہ بندی کا خاکہ 1956ء میں پیش کیا جو تین علاقوں پر مشتمل ہے۔

1. **ذہنی علاقہ کا درس(Teaching of Cognitive Domain)** : ذہنی علاقہ کا درس طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کی نشو و نما کرنے سے تعلق رکھتا ہے جس میں، معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تعین قدر اور تخلیق شامل رہتی ہے۔ ان تمام عناصر کی نشو و نما مضامین کے درس سے فراہم کرکے تعلیم کے مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔
2. **جذباتی علاقہ کا درس(Teaching of Affective Domain)**: جذباتی علاقہ کے درس و تدریس میں طلبا کی دلچسپی، روایات و رجحانات، اقدار کے ساتھ ساتھ اکتسابی عوامل کو منظم کرنا بھی مقصود ہوتا ہے اور طلبا کی کردار سازی کی جاتی ہے۔
3. **حسی و حرکی علاقہ کا درس(Teaching of Psychomotor Domain)**: حسی و حرکی علاقہ کے درس و تدریس میں طلباء کی کارکردگیوں (جسمانی اعضاء) کی تربیت کے ساتھ ساتھ طلبا کے عادات کو منظم کرنے کا درس فراہم کرنا مقصود ہوتا ہے۔

مراحل کے اعتبار سے

درس و تدریس کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

1. **میموری لیول(Memory Level)** : میموری لیول یا یاداشت پر مبنی مرحلہ میں تدریس صرف یاد داشت پر مبنی ہوتی ہے جس میں کسی چیز کی پہچان، کسی لفظ کا مطلب، نظریات، حقائق، عام معلومات، مختلف فارمولے اور حقائق کو ذہن نشین کرنے کا درس فراہم کیا جاتا ہے۔
2. **تفہیم کا مرحلہ(Understanding Level)** : تفہیم کے تدریسی مرحلے میں اساتذہ طلبا کو مواد مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی سمجھ فراہم کرتے ہیں۔ جس میں تربیت کے ساتھ ساتھ مواد مضمون کے نظریات و تجربات، حقائق اور مسائل کی تفہیم شامل ہوتی ہے۔ جس میں طلبا اپنی ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے اکتسابی عوامل اور تجربات حاصل کرتے ہیں۔
3. **عکاسی کا مرحلہ(Reflective Level)** : اس مرحلہ میں طلبا اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنے مسئلوں کا حل تلاش کرتے ہیں، تخلیق کاری کرتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں اور نئے نظریات پیش کرتے ہیں۔

تدریس میں شامل عناصر

عام طور پر روایتی تدریسی عمل میں مندرجہ ذیل عناصر کی شمولیت رہتی ہے۔

1. **طلبا و طالبات:** درس و تدریس کے عمل میں طلبا و طالبات کو موجودہ دور میں اولین اہمیت حاصل ہے، تعلیم کے تمام عوامل طلبا کے ارد گرد ہی گھومتے ہیں اور طلبا و طالبات کی عمر، ضرورت، ذہنی صلاحیتوں، جسمانی نشو و نما کے لیے ہی تمام تعلیمی کورس تشکیل دیے جاتے ہیں۔
2. **مواد مضمون:** تعلیم کے عمل میں تدریس سے ہی مقاصد کا حصول ہوتا ہے اور مقاصد مواد مضمون سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے طلبا کے بعد مضمون کی اہمیت کو درکنار نہیں کیا جاسکتا، چونکہ تعلیم کے تمام عوامل کو مواد مضمون کی تدریس سے ہی مکمل کیا جاتا ہے۔
3. **اساتذہ:** موجودہ دور میں اساتذہ کو تعلیمی عمل میں تیسرا مقام حاصل ہے۔ درس و تدریس میں آج اساتذہ کا کام صرف سہولتیں فراہم کرنے اور تعلیمی ماحول قائم کرنے طلبا کا مشاہدہ کرنے اور طلبا کو باز رسائی فراہم کرنے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے، مگر آج بھی تدریس کے عمل میں اساتذہ کے رول کو درکنار کرنا ناممکن ہے۔ اساتذہ ہی درس و تدریس کے عمل کی کامیابی منحصر ہوتی ہے مگر تعلیمی و تدریسی عمل میں طلبا و طالبات کو اولیت دینا ایک حقیقی عمل ہے۔
4. **تکنیکی عناصر:** جدید دور میں ہم بغیر تکنیکی مدد کے تدریسی عمل کی کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتے، اس لیے آج کے دور میں درس و تدریس میں تکنیکی آلات، ترسیلی ذرائع ابلاغ اور ٹکنالوجی کے مختلف آلات و حربات کا استعمال ہم موثر اکتسابی تجربات حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اور اب درس و تدریس سے تکنیک کو جدا نہیں کیا جاسکتا یہ تدریس کا ایک اہم جزو ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: کار عمل اور کار کردگیوں کی بنیاد پر تدریس کے اقسام بیان کیجیے۔

سوال: روایتی تدریسی عمل میں اہم عناصر کی نشاندہی کیجیے ۔

1.3 درس و تدریس کا تصور (Concept of Teaching)

درج بالا تدریس کے معنی، مفہوم اور تعریف سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ تدریس اپنے وسیع تر معنوں میں، ایک ایسا عمل ہے جو سیکھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے، تدریس ہی علم، ہنر اور صفات کا اطلاقی عمل ہے جو کسی فرد یا کسی معاشرے کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک خصوصی عمل کے طور پر بنایا گیا ہے، جس سے معاشرے کے ساتھ ساتھ طلبا و طالبات کی ضرورتوں کو بھی پورا کیا جاتا ہے۔ تدریس ایک اطلاقی عمل ہے، جس میں تعلیمی سرگرمیوں کو منتخب کیا جاتا ہے اور ان سرگرمیوں سے تعلیمی ہدف کو حاصل کیا جاتا ہے، جو کہ تدریسی پیشہ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ہی تدریسی عمل کا ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ نصاب میں طے شدہ امور کو پورا کرے اور طلبا

کو سیکھنے کے پورے مواقع فراہم کرے، تدریسی اقدار کو حاصل کرنے، طلبا کی سماجی ہم آہنگی کے لیے رہنمائی فراہم کرے۔ اساتذہ درس و تدریس کے مختلف طریقوں عوامل اور کار کردگیوں سے طلبا میں مثبت خود اعتمادی اور خود آگاہی کی نشو و نما کرتے ہیں۔ اگرچہ اساتذہ کا کام صرف درجہ تک ہی محدود رہتا ہے لیکن اساتذہ اور طلبا کے درمیان تعامل کا صرف یہیں ایک واحد عمل تسلیم نہیں کیا جاتا۔ تعلیم میں تدریس کی منصوبہ بندی اس لیے کی جاتی ہے کہ انسان اپنی شروعاتی زندگی میں ہی کچھ سیکھ لے اور اپنے سماج، کلچر اور ثقافت کو محفوظ رکھ کر ان کے ترقیاتی عمل میں اپنا بھی نام درج کرواسکے۔ ہم تدریس کی نوعیت کو درج ذیل طریقے سے بھی واضح کرسکتے ہیں۔

- تدریس ایک سائنس ہے: بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ درس صرف سائنسی طریقہ، سائنسی تکنیکوں اور سائنسی تجربات پر ہی مبنی ہے۔ اس لیے درس ایک سائنسی عمل ہے۔
- تدریس ایک فن ہے: بہت سے ماہرین مانتے ہیں کہ تدریس ایک فن ہے اور اساتذہ کی فنی(Artistic) مہارتیں تدریسی عمل کو موثر بناتی ہیں اور طلبا کے اکتسابی تجربات کو قائم رکھتی ہیں۔
- تدریس ایک سماجی اور ثقافتی عمل ہے: تعلیم کے مقاصد معاشرے کے لیے اور معاشرے کے ذریعہ عمل میں لائے جاتے ہیں اور تدریس ان کی راہ ہموار کرتی ہے اس لیے یہ ایک سماجی اور ثقافتی عمل ہے۔
- تدریس علم کا وسیلہ ہے: تدریسی عمل سے طلبا ان چیزوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہیں، جس کی جانکاری ان طلبا کے لیے اہم اور مفید ہوتی ہے مگر یہ علم وہ خود حاصل نہیں کرسکتے۔ علم و عمل کا باہمی تعاون تدریس کا ایک لازمی جزہے۔
- تدریس ایک تعاملی عمل ہے: تدریس طالب علم ، اساتذہ اور تدریسی وسائلوں کے درمیان قائم کیا گیا ایک تعاملی(Coordinated) عمل ہے، جو طلبا کی رہنمائی کرنے، ترقی فراہم کرنے کی طرف گامزن کرتا ہے۔
- تدریس ایک ترقیاتی عمل ہے
- تدریس کردار وعادات میں تبدیلی کا ایک عمل ہے۔
- تدریس ایک سائنس ہونے کے ساتھ ایک فنی مہارت بھی ہے۔
- تعلیم ایک روایتی عمل ہے، جو طلبا اور اساتذہ کے باہمی تعاون پر مبنی ہے۔
- تدریس ایک مشاہدہ، ایک پیمائش اور جانچ کے ساتھ ساتھ ایک قابل اعتماد ترمیم بھی ہے۔
- تدریس ایک ہنر مند پیشہ ہے،: ہر قابل استاد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ تدریس کے عمومی طریقوں سے واقفیت رکھتا ہو۔
- تدریس سے اکتسابی عمل پروان چڑھتے ہیں۔
- تدریس ایک شعوری اور لاشعوری عمل بھی ہے۔
- تدریس یادداشت کی سطح سے عکاسی کی سطح تک موجود رہتا ہے۔

اچھے درس کی خصوصیات

تدریس تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ایک عمل ہے، جس میں اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلبا، مواد مضمون اور مختلف تکنیکی عوامل کی شمولیت رہتی ہے اور ان سبھی عناصر کا استعمال کرنا اچھے درس کے لیے ضروری ہے۔ اچھے درس کے لیے درج ذیل خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔

- مطابقت: تدریسی عمل میں مواد مضمون، تدریسی حکمت عملیوں، طریقہ تدریس اور تدریسی وسائل کے ساتھ ساتھ تدریسی عوامل اور کارکردگیوں کی نصاب کے ساتھ موافقت ہونا لازمی تسلیم کیا جاتا ہے۔
- سیکھنے کے لیے مناسب وقت: نصاب کی تدوین کرتے وقت مقاصد میں شامل کارکردگیوں کو تدریسی عمل سے حاصل کرنے کے لیے درس کا مناسب وقت فراہم کیا جانا چاہیے۔
- تدریس کی مناسب ساخت: ایک اچھے درس میں طلبا کو مصروفیت کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی، طلبا کی تفہیم کا مطالعہ، بازرسائی اور کمک بھی فراہم کی جاتی ہے۔
- اچھی تدریس میں درجہ کا ماحول اکتساب کے لیے ساز گار بنایا جاتا ہے، جس میں درجہ کی آب و ہوا، روشنی، طلبا اور اساتذہ کے درمیان باہمی مثبت تعلقات، طلبا کے آپسی تعلقات، درجہ میں نظم وضبط، حفاظت اور سکون کا احساس پیدا کیا جانا لازمی ہے۔
- اچھے درس کی خصوصیات میں اساتذہ کی مہارتوں اور لیاقتوں کے ساتھ ساتھ ترسیلی مہارتیں، مواد مضمون پر عبور، طلبا کی حوصلہ افزائی اور طلبا کی رہنمائی کرنا بھی شامل رہتا ہے جو کہ ایک قابل استاد کا اہم فریضہ ہے۔
- تدریس طلبا کو مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کا ایک وسیلہ ہے۔
- درس سے طلبا میں سیکھنے کے لیے تحریک پیدا ہوتی ہے۔
- اچھے درس کے لیے اچھی منصوبہ بندی ضروری ہے۔
- طلبا اچھے درس میں سرگرم رہتے ہیں۔
- اچھا درس منتخب علم کو حاصل کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔
- اچھا درس عام طور پر طلبا مرکوز اور جمہوری نظریہ کا حامل ہوتا ہے۔
- اچھا درس و تدریس ہمدردانہ اور رحم دلی کے اثرات سے پر ہوتا ہے۔
- اچھا درس طلبا اور اساتذہ کے باہمی تعاون پر مبنی ہوتا ہے۔
- اچھا درس اساتذہ کی سابقہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔
- اچھا درس جذباتی استحکام پیدا کرتا ہے۔
- اچھا درس طلبا کو ہم آہنگ ہونے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- اچھا درس بدلتے ہوے تعلیمی، سماجی نظام کے لیے آنے والی نسلوں کو تیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

- اچھا درس طلبا کی صلاحیتوں کو فروغ فراہم کرتا ہے۔
- اچھے درس میں اساتذہ ایک رہنما، ایک فلسفی، ایک صلاح کار اور ایک دوست ہوتے ہیں۔
- اچھے درس میں اساتذہ بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر شامل رہتے ہیں۔
- اچھی تدریس استاد اور طلبا کے درمیان ہم آہنگی کو ظاہر کرتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: اچھے درس کی خصوصیات لکھیے۔

سوال: تدریس کی نوعیت کو بیان کیجئے۔

1.4 ہندوستان میں درس و تدریس کا قدیم زمانہ سے موجودہ دور تک کا بدلتا ہوا تصور

(The evolving concept of teaching and learning in India from antiquity to the present)

تعلیم ایک بامقصد عمل ہے جس کے ذریعہ طلبا کی ہمہ جہت ترقی و نشوونما عمل میں آتی ہے۔ تعلیم کے یہ تمام مقاصد ہم تدریسی عمل سے حاصل کرتے ہیں۔ درس و تدریس سے طلبا کے مقصود اکتسابی عوامل کو مکمل کرکے طلبا کے داخلی کردار و عادات کو خارجی بامقصد عوامل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ ان تعلیمی مقاصد کو مکمل کرنے کے لیے ہمیں اپنے فلسفے، سماجیات اور نفسیات کے ساتھ ساتھ کلچر، ثقافت اور تاریخ کو بھی سمجھ کر ایک نصاب کی تدوین کرکے درس و تدریس کی راہ ہموار کرنی پڑتی ہے۔ درس و تدریس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ تعلیم اور ہماری تہذیب کی۔ مختلف قومیں، ملک اور معاشرے مختلف قسم کے نصاب پر مبنی تدریس فراہم کرتے آرہے ہیں جن میں سے کچھ آج بھی رائج ہیں۔ جن کو ہم درج ذیل سے سمجھیں گے

- زمانہ
- تدریسی عوامل
- غیر مہذب زمانہ
- تیر اندازی، شکار، کاشت کاری اور دیگر زندگی کی مہارتوں کا درس
- بعد کا زمانہ
- سماجی اور مذہبی زندگی پر مبنی درس و تدریس کی فراہمی

- قدیم ہندوستان
- وید، اپنشد، فوجی تربیت اور دیگر پیشوں جس میں برہمن، ویش، شتری اور شودرا شامل ہیں پر مبنی درس
- قرون وسطیٰ
- مذہب، تاریخ، فلسفہ، ریاضی، اور اخلاقی مضامین کی تدریس
- دور ترقی
- سائنس، پیشہ ورانہ مضامین کی تدریس کے ساتھ نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے ساتھ تاریخ فلسفہ اور جعرافیہ وغیرہ
- جدید زمانہ
- جسمانی تعلیم، ٹکنالوجی، تکنیکی سائنس، جدید سائنس، میڈیکل، ذہنی صحت کے مضامین کی تدریس۔

درج بالا جدول سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ درس و تدریس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ قدیم زمانے سے ہی درس و تدریس کے مختلف طریقہ کار رائج تھے جو زمانے کی ترقی کے ساتھ بدلتے گئے۔ ہر زمانے میں ہی تدریس کے عمل کو ضروری قرار دیا گیا۔ کچھ تدریسی نظام منظم ہوتے تھے اور کچھ اساتذہ کی تربیت اور ان کے عوامل پر مبنی ہوتے تھے۔ قدیم زمانے سے ہندوستان تعلیم کا مرکز رہا ہے۔ ہندوستان کی تمام قومیں اور نسلیں ہندوستان کی سرزمین پر تعلیم و ادب میں اپنی موجودگی کا احساس کرواتی رہی ہیں۔ تمام مذاہب صرف درس و تدریس سے ہی وجود میں آئے اور تمام مذاہب کے رہنماؤں نے درس و تدریس کو ہی اپنا آلہ بنایا۔ جدید دور میں تدریس نے مذہبی غلبہ کو خیر باد کہہ کر سیاسیات، سماجیات، سائنس، ٹکنالوجی اور دیگر عام مضامین پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔

قدیم زمانہ میں ویدک تعلیم کا درس چار ویدوں اور اپنشد پر مبنی ہوتا تھا اور درس و تدریس کا عمل صرف برہمن کا ہی حق مانا جاتا تھا۔ مہاتما بدھ اور جین مت نے عام لوگوں کو بھی درس و تدریس میں شامل کیا یہ زمانہ قبل مسیح 200 سے 600 کے درمیان کا مانا جاتا ہے۔ اس درس و تدریس پر بھی مذہب کا غلبہ تھا۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی یہاں کا تعلیمی و تدریسی نظام بھی بدل گیا۔ اب تعلیم اسلامی فلسفہ پر مبنی ہو گئی، جس میں تاریخ، مذہب، فلسفہ، سماجی علوم، سائنسی علوم وغیرہ کا درس شامل تھا۔ یہ دور 1000ء سے شروع ہو کر 1700ء تک کا دور مانا جاتا ہے۔ آج بھی مکتب، مدارس اور دارالعلوم ہمیں ہندوستان میں جگہ جگہ مل جائیں گے۔ انگریزی حکومت کے دوران تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ تدریس ایک پھر بدل گئی۔ اب تدریس میں عام مضامین کے ساتھ ساتھ مغربی فلسفہ، سائنس، معاشیات اور پیشہ ورانہ تعلیم کے مضامین بھی رائج ہو گئے۔ درس و تدریس کو موثر بنانے کے لیے باقاعدگی کے ساتھ بورڈ اور کمیشن کا قیام کیا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں تعلیم کی سطحوں کے اعتبار سے ہی درس فراہم کیا جاتا تھا۔ 1937ء میں ہندوستان میں انگریزی طرز تعلیم و تربیت کو خیر باد کہنے کے لیے ڈاکٹر ذاکر حسین اور مہاتما گاندھی وغیرہ نے بنیادی تعلیم کی نیو ڈالی جو کہ ہندوستان میں بہت مقبول ہوئی، اب درس و تدریس کا مقصد قوم و ملت کی ترقی ہو گیا چونکہ بنیادی تعلیم میں ہاتھ کی مہارتوں پر زیادہ زور دیا گیا۔

1947ء میں ہندوستان آزاد ہو گیا۔ ہندوستانی آزادی کے بعد تعلیم میں سائنسی مضامین کے ساتھ ساتھ سماجی مطالعہ کا درس، علم زراعت، پیشہ ورانہ تعلیم میں انجینئرنگ، میڈیکل، ٹکنیکل کورسوں کی شروعات کی گئیں ، تعلیم و تدریس کو منظم کرنے کے لیے کئی بورڈ اور

پالیسی کا قیام کیا گیا 2020ء میں نئی قومی تعلیمی پالیسی بنانے کا کام جناب کستوری رنگن کی قیادت میں مکمل کیا گیا۔ اس قومی تعلیمی پالیسی نے 34 برس کے بعد ہندوستان میں درس و تدریس میں ٹیکنالوجی کو شامل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

جدید دور میں درس و تدریسی عمل طلبا مرکوز ہے اب تمام تر تدریسی کارکردگیاں طلبا کی با مقصد جسمانی، جذباتی، حسی و حرکی نشو نما کرنے، طلبا کو معاشرے میں ہم آہنگی کرنے اور طلبا کو سماج میں ایک اعلیٰ مقام فراہم کرنے کے لیے ہی انجام دی جاتی ہیں۔ آج کا درس حرکیاتی ہے، جس میں اساتذہ تدریسی نصاب کے مطابق تدریسی آلات اور مختلف تکنیکوں کے ساتھ تدریسی ماحول تیار کرتے ہیں اور طلبا خود ترقیاتی عوامل اور کارکردگیوں کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں جو ان کی اپنی دلچسپیوں، ذہنی صلاحیتوں اور سہولتوں پر مبنی ہوتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: درس و تدریس کی تاریخ بیان کیجیے۔

1.5 تدریس کے اغراض و مقاصد (Aims and Objectives of Teaching and Learning)

دینا کے تمام ممالک اپنے اہداف تعلیم سے ہی پورا کرتے ہیں تعلیم ہدف کو مقاصد میں تبدیل کرکے مضامین میں تلاش کرتی ہے۔ تعلیم کا ہر مقصد حاصل کرنے کے اقدام اغراض سے آراستہ ہوتے ہیں۔ تمام مضامین کی درس و تدریس میں انہیں اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اساتذہ مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔

مقاصد کی معنی

طلباء و طالبات کی ترقی و نشو ونما ہی ایک سماج کی ترقی ہے اور اس مقصد کو درس و تدریسی عمل پورا کرتے ہیں درس میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح درس کے عمل کو مکمل کرتا ہے۔ درس و تدریس کے تمام مقاصد اس مضمون کی ساخت پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ طلباء کی ذہنی، جسمانی و جذباتی نشو و نماء اور ترقی کی تکمیل کرتے ہیں۔ درس و تدریس کے دوران ہر نوعیت کے مقاصد کو حاصل کرنا معلم کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے چونکہ زیادہ تر مقاصد کا تعلق درجہ میں درس و تدریسی عمل سے ہی ہوتا ہے اور بعض اسکول کی باہری زندگی سے جڑے ہوے ہوتے ہیں اور یہ مقاصد ہی ہیں جو ہمیں تعلیم کا ہدف حاصل کرنے کا راستہ فراہم کرتے ہیں۔

درس و تدریس کے مقاصد میں درج ذیل کی شمولیت رہتی ہے

- علم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا: درس و تدریس کا اولین مقصد طالب علم کو علم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے، جو صرف درسی کتابوں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس تدریس کا بنیادی مقصد طلبا میں علم اور ذہانت کو فروغ دینا ہے۔

- طلبا کے کردار اور طرز عمل کی تشکیل: تدریس کا مقصد طلبا کے علم کو فروغ دینا ہے جس سے طلبا کے کردار وعادات اور طرز عمل کی تشکیل مقصود ہوتی ہے اور طلبا کے روایات ورجحانات میں تبدیلی پیدا کی جاتی ہے۔
- خود مختاری: اساتذہ درس و تدریس سے طلبا کی جسمانی، ذہنی اور جذباتی ترقی فراہم کرتے ہیں تا کہ طلبا خود مختار بن سکیں۔
- طلبا کی حوصلہ افزائی: اساتذہ تدریس سے طلبا کے اندر محرکات پیدا کرتے ہیں اور تقویت فراہم کرتے ہیں، جس سے طلبا کے اندر اپنے ہدف کو حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور یہ اپنی عملی زندگی میں کامیابی کی منزل طے کرتے ہیں۔
- تخلیقی سوچ قائم کرنا: اساتذہ درس سے طلبا کے اندر تخلیقی سوچ اور مسائل کو خود حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- سماجی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے: درس و تدریس کا عمل طلبا کے اندر مجموعی طور پر زندگی سے تعلق رکھنے والی اقدار کو فروغ دینا ہوتا ہے، تا کہ طلبا اپنی مکمل نشو نما کر سکیں۔
- مستقبل کی تیاری: درس و تدریس سے اساتذہ طلبا کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو پہچان کر انھیں فروغ دیتے ہیں تا کہ طلبا اپنی مستقبل کی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں۔

مقاصد کی اہمیت

ہر مضمون میں طلباوطالبات کا علم و فہم اور اس کا استعمال و اطلاق موجودہ زندگی سے ہی نہیں بلکہ مستقبل کی زندگی سے بھی وابستگی رکھتا ہے اس لیے طلبا کے لیے مضامین کی اقدار، روایات ورجحانات اور مہارتوں کو با آسانی حاصل کرنے کے لیے درس و تدریس کے مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے، چنانچہ ایک معلم کے لیے بھی یہ بے حد ضروری ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ وہ طلبا میں کن تصورات، خصوصیات اور مہارتوں کی نشو و نما کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کون سے اصول، حقائق، قدروں و روایات ورجحانات کو پیدا کرنا چاہتا ہے، ان تمام کا حصول ایک مقصد کے تحت ہی عمل میں آتا ہے اس لیے مقاصد کی اہمیت ہر طرح کی تعلیم و تدریس میں مسلم ہے۔
اگر معلم کے ذہن میں مقاصد پہلے سے ہی ہوں گے تو وہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مناسب عمل تیار کرے گا ورنہ بغیر مقاصد کے اس کا عمل رائگاں ہی جائے گا جس کے نتائج طلبا و اساتذہ اور معاشرے کے لیے اچھے نہ ہوں گے۔

اغراض کے معنی

تمام تعلیمی خاکہ اور نصاب ان مقاصد کی ہی طرف رخ کرتے ہیں جن سے طلبا کی مکمل نشو و نما اور ترقی ممکن ہوتی ہے چونکہ ایک معلم ایک وقت میں ایک ہی مقصد کو حاصل کر سکتا ہے، بیک وقت سارے مقاصد کو حاصل کرنا کسی معلم کے لیے ممکن نہیں۔ اس لئے تدریسی مقاصد کئی حصوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور انہیں ہم ٹکڑوں میں حاصل کرتے ہیں، ہر درس میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرنے کا ہر قدم اغراض کہلاتا ہے۔ ہر مقصد کا گہرا تعلق ان اقدار سے ہوتا ہے جو ہم تدریس کے ذریعہ طلباء میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اغراض دراصل یہ ہی قدریں ہوتی ہیں جن کے لئے ہم ایک مقصد حاصل کرنے کے لیے اقدام کرتے ہیں۔

اغراض کی اہمیت

- معلم اپنے مقصد کو اغراض کے ذریعہ کسی چیز کی تعریف یا وضاحت کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔
- اغراض معلم کو ایک مقصد حاصل کرنے کا راستہ ہموار کرواتے ہیں۔
- اغراض ایک مصغر (Micro) تدریسی سرگرمی کے عمل کو بھی کہہ سکتے ہیں۔
- اغراض کے ذریعہ تدریسی حکمت عملیوں، تدریسی طریقوں اور تدریسی گر کو طے کر استعمال کیا جاتا ہے۔
- اغراض کی مدد سے معلم طلبا کے برتائو، روایات و رجانات میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔

اغراض و مقاصد میں فرق

اغراض اور مقاصد میں فرق کا جدول

اغراض	مقاصد
اغراض کو ایک مقررہ وقت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔	مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔
اغراض کسی بھی تدریسی عمل میں سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔	مقاصد ایک عام بیان ہے جو کسی عمل کی سمت کو واضح کرتا ہے۔
اغراض یہ واضح کرتا ہے کہ اس تدریس کے بعد کیا حاصل ہو گا۔	مقاصد واضح کرتے ہیں کہ یہ مضمون کیوں پڑھایا جا رہا ہے۔
اغراض محدود اور واضح ہوتے ہیں۔	مقاصد وسیع اور غیر واضح نوعیت کے ہوتے ہیں۔
اغراض کو حاصل کرنا معلم کی ذمہ داری ہوتی ہے۔	مقاصد کو حاصل کرنا اسکول اور سماج کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: مقاصد کی اہمیت بیان کیجیے۔

سوال: اغراض و مقاصد میں فرق واضح کیجیے۔

1.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تدریس ایک ایسا فن ہے جو کہ سائنس اور آرٹ دونوں مہارتوں سے مل کر عمل میں آتا ہے۔
- درس و تدریس اساتذہ اور طلبا کے درمیان ایک تعامل ہوتا ہے جہاں ایک کم تجربہ کار طالب علم ایک تجربہ کار ماہر سے مختلف

عنوانات پر علم حاصل کر اس عنوان پر عبور حاصل کرنا چاہتا ہے۔

- B.O. Smith کے مطابق:۔" تدریس ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد مئوثر اکتسابی تجربات کی حصولیابی کرنا ہیں"
- تعلیمی ماحول کے اعتبار سے درس و تدریس عام طور پر تین طریقہ پر مبنی ہوتا ہے۔ پہلا روایتی تعلیم(Formal Education) , دوسرا غیر روایتی تعلیم(Informal Education) اور تیسرا اہم روایتی تعلیم(Non-Formal Education)
- مقاصد کے اعتبار سے درس و تدریس کو تین طریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ اور حسی و حرکی علاقہ۔
- درس و تدریس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ قدیم زمانے سے ہی درس و تدریس کے مختلف طریقہ کار رائج تھے جو زمانے کی ترقی کے ساتھ بدلتے گئے۔
- قدیم زمانہ میں ویدک تعلیم کا درس چار ویدوں اور اپنشد پر مبنی ہوتا تھا اور درس و تدریس کا عمل صرف برہمن کا ہی حق مانا جاتا تھا۔ مہاتما بدھ اور جین مذاہب نے عام لوگوں کو بھی درس و تدریس میں شامل کیا۔
- 2020ء میں نئ قومی تعلیمی پالیسی کا قیام جناب کستوری رنگن کی قیادت میں مکمل کیا گیا۔ اس قومی تعلیمی پالیسی نے 34 برس کے بعد ہندوستان میں درس و تدریس کو ٹیکنالوجی کے ساتھ شامل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔
- طلباء و طالبات کی ترقی و نشو و نما ہی ایک سماج کی ترقی ہے اور اس مقصد کو درس و تدریسی عمل پورا کرتے ہیں درس میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح درس کے عمل کو مکمل کرتا ہے۔
- تدریسی مقاصد کئی حصوں میں تقسیم رہتے ہیں اور انہیں ہم ٹکڑوں میں حاصل کرتے ہیں، ہر درس میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرنے کا ہر قدم اغراض کہلاتا ہے۔

1.7 فرہنگ(Glossary)

میموری لیول(Memory Level)	یاداشت پر مبنی سطح
تفہیم کا مرحلہ(Understanding Level)	طلبا کو مواد مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی سمجھ فراہم کرتے ہیں۔
عکاسی کا مرحلہ(Reflective Level)	ذہن پر مبنی عکاسی کا مرحلہ
Teaching is a Knowledge Process	تدریس علم کا وسیلہ ہے
Teaching is a coordinated Process	تدریس ایک تعاملی عمل ہے
مطابقت(Similarities)	دو چیزوں میں یکسانیت
روایتی تعلیم(Formal Education)	روایتی تعلیم (اساتذہ اور طلبا آمنے سامنے) رہ کر حاصل و فراہم کی جاتی ہیں۔
غیر روایتی تعلیم(Informal Education)	غیر روایتی تعلیم کے مقاصد جگہ وقت وغیرہ طے شدہ نہیں ہوتے،

ہم روایتی تعلیم(Non-Formal Education)	ہم روایتی تعلیم
غیر مہذب زمانہ(Ancient Period)	شروعاتی زمانہ
قرون وسطیٰ(Medieval Period)	عام طور پر 1100ء سے 1700ء تک کا دور
اغراض(Objectives)	اغراض کو ایک مقررہ وقت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ایک مقصد میں کئی اغراض کی شمولیت رہتی ہے۔
مقاصد(Aims)	مقاصد واضح کرتے ہیں کہ کوئی مضمون کیوں پڑھایا جارہا ہے۔

1.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. درجہ میں تدریس کے خاص مقاصد ہیں۔
   (a) طلبا میں تخلیقی سوچ پیدا کرنا (b) طلبا کی ہمہ جہت شخصیت کو فروغ دینا
   (c) معلومات فراہم کرنا (d) صرف درجہ میں کامیابی حاصل کروانا
3. تعلیم کا وہ کون سا طریقہ ہے جس میں صرف نصاب کی تدوین اور طریقہ تدریس کی منصوبہ بندی نہیں کی جاتی؟
   (a) Formal Education (b) Non-Formal Education
   (c) Informal Education (d) Fixed Education
4. قدیم ہندوستان میں تعلیم فراہم کرنے کا کی ذمہ داری کس پر تھی؟
   (a) وید کو (b) پنڈت کو (c) ویش کو (d) شودر کو
5. عہد قرون وسطی میں تعلیم فراہم کی جاتی تھی؟
   (a) مکتب و مدرسہ میں (b) گروکل میں
   (c) اسکولوں میں (d) کہیں نہیں
6. تنظیم کے اعتبار سے کون سی تدریس کی قسم نہیں ہے۔
   (a) Laissez-faire (b) آمرانہ تدریس
   (c) جمہوری تدریس (d) غیر روایتی تعلیم

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. ہندوستان کی تعلیم اور تدریس کے بدلتے ہوئے زاویوں پر روشنی ڈالیے۔

2. تدریس کے اغراض اور مقاصد میں فرق واضح کیجیے۔
3. موثر تدریس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔
4. تدریس کے عمل میں اساتذہ اور طلبا کے اشتراک پر ایک نوٹ لکھیے۔
5. موثر تدریس سے معاشرہ کی تشکیل کس طرح کی جاسکتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. تدریس فراہم کرنے میں معاون جدید آلات کا تعارف بیان کیجیے؟
2. تدریس میں اساتذہ کے کردار کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کیجیے؟

1.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Aggarwal J.C. (1995). Essential Educational Technology Learning Innovations, Vikas Publications. New Delhi, India.
2. Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.
3. Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.
4. Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.
5. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India
6. Ansari, T. A.,Patel.M.,Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol.-6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.
7. Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India .

اکائی 2۔ تدریس کے اہم پہلو

(Important Aspects of Teaching)

اکائی کے اجزا

2.0 تمہید(Introduction)

2.1 مقاصد(Objectives)

2.2 تدریس کے اصول اور گر(Principles & Maxims of Teaching)

2.3 تدریسی مرحلے(Phases of Teaching)

2.4 تدریس کی سطحیں (Levels of Teaching)

2.5 تدریسی عمل(Process of Teaching)

2. 6 تدریسی مہارتیں(Teaching Skills)

2.7 طرز تدریس(Teaching Style)

2.8 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

2.9 فرہنگ(Glossary)

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit end exercises)

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

2.0 تمہید(Introduction)

تدریسی عمل کو کامیابی کے ساتھ اس وقت تک انجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ تدریس کے متعینہ اصولوں اور طریقہ کار پر عمل نہ کیا جائے۔ چنانچہ ہم اس اکائی میں تدریسی عمل، تدریسی اصول، تدریسی مہارت اور تدریسی مرحلے و تدریسی طریقے کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے اختتام کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ۔

- تدریس کے اصول اور تدریسی مہارت سے آگاہ ہوسکیں۔
- تدریس کے مختلف مراحل کی وضاحت کرسکیں۔
- تدریسی عمل کو بیان کرسکیں۔
- تدریسی مہارتوں کی تشریح وتوضیح اور اس کا اطلاق کرسکیں۔
- تدریسی طرز سے واقف ہوسکیں۔

2.2 تدریس کے اصول اور گرُ (Principles & Maxims of Teaching)

تدریس کے اصول وہ "قوانین و قواعد" ہیں جن کا استعمال درس و تدریس میں کیا جاتا ہے تاکہ سبق کو آسان اور عام فہم بنایا جاسکے۔ اگر معلم ان اصولوں کا استعمال دوران تدریس کریں تو یقیناًاُن کی تدریس مؤثر اور معنی خیز ہوگی۔ چنانچہ ذیل میں تدریس کے ان اصولوں کو یکے بعد دیگرے پیش کیا جارہاہے۔

متعینہ مقاصد کا اصول (Principle of definite aim)

تدریس سے پہلے تعلیمی مقاصد کا تعین نہایت ضروری ہے کیوں کہ بے مقصد تعلیم و تدریس ایسی ہے جیسے منزل کا تعین کئے بغیر سفر پر نکل جانا یعنی ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہمیں کہاں جاناہے۔ چنانچہ تدریس سے پہلے یہ طے کرلینا ضروری ہے کہ پڑھایا جانے والا سبق کیوں پڑھایا جارہاہے، اس سے طلبا کی کن معلومات اور مہارتوں میں اضافہ کرنا ہے، ان کی کن صلاحیتوں اور استعدادوں کو فروغ دینا ہے، اس طریقہ تدریس سے تدریسی مقاصد کو بآسانی حاصل کیا جاسکتاہے۔

منصوبہ بندی کا اصول:(Principle of Planning)

منصوبہ بندی کے بغیر کوئی پروگرام کامیاب نہیں ہوسکتا۔ تدریس میں منصوبہ بندی ایک بہت اہم مرحلہ ہے، اساتذہ کو اصل کلاس روم کی تدریس میں آنے سے پہلے مناسب طریقے سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ تدریس کے کامیاب عمل کا انحصار کلاس میں اساتذہ کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد پر ہے۔

لچک کا اصول: (Principle of flexibility)

تدریسی حکمت عملی لچکدار ہونی چاہیے۔ تاکہ کلاس روم کے حالات اور طلباء کی ضروریات کے مطابق اس میں ردوبدل اور تبدیلی کی جاسکے۔ اساتذہ کو تخلیقی صلاحیت کا حامل ہونا چاہئے تاکہ وہ ضرورت کے مطابق مختلف حکمت عملی کا استعمال کرکے تدریس کو مؤثر بنائیں۔۔

سابقہ تجربات کے استعمال کا اصول:(Principle of utilizing past experiences)

سابقہ تجربات طالب علم میں نئی معلومات کے حصول کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ استاد کو چاہیئے کہ طالب علم کی سابقہ معلومات کی جانچ کرے اور پرانے تجربات کو بنیاد بناکر نئی معلومات کو موجودہ سبق سے مربوط کرے۔

طفل مرکوزیت کا اصول:(Principle of child centeredness)

تعلیم طلبا کی ضروریات، صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق ہونی چاہیے اور تدریس سرگرمی پر مبنی ہونی چاہیے تاکہ طلباء فعال اور متحرک ہوکر سیکھ سکیں۔ جدید تعلیمی نظام میں طلبا کو مرکزیت حاصل ہے۔ نیشنل کریکولم فریم ورک (این سی ایف) کے مطابق طلبہ فعال حصہ لینے والے ہیں اور استاد سہولت کار ہیں۔

انفرادی اختلافات کا اصول (Principle of individual differences)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہر بچہ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ استاد کو پڑھاتے وقت انفرادی فرق کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور اسے بچوں کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق پڑھانا چاہیے۔

اصل زندگی سے ربط پیدا کرنے کا اصول (Principle of linking with actual life)

معلم کو چاہیئے کہ ایسی تعلیم دے جو نہ صرف کمرہ جماعت تک محدود ہو بلکہ عام زندگی اور گھر کے ماحول سے بھی تعلق رکھتی ہو۔ جیسا کہ NCF-2005 کے مطابق سیکھنا سکول کی چہار دیواری سے آگے جانا چاہیے۔ تعلیم کو روزمرہ کی زندگی کے حقیقی تجربات سے جوڑنا۔ یہ نہ صرف طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے بلکہ سبق کو بھی عام فہم بناتا ہے۔

دوسرے مضامین کے ساتھ ارتباط کا اصول (Principle of correlating with other subjects)

موضوع میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ایک مضمون کا دوسرے موضوع کے ساتھ ارتباط بہت ضروری ہے۔ مؤثر تدریس میں استاد ایک مضمون کو دوسرے مضمون کے ساتھ جوڑتا ہے تاکہ مضمون کی بہتر فہم حاصل کی جاسکے۔

موثر حکمت عملی اور تدریسی مواد کا اصول

(Principles of effective strategies and instructional materials)

تدریس میں موثر حکمت عملی بہت اہم ہے۔ استاد کو چاہیے کہ وہ تدریس کے موثر طریقے اپنائے تاکہ طلبہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر سکیں اور تدریسی امداد اور دیگر تدریسی مواد کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا جائے۔

فعال شرکت اور شمولیت کا اصول(Principle of active participation and involvement)

جدید دور کی تعلیم میں، تعلیم اور سیکھنے کے لیے بچوں کا مرکز میں ہونا ضروری ہے تاکہ بچے سیکھنے میں فعال طور پر حصہ لے سکیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ سرگرمی پر مبنی تدریس کا طریقہ استعمال کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ تدریس سیکھنے کے عمل میں شامل اور فعال شرکاء ہوں۔

سازگار ماحول کا اصول:(Principle of favorable environment)

استاد کو ایسا سازگار ماحول بنانا چاہیے تاکہ یہ سیکھنے کے لیے ایک حوصلہ افزا عنصر بن جائے۔ روشنی، فرنیچر اور دیگر ضروری وسائل کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ استاد کو ہمدرد بن کر مناسب نظم وضبط کو برقرار رکھنا چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے ثابت قدم رہنا چاہیے۔

محرکہ پیدا کرنے کا اصول (Principle of motivation)

پڑھائے جانے والے مضمون میں طلبا کی رغبت ہو تو اکتساب میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اس لئے معلم کو چاہیئے کہ پہلے طلبا کو اکتساب کے لئے راغب کیا جائے۔

آمادگی کا اصول (Principle of readiness)

تدریس کو مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ طلبہ کو پڑھنے کے لئے آمادہ کیا جائے کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ گھوڑے کو پانی کے پاس لے جا سکتے ہیں لیکن اسے پلا نہیں سکتے جب تک کہ وہ خود آمادہ نہ ہو۔

تدریسی گر (Maxims of teaching)

ہر استاد اپنے سبق کو موثر اور بامقصد بنانے کے لیے مختلف طریقے اور اصول وغیرہ کا استعمال کرتا ہے۔ تاکہ سیکھنے کے عمل کو آسان اور قابل فہم بنایا جا سکے۔ یہ طے شدہ اصول، مختلف طریقے، کام کرنے کے قواعد جن کے ذریعے تعلیم کو دلچسپ، آسان اور موثر بنایا جاتا ہے، اسی کو تدریسی گر (Maxims of teaching) کہا جاتا ہے۔ ہر وہ شخص جو تدریسی پیشے میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے اپنے آپ کو ان تدریسی گروں سے واقف کرنا ہوگا۔ ان کا علم اسے منظم طریقے سے آگے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔

ماہرین کے ذریعہ بتائے گئے کچھ خاص تدریسی گر ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

1. معلوم سے نامعلوم (From known to unknown)

اگر نئے علم کو پرانے علم سے جوڑ کر پڑھایا جائے تو تدریس زیادہ واضح اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اس سے سیکھنے کا عمل آسان ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، بچوں کو انگریزی پڑھانا ہے اور لفظ 'water' سکھانا ہے۔ انہیں بتائیے کہ انگریزی میں ہم 'پانی' کو water کہتے ہیں۔ تدریس کا یہ طریقہ سیکھنے والوں کو چیزوں کو مکمل طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس طرح تعلیم یقینی، واضح اور زیادہ نتیجہ خیز ہو جاتی ہے۔

2. سادہ سے پیچیدہ (From simple to complex)

پڑھانے کا بنیادی مقصد استاد ہے اور سیکھنے والوں کا مقصد کچھ سیکھنا ہے۔ تدریس اور سیکھنے کے اس عمل میں، سادہ یا آسان چیزیں پہلے طلبہ کے سامنے پیش کی جانی چاہئیں اور آہستہ آہستہ اسے پیچیدہ یا مشکل چیزوں کی طرف بڑھنا چاہیے۔ سادہ مواد کی پیشکش سیکھنے والوں کی دلچسپی، اعتماد اور حوصلہ افزائی کا باعث ہوتی ہے۔

3. ٹھوس سے مجرد تک (From concrete to abstract)

کنکریٹ چیزیں ٹھوس چیزیں ہیں اس میں طلبا حواس کا استعمال کر کے زیادہ آسانی سے سیکھتے اور سمجھتے ہیں اور اس مواد کو کبھی نہیں بھولتے جبکہ تجریدی چیزیں صرف خیالی چیزیں ہیں۔ اگر تجریدی چیزیں یا خیالات پیش کیے جاتے ہیں تو وہ اسے جلد بھول جاتے ہیں۔ جیسا کہ فروبل نے کہا ہے، "ہمارے اسباق کو ٹھوس سے شروع ہونا چاہیے اور مجرد پر ختم ہونا چاہیے۔"

4. تجزیہ سے ترکیب کی طرف: (From analysis to synthesis)

جب ہم کسی چیز کو حصوں یا الگ الگ عناصر میں تقسیم کرتے ہیں تو اسے تجزیہ کہتے ہیں۔ یہ وہ عمل ہے جو کسی بھی چیز کو سمجھنے میں نہایت معاون اور مددگار ہوتا ہے۔۔ مثال کے طور پر، دل کی ساخت یا افعال کے بارے میں بتانے کے لیے، دل کے حصے الگ الگ دکھائے

جاتے ہیں اور ہر حصے کی معلومات دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد طالب علموں کو دل کی ساخت یا نظام کو سمجھایا جاتا ہے۔ اس طرح ایک بہت مشکل چیز کو بھی آسانی سے سمجھایا جاسکتا ہے۔ ترکیب تجزیہ کے بالکل برعکس ہے۔ تمام حصوں کو مجموعی طور پر دکھایا جاتا ہے۔

5. خاص سے عام کی طرف-: (From particular to general)

ایک استاد کو ہمیشہ خاص سے عام بیانات کی طرف بڑھنا چاہیے۔ عمومی حقائق، اصول اور خیالات کو سمجھنا مشکل ہے اس لیے استاد کو ہمیشہ پہلے خاص چیزیں پیش کرنی چاہئیں اور پھر عام چیزوں کی طرف لے جانا چاہیے۔ فرض کریں کہ استاد انگریزی پڑھاتے ہوئے Present continuous tense سکھارہا ہے، اسے سب سے پہلے چند مثالیں دینی چاہئیں اور پھر ان کی بنیاد پر ان کو عام کرنا چاہیے کہ یہ زمانہ کسی ایسے فعل کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو بوقت گفتگو جاری ہو۔ اس طرح استاد کو خاص سے عام تک جانا چاہیے۔

6. تجرباتی سے عقلی تک (From empirical to rational)

تجرباتی علم وہ ہے جو مشاہدے اور تجربے پر مبنی ہو جس کے بارے میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری طرف عقلی علم دلائل اور وضاحتوں پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر فرض کریں کہ طلبہ کو سکھایا جائے کہ پانی گرم ہونے پر ابلتا ہے۔ انہیں پہلے پانی کو گرم کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ ابلتے ہوئے خود دیکھ لیں گے۔ پھر استاد کو سمجھانا چاہیے کہ جب پانی گرم کیا جاتا ہے تو سالمے (مالیکیولز) متحرک توانائی حاصل کرتے ہیں اور انووں کی تھرمل ایجی ٹیشن ہوتی ہے جس سے پانی ابلتا ہے۔

7. کل سے جز کی طرف (Whole to part)

کسی چیز کو پہلے مکمل طور پر سمجھا کر اس کے بعد اس کے جزئیات یعنی مختلف حصوں کو سمجھنا یعنی کسی ایک پودے کو مکمل بتا کر اس کے بعد اس کے اجزا کو بتانا چاہیئے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: تدریس کے طفل مرکوزیت کا اصول بیان کیجیے۔

سوال: تدریسی گر سادہ سے پیچیدہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2.3 تدریسی مرحلے(Phases of Teaching)

تدریسی عمل میں معلم کا سابقہ ایک بچے سے رہتا ہے جو ایک زندہ ہستی ہوتا ہے۔ جس کی اپنی خواہشات اور دلچسپیاں ہوتی ہیں اگر استاد طالب علم کی تیاری اور دلچسپیوں کو مدنظر نہیں رکھے گا تو اس کی کوششیں بے سود ہوں گی۔ اس لیے اساتذہ کے لیے تدریسی طریقوں اور تدریسی مراحل سے واقف ہونا ضروری ہے۔

تدریس کا عمل تین مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے جو حسب ذیل ہیں:

1. تدریس کا قبل از عمل مرحلہ (منصوبہ بند مرحلہ) (Pre-active phase of teaching)
2. تدریس کا بین عمل مرحلہ (عمل آوری کا مرحلہ)(Interactive phase of teaching)
3. تدریس کا بعد از مرحلہ (احتسابی مرحلہ)(Post-active phase of teaching)

1. تدریس کا قبل از عمل مرحلہ (Pre-active phase of teaching)

یہ مرحلہ تدریسی عمل کی منصوبہ بندی کا مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

- مقاصد کا تعین کرنا
- سکھائے جانے والے مواد یا مضمون کا انتخاب
- طریقہ تدریس
- مناسب حکمت عملی اور حکمت عملی کا انتخاب
- تدریسی حکمت عملی کی تیاری
- تدریسی آلات کی تیاری

2. تدریس کا بین عمل مرحلہ (Interactive phase of teaching)

اس مرحلہ کا تعلق دراصل اس منصوبہ بندی کی عمل پیرائی اور آگے بڑھانے سے ہے جس کا فیصلہ منصوبہ بندی کے مرحلے پر کیا گیا تھا۔ گویا معلم اس مرحلے میں کمرہ جماعت میں تدریسی عمل کو انجام دینے کے لئے طلبا کو مختلف طریقوں سے محرکہ فراہم کرتا ہے اس مرحلے میں، اساتذہ سیکھنے والوں کو پہلے سے طے شدہ ماحول دیتے ہیں۔ استاد طلباء کے ساتھ بات چیت کرتا ہے تاکہ طالب علم میں مطلوبہ تبدیلیاں لائی جا سکیں۔ جیسے

- سوالات پوچھنا
- طالب علم کا جواب سننا
- رہنمائی فراہم کرنا۔
- وضاحتیں کرنا وغیرہ

3. تعلیم کے بعد فعال مرحلہ (Post-active phase of teaching)

یہ تدریس کا تشخیصی مرحلہ ہے۔ یہ مرحلہ درج ذیل سرگرمیوں سے متعلق ہے۔

- تدریسی کاموں کا خلاصہ
- تشخیص کی سرگرمیاں
- جانچ کے آلات اور تکنیک کا انتخاب

- ٹیسٹنگ کی حکمت عملی

توہم کہہ سکتے ہیں کہ استاد کے کلاس روم میں داخل ہونے سے پہلے ہی تدریس کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ کلاس روم کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال۔ **تدریس کے بین عمل مرحلہ کی وضاحت کیجیے۔**

2.4 تدریس کی سطحیں (Levels of Teaching)

تدریس ایک با مقصد سرگرمی ہے۔ جس کے ذریعے سیکھنے والے میں مطلوبہ تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ کمرہ جماعت میں تدریسی اور اکتسابی عمل سے مراد معلم اور طلبا کے درمیان انجام پانے والا عمل ہے جس میں طلبا اور اساتذہ مشترکہ طور پر کام کرتے ہیں۔ تدریس کا یہ عمل مختلف سطحوں پر انجام پاتا ہے۔ مشہور ماہرین تعلیم اور نفسیات دانوں نے تدریسی و اکتسابی عمل کی تین سطحوں پر درجہ بندی کی ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

1. یادداشتی سطح کی تدریس:۔Teaching Memory Level
2. تفہیمی سطح کی تدریس:۔Understanding Level Teaching
3. انعکاسی سطح کی تدریس:۔Teaching Reflective Level

یادداشتی سطح کی تدریس:- Memory Level Teaching

ہربرٹ یادداشتی سطح کی تدریس کے حامی ہیں۔ تدریس کی اس سطح میں یادداشت ہی کلیدی رول انجام دیتی ہے۔ اس قسم کی تدریس میں ذہانت کا کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔ غور و فکر کی صلاحیت مفقود ہوتی ہے۔ اس سطح کا مقصد طلباء کو معلومات فراہم کرنا ہے اس میں تصور کو سمجھے بغیر کسی چیز کو رٹ لیا جاتا ہے۔ مضمونی سوالات، مختصر سوالات اور آبجیکٹیو طرز کے سوالات کے ذریعہ طلبا کی یادداشتی صلاحیتوں کی جانچ کی جاتی ہے تدریس کی اس سطح پر معلم فعال کردار ادا کرتا ہے جبکہ طلباء غیر فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ تدریس کو موٴثر، دلچسپ اور قابل فہم بنانے کے لیئے مختلف قسم کے تدریسی آلات جیسے بصری امداد، ماڈل، چارٹ، نقشے، تصاویر، ٹی وی اور ریڈیو وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

تفہیمی سطح کی تدریس:- TeachingUnderstanding Level

موریسن تدریس کی تفہیم کی سطح کے بنیادی حامی ہیں۔ یادداشتی سطح کی تدریس کے مقابلے میں تفہیمی سطح کی تدریس میں غور و فکر پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس میں طالب علم کی استدلالی قوت، تخیلی قوت، تجزیہ، ترکیب، موازنہ اور تعمیم کی صلاحیت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ تدریس

کے اس درجے میں، طلباء تصورات اور مواد کو سمجھتے ہیں۔ اساتذہ اس سطح پر طالب علموں میں معلومات کے فروغ کے لئے مباحثے، سیمینار، وضاحت، مشاہداتی اور سوال و جواب کا طریقہ اور اسی طرح کے دوسرے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ اس تدریسی سطح میں معلم اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ طالب علم مواد مضمون کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں۔

انعکاسی سطح کی تدریس:- Reflective Level Teaching

انعکاسی سطح کی تدریس سے مراد "مسائل مرکوز" تدریس ہے۔ یہ غور و فکر کرنے والی تدریس ہے۔ ہنٹ (Hunt) انعکاسی سطح کی تدریس کے بنیادی حامی ہیں۔ یہ تدریس کی وہ سطح ہے جس میں استاد طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنے سیکھے ہوئے مواد اور تصورات کے بارے میں سوچیں اور ان پر غور کریں۔ یہ اکتسابی طریقہ حقائق کے انکشاف ااور مسائل کو حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے۔ طلباء صورتحال کو سمجھ کر مسئلے کو حل کرتے ہیں۔ اور اپنی تنقیدی صلاحیتوں کو بروئے کارلاتے ہیں۔ یہ سیکھنے والوں کو علم کے شعبے کو دریافت کرنے، سمجھنے اور نئے شواہد کی روشنی میں عمومیات کو پیش کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔ اس درجے کی تدریس میں استاد کا کردار جمہوری ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: انعکاسی سطح کی تدریس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

2.5 تدریسی عمل (Process of Teaching)

تدریس بنیادی طور پر ایک عمل ہے جو کہ منصوبہ بندی، عمل درآمد اور تشخیص پر مشتمل ہے۔

منصوبہ بندی (Planning)

Y. Dror کے بموجب موجود وسائل کے ذریعہ مستقبل میں منزل تک پہنچنے کے لئے درکار فیصلوں کو ترتیب دینے کا نام منصوبہ ہے۔ اس کے ذریعہ مطلوبہ مقاصد کو پہلے ہی طے کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ درکار عمل کی تیاری کی جاتی ہے۔

عمل درآمد (Implementation)

عمل درآمد کا مطلب طے کئے گئے مقاصد کے حصول کے لئے کی جانے والی کوششیں۔ منصوبہ کے بعد اگر کوشش نہ کی جائے اگر منصوبہ کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے تو منصوبے بے معنی ہو جاتے ہیں اس لیے معلم صرف منصوبہ پر اکتفانہ کرے بلکہ اس پر عمل بھی کرے۔

تعین قدر (Evaluation)

ایک استاد کے طور پر درس و تدریس کی کامیابی کے لئے اپنا اور طلباء کا باقاعدہ جائزہ لینا بہت اہم ہے۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ آیا آپ

موثر طریقے سے پڑھا رہے ہیں اور آپ کے طلبہ موثر طریقے سے سیکھ رہے ہیں، یہ ضروری ہے کہ آپ فعالیت اور باقاعدگی سے اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کے طلبہ نے کیا سیکھا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: تدریسی عمل میں منصبہ بندی کی اہمیت بیان کیجیے۔

2.6 تدریسی مہارتیں (Teaching Skills)

موثر تدریس کے لیے خصوصی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھا معلم ان مہارتوں کو سیکھتا ہے اور تدریس میں ان کا استعمال کرتا ہے۔ مایکرو ٹیچنگ ایک ایسی تدریسی تکنیک ہے جو زیر تربیت اساتذہ کو مختلف مہارتوں کی مشق کرنے اور ان مہارتوں پر عبور حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ Quot& DW Allen کہتے ہیں کہ مائیکرو ٹیچنگ ایک ایسا تدریسی پیمانہ ہے جس کے ذریعہ کمرہ جماعت میں انجام دی گئی سرگرمی کے ہر پہلو کو جانچا جاتا ہے۔ سب سے پہلے ایلن اور رائے (1969) نے تدریسی مہارتوں کو متعارف کرایا انہوں نے 13 تدریسی مہارتوں کا ذکر کیا ہے جو اس طرح ہیں:۔

1. حرکیاتی مہارت
2. تمہید یا سبق کا تعارف
3. سبق سے قربت پیدا کرنا
4. خاموش اور غیر زبانی اشارات
5. تقویت
6. سوالات پوچھنا
7. تحقیقی سوالات کرنا
8. ایک ہی سوال کو مختلف انداز میں کرنا
9. طلبا۔ کے برتاؤ کی پہچان کرنا
10. مثالیں پیش کرنا
11. تقریر کرنا
12. اعلی سطح کے سوالات
13. منظم انداز میں اعادہ کرنا

درج بالا تدریسی مہارتوں میں صلاحیت و استعداد پیدا کرنے کے لیے باقاعدہ مشق کرائی جاتی ہے۔ اب آیئے ان مہارت کے بارے میں جانتے ہیں۔

تعارف کی مہارت (Skill of Introduction)

تدریسی عمل میں اگر طلبا کو سابقہ معلومات سے جوڑتے ہوئے نئے سبق سے متعارف کرایا جائے تو پڑھایا جانے والا سبق دلچسپ اور مؤثر ہوگا۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ کسی موضوع کو شروع کرنے سے پہلے بہترین انداز میں سبق کا تعارف پیش کریں۔ تعارفی مہارت کے ذریعے طلبا میں سبق کے تئیں دلچسپی اور محرکہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔

سوال کرنے کی مہارت (Skill of Question)

سوال کرنے کا فن جو طلباء کی سمجھ اور علم کو جانچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سوال کرنے کی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے، اساتذہ طلباء کے علم کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اس بات کی بہتر تفہیم حاصل کر سکتے ہیں کہ آیا طلباء نے کسی خاص موضوع کو سمجھا ہے۔ سوال کرنے کے بعد، اگر کسی استاد کو معلوم ہوتا ہے کہ طالب علموں نے کسی موضوع کو اچھی طرح سے نہیں سمجھا ہے، تو وہ اس کی بہتر تفہیم کے لیے چیزوں کو آسان بنا کر سمجھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

محرکات میں تغیر کی مہارت (Skill of Stimulus Variation)

محرکات میں تغیر کی مہارت ایک تدریسی تکنیک ہے جو طلباء کی توجہ کو مواد پر مرکوز کرانے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے معلم کبھی کبھی اپنی جگہ سے چل کر کمرہ جماعت میں آخری صف تک جاتا ہے، تختہ سیاہ کا استعمال کرتا ہے، کبھی طلبا کے بیچ جا کر ان سے سوال پوچھتا ہے، کبھی سبق کی وضاحت کے دوران مختلف حرکات وسکنات کا استعمال کرتا ہے۔

وضاحت کرنے کی مہارت (Skill of Explaining)

مائیکرو ٹیچنگ میں تدریسی مہارتوں کی فہرست میں سب سے اہم وضاحت کی مہارت ہے۔ وضاحت کی مہارت ایک دانشورانہ سرگرمی ہے جو اساتذہ کے پاس ہونی چاہیے۔ تاکہ موضوع یا سبق کو موثر بنایا جاسکے اگر معلم کسی بھی تصور سے متعلق کیوں؟ کیا؟ کیسے کے جوابات دینے کی کوشش کرتا ہے تو یقیناً سبق کی وضاحت ہی کر رہا ہے۔

مظاہرے کی مہارت (Skill of Demonstration)

تدریس میں مظاہرہ طلباء کے لیے چیزوں کو بامعنی اور آسان بنانے میں مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ کو سیکھنے کو حقیقی زندگی کے حالات سے جوڑنے میں اساتذہ کو مدد ملتی ہے۔ مظاہرہ طلباء کو آلات، تجربات یا نمونے دکھا کر اصولوں، تصورات اور نظریات کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ کلاس روم میں ایک جاندار ماحول بنانے میں مدد کرتا ہے۔

اختتام سبق کی مہارت (Skill of Achieving Closure)

اس مہارت سے مراد وہ سرگرمیاں ہیں جن کے ذریعہ استاد سبق کو مختصر کر کے نئے مواد سے تعلق یا قربت قائم کرتا ہے۔ یہ مہارت تمہید کی مہارت کے ضمن میں ہوتی ہے۔

تختہ سیاہ کے استعمال کی مہارت (The Skill of Blackboard Writing)

تختۂ سیاہ کے استعمال کی مہارت معلم کے لیے نہایت ضروری ہے تختہ سیاہ توجہ مرکوز کرنے، توجہ حاصل کرنے اور اہم اصطلاحات اور تصورات کی وضاحت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تختہ سیاہ پر لکھتے وقت چند باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے جیسے تحریر صاف ستھری ہو، کام ترتیب وار ہو، اہم نکات کو ہائی لائٹ کیا گیا ہو، آخری بینچ پر بیٹھے طلبا آسانی پڑھ سکتے ہوں۔ ان تمام نکات پر غور کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ عمل کیا جائے تو یقیناً تدریس مؤثر اور افادی ہو گی۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: درس و تدریس میں محرکات میں تغیر کی مہارت کو بیان کیجیے۔

2.7 طرز تدریس(Teaching Style)

آئن سٹائن کا کہنا ہے کہ "میں سبق پڑھاتا نہیں بلکہ ایسا ماحول پیدا کرتا ہوں جس سے بچہ از خود سیکھتا ہے" اس طرح دیکھا جائے تو تدریس کے مختلف طرز ہیں اب یہ معلم پر منحصر ہے کہ وہ طلبا کو کس طرز سے پڑھاتا ہے اور انہیں کیسا تدریسی ماحول فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں کچھ خاص طرز تدریس یہ ہیں۔

آمرانہ طرز تدریس (Autocratic Style of Teaching)

آمرانہ حکمت عملی روایتی تدریسی حکمت عملی ہے یہ معلم مرکوز یا مواد مرکوز ہوتی ہے۔ یہاں استاد فعال اور طلبا غیر فعال ہوتے ہیں۔ تدریسی حکمت عملی کو تدریسی اہداف اور مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ استاد مواد کا تعین خود کرتا ہے اور خود کو ایک آئیڈیل سمجھ کر شاگرد کی دلچسپیوں، رویوں، صلاحیتوں اور ضروریات کو بالائے طاق رکھ کر علم کو شاگردوں کے ذہنوں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے ماحول میں شاگردوں کو اظہار خیال کی کوئی آزادی نہیں ہوتی ہے۔ لہذا، ان مطلق العنان حکمت عملیوں میں، صرف ذہنی نشوونما پر زور دیا جاتا ہے۔ اس میں لیکچر، ڈیموسٹریشن، ٹیوٹوریل، پروگرام شدہ ہدایات، وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرز تدریس میں لیکچر کا طریقہ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔

جمہوری طرز تدریس (Democratic teaching style)

جمہوری طرز تدریس طلبا مرکوز ہوتی ہے کیونکہ طلباء مواد کا تعین کرتے ہیں۔ اس لیے طلبہ کا مقام اول ہے اور اساتذہ کا مقام ثانوی ہے۔ اس کے استعمال کے نتیجے میں طلبہ اور استاد کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعامل ہوتا ہے۔ اس میں تدریس طلباء کی دلچسپیوں،

رویوں، صلاحیتوں، ضروریات اور ذہنی سطحوں کے مطابق ہوتی ہے۔ جمہوری حکمت عملی معروضی ہوتی ہے اور اس لیے ذہین بچے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جمہوری حکمت عملی میں گروپ ڈسکشن تدریس کا ایک اہم طریقہ ہے۔

شراکتی طرز تدریس(Participatory teaching style)

شراکتی تعلیم باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کا ایک نقطہ نظر ہے جو طلباء کو سیکھنے کے عمل میں فعال بناتی ہے۔ اس میں تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے طلبا اور اساتذہ مل کر کام کرتے ہیں جدید تدریسی عمل در اصل معلم مرکزی سے طفل مرکزی بن گیا ہے۔ تدریس و اکتساب کے عمل میں طالب علم کا مکمل مصروف ہونا ضروری ہے تب ہی تدریس کا عمل بہتر ہو سکتا ہے۔ بچوں میں قدرتی طور پر بہت سی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ اندرونی صلاحیتوں کو منظر عام پر لانے کے لئے اکتسابی مرحلے میں طلبا کا تعاون یا شمولیت ضروری ہے۔ اس کے لئے بحث و مباحثہ، جانچ، تحقیق، عملی سرگرمیاں، تخلیقی کارنامے، کردار نگاری اور تصریحات وغیرہ سے طلبا کو اکتسابی عمل میں بھرپور شامل کر کے حصہ دار بنایا جا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجئے(Check Your Progress)

تدریسی اصول کیا ہیں؟ کوئی پانچ اصول بتایئے؟

تدریس کے کتنے مرحلے ہیں اور وہ کون سے ہیں؟

تدریسی مہارتوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں وضاحت کیجئے؟

تدریسی مہارتیں کس طرح معلم کے لئے معاون اور مددگار ہیں؟

تدریسی طرز رسائی پر روشنی ڈالیئے؟

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: **شراکتی طرز تدریس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟** بیان کیجیے۔

2.8 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- طے شدہ اصول، مختلف طریقے، کام کرنے کے قواعد کو جن کے ذریعے تعلیم کو دلچسپ، آسان اور موثر بنایا جاتا ہے، تدریسی گر (Maxims of teaching) کہا جاتا ہے۔

تدریس کا عمل مندرجہ تین مرحلوں پر مشتمل ہوتا ہے:

1۔ تدریس کا قبل از عمل مرحلہ (منصوبہ بند مرحلہ)(Pre-active phase of teaching)

2۔ تدریس کا بین عمل مرحلہ (عمل آوری کا مرحلہ)(Interactive phase of teaching)

3۔ تدریس کا بعد از مرحلہ (احتسابی مرحلہ)(Post-active phase of teaching)

- کمرہ جماعت میں تدریسی اور اکتسابی عمل سے مراد معلم اور طلبا کے درمیان مشترکہ طور پر کام کر کے انجام دیا جانے والا عمل ہے۔

تدریس کا عمل مختلف سطحوں پر انجام پاتا ہے۔

1۔ یادداشتی سطح کی تدریس(TeachingMemory Level)

2۔ تفہیمی سطح کی تدریس(Understanding Level Teaching)

3۔ انعکاسی سطح کی تدریس(Teaching Reflective Level)

- تدریس بنیادی طور پر ایک عمل ہے جو کہ منصوبہ بندی، عمل درآمد اور تشخیص پر مشتمل ہے
- مائیکرو ٹیچنگ ایک ایسی تدریسی تکنیک ہے جو زیر تربیت اساتذہ کو مختلف مہارتوں کی مشق کرنے اور ان مہارتوں پر عبور حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔
- سب سے پہلے ایلن اور رائے (1969) نے تدریسی مہارتوں کو متعارف کرایا۔

2.9 فرہنگ(Glossary)

اصول(Principle)	ایک بنیادی عمومی قانون، اصول یا خیال
لچک(Flexible)	حالات کے مطابق آسانی سے تبدیل ہونے یا تبدیل کرنے کی صلاحیت
طفل مرکوزیت(Child Centred)	طفل مرکوز طرز تعلیم
انعکاسی سطح(Reflective Level)	انعکاسی سطح کی تعلیم وہ تعلیم ہے جو مسئلہ کے حل کے طریقہ پر مرکوز ہو اور طالب علم میں اختراعی تخیل کو فروغ دے۔
آمرانہ طرز(Autocratic Style)	استاد کو طلباء اور تدریس پر مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے۔

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. تدریس کے کل کتنے مراحل ہیں؟

(a) ایک (b) دو

(c) تین (d) چار

2. مندرجہ ذیل میں سے کون طرز تدریس نہیں ہے؟

(a) Democratic (b) Autocratic

(c) Cooperative (d) Advisory

3. درجہ میں تدریس کے خاص مقاصد ہیں۔

(a) منصوبہ بندی (b) عمل در آمد

(c) تشخیص (d) ان میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. تدریس کے مختلف اصول کو بتائیں۔
2. تدریسی عمل کو مختصر بیان کیجئے۔
3. سازگار ماحول کا اصول سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے
4. طرز تدریس کو قلمبند کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. تدریسی مہارتیں کون کون سی ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجئے۔
2. تدریسی مراحل اور سطح کو مفصل بیان کیجئے۔
3. تدریس کے اصول کو تفصیل سے بیان کیجیے۔
4. تدریسی گر کو جامع انداز میں لکھئے۔

2.11 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Agrawal, P. C., & Jain, S. C. (2009). Effective teaching: A practical guide to improving your teaching skills. PHI Learning Private Limited.
2. Viswanadham, V. (2016). Teaching techniques and pedagogical innovations: Theories and practices. Bloomsbury Publishing India.
3. Hegde, M. N. (2015). Pedagogy: Principles and practices. Cambridge University Press India.
4. Srivathsan, K. R. (2014). Effective teaching in higher education. SAGE Publications India.
5. Batra, P., & Mathew, R. (Eds.). (2014). Teaching and learning: Pedagogy, curriculum and culture. SAGE Publications India.
6. Roy, A. (2015). Effective Teaching: Principles and Practice. PHI Learning Private Limited.
7. Srivastava, N. (2014). Effective Teaching in Classroom Management. Discovery Publishing House.

اکائی 3۔ تدریسی مقاصد اور درجہ کا نظم و نسق

(Instructional Objectives and Classroom Management)

اکائی کے اجزا

3.0 تعارف(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 تدریس میں اغراض، مقاصد، ہدایتی مقاصد اور ہدف کے مختلف تصورات کی تفہیم

(Understanding of different concepts of goals, objectives, instructional objectives, and goals in teaching)

3.3 بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Bloom taxonomy of educational objectives)

3.3.1 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقہ (ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ، حسی و حرکی علاقہ

(Different Domains of Taxonomy of educational objectives (Cognitive Domain, Affective Domain, Psychomotor Domain)

3.4 درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم کے معنی(Meaning of Classroom management and organization)

3.5 درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم میں استاد کا کردار

(Role of Teacher in Classroom management and organization)

3.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

3.7 فرہنگ(Glossary)

3.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

3.0 تمہید (Introduction)

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جو ہمارے معاشرے، کلچر اور ثقافت کے ساتھ ساتھ ہماری تہذیب، تمدن اور تاریخی ورثہ کو متاثر کرتا ہے۔ تعلیم کا عمل تدریس سے مکمل ہوتا ہے، یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے معاشرے کے نظام میں ہم ربطگی پیدا ہوتی ہے، معاشرے کے

اندر بیداری پیدا ہوتی ہے، معاشرہ ترقی اور جدیدیت کی طرف رخ کرتا ہے، معاشرے کی اقدار، قاعدے و قوانین اور آداب و اخلاق پر وان چڑھتے ہیں۔ تعلیم کا عمل درس و تدریسی عمل سے ہی پروان چڑھتا ہے۔ ماہرین کی نظر میں تدریس ایک بامقصد عمل تسلیم کیا جاتا ہے" جب کوئی ماہر شخص کسی کم ماہر شخص کو معلومات یا کوئی ہنر فراہم کرتا ہے" تو تعلیم کا عمل تدریس سے مکمل ہوتا ہے۔ یہاں پر ہم لفظ "فراہم" کرنے پر غور کریں گے۔ "فراہم کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی کے ساتھ اپنے تجربات کا اشتراک کرنا یا معلومات کا تبادلہ کرنا۔ تدریس ایک ایسا عمل ہے جو کہ سائنس کے ساتھ ساتھ ایک فن کے طور پر بھی سمجھا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہم اس اکائی میں تدریس کی فنی مہارتوں، تدریس کے اغراض و مقاصد اور ہدف کے مختلف تصورات کے ساتھ ساتھ درجہ کے نظم و نسق اور اس کی تنظیم میں اساتذہ کے کردار کو سمجھیں گے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ؛

- تدریس کے اغراض اور مقاصد بیان کر سکیں۔
- تدریس کے ہدایتی مقاصد اور ہدف کے بیچ کے فرق کو واضح کر سکیں۔
- بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کو سمجھ سکیں۔
- ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ اور حسی و حرکی علاقہ کی وضاحت کر سکیں۔
- درجہ کے نظم اور تنظیم کو سمجھ کر وضاحت کر سکیں۔
- درجہ کی تنظیم میں اساتذہ کے کردار و عوامل کو سمجھ سکیں۔

تدریس میں اغراض، مقاصد، ہدایتی مقاصد اور ہدف کے مختلف تصورات کی تفہیم

(Understanding of different concepts of goals, objectives, instructional objectives and goals in teaching)

تعلیم کی اہمیت اور افادیت ایک معاشرے کے لیے بہت اہم ہوتی ہے اسی بات کو واضح کرتے ہوئے ارسطو نے کہا تھا کہ "تعلیم یافتہ شخص بغیر تعلیم یافتہ شخص سے اسی طرح معتبر ہے جس طرح ایک زندہ شخص مردہ شخص سے" ارسطو کہتے ہیں کہ تعلیم ہی وہ عمل ہے جس سے ایک شخص زندہ تسلیم کیا جا سکتا ہے چونکہ تعلیم یافتہ شخص کے اندر وہ صلاحیتیں پروان چڑھ چکی ہوتی ہیں جو ایک سماجی زندگی کے لیے ضروری قرار دی گئی ہیں، جبکہ بغیر تعلیم یافتہ شخص صرف زندہ لاش کی طرح ہے جو زندگی کے کام تو انجام دیتا ہے مگر اس کی صلاحیتیں مکمل طور پر نکھر کر منظر عام پر ظاہر نہیں ہوتیں۔

تعلیم ایک بامقصد عمل ہے جس کے مقاصد تدریس سے حاصل کیے جاتے ہیں، اور تدریس ایک ایسا عمل ہے جو کہ انسانی تہذیب کی شروعات سے ہی رائج ہے۔ تمام قوموں اور نسلوں میں تدریس کو اولین اہمیت دی جاتی ہے اور اساتذہ کو ایک روحانی مقام بھی دیا جاتا ہے۔ چونکہ تدریس ایک بہت مشکل عمل ہے جس میں ایک شخص کو سماج کے ایک منظم ڈھانچے میں ڈھالا جاتا ہے، جس میں اس شخص کی مکمل ذہنی، جذباتی، جسمانی، روحانی اور پیشہ ورانہ مقصود نشوونما کی جاتی ہے تاکہ یہ شخص معاشرے کے لیے ایک اثاثہ بن سکے۔ تعلیمی عمل کے تمام اغراض، مقاصد اور ہدف کو ہم تدریس سے حاصل کرتے ہیں اس لیے تدریس کی اہمیت بھی واضح ہے۔ آیئے تدریس کے کچھ تصوارت پر بحث کرتے ہیں۔

- **تدریس ایک فن ہے:** تدریس ایک فن کے طور پر واضح کی جاتی ہے چونکہ اس میں اساتذہ کی تخیلاتی اور فنکارانہ مہارتوں اور لیاقتوں کے عمل پر زور دیا جاتا ہے جس سے درجہ میں اکتسابیت کے لیے ایک قابل قدر ماحول پیدا کیا جاسکے اور جس سے طلبا کو علم سیکھنے کے قابل بنایا جاسکے۔
- **تدریس ایک سائنس ہے:** سائنس کے طور پر تدریس اپنے ہدف کے موثر حصول کے لیے منطقی نظریات، تکنیکی اور مشینی اکتسابیت کے ساتھ ساتھ ایک سائنسی سوچ اور طریقہ کار کے اقدامات کی بھی وضاحت کرتی ہے۔
- **تدریس ایک پیشہ ورانہ اور سماجی عمل ہے:** تدریسی عوامل سے ہی ہم معاشرے کے تمام لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اور ان کو مستقبل کے لیے تیار کرتے ہیں۔
- **تدریس ایک بامقصد اور کارکردگیوں پر مبنی عمل ہے:** تدریس کے اغراض و مقاصد کے ساتھ ساتھ ہدف بھی طے شدہ ہوتے ہیں جو کہ تعلیمی اور تدریسی کرکردگیوں کے عمل سے حاصل ہوتے ہیں۔
- **تدریس ایک ترسیلی اور لسانی عمل ہے:** تدریس سے ہی ہم طلبا کے اندر زبان کی مختلف مہارتوں کو فروغ فراہم کرتے ہیں جس سے وہ اپنے جذبات ظاہر کرسکیں اور اپنی صلاحیتوں کو منظر عام پر رکھ سکیں۔

تدریس کے اغراض و مقاصد اور ہدف

تعلیم ایک سماجی عمل تسلیم کیا جاتا ہے جس کی سرگرمی سماج کے لیے مخصوص ہے، تعلیم کے اغراض و مقاصد اور ہدف سماجی ترقی کے لیے مختص ہیں، یہ تدریسی مقاصد سماجی نظریات طے کرتے ہیں۔ یعنی تعلیم سماج کے لیے سماج سے طے شدہ ایک بامقصد عمل تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی کا ایک ہدف ہوتا ہے اور اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہم اس ہدف کو مقاصد میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک مقصد کو مزید اغراض میں تبدیل کر حاصل کرتے ہیں، یعنی کسی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک مدت یعنی کچھ برس درکار ہوتے ہیں، اس لیے ہم اس ہدف کو مقاصد میں تبدیل کرتے ہیں اور ایک مقصد کو کئی اغراض میں تبدیل کرکے حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے ان تینوں کو تدریس کے زاویہ میں رکھ کر الگ الگ سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

تدریس کے ہدف

تمام تعلیمی و تدریسی اداروں، کارکنوں، اور خاص طور پر اساتذہ کو تعلیم و تدریس کے ہدف، مقاصد اور اغراض کے حوالے سے

اچھی طرح آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی یا تدریسی ہدف، اغراض اور مقاصد سے زیادہ عام ہوتے ہیں۔ جب ہم تدریس کے ہدف کو بیان کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ طالب علم اس سبق کو کس اکتسابی عمل کے ذریعہ حاصل کرے گا؟ یہاں پر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ کہ اس مضمون یا سبق کو پڑھنے کے بعد طالب علم کون کون سی سرگرمیوں کو انجام دیں گے؟ چونکہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے اور ایک ہدف میں بہت ساری کارکردگیوں، صلاحیتوں اور لیاقتوں کے ساتھ ساتھ دوسرے کئی عوامل کی بھی شمولیت رہتی ہے۔ جیسے ہم کہ سکتے ہیں کہ ہمارا ہدف استاد بنناہے۔ اب استاد بننے کے لیے ہمیں تعلیمی صلاحیتیں یعنی ایک تعلیمی ڈگری کی درکار ہو گی، جو کہ ایک مقصد ہو سکتا ہے۔ تعلیمی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک پیشہ ورانہ ڈگری یعنی کہ بی ایڈ کی ڈگری حاصل کرنی ہو گی، جو کہ دوسرا مقصد ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں کچھ تکنیکی، فنی، ترسیلی، اور مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی مہارتوں کے ساتھ ساتھ طلبا کی تفہیم کے لیے سماجیات کے علم، نفسیات کے علم اور دیگر صلاحیتوں اور لیاقتوں کی ضرورت ہو گی۔ یہ تمام ایک مقصد کے تحت ہم حاصل کرتے ہیں جو کہ اغراض کہلاتے ہیں۔ ہدف ایک بیان ہوتا ہے جو کہ ہمیں ایک با مقصد زندگی بسر کرنے کی راہ فراہم کرتا ہے اور جس سے ہم سیکھی ہوئی قابلیت اور اہلیت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگی کے حالات کو موثر طریقہ سے برقرار رکھنے اور معاش کے بہتر مواقع حاصل کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ عام طور پر ہم کہ سکتے ہیں کہ ہدف طلبا کے اندر درج ذیل خصوصیت کو پیدا کرنا ہے:

- طلبا کے اندر حوصلہ افزائی پیدا کرنا۔
- طلبا کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا۔
- طلبا کے اندر پیشہ ورانہ مہارتیں پیدا کرنا۔
- طلبا کو مستقبل کی زندگی کے لیے تیار کرنا۔
- طلبا کو سماجی کارکن بنانا، جس سے وہ سماج میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں۔
- طلبا کے اندر ترسیلی مہارتوں کو فروغ دینا۔
- طالب علم میں زندگی کی مہارتوں کو پیدا کرنا۔

غرض یہ کہ تعلیمی یا تدریسی ہدف کا مطلب ہے کہ طالب علم کے اندر ایک ایسی صلاحیت کو پیدا کرنا یا فروغ دینا جس سے وہ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر سکے۔ اور زندگی کے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہم اپنے ہدف کو کئی مقاصد میں تقسیم کرتے ہیں اور ایک ایک مقصد کو حاصل کر کے اپنے ہدف کی طرف گامزن رہتے ہیں۔

تدریس کے مقاصد (Instructional Objectives)

تدریسی مقاصد کے معنی

کسی معاشرہ یا قوم کو ترقی کرنے کے لیے تعلیم کا سہارا لینا پڑتا ہے، جس سے ہماری نئی نسل معاشرہ کی اقدار، کلچر اور ثقافتی عوامل کے ساتھ ہم ربطگی قائم کر کے اپنے معاشرہ اور قوم کی خدمت اور حفاظت کر سکے، اس مقصد کو تعلیم و تدریس پورا کرتی ہے، تعلیم میں شامل ہر عنوان، ہر موضوع اور ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح تعلیم کے عمل اور مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ اس بات

سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم تعلیمی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کئی مقاصد کو قائم کرتے ہیں اور ایک ایک مقصد کے حصول سے ہی اپنے طے شدہ ہدف تک رسائی حاصل کرتے ہیں، ایک معلم کے لیے اس بات کو واضح طور پر سمجھنا لازمی ہے۔ تعلیم کے تمام مقاصد اس مضمون کی ساخت پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ طلبا کو ذہنی، جسمانی و جذباتی نشو و نما اور ترقی کی طرف مائل کرتے ہیں۔

تدریسی مقاصد کی اہمیت

آج کے دور میں جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کا استعمال درس و تدریس میں عام ہے۔ چونکہ ہم تدریس سے اپنے طے شدہ اغراض و مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہدف تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی سے ہی نہیں بلکہ مستقبل کی زندگی سے بھی وابستگی رکھتا ہے۔ تعلیم کے مقاصد کی اہمیت اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہم طلبا کے اندر ضروری اقدار، روایات ورجحانات اور مہارتوں کو با آسانی فروغ دے سکیں، چنانچہ اساتذہ کے لیے بھی یہ بے حد ضروری ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ ہم طلبا میں کن تصورات، خصوصیات اور مہارتوں کی نشو و نما کرنا چاہتے ہیں؟ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ کون سے اصول، کون سے حقائق، کون سی اقداریں، کون سے روایات و رجحانات کو پیدا کرنا چاہتے ہیں، جو طلبا کی مکمل نشو و نما کے لیے مختص ہوں۔ یہ تمام مقاصد مل کر ہمیں اپنے تدریسی و تعلیمی ہدف حاصل کرنے کی طرف گامزن کرتے ہیں۔ ذیل میں کچھ مقاصد کی مثالیں دی جارہی ہیں

- مقاصد ایک تدریسی عمل کے لیے عام بیانات ہیں جو تعلیمی عمل کو ایک سمت فراہم کرتے ہیں۔(Wilson 2004)
- مقاصد کو کئی اغراض میں تقسیم کر کے حاصل کیا جاتا ہے اور کئی مقاصد مل کر ایک ہدف حاصل کرتے ہیں۔
- مقاصد طلبا کے اندر تخلیقی اور تنقیدی سوچ و عمل پیدا کرتے ہیں۔
- مقاصد سائنٹفک اور تکنیکی علم کو فروغ دیتے ہیں۔

تدریسی ہدف اور مقاصد کے موازنہ کا جدول

تدریسی ہدف	تدریسی مقاصد
❖ ہدف نصاب تعلیم سے اخذ کردہ واضح بیانات ہوتے ہیں۔	❖ تدریسی مقاصد عام طور پر وہ عمل ہیں جو نصاب کے ذریعہ حاصل کیے جاتے ہیں۔
❖ ہدف کو غیر تکنیکی زبان میں بیان کیا جاتا ہے جو مقاصد سے زیادہ درستگی رکھتا ہے۔	❖ تدریسی مقاصد غیر تکنیکی زبان میں وضاحتی طور پر بیان کیے جاتے ہیں۔
❖ طویل مدتی ہوتے ہیں اور اس بات پر منحصر کرتے ہیں کہ ان کی وضاحت مقاصد میں کس طرح کی گئی ہے۔	❖ طویل مدتی اور حاصل کرنے کی نوعیت کے ہوتے ہیں، اور تدریسی کارکردگیوں اور مضامین سے حاصل ہوتے ہیں۔
❖ ہدف کو تعلیمی حکام، معاشرہ، علاقہ کی ضرورتیں، مضامین یا منصوبہ بندی کے دستاویز سے طے کیے جاتے ہیں۔	❖ مقاصد کو معاشرہ کی تنظیمیں، سیاسی جماعتیں، تعلیمی نظام، اور اہم ریسرچ اور تحقیق کی بنیاد پر قائم کیے جاتے ہیں۔
❖ طلبا کی اکتسابیت اور طلبا کا تعین قدر کرتے ہیں۔	❖ مقاصد طلبا کے لیے تصورات قائم کرتے ہیں۔
❖ طلبا کے علم و عمل میں پختگی پیدا کرتے ہیں۔	❖ طلبا کا مضامین کے مقاصد پر تعین قدر کرتے ہیں۔

تدریس کے اغراض

تمام تعلیمی ہدف، تعلیمی نصاب کی تدوین اور خاکے ان تعلیمی مقاصد کی ہی طرف رخ کرتے ہیں جو معاشرے کی اقداروں روایتوں ضرورتوں کو مکمل کرتے ہوں، اور جن سے طلبا کی مکمل نشوونما اور ترقی ہوتی ہو، مگر بیک وقت تمام مقاصد کی حصولیابی ممکن نہیں۔ چونکہ اغراض ہدف کی سب سے چھوٹی اکائی ہوتی ہے اور تدریس کا واحد مقصد ہوتا ہے کہ ان مصغر اغراض کو درجہ کی تدریس سے بروقت حاصل کیا جائے۔ چھوٹے چھوٹے اغراض مل کر ہی ہمارا ایک مقصد مکمل کرتے ہے جو کہ ہدف کی طرف ایک مثبت قدم ہوتا ہے۔ اسی طرح اسکولوں میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور مقاصد حاصل کرنے کا ہر اقدام اغراض کہلاتا ہے۔ مقاصد کا گہرا تعلق ان اقدار سے ہوتا ہے جو ہم کسی مضمون کی تدریس کے ذریعہ طلبا میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اغراض دراصل یہ ہی اقدار ہوتی ہیں جو ہم مقاصد حاصل کرنے کے لیے اقدام کرتے ہیں۔

تدریس کے اغراض کی اہمیت(Importance of Aims of Teaching)

- اغراض کے ذریعہ معلم اپنے مقاصد کی تعریف کر ان کو مختلف حصوں میں تقسیم کر حاصل کر سکتا ہے۔
- اغراض تعلیمی نتائج کے انتہائی مخصوص سطحوں کی عکاسی کرتے ہیں۔
- اغراض کے ذریعہ معلم طلبا کو اپنے اندر مثبت تبدیلی کی طرف مائل کر سکتا ہے۔
- اغراض کی مدد سے طلبا کے برتائو، روایات ورجحانات میں تبدیلی کی پیائش کی جاسکتی ہے۔
- اغراض طلبا کے اندر تبدیلی کا ایک ایسا بیان ہوتا ہے جو عام بھی ہو سکتا ہے اور خاص بھی۔

تدریس کے اغراض کی قسمیں(Types of Aims of Teaching)

بنجامن ایس بلوم(Bloom) اور میگر(Magyar) نے اغراض کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔

i. **تعلیمی اغراض(Educational Objectives)** : تعلیمی عوامل کی مدد سے طلبا کے اندر مثبت تبدیلی کی واضح تشکیل کی جاتی ہے۔

ii. **تدریسی اغراض(Instructional Objectives)** : تدریسی عمل سے طلبا کے اندر مقصود اور واضح تبدیلی کی تشکیل کی جاتی ہے۔

تعلیمی اغراض(Educational Objectives)

تعلیمی اغراض سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو تعلیمی عوامل اور اکتسابی عوامل کے ذریعہ طلبا کے کردار وعادات میں پیدا کی جاتی ہیں ان کے تحت خصوصی تعلیم کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے اور مشاہدہ کر کے طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش کی جاتی ہے۔ تعلیمی اغراض کا تعلق نظام تعلیم سے ہوتا ہے جو کہ معاشرے اور قوم وملت کی مقصود ترقی کی بنیاد پر قائم کیے جاتے ہیں اور ان کا حصول معلم اور طلبا کے درمیان ہونے والے اکتسابی تجربات کے عمل پر ہی مبنی ہوتا ہیں۔ تعلیمی اغراض کو صرف درجہ اور اسکول کی چہار دیواری میں حاصل نہیں کیا

جا سکتا بلکہ معاشرے اور دیگر اداروں کے تجربات اور قدریں بھی اس میں شمولیت رکھتی ہیں۔ تعلیمی اغراض سماج کی ان اقدار، روایات، فلسفے اور ثقافتی مزاج کے ساتھ ساتھ معاشی، سیاسی اور ثقافتی بنیادوں پر بھی مبنی ہوتے ہیں۔

تدریسی اغراض(Instructional Objectives)

تدریسی اغراض کو درس و تدریسی عمل سے کمرہ جماعت میں ہی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ درس و تدریسی مراحل کے ذریعہ ہم طلبا و طالبات کے اندر مطلوبہ کرداری تبدیلیوں کو حاصل کرنے کے لیے جو عمل کرتے ہیں اور جس میں مواد کے ساتھ ساتھ تدریسی طریقہ، حکمت عملیاں، اساتذہ کے تجربات، درس و تدریسی مراحل، تدریسی اشیاء، تدریسی عملی تجربات وغیرہ کی بھی شمولیت رہتی ہے اسی درس میں آپسی تبادلہ خیال، رہنمائی اور مشاورتی ہدایتوں سے طلبا کے داخلی کردار وعادات (Entering Behaviour) کو خارجی (Terminal Behaviour) مقصود کرداری عمل میں تبدیل کیا جاتا ہے اسی کو تدریسی اغراض کا حصول کہتے ہیں۔ تدریسی اغراض ہی در اصل تعلیمی اغراض کا حصول ہیں جو کہ درجہ میں درس و تدریسی عمل سے فوری طور پر طلبا میں مقصود تبدیلیاں رونما کرتے ہیں۔

تعلیمی و تدریسی اغراض کا موازنہ(Comparison of Educational and Instructional Objectives)

تعلیمی اغراض	تدریسی اغراض
تعلیمی اغراض مخصوص ہوتے ہیں، ان کا تعلق نظام تعلیم ، مدارس اور معاشرے کی کارکردگیوں سے ہوتا ہے۔	تدریسی اغراض مختصر اور واضح ہوتے ہیں اور ان کا تعلق درجہ کے تدریسی عمل سے ہوتا ہے۔
تعلیمی اغراض کی بنیاد تعلیمی فلسفہ کی بنیاد پر مبنی ہوتی ہے۔	تدریسی اغراض کی بنیاد نفسیات کے اصولوں کی بنیاد پر مبنی ہوتی ہے۔
تعلیمی اغراض طویل مدت میں حاصل کیے جاتے ہیں۔	تدریسی اغراض جماعت کی تدریس کے بعد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
تعلیمی اغراض تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں۔	تدریسی اغراض مضمون کا احاطہ کرتے ہوے اس کے ارد گرد گھومتے ہیں۔
تعلیمی اغراض میں تدریسی اغراض بھی شامل رہتے ہیں۔	تدریسی اغراض ایک طرح سے تعلیمی اغراض کا ہی جزو ہوتے ہیں۔
تعلیمی اغراض معاشرہ، سیاسی جماعتیں اور بورڈ طے کر کے مستقبل کی تیاری کے عملی پہلو کو واضح کرتے ہیں۔	تدریسی اغراض میں معلومات، مہارتیں، اطلاق اور طلبا کی دلچسپی کے عمل شامل رہتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: تدریس کے اغراض و مقاصد بیان کیجیے۔

3.3 بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Bloom taxonomy of educational objectives)

ایک عرصہ تک تدریسی مقاصد کا تعلق صرف مواد مضمون تک ہی محدود تھا۔ 1949 میں تدریسی مقاصد اور ان کی درجہ بندی پر سوچنے کا کام شروع ہوا اور دیگر تعلیمی کانفرنس کو منعقد کیا گیا، جس کا موضوع تعلیمی مقاصد کو متعین کرنا تھا۔ 1956 میں بی ایس بلوم(Bloom)اور ان کے ساتھیوں نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کی تجویزیں پیش کی اور تعلیم و درس و تدریس سے متعلق تین علاقوں کی صراحت کی۔ یہ تینوں علاقے کسی فرد کے کردار وعادات میں مقصود بدلاؤ کے اعتبار سے تقسیم کر کے پیش کیے گئے ہیں۔

بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی تین علاقوں پر مشتمل ہے جو کہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے ہدایتی مقاصد اور ان کے عوامل کا احاطہ کرتے ہیں۔

- ذہنی علاقہ (Cognitive Domain): جس کا تعلق ذہن سے ہے۔
- جذباتی علاقہ (Affective Domain): جس کا تعلق انسانی جذبات واحساسات اور دلچسپی سے ہے۔
- نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ :(Psychomotor Domain) جس کا تعلق عملی کاموں اور جسمانی اعضاء سے ہے۔

تعلیمی مقاصد کی اس درجہ بندی کو جو بلوم اور ان کے ساتھیوں نے پیش کی اور جو تین علاقوں پر مبنی ہے کو ہی "بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی" کہا جاتا ہے۔ اس درجہ بندی میں تعلیمی مقاصد کے تینوں علاقوں کو اکتسابی عمل کے ذریعہ طلبا میں پیدا ہونے والی کردار وعادات کی تبدیلیوں کی تصریحات کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی میں ہر علاقے کی مشکل پسندی کے اعتبار سے ذیلی مقاصد کے طور پر درجہ بندی کی گئی ہے۔ جو کہ نچلی سطح سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہوتی ہیں، اور عام طور پر ہر علاقہ کی درجہ بندی میں مزید چھ علاقوں کی شمولیت رہتی ہے۔ اس درجہ بندی کے زریعہ معلم طلبا کے اکتسابی عمل کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس علاقے کی درجہ بندی کے اعتبار سے ہی مقاصد کے حصول کو تدریسی مراحل اور تکنیکوں و حکمت عملیوں کے زریعے مقصود عمل تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ درجہ بندی اساتذہ کے لیے تدریس کے مقصود عمل حاصل کرنے کا ایک راستہ فراہم کرتی ہیں۔ جیسے ذہنی علاقہ میں اساتذہ طلبا وطالبات کے ذہنی عمل، یاد داشت، اطلاقی عمل اور علم کو بیان کرنے کے اندازوں کو فروغ دیتے ہیں۔ اسی طرح جذباتی علاقہ کا تعلق طلباء کی دلچسپیوں، قدروں و صلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ میں طلبا کی مشق اور جسمانی اعضاء کے کام کرنے کے طریقہ کی وضاحت کی جاتی ہے۔

3.3.1 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقے (ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ، حسی وحرکی علاقہ)

(Cognitive Domain, Affective Domain, Psychomotor Domain)

بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی تین علاقوں پر مشتمل ہے جو درج ذیل جدول میں واضح کی گئی ہیں

تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقہ

ذہنی علاقہ Cognitive Domain	جذباتی علاقہ Affective Domain	نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ Psychomotor Domain
معلومات (Knowledge)	قبول کرنا (Receiving)	نقل کرنا (Imitation)
تفہیم (comprehension)	ردعمل (Responding)	دست کاری کی مہارت (Manipulation)
اطلاق (Application)	آفادیت (Valuing)	درستگی کا ساتھ (Precision)
تجزیہ (Analysis)	مصوری (Conceptulization)	ادائیگی (Articulation)
ترکیب (Synthesis)	تنظیم (Organization)	ہم آہنگی (Coordination)
تعین قدر (Evaluation)	امتیازی خصوصیات (Characterization)	عادات کی پختگی (HabitFormation)

I. ذہنی علاقہ یا وقوفی علاقہ (Cognitive Domain)

بنجامن ایس بلوم نے 1956ء میں اپنی مقاصد کی درجہ بندی کا پہلا علاقہ پیش کیا جس کا نام ذہنی یا وقوفی علاقہ تھا اس میں انہوں نے مزید چھ مراحل پیش کیے جو کہ ادنیٰ سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ذہنی علاقہ طلبا و طالبات کی ذہنی اور شعوری صلاحیتوں کی نشو و نما، فروغ اور ان کی شناخت ہے۔ یہاں پر ہم طلبا کی مشکل پسندی اور ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں جس میں طلبا کی ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے تعلیمی و تدریسی مقاصد کو اخذ کیا جاتا ہے اور طلبا کے علم اور شعور کی باتیں تدریسی مضامین کے مواد سے پہچان کر درجہ میں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ذہنی یا وقوفی علاقے میں مزید چھ علاقے پیش گوئی کی شناخت کے لیے ذیلی عناصر کی شکل میں شامل کیے گئے ہیں جیسے۔

معلومات (knowledge) : معلومات سے مراد پہلے حاصل کیے گئے علم اور اس کو یاد رکھنے اور وقت ضرورت اس کو دوبارہ پیش کرنے کی کوشش ہے یعنی معلومات طلبا کی یاد داشت پر مبنی ہے، ذہنی علاقہ میں یہ سب سے نچلی سطح ہے جس سے اکتسابی تجربات حاصل کرنے کی شروعات ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سبق کو یاد رکھ سکے گا، سبق کا اعادہ کر سکے گا، علم کی دوبارہ شناخت کر سکے گا، ذہنی مہارتوں کو فروغ دے سکے گا۔

تفہیم (Comprehension): یہ ذہنی علاقہ کا دوسرا مرحلہ ہے جس میں طلبا کے اندر مواد کے معنی اور مفہوم کی تفہیم یا سمجھ کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جس میں طالب علم تصورات، حقائق، اصولوں وغیرہ کی ظاہری خصوصیات کو فروغ دے سکے گا۔ یہاں

پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- مثالوں سے وضاحت کر سکے گا، وجوہات بیان کر سکے گا، درجہ بندی کر سکے گا، اندازہ لگا سکے گا، تشریح کر سکے گا۔

اطلاق (Application): اطلاق کے معنی ہیں کہ طالب علم اپنے مضمون سے تعلق رکھتے ہوئے علم کی معلومات کو تفہیم کے بعد اپنی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی کارکردگیوں میں استعمال کر سکیں۔ یہاں پر اکتسابی عمل کی سطح، تفہیم کی سطح سے بلند ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سیکھے ہوئے علم کا مظاہرہ کر سکے گا، مشاہداتی حقائق کے ذریعہ نتیجہ اخذ کر سکے گا، عمل اور رد عمل کے باہمی تعلقات کے ذریعہ واقفیت حاصل کر سکے گا، علم کی پیش گوئی کر سکے گا۔

تجزیہ (Analysis) : تجزیہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ مواد کے اجزاء کو با معنی اکائیوں میں تقسیم کرنا، تاکہ مواد کی ساخت کا منظم مطالعہ کیا جاسکے اور تصورات کو واضح طور پر سمجھایا جاسکے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سبق میں موجود عناصر کا تجزیہ کر سکے گا، سبق میں موجود عناصر کا باہمی طور پر تعلق قائم کر سکے گا، نئے اصول قائم کر سکے گا، مواد کے حقائق میں فرق اور موازنہ کر سکے گا۔

ترکیب (Synthesis) : ترکیب سے مراد اس صلاحیت سے ہے جس میں طلبا مواد کو بہت چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر کے مواد کو منظم کرتے ہیں، ان کی وجوہات دریافت کرتے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سبق میں موجود مختلف عناصر کی ترتیب کے ساتھ منفرد طور پر ترسیل قائم کر سکے گا، سبق میں موجود مختلف عناصر کو ملا کر نئے منصوبے قائم کر سکے گا، سبق میں موجود مختلف عناصر کے آپسی نظریات و تجربات میں تعلق قائم کر کر سکے گا، نظریات و تجربات کے دلائل پر مبنی اصول اخذ کر سکے گا۔

تعین قدر (Evaluation): تعین قدر سے طلبا اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی مضمون کے مواد کی اقداریں اور پیمائش کر سکتے ہیں، ذہنی علاقہ میں یہ سب سے اعلیٰ سطح ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل بھی، یہاں پر طلبا اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مواد کے تعلق سے اندازہ لگا سکتے ہیں، پیمائش کر سکتے ہیں، تنقید کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- مواد کا داخلی اور خارجی فیصلہ کر سکے گا، سبق کو پیش کرنے کے طریقہ مراحل وغیرہ کے داخلی عمل کی پیمائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ کر سکے گا، سبق کے مختلف مراحل کے خارجی عمل کی پیمائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ کر سکے گا۔

II. **جذباتی علاقہ (Affective Domain)**

بلوم کی درجہ بندی میں یہ دوسرا علاقہ ہے جسے بلوم، کراتھوال اور ماریا نے 1964 میں پیش کیا تھا۔ جس کا مقصد طلبا کے جذباتی علاقہ کو سمجھ کر واضح کرنا تھا۔ جذباتی علاقہ طلبا کے احساسات وجذبات پر مبنی ہوتا ہے ۔ اس میں طلبا کی دلچسپی روایات و رجحانات، سماجی و نجی اقداریں، پسند ناپسند، عقیدے شامل رہتے ہیں جن سے ایک شخص متاثر ہوتا ہے اور کچھ حد تک اس کی شخصیت کہیں نہ کہیں ان عناصر کے

عکس کا مجسمہ پیش کرتی ہے۔ یہ علاقہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس علاقے کے ذریعہ جذبات و احساسات سے تعلق رکھنے والی صلاحیتوں کی نشوونما کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ بھی مزید چھ مختلف علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی کو ہم نیچے واضح کر رہے ہیں۔

- **قبول کرنا(Receiving)** : کوئی بھی شخص کسی نئی معلومات کو حاصل کرنے کے لیے اسی وقت تیار ہو گا جب اس کی اقدار، دلچسپی، جذبات اور احساسات تائید کریں ورنہ تدریسی عمل رائیگاں ہی چلا جائے گا۔ اس کے افعال ہیں؛ سماعت کرنا، قبول کرنا، ترجیح دینا، چننا، توجہ مرکوز کرنا، حاصل کرنا۔
- **رد عمل(Responding)** : یہ عمل کسی شخص کے رد عمل یا جواب دینے کی صلاحیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ صلاحیت طلبا کی پسند ناپسند اور اقداری عمل سے پر ہوتی ہیں، کوئی بھی طالب علم تبھی جواب دے گا جب اس کی اقداری صلاحیتیں اور پسندیں اس میں شامل ہوں گی۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں؛ جواب دینا، الفاظ کہنا، سماعت کرنا، فلاح کرنا، مجسمہ بنانا، تحریر کرنا۔
- **افادیت(Valuing)** : یہ جذباتی علاقہ کی تیسری سطح ہے جو ہمیں کسی شخص کی خاص اقدار اور اصولوں کو اپنانے اور استعمال کرنے کی افادیت قائم کرنا بتاتا ہے۔ افادیت کی صلاحیت کے افعال ہیں؛ متاثر کرنا، شامل کرنا، اشارہ کرنا، طے کرنا، شامل ہونا، قبول کرنا وغیرہ
- **مصوری کرنا(Conceptualization)** : جذباتی علاقہ میں طلبا و طلبات کے اندر موجود انداز فکر کو یہ سطح واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس میں کوئی شخص کسی مسئلہ کے حل کی مصوری اپنی دلچسپی، اقدار اور پسند ناپسند کی صلاحیتوں کے اعتبار سے کرتا ہے۔ اس علاقہ کے افعال ہیں؛ فرق بتانا، رابطہ قائم کرنا، مظاہرہ کرنا، اشارہ کرنا، موازنہ کرنا وغیرہ
- **تنظیم (Organization)**: جذباتی علاقہ کی یہ صلاحیت کسی شخص میں کچھ خاص اقدار کو بننے اور ان کے فروغ دینے سے متعلق ہے اس صلاحیت کے افعال میں شامل رہتے ہیں؛ منظم کرنا، رشتہ توضیح دینا، چننا، معین کرنا، اندازہ قائم کرنا، منصوبہ بندی کرنا وغیرہ
- **امتیازی خصوصیات(Characterization)**: یہ جذباتی سطح کے مقاصد کی سب سے اعلیٰ سطح ہے۔ اس سطح تک آتے آتے ایک طالب علم اپنی اقدار، روایات اور رجحانوں کے ساتھ ساتھ دلچسپی پسند اور ناپسند سے بہت اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے اور اس کے تمام کام انہیں صلاحیتوں سے فروغ پاتے ہیں اور اس کی شخصیت انہیں عناصر سے پہچانی جاتی ہے۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں؛ دوبارہ غور کرنا، بدلنا، حاصل کرنا، مظاہرہ کرنا، پہچان لینا، فلاح کرنا وغیرہ

III. نفسیاتی یا حسی و حرکی علاقہ (Psychomotor Domain)

لفظ "سائیکوموٹر" کا مطلب نفسیاتی اور حرکی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ جس کا سیدھا تعلق عملی کاموں اور عمل سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جسمانی اعضاء کو بار بار حرکتی مشق فراہم کر کے عادات قائم کرنا جیسے ٹائپنگ، ڈرائنگ، پینٹنگ، وغیرہ۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کو کرنے کے لیے نفسیاتی طور پر تیار ہے تو وہ ذہنی طور پر بھی تیار ہو گا اور یہ کام بہ خوبی انجام تک پہنچ جائے گا۔ نفسیاتی علاقہ بھی مزید چھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی کو ہم نیچے واضح کر رہے ہیں۔

- **نقل کرنا(Imitation)** : نفسیاتی یا حسی حرکی علاقے کی اس سطح پر طلبا کے اندر نقل کرنے یا بار بار دہرانے اور مشق کی کارکردگی کروائی جاتی ہے جس سے ان کی عادات قائم ہو سکیں اور اس مخصوص عمل میں مہارت حاصل کر سکیں۔

- **دست کاری کی مہارت(Manipulation):** اس سطح پر طالب علم دو چیزوں کے آپسی تعلقات کو سمجھتا ہے کہ دو چیزوں میں کس طرح جوڑ توڑ کرتے ہوئے بدلاؤ لائے جاسکتے ہیں کو سمجھ کر اس طرح کے جوڑ توڑ کو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں پر طلبا مشاہدات کے ذریعہ اور اس میں اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے کچھ بدلاو کرتے ہیں اس طرح وہ دو چیزوں میں آپسی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔
- **درستگی کا ساتھ(Precision):** اوپر کی دونوں سطحات کو حاصل کرنے یعنی بار بار مشق کرنے اور اس عادت میں مشاہدہ اور جوڑ توڑ کو شامل کرتے ہوئے ایک وقت ایسا آتا ہے جب کہ طالب علم اس کام میں درستگی حاصل کر لیتا ہے۔ درستگی ہی کسی کام میں مہارت تسلیم کی جاتی ہے اور طالب علم اس مہارت کو اس سطح پر حاصل کر لیتا ہے یہ ہی اس سطح کا مقصد ہے۔
- **ادائیگی(Articulation):** اس سطح پر طالب علم اپنے سیکھے ہوے علم میں کچھ نہ کچھ نئے زاویے شامل کرتا ہے، کبھی نئے سلسلے قائم کرتا ہے یا پھر کسی دوسرے کام سے رشتہ توضیح دے کر اس کام میں نئے طریقہ کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے اور اس صلاحیت کو حاصل کرنے کی مخصوص وجہ سے مشہور ہو جاتا ہے یا جانا جاتا ہے۔
- **ہم آہنگی(Coordination):** اس سطح پر طالب علم کسی کام کے تمام عناصر کو بہت اچھی طریقہ سے سمجھ کر ان تمام عناصر کو ہم آہنگ کرتا ہے اور جن عناصر میں بدلاؤ درکار ہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تمام عناصر میں رشتہ توضیح دینے کی کوشش کرتا ہے۔
- **عادات کی پختگی(Habit Formation or Naturalization) :** یہ نفسیاتی علاقہ کی سب سے اعلیٰ سطح ہے یہاں تک آتے آتے طالب علم بہت آرام اور سکون محسوس کرتا ہے اور کسی مخصوص کام میں مہارت حاصل کر لیتا ہے اور اس مخصوص کام کو بہت آسانی سے انجام دینے لگتا ہے اور اسے کسی دشواری یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اب طالب علم اس کام کا ماہر ہو چکا ہے۔

بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے یہ تینوں علاقے ہمیں واضح کرتے ہیں کہ جب طالب علم کوئی نئی چیز سیکھتا ہے تو یہ آموزش کسی ایک علاقہ میں مہارت حاصل کرنے سے نہیں ہوتی۔ آپ نے دیکھا کہ زیادہ تر مقاصد کا آپس میں کچھ نہ کچھ رشتہ ہے اور تینوں ہی علاقے تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے اہم ضروری اور کوشاں ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم ایک تدریسی مواد کے ذریعہ کوئی تجربہ حاصل کر رہا ہے تو اس طالب علم کو تینوں ہی علاقوں میں مہارت کی ضرورت پڑے گی۔ یعنی وقوفی علاقہ سے وہ علم حاصل کرے گا، جذباتی علاقہ سے وہ اس عمل میں تجسس اور دلچسپی قائم کرے گا اور نفسیاتی یا حسی وحرکی علاق سے اس تجربہ کو صحیح طریقہ سے انگلیوں اور دست کا استعمال کر سیکھے گا۔ ان سبھی وجوہات کی بنیاد پر بلوم کی درجہ بندی میں یہ تینوں علاقے شامل کیے گئے ہیں کہ طالب علم کسی مواد کے تمام نظریاتی و تجرباتی نوعیت کے مقاصد میں مہارت حاصل کر سکیں اور یہ کام ایک ماہر معلم کی نگرانی اور سرپرستی میں بہ خوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کے تین علاقوں میں سے کسی ایک علاقے کی وضاحت کیجیے۔

3.4 درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم کے معنی

(Meaning of Classroom management and organization)

درجہ کا نظم و نسق اور تنظیم تعلیمی و تدریسی عمل میں اہم مقام رکھتا ہے۔ آپ تصور کیجیے کہ جب آپ درجہ میں درس فراہم کرنے کے لیے داخل ہوں تو درجہ میں طلبا "کاغذ کے ہوائی جہاز" اڑا رہے ہوں، میزوں کے درمیان دوڑ لگا رہے ہوں، شور مچا رہے ہوں، تو ایسے ماحول میں آپ درس کیسے فراہم کریں گے جبکہ آپ ایک لفظ نہیں بول سکتے چونکہ اس شور میں آپ کی آواز طلبا تک نہیں پہنچے گی۔ درجہ کی درس و تدریس میں سزا ممنوع ہے اور جسمانی، جذباتی و ذہنی تشدد میں شمار کی جاتی ہے، تو آپ کیا کریں گے؟ یہ تمام نوعیتیں تبھی منظر عام پر آتیں ہیں جب درجہ کی تنظیم غیر منصوبہ بندی اور ناقص عوامل پر مبنی ہو، جو آپ کو دشواریوں اور پریشانیوں میں مبتلا کردے گی۔

درجہ کا نظم ایک اصطلاح ہے، جو تدریس کے بامقصد عمل کو مکمل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، "کہ آیا درجہ میں تدریسی نظام بغیر کسی خلل کے باآسانی چل رہا ہے"۔ تدریس ایک مشکل عمل ہے اور درجہ کی تنظیم اگر صحیح نہ ہو یا درجہ کے نظم و نسق اور نظم وضبط میں دشواری ہو، تو تدریس کا عمل ممکن نہیں اور یہ حالات اساتذہ کے لیے بہت ہی مشکل پیدا کرتے ہیں۔ کئی اساتذہ تدریس کی اس مشکل صورت حال کے سبب اپنا تدریسی پیشہ ہی چھوڑ دیتے ہیں، 1981ء میں US نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن نے اپنی تحقیق میں بتایا کہ 36 فیصد اساتذہ کو صرف درجہ کی نظم و نسق کی خرابی کی بنیاد پر تدریس کے پیشہ کو دوبارہ اپنانا نہیں چاہتے، اس کی بڑی وجہ طلبا کا منفی رویہ اور نظم وضبط کی دشواری تھی۔ مگر اس نظم وضبط کی خرابی کے لیے صرف طلبا ہی ذمہ دار نہیں، بلکہ کئی عناصر اور بھی ہیں جو درجہ کے نظم وضبط کی خرابی میں اپنا منفی کردار ادا کرتے ہیں جیسے

- **اساتذہ:** کچھ اساتذہ بھی درجہ میں نظم وضبط کی خرابی کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ 20٪ اساتذہ اپنے پیشہ کے ساتھ انصاف نہیں کرتے جس میں ان کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی کمی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس کے بعد اساتذہ اپنے مضامین میں آئی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگی نہیں کرپاتے اور وقت سے پچھڑ جاتے ہیں۔ کچھ اساتذہ کی نجی زندگی کی دشواریاں اور جلد امیر ہونے کے خواب کی وجہ سے بھی اس پیشہ کے ساتھ انصاف نہیں کرپاتے اور کسی دوسرے پیشہ میں اپنی قسمت آزمانے لگتے ہیں۔ اس غیر مثالی صورت حال کے باوجود کچھ اساتذہ سیدھے طریقہ پر چلتے ہوئے اس پیشہ سے محبت اور لگن رکھتے ہیں اور درس تدریس کو خوشگوار بنانے کی

کوشش کرتے رہتے ہیں۔

- **منتظمین:** کچھ اسکولی منتظمین اور سرکاری آفیسر بھی اس خرابی کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں جس کی وجہ صحیح پالیسی اور منصوبہ بندی کی کمی کے ساتھ ساتھ اسکولوں اور کالجوں میں انسانی اور غیر انسانی وسایل کی کمی، پیسہ کی کمی، اساتذہ کی کمی اور جو اساتذہ ہوتے بھی ہیں ان کو بھی دوسرے سرکاری کاموں میں لگادیا جانا، مضامین کے اعتبار سے اساتذہ کا تقرر نہیں کیا جاتا وغیرہ کی وجہ سے نظم وضبط متاثر ہوتا ہے۔
- **نصاب:** اسکولوں میں پرانے مضامین پرانے طریقہ سے ہی پڑھائے جاتے ہیں، جن سے انسان منطقی اور فلسفی تو بن سکتا ہے مگر زندگی کی صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے لیے پیشہ ورانہ مضامین کی طرف رخ کرنا اور جدید تکنیکوں سے آراستہ مضامین کی تدریس دینا لازمی ہے۔ ہر مضمون کسی نہ کسی پیشہ سے تعلق رکھتا ہوا ہو اور ہر مضمون کی تمام تر مہارتیں طلبا کے اندر پیدا کی جانی لازمی ہیں، جو کہ صرف موثر تدریس سے ہی ممکن ہے۔
- **اسکولی ماحول میں خرابی:** اسکولوں و کالج میں باہری لوگوں کی مداخلت، شور شرابہ، بازار وغیرہ کا شور شرابہ، تدریسی آلات کی کمی، آب وہوا کی کمی، دیگر تمام سہولتوں کا مہیانہ ہونا وغیرہ بھی تدریس کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اہم چیزیں ہیں جو درجہ کے نظم و ضبط پر منفی طور پر اثر انداز ہوتی ہیں جیسے قاعدے و قوانین کا صحیح ڈھنگ سے استعمال نہ ہونا، تعلیمی و تدریسی اقداروں کی پاسبانی نہ کرنا، اساتذہ، طلبا اور اسکولی منتظمین میں ترسیل کی کمی، اساتذہ و طلبا کے درمیان ہم آہنگی نہ ہونا اور تعلقات اچھے نہ ہونا۔

مندرجہ بالا تمام امور درجہ کے نظم ونسق اور تنظیم میں درس و تدریس کی تمام سرگرمیوں کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں، جس کو درجہ میں بہ حسن خوبی انجام دینا مقصود ہوتا ہے، اس کے لیے اوپر بیان کی گئی تمام تدریسی رکاوٹوں کو دور کر کے ہم درجہ میں طلبا کے سماجی روایات، تعلیمی مصروفیت قائم کر سکتے ہیں، اور درجہ میں نظم وضبط اور نظم ونسق کے ساتھ ساتھ موثر تنظیم بھی کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: درجہ کی تنظیم سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

3.5 درجہ کے نظم ونسق اور تنظیم میں استاد کا کردار

(Role of Teacher in Classroom management and organization)

تدریس کے پورے عمل میں ایک معلم کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ چونکہ ایک معلم ہی تعلیم و تدریس کا سب سے اہم جزو ہوتا ہے اور یہ استاد ہی ہیں جو تدریسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں جن سے طلبا کی شخصیت کی مکمل نشوونما فروغ پاتی ہے۔ اس لیے معلم کی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ تدریس کے اس مقصود عمل کو حاصل کرے۔ جدید دور میں درس و تدریس عناصر اور ماحول میں سب

سے اہم مقام طلبا و طالبات کو فراہم کیا گیا ہے۔ کسی بھی مضمون کی تدریس کے لیے اس مضمون کے معلم کی خوبیوں اور کمیوں کو پہچاننا ضروری ہے۔ ہر مضمون کے استاد کو پہچاننے کے لیے تدریسی خوبیوں کی وضاحت کرنی ہوگی، جو کہ تعلیمی لیاقتوں، پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور کرداری عمل سے وابستگی رکھتی ہیں۔ ایک معلم میں درج ذیل اوصاف کا ہونا لازمی ہے۔

i. تعلیمی لیاقتیں (Academic Qualifications) : ایک معلم کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے مضمون کا ماہر ہو، جس کے لیے اس کو اس مضمون میں گریجوئٹ یا پوسٹ گریجوئٹ ہونا چاہیے۔ اس مضمون کا اچھا علم ہونا چاہیے، اس مضمون کے تدریسی آلات، نظریات اور تجربات پر اس کی گرفت ہونی چاہیے تا کہ وہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر موثر درس فراہم کر سکے۔

ii. پیشہ ورانہ تعلیمی لیاقتیں (Professional Qualifications): ایک معلم کے پاس تدریسی پیشہ ورانہ ڈگری بھی ہونی چاہیے جس سے معلم درج ذیل تدریسی مہارتیں حاصل کر سکے۔

- مضمون سے متعلق تدریسی طریقہ (Method of Teaching) کا علم
- مضمون سے متعلق تجربات (Practical Competencies) اور تجربہ گاہ کو استعمال کرنے کی مہارت۔
- مضمون کی مختلف غیر درسی کارکردگیوں کو منعقد کرنے کا علم جیسے اسکولی زندگی کی مہارتیں، تعلیمی دورے، میوزیم و نمائش وغیرہ کے بندوبست کی مہارتیں۔
- تدریسی آلات کے استعمال اور رکھ رکھائو کی جانکاری۔
- تدریسی اشیاء تیار کرنے اور ان کو استعمال کرنے کی صلاحیتیں۔
- منصوبہ سبق، اکائی کی منصوبہ بندی اور منصوبہ عمل کی تیاری کی مہارت۔
- تعین قدر اور اسکولی تحصیلی جانچ کے ساتھ ساتھ CCE مسلسل تعین قدر کے عمل کے استعمال کی جانکاری۔

iii. ایک معلم کی عام صلاحیتیں (General Competencies of a Teacher)

اوپر بیان کی گئی تمام صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ایک معلم میں درج ذیل تمام خوبیوں کا بھی ہونا لازمی ہے

- سچائی اور ایمانداری، جوش و خروش، تدریس کا ذوق و شوق، خود اعتمادی، جمہوری نظریہ، محنت کش، طلبا سے محبت اور شفقت۔

iv. **ایک معلم کی خاص صلاحیتیں**

ایک مضمون استاد میں کچھ خاص صلاحیتیں ہونا لازمی ہیں

- مضمون اور مواد مضمون کا صحیح نظریاتی، تجرباتی اور مثالی علم۔
- مضمون اور مواد مضمون کے تجربات اور عملی استعمال کا علم۔
- ان مضامین اور مواد مضمون کی جانکاری جو معلم کے مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔
- ترسیلی مہارتوں کے استعمال کا علم اور زبان و بیان پر عبور۔
- مضمون اور مواد مضمون کی تدریسی مہارتوں پر عبور۔

- مضمون اور مواد مضمون میں ہونے والی تبدیلیوں اور سماج کی اقدار اور بدلاو کا علم۔
- مضمون اور مواد مضمون کی منصوبہ بندی اور تدریسی اشیاء کے استعمال کا شوق۔
- طلبا اور طالبات کو محرکات اور تقویت فراہم کرنے کی صلاحیتیں۔
- طلبا اور طالبات کی رہنمائی اور مشاورت کرنے کی صلاحیتیں۔
- طلبا اور طالبات کے ساتھ آپسی تبادلہ خیال اور سوال وجواب جمہوری طریقہ سے کرنے کی مہارت۔

درج بالا پیش کی گئیں معلم کی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کو جدید تکنیکوں اور تدریس میں استعمال ہونے والے جدید تدریسی آلات، حربوں، ترکیبوں، تکنیکوں، حکمت عملیوں کی جان کاری بھی ہونا اور ان کو استعمال کرنے کی صلاحیتیں ہونا بھی لازمی ہیں، تبھی ایک استاد درجہ میں نظم ضبط کے ساتھ ساتھ نظم و نسق بھی قائم کر سکتا ہے۔

ذیل میں تحقیق سے ثابت شدہ درجہ کے نظم وضبط کی کچھ حکمت عملیاں اور تکنیکیں دی جارہی ہیں جن کو اساتذہ سمجھ کر اپنے درس کے دوران استعمال کریں

- **اساتذہ کا مثالی طرز عمل یا کردار کا نمونہ پیش کرنا:** اساتذہ اس طرز عمل کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کریں جو آپ طلبا میں دیکھنا چاہتے ہیں جن میں وہ شامل رہتے ہیں جیسے شائستہ زبان میں گفتگو کرنا، تمام طلبا کے ساتھ تعلق قائم کرنا، طلبا کو اپنی بات کہنے اور سننے کا پورا موقع فراہم کرنا، طلبا کو عزت فراہم کرنا، تدریس کے مضامین کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔
- **اسکولی قاعدے قانون کی پاسبانی:** اسکولوں کے قاعدے و قوانین قائم کرنے میں طلبا کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کی مدد بھی حاصل کریں۔
- **درجہ میں طلبا کو جسمانی، ذہنی اور جذباتی زدوکوب کرنے سے بچیں:** ایک استاد کے طور پر پورے درجہ کے طلبا کو سزا نہ دیں یہ طلبا کے ساتھ آپ کے تعلقات کو خراب کر دیں گے۔ اگر کوئی طالب علم سزا کا مستحق ہے تو اس طالب علم کو الگ بلا کر اس سے بات کریں، اس کے والدین سے رابطہ قائم کریں اور اس طالب علم کو تعلیم و تدریس کی اہمیت سے روشناس کروائیں۔
- **مثبت طرز عمل کو فروغ دیں:** طلبا کو درس و تدریس میں شامل کریں، سوال پوچھنے کے لیے حوصلہ افزائی کریں، مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی دشواریوں کو دور کرنے کے لیے مثالوں اور تجربات کو فوقیت دیں، فوری باز رسائی فراہم کریں، طلبا کے پوچھے گئے اچھے سوال، اچھی کارکردگی اور اچھے عمل کی تعریف تختہ سیاہ پر لکھ کر کریں جس سے طلبا میں نہ صرف حوصلہ افزائی پیدا ہوگی بلکہ طلبا کے اندر خود اعتمادی، اصول و اقدار کو پہچاننے اور اپنانے کی تقویت بھی حاصل ہوگی۔
- **اشاروں کا استعمال ضرور کریں:** تدریس کے دوران اگر آپ اشاروں کا استعمال کرتے ہیں تو آپ بیک وقت دو طرح سے طلبا سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ ایک آوازوں کی زبان سے، دوسرے اشاروں کی زبان سے، تو اساتذہ کو تدریس کے دوران اشاروں کی زبان کا استعمال ضرور کریں، اگر تدریس کے دوران طالب علم کوئی غیر متعلق کارکردگی کر رہا ہو تو اسے اشارے سے روکیں، اشاروں سے ہی طلبا کو بغور سماعت کرنے کے لیے مدعو کریں اور اشاروں سے ہی ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں، مگر اشاروں کو چنتے وقت بہت زیادہ محتاط رہنے

کی ضرورت ہوتی ہے، اپنے ہاتھوں انگلیوں اور آنکھوں کا استعمال کرتے وقت زیادہ محتاط رہیں۔ اشاروں سے طلبا درس پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھتے ہیں۔

- طلبا کی کارکردگیوں اور کامیابیوں کے لیے درجہ میں کوئی تقریب بھی منعقد کریں اور طالب علم کی کامیابیوں خواہ وہ اسکولی تحصیل کی ہوں، کھیل کود کی یا معاشرہ کی، تمام کے لیے طلبا کی تعریفیں کی جانی چاہیے۔ یہ طلبا کو تقویت اور کمک فراہم کرنے کی ایک مثبت تکنیک ہے۔
- تدریسی مضامین کے مواد کو پیش کرتے ہوے اس کی اہمیت وافادیت بیان کریں اور طلبا میں اس مواد کے تعلق سے جوش وخروش بھی پیدا کریں۔ ساتھ ہی ساتھ خاموش طلبا کے لیے الگ سے ایک وقت مقرر کرکے ان کی دشواریوں کو دور کرنے کے لیے متعدد سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔
- تدریس میں طلبا کے مختلف گروپ بنا کر تعلیمی کارکردگیوں، پروجیکٹ، گھر کے کام وغیرہ کا نظم کریں۔
- تمام طلبا کو قریب سے جاننے کی کوشش کریں، جس کے لیے طالب علم کے ساتھ گفتگو، بحث ومباحثہ اور رہنمائی ومشاورت کا بھی اہتمام کریں۔

درج بالا تکنیکوں کے استعمال سے ہم درجہ میں درس وتدریس عمل کے دوران درجہ میں نظم وضبط کے ساتھ ساتھ نظم ونسق بھی قائم کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: درجہ کے نظم ونسق اور تنظیم میں استاد کا کردار کو لکھیے۔

3.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم کی اہمیت اور افادیت ایک معاشرے کے لیے بہت اہم ہوتی ہے اسی بات کو واضح کرتے ہوے ارستو نے کہا تھا کہ "تعلیم یافتہ شخص ایک بغیر تعلیم یافتہ شخص سے اسی طرح معتبر ہے جس طرح ایک زندہ شخص مردہ شخص سے۔"
- تعلیم ایک بامقصد عمل ہے جس کے مقاصد تدریس سے حاصل کیے جاتے ہیں، اور تدریس ایک ایسا عمل ہے جو کہ انسانی تہذیب کی شروعات سے ہی رائج ہے۔

- تعلیمی اغراض سے مرادوہ تبدیلیاں ہے جو تعلیمی عوامل اور اکتسابی عوامل کے ذریعہ طلبا کے کردار وعادات میں لائی جاتی ہیں اور خصوصی تعلیم کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے اور مشاہدہ کر کے طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش کی جاتی ہے۔
- بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی تین علاقوں پر مشتمل ہے جو کہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے ہدایتی مقاصد اور عوامل کا احاطہ کرتے ہیں۔

3.7 فرہنگ(Glossary)

ہم آہنگی(Coordination)	دو چیزوں کے ساتھ رشتہ قائم کرنایاہم آہنگ کرتا ہے۔
درجہ کے نظم ونسق	درجہ یا کلاس کے تدریسی ماحول کو قائم کرنا۔
درجہ کے نظم وضبط	درجہ میں اساتذہ وطلبا کے درمیان ربط۔
منتظمین	اسکول کو منظم کرنے والے اراکین۔
ذہنی علاقہ	ذہن سے تعلق رکھتی ہوی صلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے۔
جذباتی علاقہ	جذبات واحساسات، دلچسپی اور حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔
حسی وحرکی علاقہ	جسمانی اعضاء پر مبنی ہوتا ہے۔

3.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

4. تدریسی اغراض کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟
   (a) کافی وقت میں (b) مقررہ وقت میں
   (c) کبھی نہیں (d) وقت کی کوئی معیاد طے نہیں
7. طلباء کے کردار وعادات میں ہونے والی تبدیلیوں کو معلم کس طرح پیائش کر سکتا ہے؟
   (a) اغراض سے (b) طلباء کے عمل سے
   (c) مقاصد سے (d) اسکول ریکارڈ سے
8. جو مقاصد مکمل تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں، ان کو کیا کہتے ہیں؟
   (a) تدریسی مقاصد (b) عام مقاصد
   (c) تعلیمی مقاصد (d) خصوصی مقاصد

9. بلوم نے تعلیمی مقاصد کی پہلی درودرجہ بندی کب پیش کی؟

(a) 1956 (b) 1966

(c) 1957 (d) 2001

10. تجزیہ (Analysis) بلوم کی درجہ بندی کے کس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے؟

(a) وقوفی علاقہ (b) جذباتی علاقہ

(c) نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ (d) کسی علاقہ سے نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

6. ایک معلم کمرہ جماعت میں کون سے مقاصد حاصل کرتا ہے اور یہ مقاصد کیسے قائم کیے جاتے ہیں؟

7. تدریسی مقاصد کے معنی بتاتے ہوے ان کی اہمیت کو واضح کیجیے؟

8. بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی درجہ بندی بیان کیجیے؟

9. اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ میں بلوم کے مقاصد کو بیان کیجیے؟

10. اغراض اور مقاصد کے درمیان فرق واضح کیجیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

3. بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے اور وقوفی علاقہ کے افعال واضح کریں؟

4. ایک معلم کے اوصاف عمومی، خصوصی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتبار سے واضح کریں؟

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mohan, Radha. (2015). "Teaching of Physical Science." Hyderabad. Neel kamal Publisher, Pvt. Ltd.
2. Ministry of HRD (1993), Learning without Burden, Report of the Advisory Committee appointed by the MHRD, Department of Education, New Delhi.
3. NCERT (2005), National Curriculum Framework -2005, English Edition, NCERT, New Delhi .
4. Goals and Objectives of Pedagogy. Available from: https://www.researchgate.net/publication/345156302_Goals_and_Objectives_of_Pedagogy [accessed Jul 05 2022.[
5. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India
6. Ansari, T. A. (2016). Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی4۔ تدریس بطورِ پیشہ اور معلم کی پیشہ وارانہ ترقی

(Teaching as a Profession and Professional Development of Teachers)

اکائی کے اجزا

4.0 تمہید(Introduction)

4.1 مقاصد(Objectives)

4.2 تدریس بطورِ پیشہ۔ معنیٰ و مفہوم(Teaching as a profession: Meaning and definition)

4.3 معلم کے لئے درکار استعداد و مہارتیں

(Skills and Competencies Required for a Teacher)

4.4 معلم کی پیشہ ورانہ اخلاقیات(Professional Ethics for Teachers)

4.5 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی(Teacher Professional Development)

4.5.1 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کا تصور (Concept of Professional Development of Teachers)

4.5.2 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل

(Factors Influencing Professional Development of Teachers)

4.5.3 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو پروان چڑھانے والے عوامل

(Factors Influencing Professional Development of Teachers)

4.6 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرزِ رسائی

(Approaches to Professional Development of Teachers)

4.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

4.8 فرہنگ(Glossary)

4.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit end exercises)

4.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

4.0 تمہید(Introduction)

تدریس وہ پیشہ ہے جسے صرف اسلام میں نہیں بلکہ ہر مذہب اور معاشرے میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم

میں حضورؐ کو بحیثیت معلم بیان کیا اور خود نبی کریمؐ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔" انسان اپنی گزر بسر کے لئے مختلف پیشے اختیار کرتا ہے۔ پیشے میں کامیابی اور کامرانی فرد کی اپنی پسند، خواہش اور منصوبہ بند انداز میں پیشہ میں شرکت کرنے پر مبنی ہوتی ہے۔ کسی طرح کی مجبوری، زور زبردستی اس کے خاطر خواہ نتائج نہیں دیتی۔ ایک فرد یا تو وہ صلاحیتوں کا قدرتی طور پر حامل ہوتا ہے یا پیشہ میں داخل ہونے کے بعد اپنی صلاحیتوں، لیاقتوں اور استعداد کا استعمال کرتے ہوئے پیشہ سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ جس قوم نے معلم اور اُس پیشہ کو قدر بخشی وہ دُنیا میں سرفراز ہوئی۔ فرانس، امریکہ، برطانیہ، جاپان، سویڈن، فن لینڈ، ملائشیا اور اٹلی سمیت تمام ترقی یافتہ ممالک میں جو عزت اور وقار اُستاد کو حاصل ہے، وہ اُن ممالک کے صدور اور وزرائے اعظم کو بھی میسر نہیں ہے۔ اس کی وجہ معلم کی وہ استعداد ہے جو وہ خود کی، اپنے طلباء کی، خاندان، سماج اور ملک کی ترقی کے لئے بے لوث صرف کرتا ہے۔ اس ضمن میں یہ اکائی آپ کو ایک معلم کی حیثیت سے ترقی اور فروغ کی راہ پر گامزن ہونے میں معاون ثابت ہوگی۔ اس میں تدریسی پیشہ کے تصور، معلم کے متنوع کردار اور افعال کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے لئے درکار مہارتوں اور استعداد کی اہمیت وضرورت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کا تصور، اس کو متاثر کرنے والے عوامل اور پیشہ ورانہ فروغ کے طریقے پر بحث کی گئی ہے۔ امید ہے ان تمام معلومات کا آپ ایک معلم کی حیثیت سے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں اطلاق کریں گے۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ۔

- تدریس بطورِ پیشہ کے معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- پیشہ تدریس کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- معلم کے متنوع کردار اور افعال کی فہرست سازی کر سکیں گے۔
- معلم کے لئے پیشہ ورانہ اخلاقیات کے معیارات کی نشان دہی کر سکیں گے۔
- معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تصور واضح کر سکیں گے۔
- معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کر سکیں گے۔
- معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی طرز رسائی کا موازنہ کر سکیں گے۔

4.2 تدریس بطورِ پیشہ۔ معنیٰ و مفہوم (Teaching as a profession: Meaning and definition)

تدریس یعنی معلم کے ذریعے متعلم کے اکتساب میں سہولت فراہم کرنے کا بامقصد عمل۔ معلم اس عمل کے ذریعے فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تدریس، علم، مہارتوں اوصاف اور استعداد کا خصوصی اطلاق ہے۔ یہ عمل نہ صرف نصابی مقاصد کے حصول کی راہیں ہموار کرتا ہے بلکہ متعلم کے اقدار کی نشو نما، اُسے ایک بہتر شہری بنانے اور سماج کا فعال ممبر بنانے کے اوصاف

پیدا کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ سماج کا افادی ممبر سماج کو پختہ اور ترقی یافتہ بناتا ہے۔ تدریس کا عمل طلباء میں خود تصوری، خود اعتمادی، خود شناسی، مطابقت اور عزت نفس جیسے اوصاف کی نشو نما کرتا ہے۔"تدریس کو آرٹ اور سائنس دونوں کا مقام حاصل ہے۔"

Teacher"ٹیچر" اس لفظ میں "Teach" اپنی شمولیت رکھتا ہے۔یعنی تدریس میں مدرس اپنا مقام رکھتا ہے۔ تدریس بھی ایک پیشہ ہے جسکے ذریعے ذریعہ معاش حاصل کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر ہی کی طرح یہ بھی ایک اہم پیشہ ہے جو خدمت خلق کے لئے بھی وقف مانا جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر جس طرح ایک مریض کی بیماری کی تشخیص کر کے اُسکا علاج معالجہ کرتا ہے بالکل اسی طرح ایک معلم اپنے طالب علم میں تدریسی مہارتوں و تکنیک کے ذریعے اُس کے احساس اور طرز عمل میں تبدیلی لاتا ہے۔ تدریس کے ذریعے سماجی، ثقافتی تناظر میں ہونے والے پیچیدہ سماجی، ثقافتی اور اخلاقی عمل کو ممکن و کامیاب بنایا جاتا ہے۔ تدریس کا پیشہ دُنیا کے قدیم ترین پیشوں میں سے ایک ہے۔اور بلاشبہ یہ سب سے عظیم الشان ہے۔ اُستاد، معلم یا گرو قدیم زمانے میں نہ صرف ریاست و حکمراں کی سرپرستی بلکہ ان کا احترام حاصل کرتے تھے۔ سقراط، اور وشنو شرما جیسے اساتذہ نے نوجوانوں کے ذہن اور اخلاق کی تعمیر میں کلیدی رول ادا کیا تھا۔ بنیادی طور پر تمام انبیاء خواہ وہ کسی بھی پیشے پر عمل پیرا ہوں، معلم تھے اور ان کا کام اس طرح قران میں بیان کیا گیا ہے۔ "خدا کا پیغام انسانوں تک پہنچانا ہے۔" (قرآن14.4) حضرت محمدؐ وہ عظیم معلم ہیں جنکے شاگرد عام لوگ تھے اور آپؐ نے اُنہیں مختلف طریقوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے درس دیا۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ اُس دور کے لوگ مختلف النوع طبقات سے تعلق رکھتے تھے۔ ساتھ ہی آپؐ مخالف اور ساز گار ماحول دونوں میں پڑھاتے تھے۔ حالانکہ اُس دور میں یہ ایک فردی معاملہ تھا۔علاوہ ازیں اس پیشہ کو منظم شکل حاصل نہ تھی۔ رفتہ رفتہ وقت نے کروٹ لی اور جدید دور میں درس و تدریس میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی۔ مہارت و استعداد اسکی بنیادی کسوٹیاں بنائی گئی۔ اُستاد صرف اپنی قابلیت کی یقین دہانی نہ کرائے بلکہ اپنے علم میں مسلسل اضافہ کرنے کے لئے اسے درکار وقت نکالنا اور علم میں اضافہ کرنے کی خواہش بھی رکھنا لازمی ہے۔ "وہ بہترین اُستاد ہے جو ہمیشہ سیکھتا رہتا ہے۔"

تدریس کو تمام پیشوں کا پیشہ سمجھا جاتا ہے اور ایک مقدس پیشہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کا تعلق بنی نوع انسان کی خدمت اور اُس کی فلاح کے لئے وقف ہونا ہے۔ یہ وہی پیشہ ہے جو شہریوں میں اور کارکنوں میں تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک ہے۔ اُستاد سیکھنے کے عظیم او پیرا میں مرکزی اسٹیج پر قابض ہوتا ہے جو تقریباً روزآنہ ہر کلاس روم میں کھیلا جاتا ہے۔ تدریس کا پیشہ نئی نسل کو ترقی کی جانب گامزن کرنے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اس پیشہ کو بخوبی انجام دینے والے شخص کو استاد کہتے ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جو تدریس کے ساتھ ساتھ خود کی اصلاح اور مزید سیکھنے کے جذبے سے سرشار رہتا ہے۔ یہ وہ فعال متعلم ہے جو اپنے علم تجربات اور مہارتوں کو معاشرے کے دوسرے لوگوں تک منتقل کرنے کا گُر جانتا ہے۔ اس پیشے میں داخل ہونے سے قبل وہ کچھ لازمی اہلیت اور سند حاصل کرتا ہے۔ وہ اس بات میں مہارت و استعداد حاصل کرتا ہے کہ کمرہ جماعت میں طلباء کو کس طرح اکتسابی عمل سے گزارا جائے یہ عمل مندرجہ ذیل مرحلوں پر مبنی ہے۔

Input ➡ Process ➡ Output

درآمد، داخل (لگائی گئی قوت یا طاقت) ⬅ عمل ⬅ (برآمد) ماحاصل

اس لحاظ سے معلم کا حتمی مقصد ہوتا ہے کہ کسی طرح طلباء مواد مضمون کی تفہیم تک پہنچ سکیں۔ تدریسی پیشے کی اہمیت ملازمت کے تقاضوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ خصوصی مہارت، مضبوط باہمی مفاہمت ومہارت، موافقت اور سیکھنے کی ذہنیت بنیادی عناصر ہیں۔ اپنے اقدار کو تسلیم کروانے کے لئے وہ منصوبہ بناتا ہے۔ اس عمل میں وہ درسی کتاب کے علاوہ مختلف ذرائع جیسے حوالہ کی کتب، لغت، قاموس، اخبار، رسالہ، جریدہ، انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد لیتا ہے۔ تاکہ طلباء کے تجسس کی تسکین کی جاسکے۔ پروفیسر A.MCarr-Saundess پیشے کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔

"تھوڑا سا غور وفکر، انعکاس ظاہر کرتا ہے کہ جسے ہم اب پیشہ کہتے ہیں۔ اُس وقت اُبھرتا ہے جب ایک خصوصی تربیت کے بعد لوگوں کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ اس طرح یہ پیشہ منحصر ہوتا ہے خصوصی دانشورانہ مطالعے اور تربیت پر۔ اس کا مقصد ہوتا ہے ہنُر مندوں کی فراہمی جو ایک مخصوص فیس یا تنخواہ کے عوض دوسروں کی خدمت کریں اور مشورہ دیں۔" یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہیکہ فیس یا تنخواہ کی ادائیگی ہی کسی پیشے کی واحد صفت نہیں ہے۔

الیگزینڈر فلیکنر (Alexander Flexner) نے کُل چھ (6) معیارات پیشے کے لئے طئے کئے۔ اِن میں مزید دو معیارات کا اضافہ لبرمین (Liberman) نے کیا اور فہرست کو مکمل کیا۔

- اس میں بنیادی طور پر دانشوارانہ کارروائیوں کی شمولیت ہوتی ہے۔
- یہ اپنی درآمد (خام وسائل) سائنس اور آموزش سے حاصل کرتا ہے۔
- یہ مواد کو عملی، صحیح اور قطعی انجام تک پہنچاتا ہے۔
- اس کے پاس تعلیمی طرز پر مواصلاتی تکنیک ہوتی ہے۔
- اس کا رجحان خود تنظیم وانصرام کی طرف ہوتا ہے۔
- وہ فطرت میں تیزی سے بے غرض وبے لوث ہوتے جاتے ہیں۔
- انفرادی پریکٹشنرز اور مجموعی طور پر پیشہ وارانہ گروپ۔ دونوں کے لئے خود مختاری کی ایک وسیع رسائی و دائرہ کار کو مہیا کرتے ہیں۔
- پیشہ وارانہ دائرہ کار میں ہر پریکٹشنر کی جانب سے وسیع ذاتی ذمہ داری کی قبولیت، لئے گئے فیصلے اور کئے گئے اعمال میں خود مختاری کو فراہم کرتا ہے دوسرے الفاظ میں "Auto-Censor" نظام کی تشکیل کرتا ہے۔

پیشہ تدریس کی اہمیت (Importance of Teaching Profession)

تدریسی پیشے کا تعلق تدریسی کام سے ہے۔ پیشے کو ملازمت کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ تدریسی عمل کے لئے تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہے۔ کسی کام کو موثر طریقے سے انجام دینے کے لئے کچھ مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مہارتوں کا ایک سیٹ کسی خاص کام کے لئے ضروری ہے "ایک پیشے کے طور پر تدریس کا مطلب یہ ہے کہ ایک امیدوار جس نے تدریس میں شمولیت اختیار کی ہے اُسے اس کام

کو ایک پیشہ کے طور پر لینا چاہئے۔" پیشہ تدریس ہی وہ طاقت ہے جو اپنے ملک کے مستقبل کی تعمیر و تشکیل کرتی ہے۔ اپنے تعلیمی نظام کو معلم کی مدد سے متعین کرتا ہے۔ وہ معلم اپنے پیشہ میں مندرجہ ذیل لیاقتیں و استعداد رکھتا ہے۔

مستند عالم(Authority)	استعداد(Competence-)	پہل(Initiative)
فیصلہ سازی(Decisiveness)	ڈرامہ(Drama)	محفوظ کرنا(Preserving)
مزاح(Humour)	توانائی(Energy)	متحمل(Tolerant)
جوش(Enthusiasm)	انسانیت(Humanity)	نیک و صالح(Virtuous)
تخیل(Imagination)	غیر جانبدار(Unbiased)	جوڑنا(Yoke)
سالمیت / دیانتداری(Integrity)	روشن(Xavier)	وفاداری(Loyality)
ذمہ داری(Responsibility)	پرجوش(Zealous)	خود پر قابو(self Control)

مندرجہ بالا چند خصوصیات کسی معاشرے اور سماج کو ایک بہتر اور مضبوط شکل دینے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ معلم جب تدریس کے پیشے سے جُڑتا ہے تو وہ ایک قائد کی طور پر اُبھر کر آتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس مُلک میں بہترین معلم رہے وہ ترقی کے افق پر ہمیشہ جلوہ افروز رہے۔

اسطرح سے ہم تدریسی پیشے کی مندرجہ ذیل خصوصیات کو تحریر کرسکتے ہیں۔

- آسان مواصلات(Easy Communication)
- خود تنظیم(Self Organization)
- تدریسی مہارت کی تربیت(Training of Teaching Skills)
- منظم علم(Systemtic Knowledge)
- دانشورانہ کارکردگی، آپریشن(Intellectual Operation)
- خود مختاری (Autonomy)
- تدریس کی سائنس(Science of Teaching)
- عملی تربیت (Practical Training)
- خدمت کا احساس، شعور(Sense of Service)
- عزم(Commitment)
- اعتماد(Confidence)
- امانت دار(Trustworthy)
- احترام(Respect)
- تصوراتی سوچ(Conceptual Thinking)

معلم کا کردار اور فرائض(Role and Duties of Teacher)

جارج برناڈ شاہ کے مطابق ”ہم میں سے جو بہتر ہیں وہ اُستاد ہیں، باقی جہاں جانا چاہیں جائیں۔“

معلم اپنے طالب علم کو صرف حقیقت سے ہی روشناس کرواتا ہے یا معلومات کی ترسیل کرتا ہے بلکہ بحیثیت ایک مکمل فرد و شہری اُنہیں پروان چڑھانا اور اُن میں ذاتی فکر، استدلال، تنقیدی سوچ اور مثبت خیالات کی تخم سازی بھی کرتا ہے۔ یہ وہی بیج ہوتے ہیں جو آگے چل کر قدر آور و تناور شجر کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ مُلک کے اساتذہ میں وہ طاقت ہوتی ہے۔ جو ایک مالی کے طور پر ان درختوں کو پروان چڑھاتے ہے۔ شخصیت سازی اِن عظیم افراد کا فریضہ ہے کہ کمرہ جماعت میں مختلف النوع طلباء سے عمل و تعامل کرتے ہیں۔ ایک جانب تو وہ بچوں کے دوست ہوتے ہیں تو دوسری جانب مختلف اقدار، نظم و ضبط سکھانے کے لئے والدین کا بھی کردار ادا کرتے ہے۔ مسائل پیش آنے پر اُن سے لڑنا سکھاتے ہے۔ زندگی کی مشکلات سے لڑنے کے لئے رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ کامیابی حاصل کرنے پر اِن کی حوصلہ افزائی اور ناکامی یا ہار کی صورت میں دوبارہ محنت کرنے کی بھی تحریک پیدا کرتے ہیں۔ معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے معلم خوب محنت اور تیاری کرتا ہے۔ کبھی قائد ہوتا ہے تو کبھی معاون، جس طرح سے سیاسی نظام کو کامیابی سے چلانے کے لئے سنجیدہ لیڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے بھی اچھے اور معیاری معلم کی ضرورت ہوتی ہے۔ معلم تعلیمی عمل کا روح رواں ہوتا ہے۔ محبت کا پیکر ہوتا ہے ڈاکٹر ذاکر حُسین لکھتے ہے:

”اُستاد کی کتاب زندگی کے سر ورق پر علم کی جگہ محبت کا عنوان ہونا چاہیے۔“

اس طرح سے معلم کرداروں کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہوتا ہے جو معاشرے، ملک، تعلیم کی سطح، اسکولوں کے اقسام کے مطابق تغیر پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اِن میں سے چند کردار اور افعال درج ذیل ہیں۔

- طلباء کو نظم و نسق سکھانے والا اور ان کے برتائو کو قابو میں رکھنے والا، والدین کی طرح محبت شفقت اور فکر کرنے والا
- طلباء کی حصولیابی کا فیصلہ کرنے والا، درسیات متعین کرنے والا، متعلّم اور تحقیق کار، مختلف تنظیموں کا کارکن
- سماجی خادم، معاشرے کا لیڈر، معاشرے کا لیڈر، سماجی تبدیلی کا ایجنٹ، تدریسی اکتسابی عمل کا منصوبہ کار
- اکتساب کا سہل کار(Facilitator of Learning)، اکتسابی ماحول کو ساز گار بنانے والا، طلباء کا رول ماڈل اور لیڈر،
- طلباء کے مسائل کو حل کرنے والا، اتالیق(Montor) , آموزش کا ثالث (Mediator of Learning)
- کوچ(Coach)، نگراں کار اور مینجر(Supervisor and Manager)، اخلاقی، قومی، سماجی اقدار پیدا کرنے والا۔
- وسائل کے استعمال میں کفایت شعاری سکھانے والا، ماحولیاتی بیداری پیدا کرنے والا، جمہوری شہری، سیکولر ذہن کو بنانے والا
- طلباء کی خوبیوں اور خامیوں کی شناخت کرنے والا، معیاری آزمائش بنانے والا، طلباء کی ترقی سے والدین کو واقف کرانے والا
- ہم نصابی سرگرمیاں، کھیل کود اور تعلیمی سیر کے پروگرام کو منعقد کرنے والا، مختلف سرکاری پالیسوں کا نفاذ کرنے والا
- قومی تہوار، کسی عظیم شخصیت کی یاد میں اجلاس، سمینار، کانفرنس منعقد کرنے والا

معلم اس طرح اسکول اور معاشرے میں مختلف فرائض انجام دیتا ہے۔ اول ہدف بچوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس کارِ عظیم میں تعلیم کی مختلف ایجنسیاں اپنا اپنا کردار رسمی اور غیر رسمی شکل میں ادا کرتی ہیں۔ ایک معلم طلباء میں مناسب اقدار، رویوں، دلچسپیوں، عقائد اور مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ جو بچوں کی ہمہ جہت نشوونما کے ساتھ ساتھ معاشرے، ملک وملک کی ترقی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اسی لئے معلم کوملک کا معمار کہا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: پیشہ تدریس کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

4.3 معلم کے لئے درکار استعداد و مہارتیں (Skills and Competencies Required for a Teacher)

"استاد دراصل قوم کے محافظ ہیں۔ کیونکہ آئندہ نسلوں کو سنوارنا اور ان کو ملک کی خدمت کے قابل بنانا انہیں کے سپرد ہے۔"

علامہ اقبالؒ

ہم جانتے ہیں کہ تعلیم ہی وہ عمل ہے جو انسان کی زندگی کے تمام پہلوئوں کا احاطہ کرتا ہے۔ معاشرے کا قابل قدر اور فعال عنصر بنانے میں مدد کرتی ہے۔ پر یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک علم کی راہ پر منزلوں کے حصول کے لئے "اُستاد" کی موجودگی نہ ہو۔ وہ اُستاد جسکے بارے میں امام ابوحنیفہ نے اپنے عزیز شاگرد امام ابویوسف کے سوال پر فرمایا تھا۔" اُستاد جب بچوں کو پڑھا رہا ہو تو غور سے دیکھو، اگر ایسے پڑھا رہا ہو جیسے اپنے بچوں کو پڑھاتا ہے تو اُستاد ہے اگر لوگوں کے بچے سمجھ کر پڑھا رہا ہے تو اُستاد نہیں ہے۔"

معلم بننے کے لئے ایک خاص سند حاصل کرنا ہوتا ہے جسکی بناء پر اس پیشہ میں آپ شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اقل ترین معلومات اور مہارتوں سے لیس ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اس کا معیار حکومت، اسکول کی قسم اور اسکولوں کی سطح کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ کہیں گریجویشن کے ساتھ ساتھ کسی تربیتی کورس کی ڈگری کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ NEP 2020 نے مزید راستے ہموار کر دئے ہیں۔ جہاں کورس کے دورانیہ، سطح اور گریجویشن کے ساتھ بھی اُسے منسلک کر دیا ہے۔ یہ کورسیس معلم میں مطلوبہ مہارتوں اور استعداد کو فروغ دیتے ہیں جن کا استعمال وہ اپنے تدریس کے میدان میں کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کے لئے ایک اہلیتی امتحان کو پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے جو پڑھنے، لکھنے، ریاضی، منطق وپیشہ ورانہ اخلاقیات جیسی بنیادی مہارتوں کی پیمائش کرتے ہیں۔ یہ وہ مہارتیں واستعداد ہیں جو معلم کو روز مرّہ کے امور انجام دینے کے لئے سہولت بخش ہوتی ہیں۔ اسکول سے آگے اعلیٰ تعلیم (کالج) کی سطح پر معلم کی تقرری کے لئے اُسکا NET یا Ph.D ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

موجودہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے جہاں ICT- کا استعمال ہر جگہ دکھائی دیتا ہے۔ ایک معلم کے لئے بھی ضروری ہیکہ وہ زمانے کے

چلن کے لحاظ سے اپنے آپ کو تازہ دم رکھے۔ اس لحاظ سے معلم میں ICT کے استعمال برائے تدریس واحتساب کا ہونا اشد ضروری ہے۔ اسکے علاوہ مطلوبہ دیگر مہارتیں اور استعداد کو آپ کے مطالعے کے لئے درج ہیں۔

(1)مواد مضمون پر عبور	2)ترسیل (لکھنے اور بولنے) کی مہارت	(3)وسیع ترذخیرہ الفاظ		
(4)ریاضی اور شماریات کی بنیادی تکنیکوں کا اطلاق	(5)مسائل کا حل کرنے والا	(6)کمرہ جماعت میں نظم وضبط قائم کرنے والا		
(7)ایک بہترین مددگار اور منتظم	(8)تدریسی اشیاء کی تشکیل و تشریح کرنے والا	(9)وضاحت کرنے کی مہارت		
(10)سوالات پوچھنے کی مہارت	(11)محرکات میں تغیرپذیری کی مہارت	(12)تختہ سیاہ کا استعمال کرنے کی مہارت		
(13)مناسب اور موزوں مثال دینے کی مہارت	(14)تمہید کی مہارت	(15)تجربات کرنے کی مہارت		
(16)اکتسابی ماحول تعمیر کرنے کی مہارت	(17)اچھے منصوبہ سبق اور مقاصد کی تشکیل اور تعین کرنے والا			
(18)طلباء کا تعین قدر کرنا	(19)طلباء کی ضروریات کی شناخت	(20)طلباء کو اقدار کی تدریس		
(21)متنوع طریقہ تدریس کا استعمال	(22)پیشہ کے جانب ذمہ داری کا ظہور	(23)نئی معلومات سیکھنے کے لئے ہمیشہ کوشاں و آمادہ		
(24)معاون و مددگار	(25)تسہیل	(26)سہل کار	(27)معاون	(28)مشیر اور رہنما
(29)ٹیم لیڈر، مینیجر، فیصلہ ساز	(30)مہتمم	(31)جدت کار اختراعی، تخلیقی	(32)تحقیق کار	
(33)طلباء کو صلاحیت کے مطابق مشغول رکھنے والا	(34)تنقیدی منتشر اور مرتکز فکر	(35)صبر و تحمل		
(35)صبر و تحمل	(36)مشفق	(37)جوشیلا، پھرتیلا	(38)حوصلہ افزائی کرنے والا	
(39)ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کرنے والا	(40)بہتر مقرر	(41)اچھا سامع		
(42)والدین اور معاشرے سے ربط رکھنے والا	(43)قابل رسائی	(44)حساس اور عملی	(45)منظم اور وقت کا پابند	
(46)منصف	(47)رول ماڈل	(48)جمہوری	(49)اعلیٰ معیار والا	(50)مکمل شخصیت

اس طرح سے ایک معلم کی شخصیت نقص سے پاک، مختلف النوع، کثیر جہتی مہارتوں اور استعداد کی حامل ہونی چاہئے تاکہ طلباء اسے رول ماڈل بنا کر اپنی شخصیت کی تعمیر و تشکیل کر سکے۔

4.4 معلم کی پیشہ ورانہ اخلاقیات (Professional Ethics for Teachers)

W.H. Kilpatrick نے اساتذہ کی تعلیم کا مندرجہ ذیل ضابطہ پیش کیا۔

اساتذہ کی تعلیم = تدریسی ہنر + تعلیمی مہارت + پیشہ ورانہ مہارت

تدریسی ہنر:۔ تدریس کے شعبے میں تربیت اور مشق دینا شامل ہے۔ اس کی بناء پر ایک معلم بہترین منصوبہ بندی اور تدریس کو موثر طریقے سے کمرے جماعت میں پیش کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

تدریسی مہارتیں:۔ معلم جدید و مختلف نقطہ نظر سے آگاہ ہونا چاہئے جسکی بناء پر وہ متعلّم کی سماجی، فلسفیانہ، نفسیاتی نمو و نشو نما کر سکے۔ ان میں وہ مہارتیں و استعداد ہوتی ہے جو تدریس کو مکمل اور کامیاب کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔

پیشہ ورانہ مہارتیں:۔ اپنے پیشہ کو ترقی و بقاء مہیا کرنے کے لئے استاد مختلف تکنیکوں، حکمت عملیوں اور طریقوں کا استعمال کرتا ہے۔ یہ کمرہ جماعت سے لیکر اسکول اور اسکول کے باہر موجود اُس معاشرہ کے ساتھ کرتا ہے، جسے وہ اپنی محنت اور لگن سے ایک خوشگوار، ترقی یافتہ اور کامیاب معاشرہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ان میں صلاح و مشورے کی مہارت، بین ذاتی مہارت، سافٹ skill، کمپیوٹر کی مہارت، معلومات کی بازیافت اور انتظامی مہارت وغیرہ شامل ہیں۔

ان تمام عناصر کو بغور دیکھیں تو اُنکی بنیاد اخلاقیات پر دکھائی دیتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ معلم کی شخصیت کا اثر طلباء کی زندگی پر راست طور پر پڑتا ہے۔ اس لئے ایک معلم کو بلند اور اعلیٰ معیار والا ہونا ضروری ہے۔ اپنی تمام مہارتوں اور استعداد کو فرائض کے پانی اور اخلاقیات کے خمیر سے گوندھنا ہوتا ہے۔ تبھی وہ سماج میں منفرد شخصیت اور اپنے وقار کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے۔ اس کا برتائو، سلوک، اپنے ساتھیوں، متعلّم کے والدین، اعلیٰ افسران، معاشرہ کے بزرگوں، عزیزوں، امیروں، سیاستدانوں، یتیموں، معذوروں، خواتین، ماتحتوں سبھی کے ساتھ اعلیٰ معیار کا ہونا چاہئے۔

اسطرح سے ہم معلم کے پیشہ ورانہ اخلاقیات کو مندرجہ ذیل چار (4) شعبوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

i. طلباء کے ساتھ معاملات میں اخلاقی برتائو

ii. پیشہ کے ساتھ اخلاقیات

iii. پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات

iv. والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات

i. **طلباء کے ساتھ معاملات میں اخلاقی برتائو:۔**

اقرا باسمہ ربک الذی خلق، خلق الانسان من علق، اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم

یہ طریقہ تدریس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود کو جب معلم کہاہے کہ میں نے تعلیم دی ہے تو بالقلم بھی کہا یعنی تعلیم کے لیے ایک واسطہ اور سبب کا استعمال کیاہے اور وہ قلم ہے اس لئے ضروری ہے کہ معلم اپنے پیشہ کی باریکیوں کو سمجھے، طلباء کو زیادہ سے زیادہ علم دینے کے لئے مفید ذرائع و اخلاقیات کا استعمال کرے۔ والدین ایک معلم پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اپنا بچہ (خواہ وہ سمجھدار ہو، سرکش ہو، متوازن یا غیر متوازن ہو) جو اُنکی متاع ہوتا ہے، بڑے بھروسے اور اعتماد سے آپ کے پاس سپرد کرتا ہے۔ اُس کو گھڑنا، سنوارنا اور زمانے میں کامیاب بنانا آپ کی ذمہ داری ہے اور یہ اُسی وقت ممکن ہے جب آپ امین بنیں اور بچے کے اوقات، اُسکی زندگی کو بہ طور امانت رکھیں اور کل قیامت کے دن اپنے جواب دہی کو اعلیٰ معیار میں پیش کرسکیں۔ آپ کی رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل معاملات اور معلم کو اپنائے جانے والوں اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جو طلباء کے ساتھ اخلاقی برتائو کے لئے معاون ثابت ہونگے۔

- ایک معلم کو باثروت اور منصفانہ طریقے سے طلباء کے مسائل کو قانونی اور اسکولی پالیسی کی روشنی میں حل کرنا چاہئے۔

- ایک معلم کو طلباء کے عیوب کو ذلت اور توہین کی غرض سے عیاں نہیں کرنا چاہیئے۔
- معلم کو طلباء سے متعلق خفیہ، ذاتی معلومات کو (جب تک قانوناً اس کی ضرورت نہ ہو) اجاگر نہیں کرنا چاہیئے۔
- اسے طلباء کو نقصان دہ حالات سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکنہ کوشش کرنا چاہیئے۔
- اسے طلباء کی معلومات و حقائق کو تعصب اور مسخ کیے بغیر پیش کرنا چاہیئے۔
- اسے طلباء کے سامنے لغویات، فحش اور نازیبا حرکت و کلام سے گریز کرنا چاہیئے۔

ii. پیشہ کے ساتھ اخلاقیات:۔

ایک معلم کو اپنے پیشہ کے ساتھ درج ذیل اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے۔

- ایک معلم کو اپنی لیاقت اور عہدے کے مطابق ذمہ داری کو قبول کرنا چاہیئے اور تقرری کے بعد معاہدہ کی شرائط کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔
- اسے ملک اور اس کے قانون کا احترام کرتے ہوئے پیشہ کے وقار کو برقرار رکھنا چاہیئے۔
- اسے مسلسل نیا علم اور مہارتیں سیکھتے رہنا چاہیئے اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی کرتے رہنا چاہیئے۔
- اسے ادارے اور سرکاری پالیسیوں کو غلط طریقے سے پیش نہیں کرنا چاہیئے اور اپنی ذاتی رائے کو واضح طور پر بیان کرنا چاہیئے۔
- مال اور اشیاء سے متعلق تمام فنڈ کا ایمانداری سے حساب و کتاب رکھنا چاہیئے۔
- اسے ذاتی فائدے کے لئے ادارہ جاتی سہولیات کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔
- اسے وقت کی پابندی سے باقاعدہ (روزآنہ) اپنے فرائض انجام دینا چاہیئے۔
- اسے اپنے اعلٰی افسران کے تمام جائز احکام کی تعمیل کرنا چاہیئے۔

iii. پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات:۔

ایک معلم کو اپنے عملے کے ساتھ درج ذیل طریقے سے معاملات استوار کرنے چاہیئے۔

- اسے اپنے دوسرے ساتھیوں کی چغلی اور غیبت نہیں کرنا چاہیئے۔
- اسے ساتھیوں سے متعلق پوشیدہ معلومات (جب تک قانونی ضرورت نہ ہو) ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔
- اسے اپنے ادارے اور ساتھیوں سے متعلق بدگمانی نہیں پھیلانی چاہیئے۔
- اسے اپنے ساتھی کے ذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہیئے۔
- اسے پیشہ ورانہ دیانتداری کو خطرہ پہنچانے والے عناصر اور محاذوں پر قابو کرنے کی تدابیر فراہم کرنا چاہیئے۔
- اسے اپنے ساتھیوں کے مسائل حل کرنے میں ہر ممکنہ کوشش کرنا چاہیئے۔

iv. والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات:۔

معلم کو طلباء والدین اور معاشرے کے ساتھ ہمیشہ ربط میں رہنا چاہیئے اور ذیل کے طریقوں سے پیش آنا چاہیئے۔

- اُسے طلباء کے مفاد میں ان کے والدین سے بچے کی تمام معلومات فراہم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔
- اُسے کمرہ جماعت میں معاشرے کی مختلف اقدار، روایات، عقائد اور ثقافتوں کا احترام کرنا چاہیئے۔
- اسے معاشرے اور اسکول کے تعلقات کی بہتر بنانے کے لئے فعال کردار ادا کرنا چاہیئے۔
- اسے طلباء کے والدین اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ حسن سلوک اور عزت واحترام سے پیش آنا چاہیئے۔

4.5 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی (Teacher Professional Development)

ہم ماضی کے جھروکے میں جھاکیں یا حالیہ دور میں معاشرے کی ترقی کی بنیاد ڈھونڈیں نتیجہ یکساں ہے۔ معاشرے کی ترقی کا دارومدار اُس ملک کے اساتذہ کی تعلیمی اور فنی استعداد و صلاحیتوں سے براہ ست یا بلا راست وابستہ دکھائی دیتا ہے۔ "اساتذہ کے ذہنی جمود تعلیمی نظام کو بے روح اور غیر معنویت والا بنادیتی ہے۔"

مندرجہ بالا قول اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ اگر اساتذہ کے تعلیمی وفنی صلاحیتوں کو فروغ حاصل نہ ہو تو ہم مُلک و قوم کے عصری تقاضوں کو پورا نہیں کرسکتے۔ جس طرح باب کے پچھلے حصہ میں ہم نے دیکھا کہ اخلاقی فروغ کے بغیر کوئی بھی قوم ترقی کا سفر طئے نہیں کرسکتی۔ آج کے دور میں جہاں تبدیلی برقی رفتار سے ہوتی دکھائی دے رہی ہے، جہاں علم کا انفجار ہے۔ ایک طالب علم رسمی تعلیم سے زیادہ غیر رسمی تعلیمی عوامل سے زیادہ مستفید ہو رہا ہے۔ ایسے ماحول میں اساتذہ کو بچوں سے قبل اور اُن سے زیادہ معلومات ومہارتوں سے لیس ہونا ضروری ہے۔ کمرہ جماعت میں طلباء کا تجسس اُس وقت ہی قائم رہ سکتا ہے جب معلم کی تدریس میں ندرت، انوکھا پن اور استدلال ہو گا۔ اس لحاظ سے ایک معلم کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ نظام تعلیم کو زندہ تابندہ، بامقصد اور قوم وملت کے آرزئوں کی تکمیل کا ذریعہ بنانے میں معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ "عصری تقاضوں سے عاری اساتذہ کے ہاتھوں قوم و ملک کی جدید تعمیر یقیناً ایک امر محال نظر آتی ہے۔"

زمانے کی چال سے قدم سے قدم ملانے کے لئے اساتذہ کا تدریسی فنون وصلاحیتوں سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ ایک ایسا معلم جو تعلیمی وفنی فروغ میں معاون وسائل اور موقعوں سے استفادہ حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہتا ہو درس و تدریس اور اکتساب کے عمل میں گہرے نقوش مرتب کرتا ہے۔ یہ تدریس کے پیشہ کو کمال وجمال دونوں بخشتا ہے ملک وملت کو نئے زاویے، سوچ کے مینار اور ترقی کے نئے راستے مہیا کرتا ہے۔ تحقیق اس بات کو باور کرتی ہیں کہ ایک تازہ ترین اور جدید معلومات رکھنے والا اور طلباء کو متحرک کرنے والا معلم اسکول سے تعلق رکھنے والا سب سے خاص عنصر ہے۔ جو طلباء کی حصولیابی کو متاثر کرتا ہے، اس لئے نئے اور تجربہ کار دونوں طرح کے معلمین کے لئے تربیت اور امداد پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ معلم کی مسلسل کوشش اور اپنے پیشے سے کبھی ختم نہ ہونے والی ایمانداری دلچسپی اور محنت کو اہمیت حاصل دی جائے۔ اسی کے ساتھ اساتذہ کی تدریسی وفنی صلاحیتوں کے فروغ اور پیشہ ورانہ ترقی میں معاون ومددگار مسلسل رہبری، رہنمای اور امداد ملنی چاہیئے۔ تبھی وہ ملک کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

4.5.1 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی اور فروغ کا تصور (Concept of Professional Development of Teachers)

پیشہ ورانہ ترقی سے مُراد مختلف النوع اور وسیع الاقسام کے خصوصی تربیتی پروگرام، رسمی تعلیم اور جدید پیشہ ورانہ آموزش سے ہے جو ناظمین تعلیم، اساتذہ اور معلم برائے اساتذہ کو ان کے پیشے ورانہ علم، استعداد اور موثریت میں اصلاح کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

عملی طور پر پیشہ ورانہ ترقی کا خاکہ اور اس کے تحت شامل کیے جانے والے عنوانات کا دائرہ بہت وسیع تر ہوتا ہے۔ اس کے لئے مالی تعاون ریاستی یا مرکزی سرکار، ضلع یا شہر، اسکول مینجمنٹ یا غیر سرکاری ادارے فراہم کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کی دورانیہ ایک روزہ سے لے کر چار ہفتہ تک ہوتا ہے۔ یہ اسکولی اوقات اور چھٹیوں دونوں میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس میں ادارے کے علاوہ معروف اساتذہ کی خدماتResource Person کی شکل میں لی جاتی ہیں۔ اس طرح ارباب نظام تعلیم اساتذہ میں عصری تعلیمی نظریات کے فروغ میں تساہل سے کام نہ لیں اور ان میں تعلیمی وفنی صلاحیتوں کے فروغ کا جذبہ پیدا کریں۔ ''شخص اور پیشہ ورانہ نشو نما ایک دوسرے سے باہم مربوط ہوتی ہے۔ دونوں میں سے اگر ایک بھی نظر انداز ہو جائے تب دوسری ترقی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ لیکن دونوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اساتذہ ایک صحت مند اور خوشحال تدریسی کیریئر کو یقینی بنا سکتے ہیں۔'' ماہر تعلیم لنڈا شولاوے(Linda Sholaway)

4.5.2 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل

(Factors Influencing Professional Development of Teachers)

اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لئے منعقد کیے جانے والے پروگرام اکثر وبیشتر طلباء کی آموزش مرکوز ہوتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے پروگرامس کا خاصہ اثر معلم کے پیشہ ورانہ فروغ میں دکھائی نہیں دیتا۔ شاید اس کی وجہ اُس کے کامیاب نفاذ میں کمی وخامی یا چند خلل پیدا کرنے والے عوامل ہوں۔ یہاں اُن عوامل کو درج کیا گیا ہے۔

- پیشہ ورانہ ترقی کے پروگراموں میں اساتذہ کی ضروریات کی نشاندہی نہ کرنا۔ تمام اساتذہ کو پیشہ ورانہ ترقی کے یکساں مواقع میسر نہ ہونا۔
- پروگرام کی منصوبہ بندی میں اساتذہ کی غیر شمولیت۔ پیشہ ورانہ ترقی کا منظم اور باقاعدہ تعین قدر نہ ہونا۔
- پیشہ ورانہ ترقی کے عمل اور نتائج کا تشفی بخش نہ ہونا۔ ان پروگراموں میں طرز تقریر میں تنوع کی کمی ہونا۔
- اس طرح کے پروگراموں میں سیکھی گئی تکنیکوں اور نظریات کا قابل عمل نہ ہونا۔ اساتذہ کی اکتسابی خصوصیات سے نابلد ہونا۔
- تمام سطحوں، جماعتوں اور طلباء کے معیار کے لئے یکساں پروگرام کا انعقاد کرنا اور ان کے معمولات جیسے آموزش کے اصول، تدریسی مشق وغیرہ کا یکساں نہ ہونا۔ اساتذہ میں وقف کرنے کا جذبہ نہ ہونا(Dedication)اور ذمہ داری(Commitment) کا فقدان۔
- ان پروگراموں میں سیکھے گئے علم اور مہارتوں کی کمرہ جماعت میں منتقلی میں عدم تعاون۔ اساتذہ کا اڑیل اور منفی رویہ
- مختلف تدریسی تجربہ اور مختلف سطحوں پر تدریس کرنے والے اساتذہ کے لئے ایک ہی پروگرام منعقد کرنا۔
- اساتذہ کا سیکھنے کے بجائے حصولِ سند پر اور مالی، رہائشی، غذائی، آمدورفت کی سہولیات پر زیادہ توجہ دینا۔

- تربیت فراہم کرنے والے اساتذہ کا اس طرح کے پروگرام میں تربیت کا تجربہ نہ ہونا اور اس کا خود غیر تربیت یافتہ ہونا۔

4.5.3 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو پروان چڑھانے والے عوامل

(Factors Fostering Teacher Professional Development)

معلم کو یہ جاننا ضروری ہے کہ تدریس کو ایک مکمل فنکارانہ پیشہ کی صورت عطا کرنے کے لئے ضروری ہیکہ اساتذہ اپنی معلومات اور مہارتوں کو عصری تقاضوں کے مطابق اپنائیں۔ ایسے عوامل جو اساتذہ کی زندگی سے راست تعلق رکھتے ہیں ذاتی عوامل کہلاتے ہیں۔ مثلاً گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے پروگراموں میں شرکت نہ کر پانا، صحت کے مسائل کی وجہ سے پروگراموں میں شرکت نہ کرنا، عدم شعور وعدم بیداری، منفی رویہ وغیرہ عوامل اور ان کے لئے موزوں حل نکالنا۔ اسی طرح چند مواقعاتی عوامل ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق حالات یا صورت حال سے ہوتا ہے۔ جیسے وسائل اور مواقع کی عدم دستیابی، شرکاء کی تعداد زیادہ ہونے پر درخواست کا قبول نہ ہونا، ادارے میں اسٹاف کی کمی کی وجہ سے اجازت نہ ملنا، پروگرام کی معلومات نہ ہونا یا تاخیر سے ہونا، شرکاء کے انتخاب میں تعصب، امتیاز برتا جانا وغیرہ اس طرح کے عوامل کے لئے بھی لائحہ عمل کو اپنانا چاہئے۔ مندرجہ ذیل عوامل پیشہ ورانہ ترقی کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

- ایک معلم کے لئے ضروری ہیکہ وہ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو۔ خوبیوں میں اضافہ اور کمزوریوں کا ادراک اُسے بہتر معلم بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- معلم اپنی تدریسی اور فنی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لئے دیگر اساتذہ سے مشاورت کریں۔ دوسروں کے صحت مند نظریات کو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔ تنقید کو تعمیر سے تعبیر کریں۔
- کمرہ جماعت میں اپنی تدریسی سرگرمیوں کا خود جائزہ لیں اور ساتھی اساتذہ اور طلباء کی مدد سے احتساب بھی کروائیں۔
- معلم اپنی تدریسی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لئے حکمت عملیوں کو وضع کریں۔ زیادہ وقت مطالعہ کو دیں۔ نئے نظریات، تعلیمی تجربات، رجحانات سے واقفیت رکھیں۔
- اپنی توجہ کا مرکز تربیت پر رکھیں چاہے وہ خود کی تربیت ہو یا متعلّم کی۔ اس طرح وہ جدید طریقہ تدریس میں شامل ہوتے جائینگے۔
- معلم پر صرف کمرہ جماعت کی ذمہ داریاں ہی نہیں ہوتیں بلکہ دیگر ذمہ داریوں کا بھی بوجھ ہوتا ہے۔ ان ذمہ داریوں کو اس طرح ادا کریں کہ آپ کی کمرہ جماعت کی کارکردگی پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔
- ساتھی اساتذہ سے بہتر تعلقات، میل ملاپ کو قائم رکھیں۔ اس طرح سے دوستانہ تعلقات معلم کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافہ کرتا ہے۔ باہمی تعاون کی وجہ سے نظریات، رجحانات اور تکنیک میں تبادلہ عمل و قوع ہوتا ہے۔ کمرہ جماعت نیز اسکول اور معاشرہ کے کئی مسائل کو گفت و شنید سے حل کرنا ممکن ہوتا ہے۔
- پیشہ ورانہ ترقی کے ارتقاء کے لئے منعقد کئے جانے والے پروگرامس میں معلم خوش دلی سے، جوش وولولے سے حصہ لیں۔
- جدید تعلیمی نظریات، رجحانات سے ربط رکھیں، ساتھ ہی جدید اور اختراعی طریقوں سے اپنے آپ کو متعارف رکھیں۔

- تعلیمی رسائل، جرائد اور اخبارات کا مطالعہ اپنے معمول میں شامل کریں۔
- سوشل میڈیا، انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ یہ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے فروغ میں بے حد معاون ہوتے ہیں۔
- معلم کا عزم پختہ و کامل ہونا چاہئے۔ اور یہی اُسے کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اُس کی محنت، لگن، اخلاص، ایمانداری اور بے لوث خدمت ہی اُسے معلم کامل بناتی ہے۔ اور اس طرح وہ قوم وملت کی حقیقی خدمت انجام دے سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل کی نشاندہی کیجیے۔

4.6 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرزِ رسائی

(Approaches to Professional Development of Teachers)

معلم کی پیشہ ورانہ ترقی ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعہ اساتذہ میں وسیع النظری، تنقیدی معلومات کی منتقلی اور ان کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ اساتذہ کی ترقی کے موثر پروگرام کی شروعات، ان کی ضروریات، ادارے کے ماحول اور نوعیت کی تفہیم سے ہوتی ہے۔ ان میں کئی قسم کی طرز رسائی اور تکنیک استعمال میں لائی جاتی ہیں جو ان کی آموزش میں اضافہ کرتی ہیں، ان کی مطلوبہ مدد کرتی ہیں، اسکولی قیادت کو مشغول رکھتی ہیں اور اثر آفرینی کے لئے تعین قدر کے استعمال کو یقینی بناتی ہیں۔ یہ تمام پروگرام اساتذہ کو فعال متعلّم کی طرح مشغول رکھتے ہیں۔ ان پروگرام کے لئے استعمال کی جانے والی طرز رسائی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	طرز رسائی	فوائد	تحدیدات
(1	خود ممیز، ہدایتی طرز رسائی	ترقی کے اہداف خود معلم متعین کرتے ہیں اور اہداف کو حاصل کرنے میں معاون سرگرمیوں کا انتخاب بھی خود کرتے ہیں۔ • لچیلاپن • انفرادی تفاوت کی مطابق • جدید ترقیوں اور انکشافات سے باخبر • دیگر اساتذہ کے لئے محرکہ	• اقل ترین اور بنیادی مہارتوں کا ہونا لازمی اسلئے تمام اساتذہ کے یکساں نفاذ ممکن نہیں۔ • کمپیوٹر، انٹرنیٹ کی دستیابی اور رسائی کا ہونا ضروری۔ • اساتذہ کا خود متحرک اور پیش قدمی کرنا ضروری ہے۔

(2	امدادِباہمی طرزرسائی	اختصاص علم اور مہارت کے حامل اساتذہ کے گروہ بنائے جاتے ہیں جو آپس میں مل حل کر ایک دوسرے کی پیشہ ورانہ ترقی کے لئے کام کرتے ہیں۔ • اساتذہ آزدانہ طریقے سے سیکھتے ہیں۔ • خصوصی علم اور مہارتوں کو سیکھا جاسکتا ہے۔ • معلم کی تدریس کو بہتر بناکر کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔ • اساتذہ کے درمیان تعلقات کو بہتر بناتی ہے۔ • ہر ایک معلم دوسرے کو سکھانے میں تعاون کرتا ہے۔	• اساتذہ پر دوسروں کو سکھانے کا بوجھ رہتا ہے۔ • اساتذہ میں اعلیٰ صلاحیتوں کا ہونا لازمی ہے۔ • تمام اساتذہ یکساں طور پر سکھانے کے قابل نہیں ہوتے۔
(3	اشتراکی طرز رسائی	کسی طرح کی گروہ بندی لازم نہیں۔ اور نہ ہی لازمی طور پر اس میں تمام سیکھنے والے اساتذہ کو سکھانا لازمی ہے۔ بلکہ رضاکارانہ طریقے سے اپنا تعاون دینا ہوتا ہے۔ اسلئے باہمی انحصار کا جزو نہیں پایا جاتا۔ • جدت اور اختراعیت کا فروغ ہوتا ہے۔ • ذمہ داری اور کام کو بانٹنے سے وہ بآسانی اور جلد مکمل ہو جاتے ہیں۔ • معلم کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ • عمل میں موثریت پیدا ہوتی ہے۔ • سماج کے دیگر افراد اور اداروں سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔	• کام کرنے کے مختلف طریقوں سے ٹکرائو پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ • عمل کے دوران متعدد قائد ابھر کر سامنے آجاتے ہیں اور ہر کوئی باقیوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ • اس طرح پروگرام کی منصوبہ بندی دشوار کن اور پیچیدہ عمل ہے۔

4.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- ”تدریس کو آرٹ اور سائنس دونوں کا مقام حاصل ہے۔“
- تدریس، علم، مہارتوں اوصاف اور استعداد کا خصوصی اطلاق ہے۔

- تدریس کو تمام پیشوں کا پیشہ سمجھا جاتا ہے اور ایک مقدس پیشہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کا تعلق بنی نوع انسان کی خدمت اور اُس کی فلاح کے لئے وقف ہونا ہے۔ یہ وہی پیشہ ہے جو شہریوں میں اور کارکنوں میں تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک ہے۔
- اساتذہ کی تعلیم = تدریسی ہنر + تعلیمی مہارت + پیشہ ورانہ مہارت
- **تدریسی ہنر:۔** تدریس کے شعبے میں تربیت اور مشق دیناشامل ہے۔ اس کی بناء پر ایک معلم بہترین منصوبہ بندی اور تدریس کو موثر طریقے سے کمرے جماعت میں پیش کرنے کے قابل ہوتا ہے۔
- **تدریسی مہارتیں:۔** معلم جدید و مختلف نقطہ نظر سے آگاہ ہونا چاہئے جسکی بناء پر وہ متعلّم کی سماجی، فلسفیانہ، نفسیاتی نموو نشو نما کر سکے۔ ان میں وہ مہارتیں واستعداد ہوتی ہے جو تدریس کو مکمل اور کامیاب کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔
- **پیشہ ورانہ مہارتیں:۔** اپنے پیشہ کو ترقی وبقاء مہیا کرنے کے لئے اساتذہ مختلف تکنیکوں، حکمت عملیوں اور طریقوں کا استعمال کرتا ہے۔ یہ کمرے جماعت سے لیکر اسکول اور اسکول کے باہر موجود اُس معاشرہ کے ساتھ کرتا ہے۔
- معلم کے پیشہ ورانہ اخلاقیات کو مندرجہ ذیل چار (4) شعبوں میں بانٹ سکتے ہیں۔
- طلباء کے ساتھ معاملات میں اخلاقی برتائو
- پیشہ کے ساتھ اخلاقیات
- پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات
- والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات
- ”عصری تقاضوں سے عاری اساتذہ کے ہاتھوں قوم وملک کی جدید تعمیر یقیناً ایک امر محال نظر آتی ہے۔“
- زمانے کی چال سے قدم سے قدم ملانے کے لئے اساتذہ کا تدریسی فنون وصلاحیتوں سے آراستہ ہوناضروری ہے۔ ایک ایسا معلم جو تعلیمی وفنی فروغ میں معاون وسائل اور مواقعوں سے استفادہ حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہتاہوں وہ معلم درس و تدریس اور اکتساب کے عمل میں گہرے نقوش مرتب کرتا ہے۔
- پیشہ ورانہ ترقی سے مراد مختلف النوع اور وسیع الاقسام کے خصوصی تربیتی پروگرام، رسمی تعلیم اور جدید پیشہ ورانہ آموزش سے ہے جو ناظمین تعلیم، اساتذہ اور معلم برائے اساتذہ کو ان کے پیشے ورانہ علم، استعداد اور موثریت میں اصلاح کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- معلم کو یہ جاننا ضروری ہے کہ تدریس کو ایک مکمل فنکارانہ پیشہ کی صورت عطا کرنے کے لئے ضروری ہیکہ اساتذہ اپنی معلومات اور مہارتوں کو عصری تقاضوں کے مطابق اپنائیں۔
- ایک معلم کے لئے ضروری ہیکہ وہ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو۔ خوبیوں میں اضافہ اور کمزوریوں کا ادراک اُسے بہتر معلم بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

- معلم اپنی تدریسی اور فنی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لئے دیگر اساتذہ سے مشاورت کریں۔ دوسروں کے صحت مند نظریات کو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔ تنقید کو تعمیر سے تعبیر کریں۔
- معلم کا پیشہ ورانہ ترقی ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعہ اساتذہ میں وسیع النظری، تنقیدی معلومات کی منتقلی اور ان کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ اساتذہ کی ترقی کے موثر پروگرام کی شروعات، ان کی ضروریات، ادارے کے ماحول اور نوعیت کی تفہیم سے ہوتی ہے۔

4.8 فرہنگ (Glossary)

تدریس(Teaching)	کمرہ جماعت میں معلم کے ذریعے درسیات کے کسی جزو کی طلباء تک منتقلی۔
پیشہ(Profession)	وہ طریقہ کار جس میں سماجی خدمت کے جذبے کے ساتھ داخل ہو کر، متعین اصول وضوابط پر عمل کرتے ہوئے مقررہ اہلیت اور تربیت حاصل کر کے ذریعہ معاش کے لئے جستجو کی جاتی ہے۔
اقدار(Values)	سماج کے پسندیدہ اور منظور شدہ اعمال جن کو کرنے سے تسکین حاصل ہو ااور ترجیحات کا جزو ہو۔
رہنمائی	کسی فرد کی اس طرح مدد کرنا کہ وہ اپنی مدد کرنے کے لائق بن جائے۔
ثالث	Mediator
حصولیابی(Achievement)	کسی مضمون میں طلباء کے حاصل کردہ نشانات
معیاری آزمائش	ایک مخصوص اور سائنسی طریقے سے آلہ کی تشکیل
استعداد(Competency)	کسی کام کو کرنے کی خاص صلاحیت، مادہ
تدریسی اشیاء	تدریس واکتساب میں معاون وسائل
اخلاقیات(Morality)	کسی خاص شعبے کی اقدار کا مجموعہ
پیشہ ورانہ فروغ	اپنے پیشے کے لئے نئے علم، مہارت اور استعداد کو حاصل کر کے پیشہ میں ترقی کرنا۔
ذاتی عوامل	اساتذہ کی زندگی سے راست تعلق رکھنے والے عوامل۔
مواقعاتی عوامل	اساتذہ کی ترقی کے لئے ذمہ دار وہ عوامل جن کا تعلق حالات سے ہوتا ہے۔
خود ممیز، ہدایتی	خود کے ذریعے متعین کئے جانے والے اہداف، سرگرمیاں اور پروگرام
امداد باہمی	گروہ میں ایک دوسرے کے انحصار کے ساتھ کام کو مل کر مکمل کرنا۔

4.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit end exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. پیشہ ورانہ ترقی کا کون سا نقطہ نظر خود کی عکاسی اور انفرادی ترقی پر مرکوز ہے؟

(a) Collaborative development (b) Self-directed development

(c) In-service training (d) Action research

11. بطور پیشہ تدریس کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) طلباء کو علم اور ہنر فراہم کرنا (b) آمدنی حاصل کرنے کے لئے

(c) گرمیوں کی لمبی چھٹی کے لئے (d) ذاتی اطمینان حاصل کرنے کے لیے

12. پیشہ ورانہ ترقی کے لیے مختلف طریقوں کو تلاش کرنے کا مقصد کیا ہے؟

(a) سب سے زیادہ سرمایہ کاری مؤثر طریقوں کی شناخت کے لئے (b) بدلتی ہوئی تعلیمی پالیسیوں کو اپنانے کے لیے

(c) تدریس کے طریقوں کو معیاری بنانے کے لیے (d) اساتذہ کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے

13. پیشہ ورانہ ترقی میں ہم عمر تعاون(Peer group) مندرجہ ذیل میں کسے فروغ دیتا ہے؟

(a) اساتذہ کے درمیان مقابلہ (b) انفرادی ترقی اور عکاسی

(c) بہترین طریقوں کا اشتراک (d) تنہائی اور خود انحصاری

14. مندرجہ ذیل میں سے کون سی اساتذہ کی رسمی پیشہ ورانہ ترقی کی مثال ہے؟

(a) کانفرنس میں شرکت (b) تعلیمی کتابیں پڑھنا

(c) ذاتی عکاسی میں مشغول ہونا (d) ساتھیوں کے ساتھ نیٹ ورکنگ

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. معلم کے متنوع کردار اور افعال کی فہرست سازی کیجئے۔
2. تدریسی پیشہ کے لئے درکار مہارتوں اور استعداد کی فہرست سازی کیجئے۔
3. معلم کی پیشہ ورانہ اخلاقیات کے معیارات کی نشاندہی کیجئے۔
4. معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تصور واضح کیجئے۔
5. معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کیجئے۔
6. معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو پروان چڑھانے والے عوامل کی فہرست سازی کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. ”ہم میں سے جو بہتر ہیں وہ اُستاد بنیں باقی جہاں جانا چاہیں جائیں“ اس بیان کا تنقیدی جائزہ آج کے تعلیمی حالات کی روشنی میں

کرے۔

2. معلم کے پیشہ ورانہ مہارتوں اور استعداد میں درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے اُن کے تدراک کی تدبیریں تجویز کریں۔

3. معلم کی پیشہ ورانہ اخلاقیات کے معیارات میں ہونے والی تغیر پذیری پر روشنی ڈالے۔

4. ”شخصی اور پیشہ ورانہ نشو نما و ترقی ایک دوسرے سے باہم مربوط ہوتی ہے۔“ اس بیان کی وضاحت موزوں مثالوں کے ذریعے کیجیے۔

5. معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو پروان چڑھانے میں سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے رول پر روشنی ڈالے۔

6. معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی طرز رسائی کا موازنہ کیجیے۔

4.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Singh, J. P., & Rana, J. P. (2015). Teacher education and professional development. Discovery Publishing House.
2. Joshi, N. (2017). Teacher Professional Development: A Roadmap for Indian Schools. Bloomsbury Publishing India.
3. Shyam, P. (2019). Conceptualizing teacher professional development: A comparative study. Sage Publications India.
4. Mishra, S. (2015). Professional Development of Teachers: A Study of Teacher Education and Teaching Process. Atlantic Publishers & Dist.
5. Singh, R. K., & Pandey, A. K. (2019). Concept of teaching as a profession. Springer.
6. Manchanda, S., & Sachdeva, R. (2019). Teachers' Professional Development in India: Retrospect and Prospect. Springer.
7. Kumar, N. (2016). Teacher Education and Professional Development. PHI Learning Private Limited.
8. Sood, S., & Sharma, R. (2015). Teacher Professional Development. PHI Learning Private Limited.
9. Banerji, S., & Gupta, R. K. (2015). Teaching as a Profession: Challenges and Opportunities. PHI Learning Private Limited.

اکائی 5۔ اکتساب کا مفہوم، نوعیت اور تصور

(Meaning, Nature, and Concept of Learning)

اکائی کے اجزا

5.0 تمہید (Introduction)

5.1 مقاصد (Objectives)

5.2 اکتساب کی تعریفیں (Definitions of Learning)

5.3 اکتساب کا تصور و مفہوم (Concept and Meaning of Learning)

5.4 اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات (Nature and Characteristics of Learning)

5.5 اکتساب کے نظریات (Theories of Learning)

5.5.1 اکتساب کا تعمیری نظریہ(Constructivist Theory of Learning)

5.5.2 اکتساب کا طرز عملی نظریہ(Behaviourist Theory of Learning)

5.5.3 اکتساب کا بصیرتینظریہ(Insightful Theory of Learning)

5.6 اکتساب کی اقسام(Types of Learning)

5.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

5.8 فرہنگ(Glossary)

5.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit end exercises)

5.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

5.0 تمہید(Introduction)

انسانی زندگی کا تصور ماں کے پیٹ سے شروع ہوتا ہے یعنی کہ جب حمل ٹھہرتا ہے۔ نشو و نما کے عمل کے ذریعے وہ فرٹیلائزڈ انڈے سے ایک مکمل انسان کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اس دوران اس میں کئی طرح کی تبدیلیاں جیسے جسمانی، ذہنی، جذباتی رونما ہوتی ہے۔ جو بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں وہ بھی سائنسی اور نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہوتی ہیں جیسے تسلسل کے اصول کی طرح انفرادی اختلافات کا نظریہ بھی ہمارے سامنے ہے اور اکتساب کا نظریہ بھی۔ کیونکہ ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے پہلے سے ہی کچھ پیدائشی صلاحیتوں سے آراستہ ہوتا ہے جس

کی وجہ سے بعض حالات کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

یہ اکائی ایک اہم عنوان پر منحصر ہے جس کا نام اکتساب ہے۔ انسان بہت ساری چیزیں سیکھ کر پیدا ہوتا ہے اور بہت ساری چیزیں دنیا میں آ کر سیکھتا ہے۔ طلبا اس اکائی سے اکتساب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کے مفہوم و نوعیت سے بھی واقفیت حاصل کریں گے۔ اس اکائی میں اکتساب کی خصوصیات کو بھی بتایا گیا ہے۔ اکتساب کے کئی نظریات جیسے اکتساب کا تعمیری نظریہ(Constructivist theory of learning)، اکتساب کا طرز عملی نظریہ(Behavourist Theory of Learning)اور اکتساب کا بصیرتی نظریہ(Insightful theory of learning)کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں B.F.Skinner کے ذریعہ تجویز کی گئی اکتساب کی سات اقسام کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اکتسابی نظریات کے ساتھ ساتھ اکتسابی اقسام کو سمجھ سکیں۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو پائیں گے کہ:

- اکتساب کی تعریف بیان کر سکیں۔
- اکتساب کے تصور و مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔
- اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات بیان کر سکیں۔
- اکتساب کے تعمیری نظریہ(Constructivist theory of learning)کے متعلق معلومات کا اظہار کر سکیں۔
- اکتساب کے طرز عملی نظریہ کی وضاحت کر سکیں۔
- اکتساب کے بصیرتی نظریہ پر روشنی ڈال سکیں۔
- اکتساب کی اقسام کو بیان کر سکیں گے۔

5.2 اکتساب کی تعریفیں(Definations of Learning)

اکتساب کے بارے میں کسی بھی عام شخص سے پوچھا جائے تو وہ کچھ نہ کچھ ضرور بتائے گا۔ لیکن کچھ عام بیان کے ساتھ ساتھ کچھ مخصوص چیزوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے کہ انسانی بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتی سے دودھ چوسنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے وراثت میں ملنے والے طرز عمل کو فطری مانا جاتا ہے۔ جیسے جیسے بچے کے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کو مختلف حالات میں کچھ نہ کچھ ہم آہنگی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اسے مختلف عادات، علم، رویے اور ہنر وغیرہ حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں تمام چیزوں کے حصول کو سیکھنا کہتے ہیں۔ اس طرح اکتساب کو ایسے حالات سے نمٹنے کے لئے مہارت استعداد یا عادات کے حصول کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو کہ حیاتیات کے لیے نسبتاً نئے ہیں اور جن کے لئے فطرت نے انہیں پہلے سے تیار نہیں کیا ہے۔

اکتساب یا سیکھنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ سیکھنے کی تعریف کرنے کی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں یہاں پر کچھ تعریفیں دی جارہی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

تعلیم کی لغت میں اکتساب کی تعریف اس طرح سے کی گئی ہے:

1960 میں اسکنر (Skinner) نے اکتساب کی تعریف اس طرح کی ہے:

".Learning is a process of progressive behaviour adaptation"

اکتساب ترقی پسند طرز عمل کے مطابق خود کو ڈھالنے کا عمل ہے۔

Woodworth لکھتے ہیں کہ:

".The process of acquiring new knowledge and new response is the process of learning"

نیا علم اور نئے رد عمل کے حصول کا عمل سیکھنے کا عمل ہے۔

Crow and Crow کے مطابق:

".Learning is the aquisation of habits, knowledge and attitude"

عادات، علم اور رویے کا حصول اکتساب ہے۔

Gates and other کے مطابق:

".Learning is the modification of behaviour though experience and training"

تجربہ اور تربیت کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی اکتساب ہے۔

Cronback نے لکھا ہے:

".Learning is shown by a change in behaviour as a result of experience"

اکتساب، تجربہ کے نتیجے میں طرز عمل میں تبدیلی کے ذریعہ اظہار کیا جاتا ہے۔

Guthrie اکتساب کی نفسیات میں لکھتے ہیں:

“The ability to learn, that is to respond differently to a situation because of past response to the ".situation

اکتساب کی صلاحیت کسی صورت حال میں ماضی کے رد عمل کی روشنی میں سے مختلف طریقے سے رد عمل دکھانا ہے۔ Kingsley & Gray کے مطابق:

“Learning is the process by which an organism in satisfying its motivations adopts and adjusts its behaviour inorder to overcome obstacles or barriers.”

سیکھنا وہ عمل ہے جس کے ذریعے ایک جاندار اپنے محرکات کو پورا کرنے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اپنے طرز عمل میں ہم آہنگ تبدیلی اختیار کرتا ہے۔

Morgan and Gilliland کے مطابق:

"Learning is some modification in behaviour of the organism as a result of experience which is retained for atleast a certain period of time."

"اکتساب، تجربہ کے نتیجے میں کسی ذی حیات وجود کے طرز عمل میں ہونے والی کچھ تبدیلی ہے جو کم از کم ایک خاص مدت تک برقرار رہتا ہے"

Thorndike, E.L. کے مطابق:

"Learning is selecting the appropriate response and connecting it with the stimulus."

"اکتساب ایک مناسب رد عمل کا انتخاب کرنا اور محرک کے ساتھ اس کا تعلق قائم کرنا ہے"۔

اوپر کی تعریفات کی بنیاد پر یہ مندرجہ ذیل نکات کو خلاصہ کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔

سیکھنے کا مطلب ہے کہ کسی مقررہ مقصد کے حصول کے لیے اپنے طرز عمل کو تبدیل کرنا۔

- سیکھنے کا مطلب ہے مسائل سے نمٹنے کے لئے ایک طریقہ تیار کرنا۔
- اکتساب نئی معلومات حاصل کرنے کا عمل ہے۔
- اکتساب نئے رد عمل دکھانے کا عمل ہے۔
- اکتساب طرز عمل میں تبدیلی لانے کا عمل ہے۔
- اکتساب نئی تفہیم اور سرگرمی کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی ہے۔
- اکتساب نئے ماحول میں ہم آہنگی کا عمل ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال کسی ایک ماہر تعلیم کی اکتساب کی تعریف بیان کیجیے۔

5.3 اکتساب کا تصور و مفہوم (Concept and Meaning of Learning)

اگرچہ ماہرین نفسیات نے اکتساب کی مختلف تعریفیں پیش کی ہیں لیکن سبھی ماہرین کی تعریفوں کو اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے کہ سیکھنا ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ تجربات اور مشق کہ وجہ سے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔ ہر شخص اپنی زندگی میں ہر دن نئے

تجربات کا ذخیرہ کرتا ہے یہی تجربات فرد کے طرز عمل میں اضافہ، ترمیم اور تبدیلی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تجربات اور ان کے استعمال کو اکتساب کہتے ہیں۔

اکتساب یا سیکھنا ایک بہت ہی وسیع اور اہم اصطلاح ہے۔ عام معنوں میں سیکھنے کو طرز عمل میں تبدیلی کہتے ہیں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ طرز عمل میں تمام تر تبدیلیاں اکتساب نہیں۔ مثال کے طور پر تھکاوٹ سے تبدیلی یا غذا کی وجہ سے بیماری کو اکتساب نہیں کہا جاسکتا۔ نفسیات میں سیکھنے سے مراد، تبدیلیاں ہیں جو مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ اکثر ایسی تبدیلیوں کا مقصد فرد کو ماحول میں ایڈجسٹ کرنے میں مدد کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ کہا جاتا ہے کہ سیکھنے سے مراد طرز عمل میں تبدیلی ہے جو مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔

سیکھنا کسی صورت حال کا ایک فعال رد عمل ہے۔ جیسے ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا، لیکن وہ بچہ جس ماحول میں پلتا اور بڑھتا ہے اس سے وہ سیکھنے لگتا ہے۔ اگر بچہ مسلمان ہے تو وہ سلام کرنا سیکھ جاتا ہے اگر ہندو ہے تو نمسکار کرنا سیکھ جاتا ہے اور اسی طرح اگر وہ بچہ سکھ ہے تو وہ ست سری اکال کرنا سیکھ جاتا ہے۔ یہ اکتساب ہے کیونکہ بچہ کے عمل میں تبدیلی مشق اور تجربہ کے نتیجے میں ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک اور مثال کے ذریعے یوں پر سمجھ سکتے ہیں کہ ہم ہاتھ میں روٹی لئے جارہے ہیں ایک کوا جو بھوکا ہے اس کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ ہمارے ہاتھ سے روٹی جھپٹ لیتا ہے۔ کوّے کا جھپٹنا بھوک لگنے پر رد عمل ہے۔ لیکن یہ رد عمل فطری ہے۔ اکتساب نہیں ہے۔ اس کے برعکس بچہ ہمارے ہاتھ میں روٹی دیکھتا ہے وہ جھپٹتا نہیں ہے۔ بلکہ ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے۔ روٹی کی طرف بچے کا یہ رد عمل فطری نہیں ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ پیدائش کے کچھ عرصے بعد اپنے ماحول میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ اگر بچہ پہلی بار آگ کے قریب آتا ہے اور اسے چھوتا ہے تو اس کا ہاتھ جل جاتا ہے۔ یہ اس کے لئے تجربہ ہے۔ اگر بچہ دوبارہ آگ کو دیکھتا ہے تو اس کا رد عمل مختلف ہوتا ہے۔ تجربے نے اسے آگ کو نہ چھونے کا درس دیا ہے تو وہ آگ سے دور رہتا ہے۔ اس طرح اکتساب تجربے کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی ہے۔

اس طرح ہمارا زیادہ تر طرز عمل سیکھنے کے عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر طرز عمل میں تبدیلی عارضی ہے اور پختگی کی وجہ سے ہے تو یہ اکتساب نہیں ہے۔ تجربہ سیکھنے کا اہم حصہ ہے۔ سیکھے ہوئے طرز عمل سے مراد طرز عمل میں نسبتاً مستقل تبدیلی ہے۔ سیکھنے کا مشاہدہ، براہ راست نہیں ناپا جاسکتا ہے بلکہ اس کا اندازہ طرز عمل میں تبدیلی کے مشاہدہ کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کارکردگی میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ اپنے بچپن کے تجربات کو یاد کرسکتے ہیں کہ کوئی چیز بھی سیکھنے کے لئے کتنی مشق کرنی ہوتی تھی۔ چاہے وہ اردو یا انگریزی کیوں نہ ہو۔ اپنے طرز عمل کو یاد کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تجربات اور مشق ہی وہ بنیاد ہے جس سے اکتساب ہوپاتا ہے اور ہمارے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: اکتساب سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

5.4 اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات(Nature and Characteristics of Learning)

اوپر یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ اکتساب طرز عمل میں تبدیلی کا نام ہے جس کے ذریعے ایک فرد علم، رویہ، مہارت حاصل کرتا ہے تاکہ زندگی گذارنے کے لئے اہم ضروریات کو پورا کرسکے۔ اکتساب تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل کیا جاتا ہے جس میں والدین، پڑوسی، ساتھی، اساتذہ اہم ذرائع ہوتے ہیں۔ اکتساب کی نوعیت بھی اس کے آس پاس گھومتی ہوئی نظر آتی ہے جو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کی جاسکتی ہے۔

i. اکتساب طرز عمل میں تبدیلی ہے

ہر ایک سیکھنے کے عمل میں فرد کے اندر طرز عمل میں تبدیلی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فرد کے طرز عمل میں تبدیلی نہیں آتی تو اسے اکتساب نہیں کہتے ہیں۔ طرز عمل میں تبدیلی ایک اچھی اور موافقت تبدیلی ہوسکتی ہے یا یہ ایک بری اور غلط تبدیلی ہوسکتی ہے۔ روٹی بنانا، سائیکل چلانا سیکھنا ایک اچھی مثال ہے وہیں گالی دینا، جھوٹ بولنا بری عادتوں میں شمار ہے جو ایک غلط تبدیلی کے طرف اشارہ کرتی ہے جو غیر موافق ہے۔

ii. اکتساب میں تبدیلی مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے

سیکھنے کے عمل سے جو تبدیلی ہوتی ہے وہ مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ یہاں مشق سے مراد ایک ایسی تربیت ہے جس میں ایک انسان ایک عمل کو بار بار دہراتے ہوئے اور اپنی غلطیوں کو درست کرکے سیکھتا ہے۔ تجربے سے یہاں مراد کسی شخص کے اچانک و موقع کے تجربات ہیں جو اس شخص کے طرز عمل میں تبدیلی لاتے ہیں۔ اس کی وضاحت ایک مثال سے کی جاسکتی ہے۔ فرض کریں کہ ایک شخص لکڑی کی کرسی بنانا سیکھتا ہے۔ فطری طور پر، تربیت کی بنیاد پر کرسی بنانے کا عمل سیکھ رہا ہے۔ جب وہ بار بار بناتا ہے اور ہر بار اپنی غلطیوں کو درست کرتا ہے اور آخر میں وہ بغیر کسی غلطی کے کرسی بنانا سیکھ جاتا ہے۔ یہاں طرز عمل میں تبدیلی تربیت کے نتیجے میں ہوئی۔

iii. طرز عمل میں نسبتاً مستقل تبدیلی ہوتی ہے

نسبتاً مستقل تبدیلی، طرز عمل میں ایسی تبدیلی کو کہا جاتا ہے جو ایک خاص وقت تک ایک طرح سے مستقل ہوتی ہے۔ اس مخصوص وقت کی کوئی معین مدت نہیں ہوتی یہ چند دنوں کی ہوسکتی ہے یا مہینوں کی ہوسکتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ٹائپ کرنا سیکھ لے تو اس کے طرز عمل میں ایسی تبدیلی کچھ عرصے کے لئے مستقل رہتی ہے۔ مشق نہ کرنے کی وجہ سے کچھ مہینوں میں وہ شخص دوبارہ ٹائپ کرنا بھول جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ اس شخص میں تبدیلی کچھ مہینوں کے لئے مستقل تھی۔

اکتساب کی خصوصیات(Characteristics of Learning)

اکتساب کے تصور اور نوعیت جاننے اور تجربہ کرنے کے بعد اس کی مندرجہ ذیل خصوصیات کو بیان کیا جاسکتا ہے:

- اکتساب زندگی کا ایک بنیادی عمل ہے۔ اکتساب کے بغیر نہ زندگی چل سکتی ہے اور نہ ہی کوئی ترقی ہوسکتی ہے۔ یہ تہذیب و تمدن کے لئے بنیادی چیز ہے۔

- اکتساب طرز عمل کے تمام طریقوں کو متاثر کرتا ہے:۔ اکتساب مہارت، علم اور شخصیت، محرک، خوف، طرز عمل وغیرہ کو متاثر کرتا ہے۔
- اکتساب ایک مسلسل عمل ہے:۔اکتساب پیدائش سے لے کر مرتے دم تک جاری رہتا ہے۔ یہ سیکھنے کی زندگی بھر کی نوعیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہر روز نئے حالات کا سامنا ہوتا ہے اور فرد کو ان سے نمٹنے کے لئے اپنے طرز عمل میں ضروری تبدیلیاں لانی پڑتی ہیں۔
- اکتساب مقصد پر مبنی یا ہدف پر مبنی ہوتا ہے۔ اکتساب ایک بے مقصد سرگرمی نہیں ہے۔
- اکتساب عالمگیر ہے:۔ زندہ رہنے والی ہر مخلوق سیکھتی ہے۔ انسان ان میں سے زیادہ سیکھتا ہے یعنی کہ انسانی طرز عمل بہت پیچیدہ ہے۔ مثبت اکتساب بچوں کے نشوونما اور نمو کے لئے بے حد ضروری ہے۔
- اکتساب کے نتیجے میں طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔اکتساب طرز عمل کی تبدیلی ہے جو پچھلے طرز عمل سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ کوئی بھی سرگرمی ہے جو بعد کی سرگرمی پر کم و بیش مستقل اثر چھوڑتی ہے۔
- اکتساب تبدیلی کا ایک عمل ہے نہ کہ بدلے ہوئے طرز عمل کی صورت میں نتیجہ ہے۔
- اکتساب اس وقت ہوتا ہے جب کوئی جاندار کسی صورت حال میں طرز عمل ظاہر کرتا ہے۔
- سیکھنا فرد کی سرگرمی کا نتیجہ ہے۔
- سیکھنا ایک کل صورت حال پر فرد کا مکمل رد عمل ہے۔
- اکتساب نمو اور نشوونما کا عمل ہے۔
- اکتساب موافقت ہے۔
- اکتساب تجربات کا ایک نظام ہے۔
- اکتساب ذاتی اور سماجی دونوں طرح کا ہوتا ہے۔
- اکتساب نئے طرز عمل کی پیداوار اور نئے عمل کی دریافت ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: اکتساب کی خصوصیات بیان کیجیے۔

5.5 اکتساب کے نظریات (Theories of Learning)

اکتساب یا سیکھنا تعلیمی نفسیات کے سب سے اہم موضوعات میں سے ایک ہے۔ انسانی طرز عمل کا زیادہ تر انحصار سیکھنے پر ہے۔ اس لئے اکثر تعلیم و تربیت کے پروگرام یعنی بی۔ ایڈ میں جب طلبا کی رہنمائی کی جاتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے استاد جو بچوں کو سیکھنے کی رہنمائی کا ذمہ دار ہے اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بچے کے سیکھنے کے طریقے کون سے ہیں۔ ایک استاد بچوں کی مدد اسی وقت کر سکتا ہے جب اسے وہ صحیح طریقہ معلوم ہو جس کے ذریعہ بچہ سیکھتا ہے۔ تعلیمی ماہرین نفسیات، سائنسی مطالعے کے نتیجے میں بہت سے نتائج پر پہنچے ہیں۔ جنہیں سیکھنے کے نظریات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کون سا نظریہ بہتر ہے یا درست ہے یہ بتانا بہت ہی مشکل ہے۔ تمام نظریات کی اپنی اہمیت ہے سبھی نظریات کم و بیش یہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم کیسے سیکھتے ہیں۔ یہاں مندرجہ ذیل موٹے طور پر تین نظریات کی معلومات حاصل کریں گے۔

5.5.1 اکتساب کا تعمیری نظریہ (Constructivist theory of learning)

آج کے دور میں خاص کر تعلیمی میدان میں جو لفظ اکثر سننے کو ملتا ہے وہ تعمیریت پسندی ہے جو گذشتہ دہائیوں میں تعلیم میں ایک با اثر نظریے کے طور پر ابھری ہے جس کا اطلاق سیکھنے کے نظریہ اور علمیات (Epistimology) دونوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ آج کے دور میں یہ مانا جانے لگا ہے کہ اساتذہ صرف طلبا تک علم کی ترسیل نہیں کر سکتے بلکہ طلبا اپنے ذہن میں علم کو فعال طور پر تعمیر کرتے ہیں۔ یعنی وہ معلومات کی ترسیل کرتے ہیں اور پرانی معلومات کی نئی معلومات کے ساتھ جانچ کرتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی ترمیم کی ضرورت پیش آتی ہے تو فوائد پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ مطالعہ کے ایک شعبے کے طور تعمیریت پسندی کی جڑیں متعدد شعبوں میں ہیں۔ جیسے فلسفہ، نفسیات، سماجیات، تعلیم اور وقوفی سائنس۔ ماہرین تعلیم، ماہرین نفسیات، سماجیات اپنے اپنے میدان میں لگے ہوئے ہیں اور نئے نظریات اور رجحانات ہمارے سامنے لاتے ہیں۔ تو ہمیں ان نظریات کو سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس کا استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے۔

اگر شروعاتی دور میں دیکھیں تو گیارن بتیتا ویکو (Giaranbattista Vico 1664-1744) کا کام ہے۔ جس نے علم کا ایک تعمیری نظریہ پیش کیا جس میں اس نے علم کو خاص طور سے انسانی تعمیر کی پیداوار سمجھا۔ سیکھنے کے تعمیری تصورات کی جڑیں جان ڈیوی (John Dewey 1929) اور ان کے ساتھ ساتھ برونر (Bruner - 1961)، وائگوٹسکی (Vygotsky-1962) اور پیاجے (Piget 1980 -) کے کاموں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ بیڈنار (Bednar)، کننگھم (Cunnigham)، ڈفی (Duffy) اور پیری (Perry 1992) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سیکھنے کے نتائج کو علم کی تعمیر کے عمل پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے اور یہ کہ سیکھنے کے اہداف کا تعین مستند کاموں سے کیا جانا چاہئے۔

آیئے اب تعمیریت پسندی سے کیا مراد ہے اس کو سمجھتے ہیں۔ تعمیریت پسندی کی اصطلاح اس خیال کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ سیکھنے والا علم کو فعال طور پر تعمیر کرے۔ کیونکہ تعمیریت پسندی اس خیال پر مرکوز ہے کہ انسانی علم اور سیکھنے کو سیکھنے والے کے ذریعہ فعال طور پر تعمیر کیا جاتا ہے اور غیر فعال طور پر ماحول سے حاصل نہیں کیا جاتا ہے۔ تعمیریت پسندی تعلیم اور سیکھنے کا ایک نقطہ نظر ہے جس کی بنیاد

اس خیال پر ہے کہ ادراک (اکتساب) ذہنی تعمیر کا نتیجہ ہے۔ یعنی کہ طلبائی معلومات کو جو معلومات وہ پہلے سے جانتے ہیں ان کے ساتھ منسلک کر کے سیکھتے ہیں۔ علم کیونکہ ہمیشہ علم ہوتا ہے۔ یہ تجربہ کار فرد کے ذریعہ تعمیر یا تخلیق کیا جاتا ہے کیونکہ تعمیری ماہرین کا خیال ہے کہ سیکھنے کا اثر اس سیاق وسباق سے ہوتا ہے۔ جس میں کوئی تصور اور ساتھ ہی طلبا کے عقائد اور رویوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

تعمیریت ایک سیکھنے کا نظریہ ہے جو نفسیات کا اہم جز ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ لوگ کس طرح علم حاصل کر سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں اس لئے اس کا تعلیم پر براہ راست اطلاق ہوتا ہے۔ یہ نظریہ بتاتا ہے کہ انسان اپنے تجربات سے علم حاصل کرتے ہیں۔ آیئے اس کو اب ہم مثال کے ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایک بچہ ایک گائوں یا چھوٹی بستی میں رہتا ہے۔ بچہ نے کبھی گائوں نہیں چھوڑا اور نہ ہی دریا پار کیا اور نہ کبھی اسکول میں اس کا داخلہ ہوا ہے تب وہ یہ بھی نہیں سوچ سکتا کہ دریا پار کرنا ممکن ہے۔

ڈریسکول(2000) Driscall وضاحت کرتا ہے کہ تعمیراتی نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم صرف انسانی ذہن یا دماغ کے اندر موجود ہو سکتا ہے اور یہ کہ اس کی کسی حقیقی دنیا کی حقیقت سے مماثلت نہیں ہے۔ سیکھنے والے اس دنیا کے بارے میں اپنے تصورات کو حقیقی دینا سے متعلق کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ وہ ہر نئے تجربے کو محسوس کرتے ہیں۔ سیکھنے والے یا متعلم نئی معلومات کی عکاسی کرنے کے لئے اپنے ذہنی ماڈلس کو اپ ڈیٹ کرتے رہیں گے اور اس لئے حقیقت کی اپنی تشریح خود تعمیر کریں گے۔

کیرسلی(Kearsley) نے برونر(Bruner) کی تعمیریت پسندی کی تعریف اس طرح سے بیان کی ہے کہ برونر تعمیری نظریہ کو ایک سیکھنے کے نظریہ کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں سیکھنے کو ایک فعال عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس میں سیکھنے والے اپنے خیالات کی بنیاد پر نئے خیالات یا تصورات کی تعمیر کرتے ہیں۔

Van Glasersfeld (1989) کے مطابق تعمیرات اس عقیدے پر مبنی ہے کہ علم کو غیر فعال طور پر حاصل نہیں کیا جاتا بلکہ ادراک کرنے والے مضمون کے ذریعے فعال طور پر تشکیل دیا جاتا ہے اور ادراک کا کام موافقت سے اور تجرباتی دنیا کی تنظیم کی خدمت کرنا ہے نہ کہ اونٹو لوجیکل(مابعد الطبیعیات) حقیقت کی دریافت۔ برسیٹر (1994) (Bereiter) کے مطابق تعمیریت بنیادی طور پر جو مشاہدے اور سائنسی مطالعہ پر مبنی ہے اس بارے میں ہے کہ لوگ کیسے سیکھتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ لوگ چیزوں کو تجربہ کرتے ہیں اور ان تجربات پر غور کرنے کے ذریعے دنیا کے بارے میں اپنی سمجھ اور علم کی تعمیر کرتے ہیں۔

ماہرین کا ماننا ہے کہ جب ہمیں کسی نئی چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمیں اسے اپنے سابقہ معلومات اور تجربے سے ہم آہنگ کرنا پڑتا ہے، ہو سکتا ہے کہ ہم جو یقین رکھتے ہوں، اسے تبدیل کر دیں یا نئی معلومات کو غیر متعلق سمجھ کر ردّ کر دیں۔ بہر حال تعمیری نظریہ یہ مانتا ہے کہ بچہ اپنے علم کا فعال تخلیق کار ہے۔ اس طرح کی فعال تخلیق کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچے کو محرک فراہم کریں یا حوصلہ افزائی کریں کہ بچے سوالات پوچھیں، دریافت کریں اور اس بات کا اندازہ لگانا چاہئے کہ بچے پہلے سے کیا جانتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طالب علموں کو مزید علم کی تعمیر کرنے کے لئے فعال تکنیکوں کا استعمال کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ ٹام Tam (2000) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اساتذہ کے لئے تعمیری نظریہ کو سمجھنا ضروری ہے لیکن یہ سمجھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ سیکھنے کے اس نظریئے کے تدریس اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

یہ نظریہ دو اہم تصورات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اول تو یہ کہ سیکھنے والے اس چیز کو استعمال کرتے ہوئے نئی تفہیم تیار کرتے ہیں جو وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ دوسرا تصور یہ کہ سیکھنا غیر فعال کے بجائے فعال ہے۔ سیکھنے والوں کو سیکھنے کی نئی صورت حال کا سامنا اپنی سمجھ کے مطابق کرنا پڑتا ہے۔ اگر سیکھنے والوں کا سامنا ان کی موجودہ سمجھ سے مطابقت نہیں رکھتا تو ان کی سمجھ نئے تجربے کو ہم آہنگ کرنے کے لئے بدل سکتی ہے۔

اس طرح Jonassen (1991) نے تعمیری اکتسابی ماحول کی آٹھ صفات کا ذکر کیا ہے جنہیں تعمیری ماحول کے طور پر شمار کیا جاسکتا ہے۔

- یہ حقیقت کی متعدد نمائندگیوں کی خصوصیت ہے۔
- حقیقی دنیا کی پیچیدگی ان نمائندگیوں میں واضح ہے۔
- علم کی تخلیق کے بجائے علم کی تعمیر پر زور دیا جاتا ہے۔
- مستند کاموں کو سیکھنے کے اہم حالات میں شمار کیا جاتا ہے۔
- مواقع حقیقی دنیا کی ترتیبات یا کیس پر سیکھنے کے لئے ترتیب دیئے گئے ہیں۔
- سیکھنے والوں کو تجربے پر غور کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔
- علم کی تعمیر کو مواد یا سیاق وسباق سے الگ نہیں کیا جاتا ہے۔
- سیکھنے والوں کے درمیان سماجی مذاکرات اور تعاون کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

5.5.2 اکتساب کا طرز عملی نظریہ (Behaviurist Theory of Leaning)

طرز عمل نظریہ کی تاریخ کے طرف غور کریں تو ہمیں روسی ماہر نفسیات ایوان پائولو (Ivon Pavlov) کا نام سامنے ہے۔ ان کے مطابق طرز عمل کا تعین آزادانہ محرک رد عمل پیچیدہ انتظامات سے ہوتا ہے جو اکتساب سے اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد 1913 میں واٹسن (Watson) کے مضمون سے شروع ہونے والا دور بھی شامل ہے جسے واٹسن کا طرز عمل نظریہ کہا جاتا ہے اور اسے 1930 تک قبول کیا جاتا رہا ہے۔ اسکے بعد کے دور میں ایڈورڈ ٹولمین (Edward Tolman) ایڈون گھتری (Edwin Guthrie)، کلارک ہل (Clark Hull) اور بی ایف اسکینر (B.F.Skinner) کے مطالعات سامنے آئے جسے نیا طرز عمل نظریہ نام دیا جاتا ہے اور اسے 1960 تک قبول کیا جاتا رہا ہے۔ ان ماہرین نے اس بات پر زور دیا کہ نفسیات کی بنیاد وہ مطالعے جو سیکھنے پر جوڑ دیتے ہیں اس پر مشتمل ہے۔ ساتھ ساتھ اس بات پر توجہ کو مرکوز کیا گیا تھا کہ طرز عمل کی وضاحت مشروطیت کے اصولوں پر کی جاسکتی ہے اور نفسیات کی فعلیت کے اصول کی تعمیل کرنی پڑتی ہے اور یہ کہ ایک تصور جس کی عملی طور پر تعریف نہیں کی جاسکتی تھی اس کا مطالعہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

1960 ے بعد کا دور نیا طرز عملی نظریہ یا سماجی طرز عملی نظریہ کا دور کہا جاتا ہے۔ اس کے علمبردار البرٹ بنڈورا (Albert Bandura) اور جولین روتھر (Julian Rotter) نے وقوفی یا علمی مفاد کو شامل کیا۔

اکتساب کا طرز عملی نظریہ محرک اور رد عمل کو جوڑتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ طرز عمل اضطراب سے بڑا ہوتا ہے۔ یعنی طرز عمل ان رد عمل اور حرکات پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک جاندار کسی خاص صورت حال میں دیتا اور کرتا ہے۔ اصطلاح میں طرز عمل زیادہ تر ان اعمال کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کا مشاہدہ باہر سے کیا جاسکتا ہے۔ اکتساب کا طرز عملی نظریہ اس بات پر مرکوز ہے کہ طرز عمل کیسے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات کا بھی دعویٰ کرتا ہے کہ محرک اور طرز عمل کے درمیان تعلق قائم کرنے کے ذریعہ اکتساب میں اضافہ ہوسکتا ہے اور یہ کہ کسی بھی طرز عمل کو تقویت کے ذریعے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس نظریہ کی پیروکار یہ مانتے ہیں کہ لوگ پیدائشی طور پر اچھے یا برے نہیں ہوتے ہیں بلکہ تجربات اور ماحول انسان کی شخصیت کو تشکیل دیتے ہیں۔

طرز عملی نظریہ (Behaviorism) کی مندرجہ ذیل باتیں غور کرنے کی ہیں:

- طرز عمل کا نظریہ سیکھنے کو ان کے طرز عمل کے ساتھ مساوی کرتا ہے جن کا مشاہدہ اور پیمائش کی جاسکتی ہے۔
- طرز عملی اکتساب کے ذریعے کامیاب منتقلی کے لیے تقویت (Reinforcement) کلیدی رول ادا کرتا ہے۔
- محرک (Stimulus) اور رد عمل (Response) اور ان کے درمیان تعلق پر سخت زور رہتا ہے۔
- اکتساب سے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔
- اکتساب اس وقت ہوتا ہے جب ماحول سازگار ہوتا ہے۔ اکتساب بچے کے ماحول کے ساتھ مسلسل رد عمل کا نتیجہ ہے۔
- ایک شخص کا اکتساب اور ایک جاندار کا اکتساب دونوں برابر ہیں۔
- ایک شخص اور ایک کتے کے لئے ایک جیسے اصول درست ہیں۔
- طرز عمل پسند ماہرین (Behaviorist) اکتساب کے بجائے مشروطیت (Conditioning) لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے مطابق جاندار میں مشروطیت کے ذریعے ماحول کے رد عمل کے ذریعے اکتساب عمل میں آتا ہے۔
- اکتساب اسی وقت کہا جاسکتا ہے جب جاندار کے مشاہداتی طرز عمل میں تبدیلی نظر آتی ہے۔

طرز عملی نظریہ کے خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں

- اس نظریہ کے ماہرین جانوروں اور انسانوں دونوں کے طرز عمل کے مطالعہ کو مانتے ہیں۔
- یہ نظریہ ماحولیات پر خصوصی زور دیتا ہے۔
- مشروطیت طرز عمل کی تفہیم کی کنجی ہے جو محرکات پر مشتمل ہے اور سائنسی طریقہ سے کامیابی کے ساتھ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔
- سیکھنے کا بنیادی طریقہ موافقت ہے۔
- طرز عمل پسند ماہرین کا خیال ہے کہ علم کی اکائی علم کی نئی اکائی سے مماثلت، تفاوت یا قربت سے منسلک ہے۔

اوپر کی بحث سے یہ ظاہر ہے کہ طرز عملی نظریہ بنیادی طور پر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جانوروں کی طرز عمل کی جانچ اور مشاہدہ انسانی تعلیم کو روشن کرسکتا ہے اور یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ نفسیات کا تحقیقی موضوع ذہن نہیں بلکہ طرز عمل ہے۔ اس نظریہ کا بنیادی مقصد محرک اور رد عمل کے درمیان تعلق قائم کرنا ہے۔

5.5.3 اکتساب کا بصیرتی نظریہ (Insightful Theory of Learning)

بصیرتی اکتساب سے مراد کسی مسئلے کے حل کا اچانک احساس ہونا ہے۔ کوہلر (Kohler) تجویز کرتا ہے کہ ہر قسم کی سیکھنے کا انحصار سعی و خطا یا مشروطیت پر نہیں ہوتا بلکہ سیکھنے کے لئے وقوفی عمل کا ہی استعمال کرتے ہیں۔ وقوفی عمل کا استعمال کرتے ہوئے ہم صرف اندرونی طور پر مسئلہ اور اس کے حل کو تلاش کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں افراد یا مخلوقات تعلقات کے رد عمل سے دیکھتے ہیں نہ کی سعی اور خطا ہے۔ سب سے پہلے فرد اپنے اردو گرد کے ماحول کے مختلف حصوں کے درمیان باہمی تعلقات قائم کرتا ہے اور پوری صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اس کے بعد اسکے مطابق رد عمل ظاہر کرتا ہے یعنی سمجھ کر سیکھنا جس کا مطلب ہے صورت حال کو پوری طرح سمجھ کر سیکھنا۔

کوہلر (Kohler) نے کئی تجربات کئے یہاں دو تجربات کا ذکر بیان کیا جارہا ہے۔

کوہلر (Kohler) نے ایک تجربہ میں ایک بندر کو جس کا نام سلطان تھا کچھ دیر بھوکا رکھا اور پھر اسے ایک بڑے پنجرے میں بند کر دیا۔ اس نے چھت سے کیلے لٹکائے اور نیچے پنجرے کے فرش پر ایک ایک کونے میں ایک باکس رکھ دیا سلطان کیلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن کیلے تک نہ پہنچ سکا یعنی اسے کامیابی نہیں ملی۔ اسی پنجرے میں ایک اور باکس رکھا تھا سلطان نے اپنی ذہانت اور بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے دونوں ڈبوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا اور ان پر کھڑا ہوا اور پھر کیلے تک پہنچا یعنی کامیابی ملی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بصیرت سے سیکھا جا سکتا ہے۔

ایک اور تجربے میں کوہلر (Kohler) نے دو چھڑی رکھی تھی۔ یہ چھڑی اس طرح سے بنائی گئی تھی کہ وہ ایک دوسرے میں فٹ ہو سکے یعنی چھوٹی چھڑیوں کے ایک سرے کو لمبی چھڑیوں کے ایک سرے میں لگایا جاسکتا تھا تاکہ اسے لمبا بنایا جاسکے۔ بندر نے ساری صورت حال دیکھی اور بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے اس نے چھڑی کو جوڑ دی اور کھانے تک پہنچ گیا۔

ان تجربات سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سلطان کی طرح انسان بھی بصیرت کے بنیاد پر سیکھتے ہیں۔ ہر ایک کام یا عمل کے سیکھنے میں ہمیں بصیرت کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مختلف مسائل کا حل بھی بصیرت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کسی اونچی جگہ پر رکھی ہوئی مٹھائی صرف سلطان کے اختیار کردہ طریقے سے ملتی ہے۔

بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کے مراحل مندرجہ ذیل ہیں:

- سیکھنے والا کسی صورت حال کا ادراک کرتا ہے۔
- وہ اس ادراک پر عمل کرتا ہے اور ایک نئے ادراک میں صورت حال کی دوبارہ تعریف کرتا ہے۔
- وہ اس نئے تصور پر دوبارہ عمل کرتا ہے اور صورت حال کی دوبارہ وضاحت کرتا ہے۔
- یہ مسئلہ چلتا رہتا ہے اور آخر کار وہ اچانک مسئلہ حل کر دیتا ہے۔

بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کے معیار (Criterion)

- بصیرت سے سیکھنے کے لئے مجموعی طور پر صورت حال کا مکمل فہم ہونا ضروری ہے۔

- واضح مقصد:۔ شروع کرنے کے لئے مقصد واضح ہونا ضروری ہے۔
- عمومیت کی صلاحیت: سیکھنے والے کے پاس تعریف کے ساتھ ساتھ تعمیم کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے۔
- اچانک حل:۔ اچانک مسئلہ کا حل بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کا نشان ہے۔یعنی کسی مسئلے کا حل اچانک ہوتا ہے۔
- اشیاء کی نئی شکلیں۔ مسئلہ یا صورت حال کی بصیرت کے نتیجے میں اشیاء نئی شکلوں اور نمونوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔
- منتقلی:۔ اکتساب کی منتقلی بصیرت کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ ایک صورت حال میں سیکھے گئے اصول دوسری صورت حال پر لاگو ہوتے ہیں۔
- طرز عمل میں تبدیلی:۔ بصیرت ہمارے طرز عمل میں تبدیلی لاتی ہے۔

بصیرتی اکتساب کے قوانین(Laws of insight learning)

بصیرتی اکتساب کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

- مناسب ساخت کا قانون(Law of proper structure):
- اچھی تجرباتی ساخت کو غیر ساختہ تجربات کے مقابلہ میں آسانی کے ساتھ سیکھا جاتا ہے۔
- مماثلت کا قانون)(Law of Similarity: مماثل چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔
- قربت کا قانون(Law of Proximity): جو چیزیں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں وہ ایک ترتیب (گروپ) بناتی ہیں۔
- کلوزر کا قانون:(Law of Closure) فرد مختلف نامکمل اشیاء کو مکمل شکل میں دیکھتے ہیں۔
- تسلسل کا قانون(Law of Continuity): وہ چیزیں جس میں تسلسل ہوتا ہے آسانی سے سیکھی جاتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کے معیار کو بیان کیجیے۔

5.6 اکتساب کی اقسام(Types of Learning)

اکتساب کی اقسام(بی۔ ایف اسکنر کی تجویز کردہ سیکھنے کی سات قسمیں)

(Types of Learning (Seven types of learning is proposed by B.F. Skinner)

اسکنر (Skinner) کو آپرینٹ کنڈیشنگ (Operant Condtioning) کا موجد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کا کام تھارن ڈائک (Thorndike) کے قانون اثر یا تاثر پر مبنی تھا۔ اس اصول کے مطابق جس طرز عمل کے بعد ناخوشگوار نتائج ہوتے ہیں اس کے دہرائے

جانے کا امکان کم ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ صاف طور پر کہا تھا کہ سیکھنے کی وضاحت کے لئے کسی خاص نظریئے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی وضاحت کے لئے جسمانی متغیرات کی ضرورت ہے۔ سیکھنے کی وضاحت کرنے کے لئے انہوں نے قابل پیائش طرز عمل اور محرکات کے درمیان فعال تجربہ پر زور دیا ہے۔ انہوں نے سیکھنے کی وضاحت مندرجہ ذیل لفظوں میں کی ہے:

- جب ایک خاص محرک۔ رد عمل پیٹرن کو تقویت ملتی ہے تو فرد رد عمل کرتا ہے۔
- کمک یا تقویت نتائج ہیں جو طرز عمل کو بڑھاتے یا مضبوط کرتے ہیں۔
- مثبت کام ایک انعام یا خوشگوار نتیجہ ہے جو طرز عمل کی پیروی کرتا ہے اور نتیجے میں طرز عمل دہراتا ہے۔ اس طرز عمل کے دہرانے کا سبب بنتا ہے۔ وہیں منفی کام بھی مطلوبہ طرز عمل کی تعداد کو بڑھاتی ہے لیکن ایک مختلف طریقہ ہے اور ناخوشگوار نتیجہ سے بچا جاسکتا ہے اگر وہ شخص زیادہ کثرت سے مثبت طرز عمل کا مظاہرہ کریں۔
- سزا ایک ناخوشگوار نتیجہ ہے جو کسی خاص طرز عمل کو کرنے سے روکتا ہے یا گھٹاتا ہے۔
- تقویت کو ہٹا دیا جاتا ہے تو مشروط طرز عمل کم ہو جاتا ہے اور آخر کار غائب ہو جاتا ہے۔
- پیچیدہ کاموں مہارتوں اور معلومات کو چھوٹے ذیلی حصوں میں بانٹ کر سیکھا جاتا ہے۔
- طالب علم کے کام کو باقاعدگی سے چیک کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ بازیافت فراہم کرنا اور حوصلہ افزائی کرنا۔

اوپر میں جو نکات کا ذکر کیا ہے گیا وہ اسکنر (Skinner) کے نظریات کے اہم نکات ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اسکنر کے ذریعے پیش کی گئی سیکھنے سات اقسام کی وضاحت کیجیے۔

5.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- اکتساب تجربہ اور تربیت کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی ہے۔
- تعمیراتی نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم صرف انسانی ذہن اور دماغ کے اندر موجود ہوتا ہے۔ تعمیرات پسندی کی اصطلاح اس خیال کے طرف اشارہ کرتی ہے کہ متعلمین یا سیکھنے والا علم کو فعال طور پر تعمیر کرے کیونکہ یہ نظریہ اس خیال پر مرکوز ہے کہ انسان علم اور سیکھنے کو سیکھنے والے کے ذریعے فعال طور پر تعمیر کیا جاتا ہے۔

- اکتساب کے طرز عمل نظریہ محرک اور رد عمل کو جوڑتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ طرز عمل اضطراب سے بڑا ہوتا ہے۔
- بصیرتی اکتساب سے مراد کسی مسئلے کے حل کا اچانک احساس ہوتا ہے اور سیکھنے کے لئے وقوفی عمل کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

5.8 فرہنگ (Glossary)

اکتساب (Learning)	اکتساب تجربے کے نتیجے میں طرز عمل میں تبدیلی ہے۔
نشوونما (Development)	ترقی
طرز عمل (Behaviour)	برتائو، سلوک
رد عمل (Response)	رسپانس
عملیات (Epistemology)	Epistemology علم کا مطالعہ ہے۔
بصیرت (Insight)	آگاہی
مماثلت (Similarity)	ایک جیسا
مشروطیت (Conditioning)	کسی چیز کے اثرات
تقویت (Reinforcement)	حوصلہ افزائی کرنے کا عمل
محرک (Motivation)	حرکت میں لانے والا

5.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit end exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. اکتساب کے لفظی معنی کیا ہیں؟
2. طرز عمل میں تبدیلی کیا کہلاتی ہے؟
3. مشق اور تجربے کے نتیجے میں تبدیلی کو کیا کہتے ہیں؟
4. متعلم کے ذریعہ علم کی فعال طور پر تعمیر کون سے نظریہ کے طرف اشارہ کرتی ہے؟
5. واٹسن (Watson) کون سے نظریہ کے پیروکار ہیں؟
6. کسی مسئلے کا اچانک حل ہو جانا جس میں وقوفی عمل کا بھی استعمال ہو اس نظریہ کا نام بتائیں۔
7. سلطان نام کا بندر کس اکتسابی نظریئے سے منسلک ہے؟
8. مناسب ساخت کا قانون کس نظریے کا قانون ہے؟

9. آپرینٹ کنڈیشنگ(Operant Conditioning)کا موجد کسے سمجھا جاتا ہے؟

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. اکتساب کی تعریف لکھیے۔
2. اکتساب کے مفہوم کی وضاحت کیجئے۔
3. اکتساب کے تعمیری نظریہ کے مرکزی خیال وضاحت کیجئے۔
4. کوہلر(Kohler)کے کسی ایک تجربے کو بیان کیجئے۔
5. اوان پاولو(Ivan Pavlov)کا طرز عمل نظریہ سے متعلق ان کے خیال کو بیان کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات کا تفصیلی جائزہ لیجئے۔
2. اکتساب کے تعمیری نظریہ پر ایک تفصیلی مضمون لکھیں۔
3. اکتساب کے بصیرتی نظریہ کے مفہوم کی وضاحت کے ساتھ کلاس روم میں اس کی اطلاق پر روشنی ڈالئے۔

5.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- Chauhan, S.S (1983) Advance Educational Psychology, Vikas Publishing Pvt. Ltd. New Delhi .
- Kulshestra, S.P. (1997), Educational Psychology Raj Printer Meerut
- Mangal, S.K. (2003) Advanced Educational Psychology - Prentice Hill of India Pvt. Ltd. New Delhi
- مسرت زمانی(2001)تعلیمی نفسیات کے مختلف زاویئے۔ایجو کیشن بک ہائوس، علی گڑھ۔
- شریف خاں(2004)جدید تعلیمی نفسیات ایجو کیشن بک ہائوس علی گڑھ۔

اکائی6۔ متعلم کی خصوصیات اور ضروریات کی تفہیم

(Understanding the Characteristics and Needs of Learner)

اکائی کے اجزا

6.1 تعارف(Introduction)
6.2 مقاصد(Objectives)
6.3 متعلم کو سمجھنے کی ضرورت(Need to understand the learner)
6.4 متعلم کی خصوصیات (Characteristics of Learner)
6.5 ذہانت، رجحان اور شخصیت پر مبنی متعلم کے انفرادی اختلافات
(Individual differences of learner based on intelligence, aptitude and personality)
6.6 خصوصی ضروریات کے حامل متعلمین کو سمجھنا
(Understanding Learners with Special Needs)
6.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)
6.8 فرہنگ(Glossary)
6.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)
6.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

6.1 تمہید(Introduction)

تدریس ایک فن ہے اور اکتسابی و تدریسی عمل ایک پیچیدہ عمل ہے۔ پچھلی اکائی میں آپ نے اکتساب سے متعلق چند بنیادی معلومات جیسے اکتساب کے معنی و مفہوم، اکتساب کے اہم نظریات نیز اکتساب کے اہم اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس اکائی میں ہم تدریس و اکتساب کے مرکز و محور یعنی متعلم کے بارے میں جانیں گے۔ ہم یہ بھی سمجھیں گے کہ ایک استاد کے لیے اپنے طالب علموں کو سمجھنا کس لیے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ متعلمین کی خصوصیات اور ان کے درمیان پائی جانے والے انفرادی اختلافات کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

6.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ؛

- اساتذہ کے لئے طلباء کو سمجھنے کی ضرورت واہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- متعلمین کی خصوصیات سے واقف ہو سکیں۔
- خصوصی ضروریات کے حامل طلبا کی شناخت کر سکیں۔
- انفرادی اختلافات کے تصور اور کمرہ جماعت میں ان کے اطلاق کے قابل ہو سکیں۔

6.3 متعلم کو سمجھنے کی ضرورت (Need to understand the learner)

موجودہ دور میں متعلم کو تدریسی واکتسابی عمل کا مرکز و محور مانا جاتا ہے۔ اور اس تصور کو 'متعلم مرکوز تعلیم' کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تدریسی عمل میں طلباء کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں، ان کی دلچسپیوں، ان کے فطری رویوں، روجحانات، سیکھنے کی رفتار وغیرہ کو مرکزی اہمیت دی جانی چاہیے۔ اس سے قبل تدریسی عمل کے مرکز اساتذہ ہوا کرتے تھے اور اس طریق تعلیم کو 'معلم مرکوز تعلیم' کہا جاتا تھا جہاں تدریس کا تمام تر دارومدار استاد کی صلاحیت، اس کی ذاتی دلچسپی، اس کی پسند ناپسند پر ہوتا تھا۔

بحیثیت استاد ہماری اولین ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم اپنے طلبہ کے بارے میں جانیں۔ صرف یہ کافی نہیں ہے کہ ہم طلباء کے نام، ان کی عمر، خاندانی پس منظر وغیرہ سے واقف ہوں بلکہ ہم تھوڑا اور گہرائی میں جاکر ان کی اکتسابی دلچسپیوں اور صلاحیتوں کی کھوج کریں۔

ذیل میں ہم ان امور کا جائزہ لیں گے جس کے سبب ہم ایک بہتر استاد بن سکتے ہیں اور اپنی تدریس کو موثر بنا سکتے ہیں۔

1. طلباء کی اکتسابی قوتوں کی پہچان:

عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کئی ایک طالبعلم آرٹ اور دیگر تخلیقی مضامین میں مہارت رکھتا ہے جبکہ دوسرے طلباء سائنس ریاضی اسپورٹس وغیرہ مضامین میں دلچسپی رکھتے ہیں جو ان کی صلاحیتوں سے بہتر مناسبت رکھتے ہوں۔

امریکی ماہر نفسیات رابرٹ اسٹرلین برگ کے نظریہ کے مطابق انسان تین قسم کی ذہانت کے اقسام میں کسی ایک کس مہارت رکھتے ہیں لہذا یہ عین ممکن ہے کی استادی تمام چیزیں اپنے طلبا میں دیکھتا ہوں وہ تین اقسام یہ ہیں۔

(i) **عملی ذہانت:** وہ بچے جو عملی ذہانت میں اعلی ہوتے ہیں وہ عقلمند ہوتے ہیں اور ماحول کی تبدیلی سے جلد ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(ii) **تخلیقی ذہانت:** جو بچے اعلی تخلیقی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں وہ ایسے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں جن میں جدت پسندی، تنقیدی سوچ اور تخلیقی دریافت درکار ہوتے ہیں۔ ایسے طلبا کمرہ جماعت میں بحث و مباحثہ میں زیادہ دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں۔

(iii) **تجزیاتی ذہانت:** وہ طلبا جو اعلی تجزیاتی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں وہ ایسے کاموں کا انتخاب کرتے ہیں جن میں انہیں منصوبہ بندی تنقیدی سوچ اور تجزیہ کرنے کے مواقع ملتے ہیں اس قسم کے طلباء محنتی ہوتے ہیں اور انہیں نئ معلومات کے حصول کا شوق ہوتا ہے۔

2. طلبہ کو بحیثیت ایک فرد جانیں:

آپ بحیثیت ٹیچر اپنے طلباء کو ایک فرد کے بطور دیکھیں گے تو آپ ایک شمولیتی اور احترام سے پُر ماحول فراہم کر پائیں گے۔ اس سے طلباء کو اکتساب میں پوری طرح انہاک سے مشغول رہنے میں مدد ملتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ انھیں اپنی مشکلات اور مسائل کو کھل کر ظاہر کرنے اور ضرورت پڑنے پر اساتذہ و ساتھیوں کے تعاون حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

بعض طلبہ کمرہ جماعت میں بات کرنے میں جھجکتے ہیں ان طلبہ کو آن لائن ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے اپنے خیالات و احساسات ظاہر کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

3. طلباء کو ایسے مواقع فراہم کریں جس سے وہ اپنی اہم دلچسپیوں کی کھوج کر سکیں:

جب استاد طلبہ کی انفرادی دلچسپیوں سے واقف ہو گا تو وہ اپنے تدریسی عمل میں ایسی حکمت عملی اختیار کر سکتا ہے جو ان کی مناسبت سے ہو لیکن اس کے لیے سب سے پہلے ضروری ہے کہ طلباء خود اپنی دلچسپیوں کی کھوج کی کوشش کریں، استاد اپنے طلباء کو کھوج کے لئے وقت اور مواقع کے علاوہ رہنمائی و تعاون فراہم کرے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: طلباء کی ضرورتوں اور دلچسپیوں سے واقف ہونا کسی بھی ٹیچر کے لیے کیوں ضروری ہے؟

سوال: طلبہ کو سمجھنے کے لئے آپ بحیثیت استاد کون سا طریقہ کار اختیار کریں گے؟

6.4 متعلم کی خصوصیات (Characteristics of Learner)

اکتسابی عمل کے دوران ایک طالب علم مختلف مسائل سے گزرتا ہے جیسے شکوک و شبہات، امتحانی خوف وغیرہ، ان مسائل پر محنت مسلسل کوشش اور مشق کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔

ایک اچھے طالب علم کی چند عمومی خصوصیات ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔

- ایک اچھا طالب علم کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ نئی معلومات کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔
- نئی اطلاعات کی کھوج میں اسے مزہ آتا ہے۔
- وہ اپنے مسائل کا حل خود تلاش کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔
- ایک اور اہم خصوصیت محنت لگن اور جستجو ہے۔ جو بھی کام اسے دیا جاتا ہے وہ اسے پوری لگن اور محنت سے انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔
- وہ اپنے بڑوں بزرگوں، اساتذہ، ساتھیوں اور دیگر سبھی لوگوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا ہے۔

- ایک اچھا طالب علم جذباتی طور پر مستحکم ہوتا ہے اور سماجی مہارتوں پر اسے عبور ہوتا ہے۔
- وہ خود محرکہ کار ہوتا ہے۔
- ایک اچھے طالب علم میں ذمہ داری کا جذبہ ہوتا ہے۔
- تدریسی واکتسابی عمل میں وہ ٹیچر کا پارٹنر ہوتا ہے۔یعنی اپنے ساتھیوں کی تعلیمی سرگرمیوں کی انجام دہی میں مدد کرتا ہے۔
- ایک اچھا طالب علم تبدیلیوں سے جلد ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
- اکتساب اسی وقت مؤثر ہوتا ہے جب طالب علم میں سیکھنے کے لئے آمادگی ہو۔
- ہر طالب علم کی دلچسپیاں اور رویے مختلف ہوتے ہیں استاد کو ان کی دلچسپیوں اور رویوں کا احتساب کرتے ہوئے ان کی مناسبت سے رہنمائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
- متعلمین جب مختلف سماجی و ثقافتی پس منظر سے آتے ہیں تو انہیں گروپ میں کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے لیکن بعد میں جب وہ ماحول سے آشنا ہوتے ہیں تو پھر انہیں انفرادی طور پر کام کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔
- اظطراب یا گھبراہٹ طلباء کی ایک فطری خصوصیت ہوتی ہے یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب طلباء کسی چیز کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ایک اچھا استاد کمرہ جماعت میں ایک بہتر ماحول کے ذریعے اس کیفیت کو دور کر سکتا ہے۔
- ہر طالب علم میں کچھ نہ کچھ تخلیقی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔استاد کو چاہیے کہ اپنے طلبا کی پوشیدہ صلاحیتوں کا اندازہ لگائے اور انہیں مختلف سرگرمیوں میں مشغول رکھتے ہوئے ان صلاحیتوں کو پروان چڑھائے۔

غرض اوپر دی گئی خصوصیات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو ایک استاد تدریسی واکتسابی عمل کو مؤثر اور کارآمد بنا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: طلبہ کی چار اہم خصوصیات لکھیے۔

سوال: ایک بہتر استاد کس طرح اپنی تدریس کو موثر بنا سکتا ہے؟ طلباء کی خصوصیات کے حوالے سے بیان کیجئے۔

6.5 ذہانت، رجحان اور شخصیت پر مبنی متعلم کے انفرادی اختلافات

(Individual differences of learner based on intelligence, aptitude and personality)

اللہ تعالی کی یہ عظیم قدرت ہے کہ اس نے اپنی مخلوقات میں کسی دو کو بھی ایک جیسا نہیں بنایا۔ دنیا میں آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر

اب تک کروڑوں انسان پیدا ہوئے لیکن ایک بھی انسان ایسا نہیں ہے جو دوسرے سے مکمل طور پر مماثلت رکھتا ہوں۔ نہ صرف یہ کہ جسمانی طور پر ہر فرد الگ ہوتا ہے بلکہ نفسیاتی و جذباتی اور دیگر تمام خصوصیات میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور اسی کو ہم انفرادی اختلافات کہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم انفرادی اختلافات کی مفہوم کو چند اہم تعریفوں کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں گے اور پھر دیکھیں گے کہ تدریس و اکتساب کے عمل میں اس کی کیا اہمیت ہے۔

Drever James "انفرادی اختلافات افراد کے درمیان وہ تغیرات اور تفرقات ہیں جو ایک فرد کو دوسرے فرد سے ممتاز کرتی ہیں۔"

Marquis D.G. اور R.S. "انفرادی اختلافات تمام نفسیاتی خصوصیات، جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں، علم، عادت، شخصیت اور کرداری خصوصیات میں پائے جاتے ہیں۔"

ان دونوں تعریفوں کے مطالعے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اختلافات ہر نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن ہم یہاں ذہانت اور شخصیت پر مبنی اختلافات کے بارے میں بحث کریں گے۔

اسپرینگر گر کے مطابق "انفرادی اختلافات کی تعریف کچھ اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ ذاتی خصوصیات ہیں جو ایک طالب علم کو دوسرے طالب علم سے ممتاز کرتی ہیں۔

- **ذہانت میں انفرادی اختلافات (Individual Differences in Intelligence)**

انسان میں پائے جانے والے نفسیاتی صفات میں ذہانت بھی ایک اہم وصف ہے جو تمام تر آبادی کے بیشتر افراد میں اوسط درجے کی ہوتی ہے اور بہت کم افراد اعلی ذہانت یا ادنی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں۔ ٹرمن (Terman) نے ذہانتی سطح کے اعتبار سے افراد کو نو درجوں میں تقسیم کیا ہے جو اس طرح ہیں۔

(i) فطین (Genius)
(ii) قریب تر فطین (Near Genius)
(iii) بہت ہی اعلی (Very Superior)
(iv) اعلی (Superior)
(v) اوسط (Average)
(vi) پچھڑا (Backward)
(vii) ذہنی طور پر کمزور (Feeble Minded)
(viii) سست (Dull)
(ix) نالائق (Idiot)

ذہانت انسان کی وہ صلاحیت ہے جس سے وہ کسی چیز کو سیکھتا ہے اور پھر مناسب وقت پر مناسب طور پر اس کا اطلاق کرتا ہے۔ بینے اور سائمن

(Binet and Simon)وہ اولین ماہرین نفسیات ہیں جنہوں نے 1905 میں ذہانت کی تعریف پیش کی۔انہوں نے ذہانت کی توضیح اس طرح کی

"بہتر توضیح، بہتر تفہیم، اور موثر علت کی صلاحیت"

(Ability to appraise well, to understand well and to reason effectively)

رجحان میں انفرادی اختلافات(Individual differences in Aptitude)

کسی فرد کے کسی مخصوص کام کو کسی مخصوص وقت میں انجام دینے کی صلاحیت و طاقت ذہانت سے متعلق ہوتی ہے۔اس کے بر خلاف جب کوئی فرد کسی مخصوص کام کے لیے ٹریننگ حاصل کرتا ہے اور اس کے بعد اس مخصوص مہارت کو انجام دینے کی جو صلاحیت ہوتی ہے وہ رجحان سے متعلق ہوتی ہے۔ آسان لفظوں میں اسے اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی فرد موسیقی کی مناسب تربیت حاصل کرتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اچھا موسیقی کار بن سکے گا کیوں کہ اس کے اندر جب تک کہ پچ' لہجہ، تال جیسے موسیقی سے متعلق اہم خصوصیات کی صلاحیت نہ ہو۔

شخصیت اور انفرادی اختلافات(Personality and Individual differences)

شخصیت اور انفرادی اختلافات کا مطالعہ نفسیاتی تجزیہ کا ایک لازمی جزہے۔ہر فرد واحد اپنی شخصیت کے مختلف اوصاف کی مجموعیت میں منفرد ہے اور ہر فرد کا سماجی حالات میں الگ طرح سے برتاؤ ہوتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم شخصیت میں انفرادی اختلافات کی اہمیت و افادیت سے واقف ہوں یہ ضروری ہے کہ ہم شخصیت کے تصور سے آشنا ہوں۔

نفسیاتی ماہرین کے مطابق شخصیت کو ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کسی فرد میں مخصوص طور پر پائے جانے والے اپنے کردار اور ذہنی خصوصیات کا مجموعہ ہے۔ شخصیت کے لئے انگریزی لفظ personality رائج ہے جو ایک لاطینی لفظ parsona سے آیا ہے جس کے معنی ہیں "نقاب" جو اداکار سوانگ بھرنے کے لئے اپنے چہرے پر چڑھالیتے تھے۔

آل پورٹ(Allport)نے شخصیت کی بہت جامع تعریف بیان کی ہے۔

"شخصیت فرد کے اندر پائی جانے والی نفسیاتی وجسمانی نظاموں کی وہ حرکیاتی تنظیم ہے جو کسی فرد کو اس کے ماحول کے ساتھ مخصوص ہم آہنگی کو ظاہر کرتی ہے۔"

"Personality is the dynamic organisation within the individual of those psycho physical system that characterised his or her characteristics adjustment to the environment."

"ریمنڈ کیٹل(Raymond Cattell)نے شخصیت کی تعریف اس طرح کی "وہ خصوصیات جو کسی فرد کے برتاؤ کا پیشگی اندازہ لگاتے ہیں "

"The traits that predicts a person's behaviour."

بیرن (Baron) کے مطابق" عام طور پر اس کی تعریف اس طرح ہے کہ یہ فرد کے برتاؤ خیالات اور جذبات کے منفرد اور نسبتاً مستحکم نمونے ہیں"

It is generally defined as individuals unique and relatively stable pattern of behaviour thoughts and emotions.

اوپر پیش کی گئی تعریفوں سے شخصیت سے متعلق تین اہم نکات اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

- شخصیت میں برتاؤ سے متعلق خصوصیات اور ذہنی خصوصیات دونوں شامل ہوتے ہیں۔
- یہ ان تمام خصوصیات اور اوصاف کا مجموعہ ہوتی ہے۔
- یہ ہر فرد میں منفرد اور مخصوص ہوتی ہے۔

نفسیات کے اعتبار سے شخصیت کے اہم خصوصیات

(Important characteristics of Personality)

(i) **حرکیاتی تنظیم:** شخصیت کے نظام کے تمام نفسیاتی اجزاءیوں تو آزاد ہوتے ہیں لیکن یہ ایک دوسرے سے مل کر کام کرتے ہیں۔

(ii) **نفسیاتی جسمانی نظام:** اس نظام کے مختلف عناصر جیسے اوصاف جذبات ذہانت مزاج اخلاق وغیرہ جسم کے اعصابیت اور انڈرو کرینولوجی (Endocrinology) پر مبنی ہوتے ہیں۔

(iii) **منفرد:** ہر فرد کی شخصیت منفرد اور جداگانہ ہوتی ہے.

(iv) **مستقل نمونہ:** ہر فرد مختلف مواقع اور صورت حال میں ایک ہی طرح سے برتاؤ کرتا ہے۔

شخصیت پر اثرانداز ہونے والے عوامل (Factors affecting personality)

حقیقت میں دیکھا جائے تو شخصیت کی نشوونما میں کئی عناصر کی کارفرمائی ہوتی ہے لیکن دو عناصر اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک تو توارث اور دوسرے ماحول۔

(i) **توارث (Heredity):** جینیات (Genetics) سائنس کی وہ شاخ ہے جو جانداروں پر توارث کے اثرات کا جائزہ لیتی ہے. بنیادی طور پر ہم اپنے توارث سے ایک مخصوص شاخت کی طرف رجحان اور مخصوص طریقوں سے کام کرنے کا رجحان حاصل کرتے ہیں۔ایک مخصوص ساخت کی طرف رجحان میں خاص طور پر یہ اوصاف شامل ہوتے ہیں۔

- جسم کے ایک مخصوص وزن حاصل ہونے کا رجحان۔
- جسم کی ساخت کی ایک مخصوص قسم کی طرف رجحان
- جنس
- ظاہری شکل وصورت جیسے جلد، بالوں کی بناوٹ، رنگت، آنکھوں کی، ناک کان اور دوسرے ظاہری اعضاء کی بناوٹ۔

- اندرونی ساخت جیسے پھیپھڑوں اور دل کا سائز مکمل جسم کے تناسب میں وغیرہ۔

مخصوص طریقوں سے کام کرنے کے رجحان کے تحت درج ذیل اوصاف آتے ہیں۔

- فطری رد عمل یعنی اعصابی نظام کی کارکردگی، ذہانت، فی الفور اور سست رفتاری سے کسی چیز پر رد عمل ظاہر کرنا۔
- **حسی موثریت:** جیسے بصارت کی تیزی، سننے کی صلاحیت، بو اور چھونے کی حساسیت۔
- دل اور دوران خون کا نظام، نظام ہاضمہ، تولیدی نظام کی کارکردگی وغیرہ۔
- اینڈوکرائین نظام کی کارکردگی جیسے مختلف غدودوں سے خارج ہونے والی رطوبت کی مقدار اور ان پر قابو رکھنے کی صلاحیت وغیرہ۔
- جسمانی نشوونما کی شرح رفتار۔

(ii) ماحول(Environment)

تکنیکی طور پر ماحولیاتی عناصر مادر رحم سے ہی اپنے اثرات مرتب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جیسے حاملہ ماں کی غذائی عادات، دوران حمل جذباتی توازن، ماں کے دوران حمل صحت وغیرہ بچے پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔ پیدائش کے فوری بعد یعنی ایک ماہ سے ہی ثقافتی اثرات کا اثر بچے پر پڑنے لگتا ہے۔ جیسے جیسے بچے کی نشوونما ہوتی ہے ویسے ویسے اس کے ارد گرد ماحول سے وہ اثرات قبول کرتا جاتا ہے جو اس کی شخصیت کے اوصاف کی تشکیل کرتے ہیں۔

اب ہم چند اہم ماحولیاتی عناصر اور ان کے شخصیت پر پڑنے والے اثرات پر مختصراً بحث کریں گے۔

- **پرورش کرنے کے پیٹرن:** پیدائش کے ساتھ ہی ماں کے ساتھ بچہ کا تعامل شروع ہو جاتا ہے لہذا ابتدائی ماحولیاتی اثرات ماں کی گود ہی سے شروع ہو جاتے ہیں۔ ماں اور بچہ کے درمیان جس طرح کا تعلق ہوگا بچے کی نشوونما اسی نہج پر ہوگی۔ مثال کے طور پر ماں بچے کے ساتھ زیادہ وقت بتائے گی تو بچے کے اندر تحفظ کا احساس پیدا ہوگا جس کا اثر عمر کے آخری حصہ تک باقی رہے گا۔
- **خاندان کے ساتھ بچوں کا تعامل:**

بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے اس کی سماجی دنیا بھی ماں کی گود سے آگے بڑھ کر وسیع ہوتی جاتی ہے۔ والدین و دیگر افراد، خاندان کے بچے کے ساتھ ساتھ تعامل ان کا برتاؤ بچے کی شخصیت کی نشوونما پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔

اگر گھر کا ماحول مشفقانہ ہو، افراد کے درمیان محبت و ہمدردی ہو، بچے کو بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ سے پرہیز کرتے ہوئے نرمی و اخلاق سے پیش آیا جائے اور سزا کے بر خلاف ترغیب کے ذریعے برتاؤ میں پسندیدہ تبدیلی لائی جاتی ہے تو پھر آگے چل کر بچے کی شخصیت میں خود اعتمادی اور سماج کے تئیں بھروسہ بڑھتا ہے۔

- **اسکول:** بچے کے لیے اسکولی ماحول بھی بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے خاص طور پر استاد کا برتاؤ گفتگو کا انداز کمرہ جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیاں اکتسابی طرز وغیرہ۔ اگر اکتسابی و تدریسی ماحول بچوں کی فطرت کی مناسبت سے ہو تو بچے کی شخصیت میں مثبت اوصاف فروغ پاتے

ہیں لہٰذا اساتذہ کے لیے ضروری بلکہ لازمی ہے کہ وہ بچوں کی نفسیات سے کماحقہٗ واقفیت رکھیں،ایسی تدریسی واکتسابی حکمت عملیاں اور سرگرمیاں اختیار کریں جس سے کہ اکتساب کو آسان، دلچسپ اور موثر بنایا جاسکے۔

- **پڑوس:** بچے کے لئے پڑوس ایک بڑا ثقافتی ماحول فراہم کرتا ہے۔پڑوس کے خاندان لگ بھگ ایک جیسے ثقافتی اقدار اور پرورش کے طور طریقے رکھتے ہیں۔اسی سبب بچوں کو خاندان سے باہر نکل کر پڑوس کے ارکان سماج سے ہم آہنگ ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ بچے کے بچپن کے تجربات جو اسے اپنے پاس پڑوس سے حاصل ہوتے ہیں ہیں ان مٹ نقوش چھوڑتے ہیں۔
- **ہم عمر ساتھیوں کا گروپ:** پڑوس سے ہی ہم عمر ساتھیوں کا گروپ گروپ ابھرتا ہے۔بچوں کے لئے اپنے ہم عمر ساتھیوں کا یہ پہلا گروپ سماجی نشوونما کے اعتبار سے بہت ہی اہم ہوتا ہے۔یہیں سے بچوں کی انفرادیت پروان چڑھتی ہے یہیں سے بچہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرنے دوسروں کے طور طریقے اپنانے اور دوسروں کے خیالات کے تئیں احترام جیسے اہم اقدار سیکھتاہے.اسی گروپ کے ایک رکن کے طور پر بچہ سماج کے کے مروجہ رسوم اور معیارات پر اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے برتاؤ میں تبدیلی لاتا ہے اپنے گروپ کے ارکان کو خوش رکھ سکے۔
- **ابلاغ عامہ:** موجودہ زمانے میں ماحولیاتی عناصر میں سے جو عنصر بچوں کی شخصیت پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے وہ ابلاغ عامہ ہے۔حال حال تک ہم ٹیلی ویژن، اخبارات، میگزین، کامک وغیرہ کے اثرات سے واقف تھے لیکن دور حاضر میں انٹرنیٹ اور اسمارٹ فون کے عام استعمال سے یہ سبھی ابلاغ کی حیثیت ثانوی ہو گئی ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ کہ بچہ آنکھیں کھولتے ہی اپنے بڑوں کو اسی اسمارٹ فون کے استعمال میں مشغول پاتاہے۔اور پھر شیر خوارگی کی عمر میں ہی والدین خود اس آلہ کو بچوں کو کھلونے کے متبادل کے طور پر استعمال کے لیے دیتے ہیں۔اسمارٹ فون کے بیجا استعمال کا بچوں کی نفسیات پر اس کے منفی اثرات کی شکایت تمام ماہرین نفسیات کرتے ہیں۔

اوپر پیش کی گئی بحث سے ہم چند اہم نکات اخذ کرسکتے ہیں:

- شخصیت کے تعین میں توارث کے اثرات ماحول کے مقابلے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔
- توارثی عناصر میں تبدیلی کی گنجائش لگ بھگ ناممکن ہے لیکن مناسب ماحول فراہم کرتے ہوئے اس میں بہتری ضرور پیدا کی جاسکتی ہے۔
- مثال کے طور پر ذہانت ایک توارثی عنصر ہے جو کہ قابل تبدیل نہیں ہے لیکن بہتر تدریسی طریقوں، دلچسپ سرگرمیوں کے انعقاد اور طلباء میں محرکہ پیدا کرتے ہوئے ہم اسی ذہانت کو نکھار سکتے ہیں۔
- ماحول میں والدین، خاندان، دوست احباب، پاس پڑوس، سماج، اسکول، ہم عمر ساتھیوں اور ذرائع ابلاغ عامہ کا اپنا اپنا کردار ہوتا ہے اور یہی وہ میدان ہے جس پر پسندیدہ سمت میں ہم بچوں کی شخصیت کو پروان چڑھاسکتے ہیں۔
- چونکہ ہر بچے کی توارث اور ماحول منفرد ہوتا ہے اس لئے ان کی شخصیت کے اوصاف میں انفرادی اختلافات صاف طور پر پائے جاتے ہیں۔

الغرض، انفرادی اختلافات کو سمجھنا ہر استاد اور والدین کے لئے ضروری ہے تاکہ بچوں کی صحیح تربیت اور ان کی بہتر نگہداشت و نشونما ممکن ہوسکے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: رجحان میں انفرادی اختلافات کا کیا مطلب ہے؟

سوال: توارث سے آپ کیا مفہوم مراد لیتے ہیں؟

6.6 خصوصی ضروریات کے حامل متعلمین کو سمجھنا

(Understanding Learners with Special Needs)

خصوصی تعلیمی ضروریات کے حامل متعلمین سے مراد ایسے متعلمین جو جسمانی طور پر معذور ہوں، برتاوی، جذباتی اور ترسیل کی بے ترتیبی اور اکتسابی خامیوں کے حامل ہوں اور انہیں اضافی مدد کی ضرورت ہو، ایسے متعلمین کی تعلیمی ضروریات کو سمجھنا بے حد ضروری ہے تاکہ ان کی دشواریوں کو دور کرتے ہوئے ان کو اکتساب کے حصول کے قابل بنایا جاسکے۔ خصوصی ضروریات کے حامل طلبا سے مراد وہ طلباء ہیں جو اپنے ہم عمر ساتھیوں کے مقابلے میں انفرادی خصوصیات اور تعلیمی استعداد میں بہت زیادہ مختلف ہوں۔

خصوصی ضروریات کے حامل طلبا کو ہم پانچ درجوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

- جسمانی خامی(Physical Impairment)
- بصارت کی خامی(Visual Impairment)
- سماعت اور گفتگو کی خامی (Hearing And Speech Impairment)
- کمتر ذہنی صلاحیت(Slow Mental Ability)
- اکتسابی معذوری(Learning Disability)
- برتاوسے متعلق بے ترتیبی(Behavioural Disorder)

اس کے علاوہ ایسے بھی بچے ہوتے ہیں جو غیر معمولی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں جنہیں ہم فطین کہتے ہیں۔ ان میں بعض مخصوص استعداد کے مالک بھی ہوتے ہیں جیسے آرٹسٹ، مصور، شاعر، قلم کار، فکشن نگار وغیرہ وغیرہ۔

اوپر درج کئے گئے تمام درجوں کے طلباء کی تعلیمی ضروریات کو سمجھنا ہر استاد کے لیے لازمی ہے کیونکہ جب تک ہم ان کی ضروریات کی نشاندہی نہیں کریں گے تو پھر ہمارے لئے ان کی تعلیمی سرگرمیاں مہیا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں حق برائے تعلیم 2009 نے تمام بچوں کو تعلیم کا حق دیا ہے۔ اس قانونی حق میں وہ تمام بچے بھی شامل ہیں جو اپنے ساتھیوں سے مخصوص اسباب کی بنا پر مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہیں بھی تعلیمی سرگرمیوں میں شامل ہونے کے مواقع ملنے چاہیے۔

اب ہم مختلف درجات کے خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

- **جسمانی خامی کے حامل طلبا:**

یہ ایسے طلباء ہوتے ہیں جو کسی جسمانی خرابی یعنی چلنے پھرنے سے معذوری لنگڑا پن کے سبب دوسرے نارمل بچوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ حالانکہ اکتسابی صلاحیت میں دوسروں سے پیچھے نہیں ہوتے ہیں لیکن اپنی جسمانی خامیوں کی سبب بہت سی اکتسابی سرگرمیوں کو انجام دینے سے قاصر رہتے ہیں۔

- **بصارت کی خامی کے حامل طلبہ:**

یہ ایسے طلباء ہوتے ہیں جن کی بصارت یا تو کمزور ہوتی ہے یا پھر مکمل طور پر نابینا ہوتے ہیں۔جو طلباء مکمل نابینا ہوتے ہیں انہیں خصوصی نابیناؤں کے اسکول میں تعلیم دینا فائدہ مند ہوتا ہے۔البتہ جن کی بینائی کمزور ہوتی ہے یا بصارت میں کسی قسم کی کوئی خامی ہوتی ہے انہیں بہت ایک حد تک اصلاحی اقدامات کو بروئے کار لاتے ہوئے اکتساب کے حصول کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔استاد کو چاہیے کہ وہ ایسے بچوں کی خامی کی نشاندہی کرکے ان کے اکتسابی مسائل کو حل کرنے میں مدد کریں۔

- **سماعت اور گفتگو کی خامی کے حامل طلبا:**

تعلیمی عمل اور اکتساب میں سننا یعنی سماعت بہت ہی اہم رول ادا کرتا ہے۔ سماعت کی خامیاں اکتساب میں مداخلت کا سبب بنتی ہیں۔ سماعت کی خامی براہ راست بولنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اچھی گفتگو اچھی سماعت پر منحصر ہے ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ایسے طلباء کی نشاندہی کی جائے تا کہ ان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مناسب اقدامات کئے جاسکیں۔

سماعت کی خامی والے طلباء کی نشاندہی با آسانی ان کے برتاؤ کے مشاہدے کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

- **کمتر ذہنی صلاحیت کے حامل طلبا:**

جن بچوں کی ذہنی صلاحیت کم تر نوعیت کی ہوتی ہے ان کا تعلیمی مظاہرہ بھی کم تر معیار کا ہوتا ہے۔ ہلکی جسمانی طور پر وہ ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں لیکن اپنی ذہنی کمزوری کے سبب کمرے جماعت میں اچھی طرح ہم آہنگ نہیں ہو پاتے ہیں۔

عام طور پر یہ طلبہ تعلیمی حصول میں خراب مظاہرہ کرتے ہیں، سیکھنے کے کچھ ہی دیر بعد بھول جاتے ہیں، سبق کے دوران ان کی توجہ بھٹکتی رہتی ہے اور یہ اکثر ناکامی کے خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔

اس قسم کے طلبا کے لیے استاد کو چاہیے کی ٹھوس تجربات کے ذریعہ انہیں سمجھائیں اور سبق کو بار بار دہرائیں، مشق اور ڈرل جیسی سرگرمیاں ان کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اسے کمتر ذہنی صلاحیت کی ذہانت کی معذوری بھی کہتے ہیں۔ ذہانتی معذوری کی اصطلاح اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب کسی فرد کی سیکھنے کی صلاحیت متوقع سطح سے کم تر ہو اور وہ اپنی روز مرہ زندگی میں متعلقہ کاموں کو انجام دینے سے قاصر ہو۔

ماہرین نفسیات ذہانتی معذوری کو چار اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

- ہلکی ذہانتی معذوری(Mild intellectual disability)
- معتدل ذہانتی معذوری(Moderate intellectual disability)

- شدید ذہانتی معذوری(Severe intellectual disability)
- عمیق ذہانتی معذوری(Profound intellectual disability)

امریکن سائیکیاٹرک ایسوسی ایشن(American Psychiatric Association)کے مطابق آبادی کا تقریبا ایک فیصد حصہ ذہانتی معذوری کا شکار ہوتا ہے اور تقریبا85 فیصد لوگوں میں یہ ہلکی نوعیت کی ہوتی ہے۔

ذہانتی معذوری کے اثرات درج ذیل ہیں:

- **ذہانتی کارکردگی:** جیسے سیکھنا، فیصلہ سازی، مسائل کو حل کرنا، حافظہ اور تعلیمی مہارتوں میں خاطر خواہ کمی پائی جاتی ہے۔
- **عملی کارکردگی:** عملی کارکردگی سے مراد عمل کرنے کی صلاحیت، خود کی آزادانہ دیکھ بھال، اسکولی کام کی انجام دہی، پیسوں کو صحیح طور پر استعمال کرنا وغیرہ شامل ہیں۔
- **سماجی کارکردگی:** سماجی کارکردگی سے مراد سماج سے ہم آہنگ ہونے کے لیے درکار صلاحیتوں کا استعمال، سماج کے قاعدوں کو سمجھنا اور اس پر عمل آوری۔

ذہانتی معذوری کو مختلف ٹیسٹوں ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے جس میں سب سے زیادہ مقبول IQ ٹیسٹ ہے۔

اکتسابی معذوری(Learning Disability):

اکتسابی معذوری وہ بے ترتیبی ہے جو فرد کو؛

- زبان کو سمجھنے، بولنے اور لکھنے میں اثر انداز ہوتی ہیں۔
- ریاضی کے حسابات حل کرنے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- جسم کی حرکات پر قابو رکھنے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- راست توجہ کی مرکوزیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اکتسابی معذوریاں عام طور پر درج ذیل اقسام کی ہوتی ہیں؛

I. **ڈسلیکسیا(Dyslexia):** یہ زبان کے پروسسنگ کی بے ترتیبی ہے جو پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ڈسلیکسیا سے متاثر بچے ان مسائل سے دوچار رہتے ہیں:

- حرف اور لفظ کی شناخت
- الفاظ اور خیالات کی تفہیم
- پڑھنے میں روانی اور رفتار
- ذخیرہ الفاظ کی عام مہارتیں

II. **ڈسگرافیا(Dysgraphia):** اس سے متاثر بچے اپنے خیالات کو لکھنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ انہیں اپنے خیالات کی ترجمانی الفاظ کے ذریعہ ادا کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔

III. **ڈسکیلکولیا(Dyscalculia):** اگر بچہ ریاضی سے متعلق درکار صلاحیتوں میں کمزور ہے اور انہیں حل کرنے میں دشواری محسوس کرتا ہے تو یہ بے ترتیبی ڈسکیلکولیا کہلاتی ہے۔ ریاضی کی صلاحیتیں اور زبان کی صلاحیتیں دونوں کی نوعیت جداگانہ ہوتی ہے۔ اس معذوری کا شکار بچے تعداد کی تنظیم، علامات کو سمجھنے اور گننے کے اصول کو سمجھنے جیسے مسائل کا سامنا کرتے ہیں۔

IV. ڈسپریکسیا(**Dyspraxia**): اکتساب کی ایسی بے ترتیبی جس میں متاثرہ بچے اپنے جسم کے مختلف اعضا کی حرکات اور ان کے تال میل پر قابو رکھنے کی صلاحیت میں کمی کا شکار ہوتے ہیں ڈسپریکسیا کہلاتی ہے۔

V. ڈسفیزیا(**Dysphasia**): یہ زبان اور ترسیل کی صلاحیت پر اثرانداز ہونے والی بے ترتیبی ہے جس میں متاثرہ بچہ زبان کو سمجھنے اور پھر اسے ادا کرنے کی صلاحیت سے قاصر رہتا ہے۔ بات چیت یعنی ترسیل میں پہلے خیالات دماغ میں جمع ہوتے ہیں اور پھر صحیح الفاظ کو منتخب اور استعمال کرتے ہوئے دوسروں تک پہنچائے جاتے ہیں۔

VI. **سمعی وبصری کارکردگی کے عمل سے متعلق بے ترتیبی(Auditory and Visual Processing Disorder) :**

ماہرین نفسیات سماعت کی کارکردگی کے عمل کو receptive language سے موسوم کرتے ہیں۔ جس میں بصری کارکردگی کے عمل میں مختلف مشکلات جیسے تعداد اور حروف کو الٹ کر دیکھنا، گہرائی یا فاصلے کا صحیح اندازہ لگانا شامل ہے۔

برتاو سے متعلق بے ترتیبی(Behaviour related Disorder) :

اوپر دی گئی معذوریاں اکتساب کے عمل میں راست طور پر اثرانداز ہوتی ہیں جبکہ کئی اور معذوریاں ایسی ہیں جن کا تعلق فرد کے برتاؤ سے ہوتا ہے اور وہ بھی بچے کی اکتساب کے حصول میں مشکلات کھڑی کرتے ہیں۔

اس اکائی میں ہم اس طرح کی دو اہم بے ترتیبیوں کے بارے میں جانیں گے۔

I. **آٹزم(Autism):** اس بے ترتیبی کا پورا نام(Autism Spectrum Disorder (ASD ہے جو کہ ایک اعصابی اور ڈیولپمنٹل بے ترتیبی ہے۔ اس بے ترتیبی کا شکار بچے دوسروں سے تعامل کرنے میں بات چیت کرنے اور صحیح برتاؤ کرنے میں مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اسے ڈیولپمنٹل بے ترتیبی اس لیے کہتے ہیں کیوں کہ اس کی علامات پیدائش کے اندرون دو سال میں ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

آٹزم کی اہم خصوصیات:

- سماجی مہارتوں اور ترسیلی مہارتوں میں کمزوری
- دوسروں کے ساتھ تعلقات بنانے میں مشکلات
- محدود اور بار بار دہرائے جانے والا برتاؤ
- عجیب اور شدید قسم کی دلچسپیاں
- لسانی نشو نما میں تاخیر

- غیر لفظی ترسیل کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں مشکلات
- دوسرے بچوں کے طرح بات چیت نہ کرنا
- انگلیوں کو جنبش دینا، ہاتھوں یا جسم کے کسی حصہ کو حرکت دینا
- بار بار ایک ہی جملہ کو دہرانا
- آنکھ سے آنکھ ملانے سے اجتناب کرنا

آٹزم سے متاثرہ بچوں کی کس طرح مدد کی جائے؟(How to Help Children with Autism?)

ذیل میں چند تجاویز دی جا رہی ہیں جس سے آٹزم سے متاثرہ بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔

- صبر سے کام لیں
- بچوں کو یہ سکھائیں کہ غصے کا اظہار بغیر کسی تشدد پسند برتاؤ اختیار کئے کس طرح کریں۔
- مشتعل کرنے والا برتاؤ جیسے بار بار کسی جملے کو دہرانا، جسم کو بار بار حرکت دینا، کو اہمیت نہ دیں۔
- جسمانی سرگرمیوں کے ذریعے ان سے تعامل کریں۔
- ان سے شفقت اور احترام سے پیش آئیں۔

II. ADHD: attention deficit hyperactivity disorder

یہ بچوں میں پائی جانے والی سب سے عام اعصابی اور ڈویلپمنٹل بے ترتیبی ہے۔ اس کی علامات عام طور پر بچپن میں نمودار ہوتی ہیں اور اکثر بلوغت کی عمر تک یہ جاری رہتی ہیں۔ جو بچے اس سے متاثر ہوتے ہیں وہ توجہ مرکوز کرنے کے برتاؤ پر کنٹرول کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں اور عام طور پر وہ غیر معمولی طور پر فعال ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہو نہیں ہوتا کہ ان کی بے جا حرکات اور برتاؤ کے کیا نتائج نکلیں گے۔

ان بچوں کی عام خصوصیات اس طرح ہیں:

- دن کے اوقات میں بھی خوابوں کی دنیا میں گم رہتے ہیں۔
- بہت کچھ بھول جاتے ہیں اور اس طرح بہت ساری چیزیں کھو بھی دیتے ہیں۔
- بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔
- حد درجہ لاپرواہ ہوتے ہیں اور اس سبب بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔
- دوسروں سے میل جول رکھنے میں انہیں دلچسپی نہیں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کے ساتھ گھل مل جانے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

ADHD تین مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے:

یوں تو عمومی خصوصیات کچھ حد تک ہر قسم میں پائی جاتی ہیں لیکن جو خصوصیت زیادہ شدت سے پائی جاتی ہے اس کی بنیاد پر ان کی تقسیم کی گئی ہے۔

(i) **ADHD: Combined Type** یہ ہے سب سے عام قسم کا ADHD ہے جس میں جذباتی اور غیر معمولی فعالیت والے برتاؤ اور ساتھ میں توجہ کی غیر مرکوزیت اور اضطراب سبھی شامل ہوتے ہیں۔

(ii) **غیر معمولی فعالیت پر مبنی ADHD:** اس قسم کی اہم خصوصیت بچوں کی حد سے زیادہ بے قراری بے سکونی اور فعالیت ہوتی ہے۔

(iii) **توجہ کی غیر مرکوزیت پر مبنی ADHD :** جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس بے ترتیبی کا شکار بچے انتہائی حد تک توجہ مرکوز کرنے سے قاصر رہتے ہیں ان کی توجہ کی مدت انتہائی کم ہوتی ہے۔

ADHD کس طرح طلباء کے احتساب پر اثر انداز ہوتا ہے؟

(How ADHD Affects Students' Accountability?)

جو بچے اس سے متاثر ہوتے ہیں ان کو حصول اکتساب میں کافی مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے وہ کسی بات کو غور سے نہیں سنتے، کسی چیز پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتے اور کسی بھی کام کو انجام دینے میں سنجیدہ نہیں ہوتے اور اس کے علاوہ بے حد باتونی ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کو اکتساب کے حصول اور عام بچوں کے ساتھ تدریس کے لیے انہیں شمولیتی کمرہ جماعت ایک بہترین متبادل ہے۔ استاد کی تھوڑی سی اضافی محنت اس کے حصول اکتساب میں معاون ہو سکتی ہے۔ استاد کو چاہیے کہ ایسے بچوں کو اضافی وقت دیں۔ ان کی تعلیمی تحصیل پر مثبت رد عمل کا اظہار کریں۔ تدریسی و اکتسابی عمل کے دوران جدید ٹیکنالوجی کے وسائل کا استعمال کریں۔ ان کی توجہ کی غیر مرکزیت کے پیش نظر سبق کے دوران انہیں وقفہ دیں کہ وہ کمرہ جماعت سے باہر جا کر گھوم پھر کر آئیں۔ ان کی جانب سے کی جانے والی نظم وضبط کی خلاف ورزیوں پر سزا نہ دیں بلکہ انہیں یا تو در گزر کریں یا نرم رویہ اپناتے ہوئے تلقین کریں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اکتسابی معذوریت سے کیا مراد ہے؟

سوال: ذہانتی معذوری کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوال: آٹزم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

6.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- موجودہ متعلم مرکوز تعلیم میں تدریسی عمل میں طلباء کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں، ان کی دلچسپیوں، ان کے فطری رویوں، روجحانات، سیکھنے کی رفتار وغیرہ کو مرکزی اہمیت دی جاتی ہے۔
- امریکی ماہر نفسیات رابرٹ اسٹرلین برگ کے نظریہ کے مطابق انسان تین قسم کی ذہانت کے اقسام میں کسی ایک میں مہارت رکھتے ہیں جو عملی ذہانت، تخلیقی ذہانت اور تجزیاتی ذہانت ہیں۔
- استاد اگر اپنے طلباء کو ایک فرد کے طور پر دیکھیں گے تو وہ اپنے طلبا کو ایک شمولیتی اور احترام سے پُر ماحول فراہم کر پائیں گے۔ اس سے طلباء کو اکتساب میں پوری طرح انہماک سے مشغول رہنے میں مدد بھی ملے گی۔
- اکتسابی عمل کے دوران ایک طالب علم مختلف مسائل سے گزرتا ہے جیسے شکوک وشبہات، امتحانی خوف وغیرہ۔ ان مسائل پر محنت ، مسلسل کوشش اور مشق کے ذریعے قابو پایا جاسکتا ہے۔
- شخصیت کے لئے انگریزی لفظ personality رائج ہے جو ایک لاطینی لفظ persona سے آیا ہے جس کے معنی ہیں نقاب جو اداکار سوانگ بھرنے کے لئے اپنے چہرے پر چڑھالیتے تھے۔
- شخصیت کسی فرد میں مخصوص طور پر پائے جانے والے اپنے کردار اور ذہنی خصوصیات کا مجموعہ ہے۔
- حقیقت میں دیکھا جائے تو شخصیت کی نشوونما میں کئی عناصر کی کارفرمائی ہوتی ہے لیکن دو عناصر اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ایک تو توارث اور دوسرے ماحول۔
- شخصیت کے تعین میں توارث کے اثرات ماحول کے مقابلے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔
- توارثی عناصر میں تبدیلی کی گنجائش لگ بھگ ناممکن ہے لیکن مناسب ماحول فراہم کرتے ہوئے اس میں بہتری ضرور پیدا کی جاسکتی ہے۔
- خصوصی تعلیمی ضروریات کے حامل متعلمین سے مراد ایسے متعلمین جو جسمانی طور پر معذور ہوں، برتاوی، جذباتی اور ترسیل کی بے ترتیبی اور اکتسابی خامیوں کے حامل ہوں اور انہیں اضافی مدد کی ضرورت ہو، ایسے متعلمین کی تعلیمی ضروریات کو سمجھنا بے حد ضروری ہے تاکہ ان کی دشواریوں کو دور کرتے ہوئے ان کو اکتساب کے حصول کے قابل بنایا جاسکے۔
- ہمارے ملک میں حق برائے تعلیم 2009 نے تمام بچوں کو تعلیم کا حق دیا ہے۔ اس قانونی حق میں وہ تمام بچے بھی شامل ہیں جو اپنے ساتھیوں سے مخصوص اسباب کی بنا پر مختلف ہوتے ہیں۔
- ماہرین نفسیات ذہانتی معذوری کو چار اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔
- ہلکی ذہانتی معذوری (Mild intellectual disability)
- معتدل ذہانتی معذوری (Moderate intellectual disability)
- شدید ذہانتی معذوری (Severe intellectual disability)

- عمیق ذہانتی معذوری(Profound intellectual disability)
- ڈسلیکسیا(Dyslexia) زبان کے پروسسنگ کی بے ترتیبی ہے جو پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- اگر بچہ ریاضی سے متعلق درکار صلاحیتوں میں کمزور ہے اور انہیں حل کرنے میں دشواری محسوس کرتا ہے تو یہ بے ترتیبی ڈسکیلکولیا کہلاتی ہے۔

6.8 فرہنگ(Glossary)

تخلیقی عمل(Creative process)	اختراعی خیالات، یا تاثرات پیدا کرنے کا علمی اور تخیلاتی عمل۔
خود محرکہ کار(Self-motivated)	اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اندرونی محرکات یا حوصلہ افزائی کا حامل ہونا۔
انفرادی اختلافات (Individual differences)	وہ منفرد خصوصیات، صلاحیتیں اور خصائص جو ایک شخص کو دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔
شخصیت(Personality)	شخصیت کسی شخص کے خیالات، احساسات اور طرز عمل کے ان منفرد نمونوں کو بیان کرتی ہے جو ایک شخص کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔
اوصاف(Traits)	پائیدار خصوصیات جو کسی شخص کے رویے پر اثر انداز ہوتی ہیں اور فرد کی شخصیت کو نمایاں کرتی ہیں۔
حرکیاتی تنظیم (Dynamic organization)	ایک قابل موافق اور لچکدار نظام یا ڈھانچہ جو تبدیلی اور ترقی کے قابل ہو۔
توارث(Heredity)	جینیاتی خصائص اور اوصاف جو حیاتیاتی والدین سے اولاد میں منتقل ہوتے ہیں۔
خصوصی ضروریات کے حامل طلبا (Students with special needs)	وہ طلباء جنہیں معذوری، سیکھنے کی مشکلات، یا دیگر استثنائیات کی وجہ سے اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔
جسمانی خامی(Physical impairment)	ایسی حالت جو جسمانی کام یا حرکت کو متاثر کرتی ہے، جیسے نقل و حرکت کی محدودیت، حسی خرابی۔
اکتسابی معذوری (Learning disability)	ایک اعصابی حالت جو مخصوص علمی عمل کو متاثر کرتی ہے، جیسے پڑھنا، لکھنا، یا ریاضی، جس کے نتیجے میں معلومات کے حصول اور پروسیسنگ میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

6.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. موجودہ دور ___________ کا دور ہے۔

(a) متعلم مرکوزیت	(b) معلم مرکوزیت
(c) سماجی مرکوزیت	(d) فرد مرکوزیت

2. ایک اچھا طالب علم ___________ طور پر مستحکم ہوتا ہے۔؟

(a) معاشی	(b) مذہبی
(c) جذباتی	(d) ان میں کوئی نہیں

3. فرد کی ذہانت اس کے ___________ کا حصہ ہے۔

(a) توارث	(b) کوشش
(c) تعلیم	(d) ماحول

4. لفظ personality کا ماخذ ___________ زبان ہے۔

(a) عربی	(b) رومن
(c) لاطینی	(d) یونانی

5. سماعت کی خامی بچہ کی ___________ پر اثرانداز ہوتی ہے۔

(a) بصارت	(b) ذہانت
(c) گفتگو	(d) توجہ مرکوزیت

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. شخصیت کی کوئی دو تعریفیں بیان کیجیے۔
2. توارث کے کیا معنی ہیں؟
3. انفرادی اختلافات کے تصور کی وضاحت کریں۔
4. مطالب مرکوز تعلیم سے آپ کیا مفہوم مراد لیتے ہیں؟
5. جسمانی خامی کی کوئی دو مثالیں پیش کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. شخصیت کی نشوونما پر کون سے عوامل اثرانداز ہوتے ہیں؟ بیان کیجیے۔
2. ایک اچھے طالب علم میں کون سی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟
3. کمتر ذہنی صلاحیت کے طلباء کو اکتساب میں کون سی مشکلات پیش آتی ہیں؟
4. اکتسابی معذوریت سے کیا مراد ہے؟ اکتسابی معذوریت کی کوئی دو اہم اقسام پر نوٹ لکھیے۔
5. ADHD پر تفصیلی بحث کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات

1. a 2. c 3.a 4. c 5.c

6.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mishra, R. C. (2013). Understanding Learners in Open and Distance Education. Vardhaman Publishing.
2. Saraf, R. M. (2014). Educational Psychology. Himalaya Publishing House.
3. Kaur, A. & Sharma, M. (2014). Psychology of Learning for Instruction. V.K. (India) Enterprises.
4. Chauhan, S. S. (2012). Human Development and Learning. S. Chand Publishing.
5. Sharma, A., Sharma, R., & Sood, K. (2017). Inclusive Education in India. Vikas Publishing House.
6. Agrawal, J. C. (2017). Educational Psychology. Vikas Publishing House.
7. Mangal, S. K. (2014). Educational Psychology: Theory and Practice. PHI Learning Private Limited.
8. Vashist, V. K., & Jindal, V. K. (2018). Psychology of Learning and Development. Kalyani Publishers.
9. Srivastava, S. (2014). Educational Psychology: A Cognitive View. Vikas Publishing House.
10. Sharma, R. S. (2018). Understanding the Child with Special Needs: A Comprehensive Guide to Special Education. Sage Publications India.

اکائی 7 ۔ اکتسابی عمل اور اکتسابی منحنی

(Process of Learning and Learning Curve)

اکائی کے اجزا

7.0 تمہید (Introduction)

7.1 مقاصد (Objectives)

7.2 اکتساب / سیکھنے کا عمل (Process of Learning)

7.3 سیکھنے کے عمل کی تعریف (Definition of Learning Process)

7.4 سیکھنے کے عمل کی خصوصیات (Characteristics of Learning Process)

7.5 سیکھنے کی عمل کی سطح (Levels of Learning Process)

7.6 اکتسابی یا سیکھنے کی منحنی (Learning Curve)

7.7 اکتسابی منحنی یا سیکھنے کی منحنی بنانا (Constructing the Learning Curve)

7.8 سیکھنے کی منحنی کی خصوصیات (Characteristics of the Learning Curve)

7.9 سیکھنے کے پٹھار (Learning Plateaus)

7.10 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

7.11 فرہنگ(Glossary)

7.12 اکائی کے اختتام کی سر گرمیاں(Unit End Exercises)

7.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

7.0 تمہید(Introduction)

اکتساب یا سیکھنا ایک عالم گیر اور مسلسل عمل ہے۔ فرد جہاں کہیں بھی ہوتا ہے سیکھتا ہے، پیدائش سے موت تک سیکھنے کا یہ عمل جاری رہتا ہے۔ تجربہ اور تعلیم کے ذریعے سیکھ کر فرد اپنے طرز عمل میں تبدیلی کرتا ہے۔اس طرح سیکھنا نتیجہ خیز عمل ہے، جس کے ذریعے فرد کی معلومات، مہارتوں اور رویے میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ماہرین نفسیات کے نقطہ نظر سے سیکھنے کا تب تک کوئی مطلب نہیں جب تک کہ انسان کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔انسانی نشوونما کے عمل کا مطالعہ کرنے پر ماہرین نفسیات اس نتیجے پر پہنچے کہ انسان کچھ کام فطری

طور پر کرتا ہے، جیسے؛ سانس لینا، پلک جھپکانا، دیکھنا، سننا، چلنا، پھرنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جسے وہ اپنی جسمانی اور ذہنی نشو ونما کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کرنے لگتا ہے، جیسے؛ بھوک لگنے پر غذا کی تلاش کرنا، خطرہ محسوس ہونے پر وہاں سے بھاگنا! ان سب کاموں کو ماہرین نفسیات بنیادی جبلتی طرز عمل کہتے ہیں۔ یہ سبھی کام انسان کو سیکھنے نہیں پڑتے اس لیے انہیں غیر تحصیلی یا غیر اکتسابی عمل (Unlearned Actions) کہتے ہیں۔ جذبات کا برجستہ اظہار جیسے؛ رونا اور ہنسنا وغیرہ بھی غیر تحصیلی عمل کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کام ایسے ہیں جس کی تحصیل انسان اپنے فطری اور سماجی ماحول کی اساس پر کرتا ہے، جیسے؛ پیڑ پر چڑھنا، پانی میں تیرنا اور کسی مخصوص زبان کا بولنا وغیرہ۔ ان سبھی کاموں کو ماہرین نفسیات تحصیلی عمل کہتے ہیں اور ان کاموں کو حاصل کرنے کے عمل کو سیکھنا یا اکتساب کہتے ہیں۔ سیکھنے کی رفتار ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ ہر ترقی پذیر عمل کی طرح سیکھنے کے عمل میں بھی تغیر ہوتا ہے۔ معلومات، مہارتوں ،رویے اور عادتوں کو سیکھنے کے عمل میں فرد کی سیکھنے رفتار ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی ہے۔ سیکھنے کے عمل میں تحصیل کی رفتار یا ترقی کی نوعیت کیسی ہوتی ہے، اسے ترسیمی خاکہ پر نقش کرکے پیش کیا جاسکتا ہے۔ اکتسابی ماحصل اور اسے حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کی اساس پر اس طرح کی پیش کش کے طریقے کو اکتسابی منحنی کہتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم اکتساب کا عمل اور اکتسابی منحنی کا مفہوم، خصوصیات، اکتساب کی سطحیں، اکتسابی منحنی بنانے کا طریقہ، سیکھنے کے پٹھار اور انہیں دور کرنے کی تراکیب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

7.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سیکھنے کے مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔
- سیکھنے کی تعریف بیان کر سکیں۔
- سیکھنے کی خصوصیات کی فہرست سازی کر سکیں۔
- سیکھنے کی مختلف سطحوں پر بحث کر سکیں۔
- سیکھنے کی منحنی کا مفہوم اور اس کی تعریف بیان کر سکیں۔
- سیکھنے کی منحنی کے اقسام واضح کر سکیں۔
- سیکھنے کی منحنی کی خصوصیات پر روشنی ڈال سکیں۔
- سیکھنے کے پٹھار کا تصور واضح کر سکیں۔
- سیکھنے کے پٹھار کی وجوہات پر بحث کر سکیں۔
- سیکھنے کے پٹھار کو کم کرنے یا دور کرنے کی تراکیب بیان کر سکیں۔

7.2 سیکھنے کا عمل (Process of Learning)

سیکھنا (اکتساب / اکتساب) انسان کی پیدائشی خصلت ہے۔ پیدائش کے کچھ ماہ کے بعد ہی بچہ جن لوگوں کے ربط میں آتا ہے ان کی

سر گرمیوں کی تقلید کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تھوڑا بڑا ہونے پر بچہ جو کچھ بھی نیا دیکھتا ہے، اس کے بارے میں کیا؟ کیوں؟ اور کیسے؟ جیسے سوالات کرنے لگتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آس پاس کی چیزوں اور عناصر، عوامل کا علم حاصل کرتا ہے۔ تھوڑا اور بڑا ہونے پر اسے اسکول بھیجا جاتا ہے جہاں پر وہ مختلف مضامین کا علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف سر گرمیوں کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ علم نفسیات میں سیکھنے کا مفہوم کچھ مختلف اور وسیع ہوتا ہے۔ نفسیات میں لفظ سیکھنا کا استعمال دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ ایک عمل (Process) اور دوسرا نتیجہ (Product) کے طور پر۔ عمل کے طور پر سیکھنے کا مطلب اس عمل سے ہوتا ہے جس کے ذریعے انسان نئے نئے حقائق کا علم حاصل کرتا ہے اور نئی نئی سر گرمیوں کو کرنا سیکھتا ہے۔ نتیجے کے طور پر سیکھنے کا مطلب انسان کے اس طرز عمل میں تبدیلی سے ہوتا ہے جو نئے نئے حقائق کی جانکاری اور نئی نئی سر گرمیوں کی تربیت کے نتیجے کے طور پر واقع ہوتی ہے۔ ماہرین نفسیات کے نقطہ نظر سے سیکھنے کا تب تک کوئی مطلب نہیں جب تک کہ انسان کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ انسانی نشوونما کے عمل کا مطالعہ کرنے کے بعد ماہرین نفسیات اس نتیجے پر پہنچے کہ انسان کچھ کام فطری طور پر کرتا ہے، جیسے؛ سانس لینا، پلک جھپکانا، دیکھنا، سننا، چلنا، پھرنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جنھیں وہ اپنی جسمانی اور ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کرنے لگتا ہے، جیسے؛ بھوک لگنے پر غذا کی تلاش کرنا، خطرہ محسوس ہونے پر وہاں سے بھاگنا، وغیرہ۔ ان سب کاموں کو ماہرین نفسیات بنیادی جبلتی طرز عمل (Instinctive Behaviour) کہتے ہیں۔ یہ سبھی کام انسان کو سیکھنے نہیں پڑتے اس لیے انہیں غیر تحصیلی یا غیر اکتسابی عمل (Unlearned Actions) بھی کہتے ہیں۔ جذبات کا برجستہ اظہار جیسے؛ رونا اور ہنسنا وغیرہ بھی غیر تحصیلی عمل کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کام ایسے ہیں جن کی تحصیل انسان اپنے فطری اور سماجی ماحول کی بنیاد پر کرتا ہے، جیسے؛ پیڑ پر چڑھنا، پانی میں تیرنا اور کسی مخصوص زبان کا بولنا وغیرہ۔ ان سبھی کاموں کو ماہرین نفسیات تحصیلی عمل کہتے ہیں اور ان کاموں کو حاصل کرنے کے عمل کو سیکھنا یا اکتساب کہتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: سیکھنے کے عمل سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجیے۔

7.3 سیکھنے کے عمل کی تعریف (Definition of Process of Learning)

ماہرین نفسیات وڈورتھ (Woodworth) کے مطابق؛ "نئے علم اور نئی سر گرمیوں کو حاصل کرنے کا عمل سیکھنے کا عمل ہے"۔

"The Process of acquiring new knowledge and new responses is the process of learning".

گیٹس اور دیگر (Gates and others) کے لفظوں میں؛ "سیکھنا تجربہ اور تربیت کے ذریعے طرز عمل میں ہونے والی اصلاحی تبدیلی ہے"۔

"Learning is the modification of behaviour through experiences and training".

ماہر نفسیات اسکینر (Skinner) کے مطابق انسان عمل میں تبدیلی کے لیے طرز عمل تبدیل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے ذریعے اپنے ماحول کے ساتھ ہم آہنگی (مطابقت) کرتا ہے۔ ان کے لفظوں میں؛ "سیکھنا وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان ترقی پذیر طرز عمل کو قبول کرتا ہے"۔

".Learning is a process of progressive behaviour adaptation"

بلیئر، جونس اور سمپسن (Blair, Jones and Simpson) کے مطابق؛ نہ تو صرف طرز عمل میں تبدیلی ہی سیکھنا ہے اور نہ ہی صرف طرز عمل میں تبدیلی کے ذریعے ماحول کے ساتھ مطابقت کرنا ہی سیکھنا ہے، بلکہ ان کے مطابق سیکھنے کے ذریعے انسان کو ان سب کے ساتھ ساتھ آگے پیش آنے والے حالات کا سامنا کرنے میں بھی ماہر ہونا چاہئے۔ ان کے لفظوں میں؛ "طرز عمل میں کوئی ایسی تبدیلی جو تجربہ کے نتیجے میں ہوتی ہے اور جو انسانوں کو آگے آنے والے حالات کا خصوصیت سے سامنا کرنے میں مددگار ہوتی ہے اسے سیکھنا کہتے ہیں"۔

"-Any change of behaviour which is a result of experience and which causes people to face later situations differently, may be called learning ".

ماہرین نفسیات کے مندرجہ بالا خیالات کی بنیاد پر خلاصہ کے طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ انسان صرف تجربہ اور تربیت کے ذریعے ہی نہیں سیکھتا بلکہ تجربہ، تدریس، تربیت اور مطالعہ وغیرہ دیگر طریقوں سے بھی سیکھتا ہے۔ انسان جو کچھ بھی نیا سیکھتا ہے اسے بہت دنوں تک محفوظ رکھتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اس سیکھے ہوئے علم اور مہارت کا استعمال کرتا ہے، نتیجتاً اپنے طرز عمل کو صحیح سمت فراہم کرتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ سیکھنے کا مطلب تجربہ تدریس اور مطالعہ وغیرہ کسی بھی طریقے سے نئے نئے حقائق کا علم حاصل کرنا، نئی نئی سرگرمیوں کو انجام دینا، انہیں بہت دنوں تک یاد رکھنا، ضرورت کے مطابق ان کا استعمال کرنا اور اس طرح اپنے طرز عمل کو صحیح سمت فراہم کرنا ہے۔

7.4 سیکھنے کے عمل کی خصوصیات (Characteristics of Process of Learning)

ماہرین نفسیات نے انسان کے سیکھنے کے عمل اور اس کے نتیجے کے تعلق سے مندرجہ ذیل حقائق عیاں کیے ہیں، انہی کو سیکھنے کے عمل کی خصوصیات کہتے ہیں۔ یہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. **سیکھنا انسان کی پیدائشی خصلت ہے:۔** سیکھنا انسان کی پیدائشی جبلت ہے، یہ بات دیگر ہے کہ کسی انسان میں یہ جبلت شدید ہوتی ہے، کسی میں عام ہوتی ہے اور کسی میں کم ہوتی ہے۔ ہم سبھی جانتے ہیں کہ انسان میں پیدائش سے ہی تقلید کی عام جبلت ہوتی ہے ۔ وہ پیدائش کے کچھ ماہ بعد ہی اپنی نسل کے لوگوں کی سرگرمیوں کو تقلید کے ذریعے سیکھنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان میں تجسس کی بنیادی جبلت ہوتی ہے، جو بھی نئی چیز یا عمل وہ دیکھتا ہے اس کے بارے میں کیا؟ کیوں؟ اور کیسے؟ جیسے سوالات کرنے لگتا ہے ۔ ذہانت جو انسان کو براہ راست اور بالواسطہ سب کچھ جاننے میں اس کی مدد کرتی ہے انسان کی سب سے عظیم خداداد صلاحیتوں میں سے ایک ہے۔

2. **سیکھنا عمل اور نتیجہ دونوں ہے:۔** انسان مشاہدہ، تدریس، تربیت اور مطالعہ وغیرہ متعدد طریقوں سے سیکھتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے سیکھنا ایک عمل ہے اور سیکھنے کا تب تک کوئی مطلب نہیں جب تک کہ اس سے انسان کے طرز عمل (طبعی اور ذہنی) میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ طرز عمل میں تبدیلی کے نقطہ نظر سے سیکھنا اس عمل کا نتیجہ ہے۔

3. **سیکھنا ایک بامقصد عمل ہے:۔** دنیا کی تمام مخلوقات حالات کے ساتھ مطابقت کرنے کے لیے اپنے طرز عمل میں تبدیلی لاتی ہیں۔ اس میں انسان بھی شامل ہے۔ لیکن انسان کے سیکھنے کے پیچھے دیگر مقاصد بھی ہوتے ہیں۔ سماج میں ہم آہنگ ہونے کے لیے وہ سماج کی زبان، طرز عمل، آداب اور طریقہ کار سیکھتا ہے۔ سماج میں عزت حاصل کرنے کے لیے وہ اپنی ثقافت، مذہب، فلسفہ واقدار سیکھتا ہے۔ اپنی اقتصادی ترقی کے لیے حرفت و تجارت کی مہارتیں بھی سیکھتا ہے۔

4. **سیکھنے کا عمل تاحیات جاری رہتا ہے:۔** عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسان پیدائش سے کچھ وقت بعد تک عام طرز عمل سیکھتا ہے اور مکتب، مدرسہ و تعلیمی اداروں میں مخصوص علم کی تحصیل کرتا ہے، لیکن حقیقت میں انسان تاحیات سیکھتا ہے۔ سوال اٹھتا ہے کیسے؟ بالکل واضح ہے زندگی میں وہ مختلف افراد کے ربط میں آتا ہے اور مختلف حالات سے ہو کر گزرتا ہے، جن سے وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ لازمی طور پر سیکھتا رہتا ہے۔

5. **سیکھنے کے عمل میں تین اجزاء شامل ہیں:۔** سیکھنے کے عمل کا سب سے پہلا جز ہے نئے علم یا مہارتوں کو سیکھنا، دوسرا جز ہے اس علم یا مہارت کو بہت دنوں تک بنائے رکھنا اور تیسرا جز ہے ضرورت پڑنے پر اس علم یا مہارت کا استعمال کرنا۔

6. **سیکھنا ایک مرحلہ وار عمل ہے:۔** انسان کے سیکھنے کے عمل کا ایک مرحلہ ہوتا ہے۔ ابتدا میں صرف مشاہدہ یا سماعت یا مطالعہ کے ذریعے سیکھتا ہے جسے حافظے کی سطح پر اکتساب کہتے ہیں۔ کچھ بڑا ہونے پر وہ اپنے ذہن کا استعمال کرتا ہے اور حقائق کو سوچ سمجھ کر استعمال کرتا ہے جسے تفہیم کی سطح پر اکتساب کہتے ہیں۔ جب انسان اپنی ذہانت کے ساتھ ساتھ عقل و شعور کا استعمال کرتا ہے اور کسی بھی بات کو منطقی بنیاد پر ہی قبول کرتا ہے، تو اس سطح کے سیکھنے کو تفکر کی سطح پر سیکھنا کہتے ہیں، یہ سیکھنے کی اعلیٰ سطح ہوتی ہے۔

7. **سیکھنا توارث اور ماحول دونوں پر منحصر کرتا ہے:۔** انسان کیا سیکھتا ہے؟ اور کتنا سیکھتا ہے؟ یہ اس کے توارث اور ماحول دونوں پر انحصار کرتا ہے۔ پیدائش سے ہی انسان سیکھنے کی صلاحیت (جسم، دماغ اور ذہنی صلاحیتیں) لے کر پیدا ہوتا ہے اور ماحول سے وہ سیکھنے کے اسباب حاصل کرتا ہے۔ یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ انسان کی خداداد صلاحیتوں کی نشوونما عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ جیسے جیسے اس کی یہ جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں پختہ ہوتی جاتی ہیں ویسے ویسے اس میں سیکھنے کی استعداد بڑھتی جاتی ہے۔ سیکھنے کے لیے پختگی اولین ضرورت ہے۔

8. **سیکھنے کے عمل میں سابقہ تجربات کی اہمیت ہوتی ہے:۔** انسان سب کچھ ایک دن میں نہیں سیکھ جاتا۔ وہ اپنی جسمانی اور ذہنی استعداد، اپنے ماحول (قدرتی اور سماجی) اور تعلیم کے ذریعے رفتہ رفتہ سیکھتا ہے اور پہلے سیکھے ہوئے علم کی بنیاد پر آگے سیکھتا ہے۔

9. **سیکھنے میں تقویت کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے:۔** تحریک انسانی طرز عمل کی روح ہے۔ یہ وہ قوت ہے جس کے ذریعے انسان مطلوبہ سمت میں کچھ کرنے کے لیے متحرک ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ انسان جتنا زیادہ متحرک ہوگا اتنی ہی رفتار سے سیکھے گا ،اور اس کا یہ سیکھنا اتنا ہی زیادہ مستحکم ہوگا۔

10. **سیکھنے میں اطمینان اور تسکین کی اہمیت ہوتی ہے:۔** عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ سیکھنے کے عمل میں بچہ جب صحیح رد عمل کرتا ہے تو اسے بہت اطمینان حاصل ہوتا ہے، اسے بہت زیادہ تسکین ہوتی ہے، جو اسے آگے بڑھنے کے لیے حوصلہ فراہم کرتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: سیکھنے کے عمل کی خصوصیات بیان کیجیے۔

7.5 سیکھنے کے عمل کی سطحیں(Levels of Learning Process)

انسان تاحیات سیکھتا ہے۔ سیکھنے کے عمل میں انسان سب سے پہلے کسی چیز، عمل یا حقائق کی جانکاری حاصل کرتا ہے، پھر اسے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور آئندہ زندگی میں ضرورت پڑنے پر اس کا استعمال کرتا ہے۔ سیکھنے کا تب تک کوئی مطلب ہی نہیں جب تک زندگی میں اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ سیکھنے کے عمل کے بارے میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ انسان اپنے سیکھے ہوئے علم اور مہارتوں کی بنیاد پر نئے حقائق دریافت کرتا ہے۔ سیکھنے کے اس ذہنی عمل کو ماہرین نفسیات نے تین سطحوں میں تقسیم کیا ہے، ان کو ہی سیکھنے کی سطح کہتے ہیں ۔یہ سطحیں ؛ حافظہ کی سطح (Memory Level)، تفہیم کی سطح (Understanding Level)اور غور وفکر کی سطح (Reflective Level)ہیں۔ سیکھنے کی ان تینوں سطحوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. **حافظہ کی سطح پر سیکھنا(Learning at Memory Level):۔** جب سیکھنے والا کسی چیز، عمل یا حقائق کا علم بغیر سوچے سمجھے براہ راست حاصل کرتا ہے، تو اس طرح کے سیکھنے کو حافظہ کی سطح پر سیکھنا کہتے ہیں۔ چونکہ اس طرح کے سیکھنے میں انسان غور وفکر نہیں کرتا ہے اس لیے اسے بغیر غور وفکر کے سیکھنا(Thoughtless Learning) بھی کہتے ہیں۔ حافظہ کی سطح پر سیکھنے میں مندرجہ ذیل چار مراحل ہوتے ہیں۔

(i) **ادراک(Perception):۔** سیکھنے والا سب سے پہلے کسی چیز عمل یا حقائق کا علم حواس کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ اس عمل میں اس چیز، عمل یا حقائق کی تصویر، عکس یا نقش اس کے لاشعور ذہن میں یکجا ہو جاتے ہیں۔ اسے نفسیات کی زبان میں ادراک کہتے ہیں۔

(ii) **ذہن نشیں کرنا(یاد رکھنا)(Retention):۔** انسان کے لاشعور ذہن میں کسی چیز، عمل یا حقائق سے متعلق ان نقوش کو ذہن میں

بنائے رکھنے کو نفسیات کی زبان میں حافظہ کہتے ہیں۔ یہ حافظہ کم وقت کے لیے، طویل مدت کے لیے یا زندگی بھر کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ یہ قوت انسان کی عمر، پختگی، جسمانی اور ذہنی صحت، دلچسپی، رجحان اور اس کے ماحول پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لیے یہ قوت مختلف لوگوں میں مختلف ہوا کرتی ہے۔

(iii) **دہرانا(Recall):۔** ذہن نشیں کیے گئے تجربات کو دوبارہ شعوری ذہن میں لانے اور ان کا اظہار کرنے کو نفسیات کی زبان میں دہرانا یا بازیافت (Recall) کہتے ہیں۔ یہ قوت بھی مختلف لوگوں میں مختلف ہوا کرتی ہے۔ ذہن نشین کیے گئے تجربات کو دوبارہ شعوری ذہن پر واپس لانے میں ناکام ہونے کو ہی بھولنا یا نسیان (Forgetting) کہتے ہیں۔

(iv) **شناخت کرنا(Recognition):۔** ذہن نشین کیے گئے تجربات کو شعوری ذہن میں لا کر ان تجربات کو سابقہ معلومات کی بنیاد پر تفریق، امتیاز، تجزیہ وترکیب کے ذریعے انہیں بالکل واضح طور پر سمجھ کر اس کا اظہار کرنے کو نفسیات کی زبان میں شناخت کرنا یا قدر افزائی کرنا کہتے ہیں۔ یہ شناخت جزوی طور سے بھی ہو سکتی ہے اور کلی طور سے بھی ہو سکتی ہے۔

کسی بھی سیکھنے والے میں مندرجہ بالا چار عمل جتنے بہتر طریقے سے ہوتے ہیں، حافظہ کی سطح پر سیکھنا اتنا ہی زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ ابتدا میں بچے عموماً اسی سطح پر اکتساب کرتے ہیں۔ اس سطح پر سیکھنے کے لیے سیکھنے والے کو غور وفکر نہیں کرنا پڑتا۔ چونکہ وہ صرف مشینی طور سے حقائق کو حاصل کرتا ہے، اس لیے اسے سب سے کم درجہ کا سیکھنا کہتے ہیں۔

2. **تفہیم کی سطح پر سیکھنا(Learning at Understanding Level):۔** جب سیکھنے والا کسی چیز، عمل یا حقائق کا علم سوچ سمجھ کر حاصل کرتا ہے تو اس طرح کے سیکھنے کو تفہیم کی سطح پر سیکھنا کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس طرح کے سیکھنے میں انسان ذہن کا استعمال کرتا ہے اور غور وفکر کرتا ہے، اس لیے اسے تفکراتی اکتساب (Thought Full Learning) بھی کہتے ہیں۔ کسی انسان کو کسی چیز کی کتنی معلومات ہو چکی ہے اس کی جانکاری اس بات سے ہو سکتی ہے کہ وہ اس سے ملتی جلتی چیزوں سے اس چیز کا امتیاز و تفریق کر سکے۔ تفہیم کی سطح پر سیکھنے میں مندرجہ ذیل مراحل شامل ہوتے ہیں۔

i. سیکھنے والا سیکھی جانے والی چیز، عمل یا حقائق کو اپنی سابقہ معلومات کی بنیاد پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔
ii. سیکھے جانے والی چیز، عمل یا حقائق کا تجزیہ کرتا ہے، وجوہات اور نتائج میں تعلق قائم کرتا ہے۔
iii. اس میں مخفی حقائق کی دریافت کرتا ہے۔
iv. اس سے ملتے جلتے حقائق سے اس کی تفریق کرتا ہے۔
v. انہیں اپنے لفظوں میں بیان کرتا ہے۔
vi. نئے حالات میں اس کا صحیح طریقے سے استعمال کرتا ہے۔

سیکھنے والا مندجہ بالا عمل کو جتنے صحیح طریقے سے کرتا ہے اس کی تفہیم کی سطح پر سیکھنا اتنا ہی اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔ اس سطح پر سیکھنے میں سیکھنے والے کو کافی ذہنی ورزش کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ اس طرح سے سیکھنے میں وہ اپنی سابقہ معلومات کی بنیاد پر نئے علم کو حاصل کرتا ہے،

اس لیے یہ حافظہ کی سطح پر سیکھنے سے بہتر سیکھنے کی سطح تسلیم کی جاتی ہے۔اس طرح سے سیکھا گیا علم حافظے کی سطح پر سیکھے گئے علم کے مقابلے زیادہ وقت تک محفوظ رہتا ہے۔ اکثر یہ تاحیات قائم رہتا ہے۔ لیکن یہ غور وفکر کی سطح پر سیکھنے کے لحاظ سے کم درجے کا سیکھنا ہے۔

3. **غور وفکر کی سطح پر سیکھنا(Learning at Reflective Level):-** جب سیکھنے والے کو کسی مشکل چیز کو سمجھنے کے لیے غور وفکر کرنا پڑتا ہے تو اس طرح کے سیکھنے کو غور وفکر کی سطح پر سیکھنا کہتے ہیں۔ جہاں تک غور وفکر کی بات ہے یہ تو تفہیم کی سطح پر بھی کرنا پڑتا ہے، لیکن جب سیکھنے کے لیے علم کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہونا پڑے تو اسے غور وفکر کی سطح پر سیکھنا کہتے۔ چونکہ اس سطح کے سیکھنے میں تفکرات کے نتیجے اہم ہوتے ہیں، اس لیے بھی اسے غور وفکر کی سطح پر سیکھنا کہتے ہیں۔

غور وفکر کی سطح پر سیکھنا عموماً مسائل پر مرکوز ہوتا ہے اور اس میں حافظہ اور تفہیم دونوں سطح کا سیکھنا بھی شامل ہے۔ اس سطح کا اکتساب عام طور سے مندرجہ ذیل مراحل میں ہوتا ہے۔

i. سب سے پہلے سیکھنے والا مسئلہ کی ساخت (نوعیت) کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ii. اس کے بعد وہ اپنی سابقہ معلومات کی بنیاد پر اس مسئلہ کے حل کی تراکیب سوچتا ہے، حقائق کی بنیاد پر کچھ ذیلی مفروضات قائم کرتا ہے۔

iii. اس کے بعد وہ ایک کے بعد دیگر تراکیب کا استعمال کرتا ہے، صحیح تراکیب کا انتخاب کرتا ہے اور غیر موزوں تراکیب کو چھوڑ دیتا ہے۔

iv. آخر میں ان کی صداقت کی آزمائش کرتا ہے۔

غور وفکر کی سطح پر سیکھنے والا اپنی دونوں سطح (حافظہ و تفہیم) کے سیکھے ہوئے علم اور مہارت کا استعمال کرتا ہے۔ اس لیے اس سطح کا سیکھنا اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ سیکھنے والے کی اس کے متعلق سابقہ معلومات کتنی واضح ہیں۔ چونکہ اس طرح سیکھنے میں سیکھنے والا خود کر کے سیکھتا ہے اور استدلال کی بنیاد پر سیکھتا ہے، اس لیے یہ اعلیٰ سطح کا سیکھنا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح حاصل علم اور مہارتیں مستحکم ہوتی ہیں۔ یہ زندگی کے مسائل کو حل کرنے، نئی تخلیق اور نئی نئی دریافتوں کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس سطح پر سیکھنا اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب بچہ حافظہ اور تفہیم کی سطح پر اکتساب کر چکا ہوتا ہے یعنی اسے موضوع کے متعلق سابقہ معلومات ہوتی ہیں اور وہ غور وفکر و استدلال کے عمل میں ماہر ہو۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: غور وفکر کی سطح پر سیکھنے کے مراحل بیان کیجیے۔

7.6 اکتسابی منحنی یا سیکھنے کی منحنی (Learning Curve)

ہم اپنی زندگی میں نئی نئی معلومات،، مضامین، عمل، مہارتیں اور رویہ جات سیکھتے ہیں۔ جیسے؛اپنے ماحول کی چیزوں اور افراد کے نام تصاویر بنانا، سائیکل چلانا، انگریزی بولنا، پڑھنا، لکھنا وغیرہ۔ ان سب کو سیکھنے کی رفتار شروعات سے آخر تک ایک جیسی نہیں ہوتی۔ یہ کبھی تیز اور کبھی سست ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنی سیکھنے کی رفتار کو ترسیمی خاکہ (Graph Paper) پر نقش کریں تو ایک منحنی خط (Curve line) بنتی ہے، جسے سیکھنے کی منحنی (Learning Curve) کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، سیکھنے کی منحنی سیکھنے کے عمل میں ہونے والی ترقی یا تنزلی کو ظاہر کرتی ہے۔ گیٹس اور دیگر (Gates and Others) نے سیکھنے کی منحنی کی تعریف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ، "سیکھنے کی منحنی مشق کے ذریعے سیکھنے کی مقدار، رفتار اور ارتقاء کی حد کا ترسیمی مظاہرہ ہے۔"

"Curve of learning give graphic presentation of the amount rate and limit of improvement brought about by practice".

7.7 اکتسابی منحنی یا سیکھنے کی منحنی بنانا (Making Learning Curve)

اکتساب یا سیکھنے کی منحنی انجام دیے گئے عمل کی مقدار (amount or quantity of performance or output)، عمل کو انجام دینے میں لیے گئے وقت (time taken in performing the task) اور صحیح یا غلط رد عمل کی مقدار (incorrect or correct responses) کی اساس پر بنائی جاتی ہیں۔ اس طرح اکتسابی منحنی کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

1) ماحصل منحنی (Output Curve)
2) وقت منحنی (Time Curve)
3) خطا منحنی (Error Curve)

درج بالا معطیات (records) کو ترسیمی خاکہ پر نقش کرنے سے پہلے ترسیمی خاکہ پر ایک افقی خط (Horizontal Line) یعنی اساسی خط (Base Line) جسے OX سے موسوم کرتے ہیں کھینچ لی جاتی ہے۔ اس اساسی خط پر ایک عمودی خط (Vertical Line) جسے OY سے موسوم کرتے ہیں کھینچ لی جاتی ہے۔ نقطہ O خط X اور خط Y کا نقطہ آغاز (Point of Origin) ہے۔ اس نقطہ پر خط X اور خط Y کے درمیان 90 ڈگری کا زاویہ (زاویہ قائمہ) بنتا ہے۔ خط OX کو X محور (X-axis) اور خط OY کو Y محور (Y-axis) کہتے ہیں۔ اس اساسی خط یعنی X-axis پر مساوی دوریاں رکھتے ہوئے فی اکتسابی کوششوں کے لیے بالترتیب بائیں جانب سے دائیں جانب نشانات بنا لیے جاتے ہیں۔ اساسی خط کے نقطہ آغاز O سے اوپر کی جانب عمودی خط یعنی Y-axis پر مساوی دوریاں رکھتے ہوئے وقت (time) یا صحیح (correct) / غلط (incorrect) رد عمل (responses) یا ماحصل (output) کے لیے بالترتیب نیچے سے اوپر کی جانب نشانات بنا لیے جاتے ہیں۔

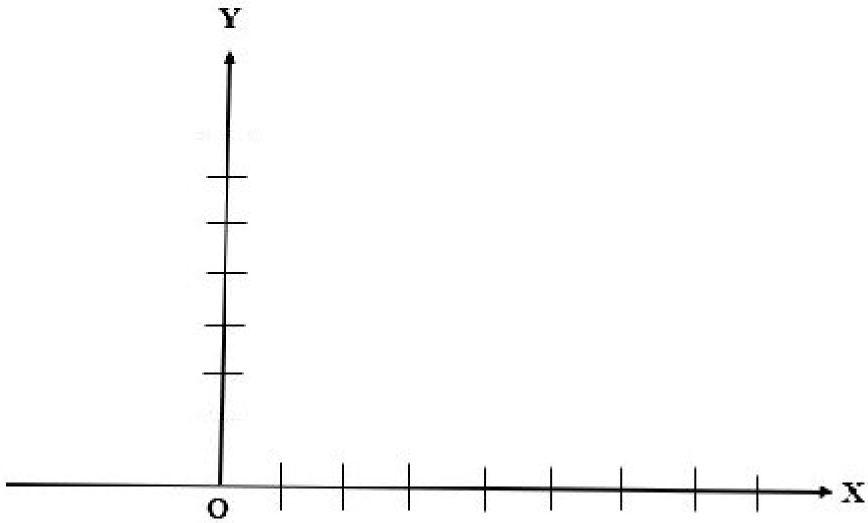

تصویر7.1

OXخط پر کوششوں کی تعداد اور OYخط پر عمل کو انجام دینے میں لیے گئے وقت یا ماحصل کی مقدار جس نقطہ پر ایک دوسرے کو کاٹتے (intersect)ہیں اس پر ایک نشان) جیسے؛(*) لگا دیتے ہیں۔اسی طرح سبھی کوششوں کے اکتسابی ماحصل کی مقدار پر نشانات (*)لگا لیے جاتے ہیں۔اس کے بعد OXخط کے نقطہ آغاز سے ایک خط کے ذریعے تمام مقام انقطاع(intersecting points)کو ایک دوسرے سے ملا دیا جاتا ہے۔اس طرح سے خط کی جو شکل بنتی ہے وہ ٹیڑھی میڑھی اور جگہ جگہ سے گھومی ہوئی بنتی ہے۔اکتسابی کوششوں اور اکتسابی ماحصل کو ظاہر کرتی ہوئی اس خط کو اکتسابی منحنی کہیں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال:۔وقت منحنی کو بیان کیجیے۔

7.8 سیکھنے کی منحنی کی خصوصیات (Characteristics of the Learning Curve)

انسان کے سیکھنے کے عمل اور مراحل سے متعلق مختلف تجربات کیے گئے اور ان کی بنیاد پر کچھ ترسیمی خطوط تیار کیے گئے۔ان کے مطالعے سے سیکھنے کے عمل کی منحنی کی درج ذیل خصوصیات عیاں ہوتی ہیں۔

سیکھنے کے عمل میں ارتقاء(Improvement in Learning Process):۔ سیکھنے کی منحنی کو خاص طور پر تین مراحل؛ابتدائی،وسطی

اور آخری میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ان تینوں مراحل میں سیکھنے کی ارتقاء کے بارے میں اسٹرٹ اوراوکڈین(Sturt & Oakden) نے لکھاہے کہ، "ارتقاء کی رفتار یکساں نہیں ہوتی ہے۔ آخری مرحلہ کی بہ نسبت ابتدائی مرحلہ میں ارتقاء کی رفتار بہت زیادہ ہوتی ہے۔"

(i) **ابتدائی مرحلہ(Initial Stage):۔** ابتدا میں سیکھنے کی رفتار عموماً تیز ہوتی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ گیٹس اور دیگر (Gates and Others) کا خیال ہے کہ "سیکھنے کی ابتدائی رفتار اکثر تیز ہوتی ہے، لیکن اس کو کسی بھی حالت میں سیکھنے کی عالم گیر خاصیت نہیں کہا جاسکتا ہے۔"

(ii) **وسطی مرحلہ(Middle Stage):۔** جیسے - جیسے فرد، عمل کی مشق کرتا رہتا ہے ویسے ویسے وہ سیکھنے میں ترقی کرتا رہتا ہے، لیکن اس کی ارتقاء کی صورت مستقل نہیں ہوتی ہے۔ کبھی وہ ترقی کی جانب اور کبھی تنزلی کی جانب گامزن ہوتا ہے۔ا سکینر(Skinner) نے لکھاہے کہ، "سیکھنے میں یومیہ عروج وزوال آتا ہے، لیکن سیکھنے والے کی عام ترقی ایک متعین سمت میں ہوتی رہتی ہے۔" اس مرحلہ میں سیکھنے کے عمل میں تنزلی کی وجہ؛ سر درد، لاپرواہی، رات کو جاگنا، قوت کا فقدان، منتشر توجہ اور ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی ہے۔

(iii) **آخری مرحلہ(Last Stage):۔** جیسے جیسے سیکھنے کا آخری مرحلہ آتا ہے، ویسے ویسے سیکھنے کی رفتار سست ہوتی جاتی ہے۔ آخر میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے، جب فرد سیکھنے کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس حد کے تعلق سے گیٹس اور دیگر (Gates and Others) نے لکھاہے کہ، " نظریاتی طور پر تو سیکھنے کے عمل میں ارتقاء کی حد ممکن ہے لیکن عملی طور پر وہ شاید کبھی بھی حاصل نہیں ہوتی ہے۔"

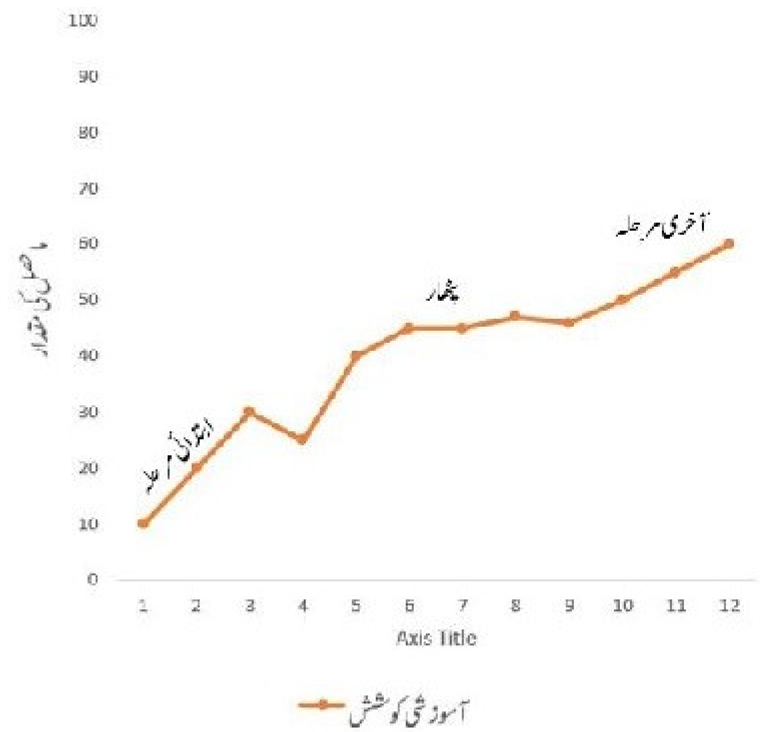

تصویر7.2

سیکھنے کی رفتار مختلف امور، جیسے؛ سیکھنے والے کی دلچسپی، تحریک، تجسس، جوش، سابقہ معلومات، کام کی آسانی یا دشواری، وغیرہ، پر منحصر ہوتی ہے۔ بعض کاموں میں سیکھنے کی ابتدائی رفتار لازمی طور پر سست اور کچھ میں تیز ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، بچوں کی پڑھنا سیکھنے کی ابتدائی رفتار سست ہوتی ہے، لیکن جیسے ہی انہیں حرف تہجی اور الفاظ پڑھنا آجاتا ہے ان کی پڑھنا سیکھنے کی رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر رقص سیکھنے کی بات کریں تو ابتدا میں اس کے سیکھنے کی رفتار تیز ہوتی ہے لیکن مہارت حاصل کرنے میں طویل مدت درکار ہوتی ہے۔

7.9 سیکھنے کے پٹھار (Plateaus in Learning)

جب ہم کوئی نئی چیز سیکھتے ہیں، تو سیکھنے میں مسلسل ترقی ہی ہو؛ یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ ہماری ترقی کبھی کبھی کم اور کبھی کبھی زیادہ ہوتی ہے۔ کچھ وقت کے بعد ایسا موقع بھی آتا ہے، جب ہماری ترقی بالکل رُک جاتی ہے۔ سیکھنے میں اس طرح کا جو مرحلہ آتا ہے، اسی کو سیکھنے کا پٹھار کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، سیکھنے کے عمل کی منحنی خط میں ایسی حالت آتی ہے جب منحنی خط نیچے یا اوپر جانے کی بجائے سیدھی (سپاٹ) چلنے لگتی ہے، ترسیمی خاکہ پر اس سَپاٹ مقام کو سیکھنے کا پٹھار کہتے ہیں۔

راس (Ross) نے پٹھاروں کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا کہ، "سیکھنے کے عمل کی ایک خاصیت پٹھار ہیں۔ یہ اُس وقفہ کا اشارہ کرتے ہیں، جب سیکھنے کے عمل میں کوئی ترقی نہیں ہوتی ہے۔"

"Plateaus are a characteristics feature of the learning process indicating a period where no improvement in performance is made."

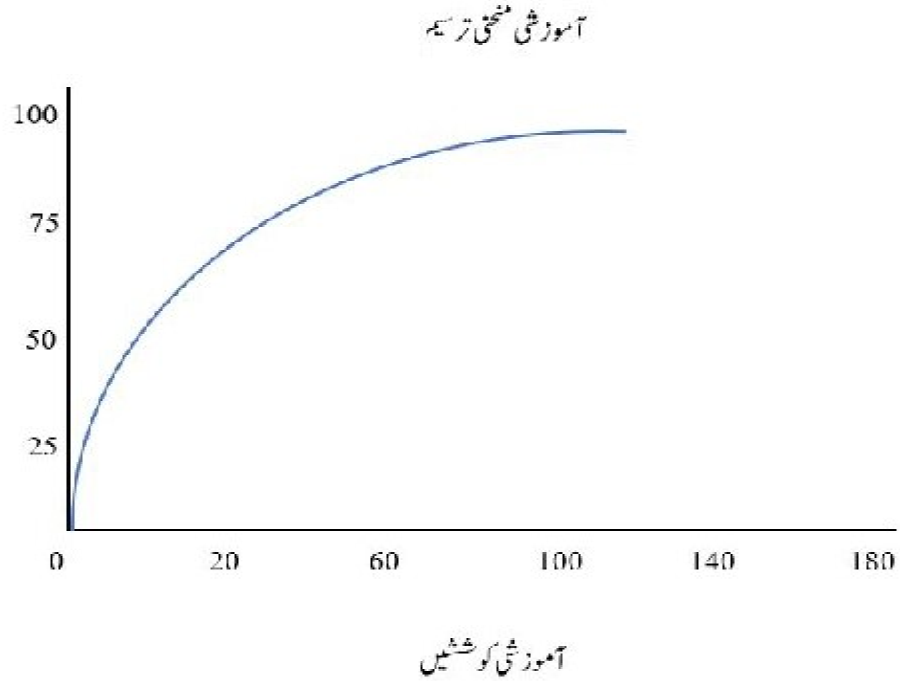

تصویر 7.3

سیکھنے میں پٹھار کب؟ یا کتنے وقت؟ کے لیے آتا ہے، اس کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ ایک فرد کے سیکھنے میں جلدی اور دوسرے کو اسی کام کو سیکھنے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ متعین مراحل کے بعد پٹھار آتے ہیں۔ سیکھنے کے مختلف مراحل پر پہنچنے کا مختلف افراد کا وقت مختلف ہوتا ہے۔ یہ مراحل کب آتے ہیں، اس کے بارے میں ریکس اور نائٹ (Rex & Knight) کا خیال ہے کہ، "سیکھنے میں پٹھار تب آتے ہیں، جب فرد سیکھنے کے ایک مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے اور دوسرے میں داخل ہوتا ہے۔"

مثال کے طور پر ٹائپنگ سیکھنے کے عمل سے اس کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔ ٹائپنگ سیکھنے والا فرد پہلے حروف تہجی کو، پھر الفاظ کو یا الفاظ کے مجموعے کو اور آخر میں مکمل جملے کو ٹائپ کرنا سیکھتا ہے۔ ان میں سے پہلے مرحلہ پر پہنچنے کے بعد وہ دوسرے میں اور دوسرے کے بعد تیسرے مرحلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اس طرح ہر ایک مرحلہ کے بعد اس کے سیکھنے میں پٹھاروں کا آنا لازمی ہے۔ اس طرح پٹھار سیکھے جانے والے عمل کے مراحل کے تناسب میں ہوتے ہیں۔

اب سوال اٹھتا ہے کہ پٹھار کب تک رہتے ہیں؟ یعنی افراد کے سیکھنے میں کب تک ترقی نہیں ہوتی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے سورینسن (Sorenson) نے لکھا ہے، "سیکھنے کے وقفہ میں پٹھار عموماً کچھ دنوں، کچھ ہفتوں یا کچھ مہینوں تک رہتے ہیں۔"

سیکھنے کے پٹھاروں کی وجوہات (Causes of Plateaus of Learning)

سیکھنے کے پٹھار کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

- **سیکھنے کا غلط طریقہ (Wrong Method of Learning)**:۔ پٹھاروں کی ایک اہم وجہ سیکھنے کا نامناسب طریقہ ہے۔ انگلیوں کی مدد سے گنتی گننا، لکھنے میں قلم کو پوری طاقت سے پکڑنا، ہر ایک لفظ کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، یہ تمام طریقے نامناسب ہیں اور سیکھنے کی ترقی کو روک کر پٹھار بنا دیتے ہیں۔
- **پرانی عادتوں اور نئی عادتوں کے درمیان تصادم (Conflict between Old and New Habits)**:۔ پٹھاروں کی ایک اہم وجہ پرانی عادتوں کا نئی عادتوں سے تصادم بھی ہے۔ جب ٹائپ سیکھنے والا حروف تہجی کی مشق کرنے کے بعد الفاظ کی مشق کی شروعات کرتا ہے، تب اس کی ٹائپ کرنے کی پرانی عادتوں اور تشکیل پا رہی نئی عادتوں کے درمیان تصادم شروع ہو جاتا ہے۔ پرانی عادتیں مستحکم ہونے کی وجہ سے نئی عادتوں کی تشکیل میں دشواری پیدا کرتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سیکھنے میں پٹھار آ جاتا ہے۔
- **کام کی دشواری کی سطح (Complexity level of Work)**:۔ پٹھاروں کی تیسری وجہ سیکھی جانے والی معلومات، مہارت یا مضمون میں آنے والی دشواریاں ہیں۔ مثال کے طور پر اکثر طلبا کو جمع سیکھنے میں کم، تفریق سیکھنے میں زیادہ، ضرب سیکھنے بہت زیادہ اور تقسیم سیکھنے میں سب سے زیادہ دشواری ہوتی ہے۔ اس طرح جب سیکھنے کا عمل آسان سے مشکل کی جانب بڑھتا ہے تو سیکھنے کی رفتار میں سستی آتی ہے، نتیجے کے طور پر پٹھار بنتے ہیں۔

- دشوار عمل کے صرف ایک پہلو پر توجہ(Emphasis on One Aspect of Complex Work):۔ پٹھاروں کی ایک وجہ کسی مشکل عمل کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی فرد کسی زبان کو سیکھنے کے عمل میں زبان کی چاروں مہارتوں؛ سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا میں صرف پڑھنے پر توجہ دیتا ہے تو کچھ دن بعد اس کی زبان سیکھنے کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور پٹھار بن جاتے ہیں۔ اسٹیفنس(Stephens) کے لفظوں میں، "اگر کسی عمل کے صرف ایک پہلو پر توجہ دی جاتی ہے اور دوسرے پہلو کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو پٹھار بن جاتا ہے۔"
- جسمانی استعداد(Physical Capacity):۔ پٹھاروں کی ایک اور وجہ جسمانی استعداد کی حد ہے۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے ریبرن(Reyburn) نے لکھا ہے، "ہر ایک کام کے لیے ہر ایک فرد کی استعداد کی ایک حد ہوتی ہے، جس سے آگے وہ نہیں بڑھ سکتا ہے۔ اسے جسمانی حد کہتے ہیں، جب فرد اس حد پر پہنچ جاتا ہے تب اس کے سیکھنے میں پٹھار بن جاتا ہے۔"
- دیگر وجوہات(Other reasons):۔ پٹھار بننے کی دیگر وجوہات میں i- پختگی کا فقدان، ii- سیکھنے کے طریقوں میں تبدیلی، iii- کام کے کسی جز کو سیکھنے میں ناکامی، iv- دلچسپی، معلومات، وقت، تحریک، تجسس اور مقصد کا فقدان، v- تکان، ناامیدی، مایوسی، بیماری، آلودہ ماحول اور vi- خانگی دشواریاں وغیرہ ہیں۔

پٹھار کو دور کرنا(Elimination of Plateaus)

چونکہ پٹھار سیکھنے والے کی ترقی میں رُکاوٹ پیدا کرتے ہیں اور اس کے وقت کو ضائع کرتے ہیں، اس لیے کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ پٹھاروں کو دور کرنا ضروری ہے۔ سورینسن(Sorenson) کا قول ہے کہ، "شاید ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے، جس سے پٹھاروں کو بالکل ختم کر دیا جائے، لیکن ان کی مقدار اور وقفہ کو کم کیا جا سکتا ہے۔" ایسا کرنے کے کچھ عملی تدارک درج ذیل ہیں۔

- سیکھنے والے کو تحریک فراہم کرنا۔
- سیکھنے کے بہترین طریقوں کا انتخاب کرنا۔
- سیکھنے کے دوران مناسب وقت پر وقفہ لینا۔
- سیکھنے کے لیے عمدہ ماحول فراہم کرنا۔

معلّمین کے لیے سیکھنے کے عمل میں پٹھار کے مطالعہ کی خاص اہمیت ہے۔ پٹھاروں کی جانکاری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلبا کی سیکھنے کی سمت میں کیا ترقی ہے؟ ترقی کی جانکاری کی بنیاد پر معلّمین تدریسی عمل کی از سر نو تشکیل کر سکتے ہیں، طلبا کی دشواریوں کو کم سے کم کر سکتے ہیں اور سیکھنے کے عمل کو مزید موثر بنا سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: سیکھنے کے پٹھار کو دور کرنا کیوں ضروری ہے؟ بیان کیجیے۔

7.10 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- اکتساب یا سیکھنا ایک عالم گیر اور مسلسل عمل ہے۔
- سیکھنے کا عمل پیدائش سے موت تک جاری رہتا ہے۔
- تجربہ اور تعلیم کے ذریعے سیکھ کر فرد اپنے طرز عمل میں تبدیلی کرتا ہے۔
- سیکھنا وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان ترقی پذیر طرز عمل کو قبول کرتا ہے۔
- سیکھنا ایک نتیجہ خیز عمل ہے، جس کے ذریعے فرد کی معلومات، مہارتوں اور رویے میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔
- سیکھنا تجربہ اور تربیت کے ذریعے طرز عمل میں ہونے والی اصلاحی تبدیلی ہے۔
- سیکھنے کا تب تک کوئی مطلب نہیں، جب تک کہ انسان کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔
- انسان صرف تجربات اور تربیت کے ذریعے ہی نہیں سیکھتا، بلکہ تدریس، تربیت اور مطالعہ وغیرہ سے بھی سیکھتا ہے۔
- سانس لینا، پلک جھپکانا، دیکھنا، سننا، چلنا، پھرنا، بھوک لگنے پر غذا کی تلاش کرنا، خطرہ محسوس ہونے پر بھاگنا جبلتی طرز عمل ہیں۔
- جبلتی طرز عمل سیکھنے نہیں پڑتے، اس لیے انہیں غیر تحصیلی یا غیر اکتسابی عمل (Unlearned Actions) کہتے ہیں۔
- جذبات کا برجستہ اظہار جیسے؛ رونا اور ہنسنا وغیرہ بھی غیر تحصیلی عمل کے زمرے میں آتا ہے۔
- پیڑ پر چڑھنا، پانی میں تیرنا، کسی مخصوص زبان کا بولنا وغیرہ، تحصیلی عمل ہیں۔
- معلومات، مہارتوں، رویہ اور عادتوں کو سیکھنے کے عمل میں فرد کی سیکھنے رفتار ہمیشہ ایک جیسی نہیں ہوتی۔
- سیکھنے کے عمل میں تحصیل کی رفتار یا ترقی کی نوعیت کیسی ہوتی ہے؟ اسے ترسیمی خاکہ پر نقش کرکے پیش کیا جاسکتا ہے۔
- اکتسابی ماحصل اور اسے حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کی اساس پر کی گئی ترسیمی پیش کش کو اکتسابی منحنی کہتے ہیں۔
- سیکھنے کی رفتار کو ترسیمی خاکہ پر نقش کرنے پر جو منحنی خط (Curve line) بنتا ہے، اسے سیکھنے کی منحنی کہتے ہیں۔
- سیکھنے کی منحنی سیکھنے کے عمل میں ہونے والی ترقی یا تنزلی کو ظاہر کرتی ہے۔
- سیکھنے کی منحنی مشق کے ذریعے سیکھنے کی مقدار، رفتار اور ارتقاء کی حد کا ترسیمی مظاہرہ ہے۔
- اکتسابی منحنی کی تین قسمیں؛ -1 ماحصل منحنی، -2 وقت منحنی اور -3 خطا منحنی ہوتی ہیں۔
- سیکھنے میں یومیہ عروج وزوال آتا ہے، لیکن سیکھنے والے کی عام ترقی ایک متعین سمت میں ہوتی رہتی ہے۔
- سیکھنے کے آخری مرحلہ میں سیکھنے کی رفتار عموماً سست ہوتی جاتی ہے۔
- سیکھنے کی رفتار مختلف عوامل، جیسے؛ سیکھنے والے کی دلچسپی، تحریک، تجسس، جوش، سابقہ معلومات، کام کی آسانی یادشواری، وغیرہ پر منحصر کرتی ہے۔

- سیکھنے کے عمل میں ایسا موقع بھی آتا ہے، جب ترقی بالکل رُک جاتی ہے اسے سیکھنے کا پٹھار کہتے ہیں۔
- جب سیکھنے کی منحنی خط نیچے یا اوپر جانے کی بجائے سیدھی (سپاٹ) چلنے لگتی ہے تو ترسیمی خاکہ پر اس سَپاٹ مقام کو سیکھنے کا پٹھار کہتے ہیں۔
- سیکھنے میں پٹھار تب آتے ہیں، جب فرد سیکھنے کے ایک مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے اور دوسرے میں داخل ہوتا ہے۔
- سیکھنے کے وقفہ میں پٹھار عموماً کچھ دنوں، کچھ ہفتوں یا کچھ مہینوں تک رہتے ہیں۔
- سیکھنے کا غلط طریقہ، پرانی عادتوں کا نئی عادتوں سے تصادم، کام کی دشواری کی سطح، دشوار عمل کے صرف ایک پہلو پر توجہ اور مختلف جسمانی استعداد وغیرہ، سیکھنے کے پٹھاروں کی اہم وجوہات ہیں۔
- سیکھنے والے کو تحریک فراہم کرکے، سیکھنے کے بہترین طریقوں کا انتخاب کرکے، سیکھنے کے دوران مناسب وقت پر وقفہ لے کر، سیکھنے کے لیے عمدہ ماحول فراہم کرکے، پٹھاروں کو دور کیا جاسکتا ہے۔

7.11 فرہنگ (Glossary)

رجحان (Aptitude)	رجحان سے مراد کسی سرگرمی کے لیے فطری پسند اور اس میں کامیابی کے امکانات سے ہے۔
شعور (Conscious)	اردگرد کے ماحول اور احساسات اور خیالات سے آگاہی
نشوونما (Development)	ایک ایسا عمل جو ترقی اور مثبت تبدیلی پیدا کرتا ہے۔
مفروضات (Assumptions)	تعلیمی نظریات کی رہنمائی کرنے والے غیر تصدیق شدہ عقائد۔
جبلت (Instinct)	موروثی رویے یا رجحانات جو حیاتیاتی طور پر طے شدہ ہوتے ہیں اور تجربات پر مبنی نہیں ہوتے ہیں
برجستہ (Extempore)	ایک بے ساختہ یا فوری تقریر جو پیشگی تیاری یا مشق کے بغیر پیش کی جاتی ہے۔ یہ اکثر بولنے کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے ایک سرگرمی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔
محور	Axis
انقطاع (Intersect)	وہ نقطہ یا لکیر جہاں دو یا زیادہ چیزیں آپس میں ملتی ہیں یا ایک دوسرے کو عبور کرتی ہیں۔

7.12 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

6. "نئے علم اور نئی سرگرمیوں کو حاصل کرنے کا عمل سیکھنے کا عمل ہے"۔ یہ قول کس کا ہے؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جونس (d) گیٹس اور دیگر

7. سیکھنا تجربہ اور تربیت کے ذریعے طرز عمل میں ہونے والی اصلاحی تبدیلی ہے"۔ یہ قول کس کا ہے؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جونس (d) گیٹس اور دیگر

8. "سیکھنا وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان ترقی پذیر طرز عمل کو قبول کرتا ہے"۔ یہ قول کس کا ہے؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جونس (d) گیٹس اور دیگر

9. سیکھنے کی سطح میں شامل نہیں ہے۔

(a) حافظہ کی سطح (b) تفہیم کی سطح

(c) غور وفکر کی سطح (d) عمل کی سطح

10. سیکھنے کی منحنی مشق کے ذریعے سیکھنے کی مقدار، رفتار اور ارتقاء کی حد کا ترسیمی مظاہرہ ہے۔" یہ قول کس کا ہے؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جونس (d) گیٹس اور دیگر

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. سیکھنے کے عمل کا مفہوم واضح کیجئے۔
2. سیکھنا عمل اور نتیجہ دونوں ہے'۔ وضاحت کیجئے۔
3. سیکھنے کی خصوصیات کی فہرست سازی کیجئے۔
4. سیکھنے کی مختلف سطحیں کون-کون سی ہیں؟ مختصر وضاحت کیجئے۔
5. حافظہ اور تفہیم کی سطح پر سیکھنا کے مراحل بیان کیجئے۔
6. غور وفکر کی سطح پر سیکھنا کے مراحل بیان کیجئے۔
7. اکتسابی منحنی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجئے۔
8. اکتسابی منحنی کی مختلف سطحیں کون-کون سی ہیں؟ مختصر وضاحت کیجئے۔
9. اردو زبان سیکھنے کی ایک مفروضاتی اکتسابی منحنی بنائیے۔
10. اکتسابی منحنی کی خصوصیات بیان کیجئے۔
11. سیکھنے کے پٹھار کا تصور واضح کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. سیکھنے کے عمل کا مفہوم اور تعریف بیان کرتے ہوئے ثابت کیجئے کہ سیکھنا عمل اور نتیجہ دونوں ہے۔

2. سیکھنا ایک تاحیات اور عالم گیر عمل ہے۔ تفصیلی وضاحت کیجیے۔
3. سیکھنے کی مختلف سطحیں کون کون سی ہیں؟ تمام سطحوں پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔
4. حافظہ کی سطح پر سیکھنا، غور و فکر کی سطح پر سیکھنے سے کس طرح مختلف ہے؟ بیان کیجیے۔
5. اکتسابی منحنی کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی مختلف اقسام کی وضاحت کیجیے۔
6. اکتسابی منحنی کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اس کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالیے۔
7. سیکھنے کے پٹھار کی تعریف بیان کرتے ہو اس کے تصور کو مع مثال واضح کیجیے۔
8. سیکھنے کے پٹھار کی مختلف وجوہات کون کون سی ہیں؟ پٹھار کو کم کرنے کے لیے تراکیب بیان کیجیے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات:

1-a	2-d	3-b	4-d	5-d

7.13 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Singh, A.K. (2010). Educational Psychology. Patna: Bharti Bhawan Publishers and Distributors.
2. Kapil, H.K. (1991). Youth! Abnormal Psychology. Agra: Bhargava Publications.
3. Khan, N.A. & Husain S.M.(2019). Aspects of Educational Psychology: Aligarh. Educational Book House
4. نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
5. محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، سری نگر، 2006

اکائی 8۔ اکتساب کو متاثر کرنے والے عوامل اور اکتسابی طرز

(Factors Affecting Learning and Learning Styles)

اکائی کے اجزا

8.0 تمہید (Introduction)

8.1 مقاصد (Objectives)

8.2 سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل ((Factors Affecting Learning Process))

8.3 سیکھنا/اکتساب کے اسلوب (Learning Styles)

8.4 کولب کے مطابق سیکھنے کا اسلوب (Learning Styles According to Kolb)

8.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

8.6 فرہنگ(Glossary)

8.7 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

8.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

8.0 تمہید(Introduction)

سیکھنا انسان کی پیدائشی فطرت ہے، لیکن انسان سیکھتا وہی ہے جو اس کا ماحول اسے سکھاتا ہے۔ سیکھنے کے لیے موثر ماحول کی تعمیر ضروری ہے۔ سیکھنے کے لیے موثر ماحول کی تعمیر کو ہی تدریس کہتے ہیں۔ سیکھنے کا تب تک کوئی مطلب نہیں ہو تا جب تک کہ سیکھنے والا سیکھ نہیں جائے۔ یوں تو انسان بغیر موثر ماحول کے بھی سیکھ سکتا ہے، لیکن بامقصد اکتساب کے لیے مطلوبہ ماحول فراہم کرنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر میں سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے، جس سے کہ مطلوبہ ماحول فراہم کر کے سیکھنے کی رفتار اور اس موثریت میں اضافہ کیا جاسکے۔

ماہرین تعلیمی نفسیات کی تحقیق کا اہم میدان سیکھنے کا عمل اور افراد میں پایا جانے والا انفرادی تفاوت ہے۔ انہوں نے سیکھنے کے اصول اور ضوابط کی دریافت اسی نسبت سے کی ہے، جس سے کہ اکتساب کے عمل کو موثر بنایا جاسکے۔ مزید یہ کہ سیکھنے کے عمل میں متعلم کے مابین پائے جانے والے انفرادی تفاوت کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہر فرد میں جسمانی، ذہنی، جذباتی، سماجی، جمالیاتی تفاوت پایا جاتا ہے۔ ہر فرد کی ذہانت، رجحان، دلچسپی، رویہ جات مختلف ہوتے ہیں۔ فرد کے ذریعے انجام دیے جانے والے عمل میں اس کی ذہانت،،

رجحان، دلچسپی اور رویہ جات کا دخل ہوتا ہے۔ سیکھنے کے عمل میں بھی ان کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ چونکہ ہر ایک متعلم کے سیکھنے کا منفرد طریقہ اور طرز رسائی ہوتی ہے، اس لیے اس بنیاد پر ماہرین تعلیم اور ماہرین نفسیات نے سیکھنے کے مختلف اسلوب بتائے ہیں۔ اس اکائی میں ہم سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے مختلف عوامل کے ساتھ۔ساتھ سیکھنے کے مختلف اسلوبوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کر سکیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں متعلم سے متعلق عوامل کی وضاحت کر سکیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں معلم سے متعلق عوامل پر روشنی ڈال سکیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں مواد مضمون سے متعلق عوامل پر بحث کر سکیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں طریقہ تدریس سے متعلق عوامل تحریر کر سکیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں ماحول سے متعلق عوامل کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- اکتساب کے اسلوب کا مفہوم واضح کر سکیں۔
- فلیمنگ اور ملس کے پیش کردہ اکتساب کے اسلوب پر روشنی ڈال سکیں۔
- کوفیلڈ کے ذریعے بتائے گئے اکتساب کے اسلوب کی فہرست سازی کر سکیں۔
- سمعی، بصری اور جسمانی متعلم کی شناخت ان کی خصوصیات کی بنیاد پر کر سکیں۔
- کولب کے ذریعے بتائی گئے متعلم کے اقسام بیان کر سکیں۔
- کولب کے ذریعے بتائے گئے مختلف قسم کے متعلم کی خصوصیات واضح کر سکیں۔

8.2 سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors Affecting Learning Process)

جب ہم تدریس اور اکتساب کو مجموعی طور پر لیتے ہیں تو اس کے پانچ اجزائ؛ سیکھنے والا (متعلم Student)، سکھانے والا (معلم Teacher)، سکھائے جانے والا مواد مضمون (نصاب Content)، طریقہ تدریس (Teaching Method)، تدریسی واکتسابی ماحول (Teaching Learning Environment) سامنے آتے ہیں۔ تدریس واکتساب کے عمل کو متاثر کن بنانے کے لیے ان پانچوں اجزاء کو اپنی اپنی جگہ بالکل درست حالت میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ان سے متعلق عناصر ہی تدریس واکتساب کو متاثر کرنے والے عوامل کہلاتے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1. **متعلم سے متعلق عوامل (Factors Related to Learner):**۔ تدریس واکتساب کے عمل کا سب سے اہم جز متعلم ہوتا ہے۔

تدریس واکتساب کے عمل کی موثریت(Effectiveness)سب سے زیادہ متعلم پر انحصار کرتی ہے۔ متعلم سے متعلق اہم عناصر کو ہم مندرجہ ذیل طور پر قلم بند کرسکتے ہیں۔

- **متعلم کی عمراور پختگی(Age and Maturity):**۔ ہم جانتے ہیں کہ عمر کے ساتھ بچے کی جسمانی بالیدگی اور ذہنی نشوونما بھی ہوتی جاتی ہے اور یہ تقریباً سولہ سال کی عمر تک مکمل ہو جاتی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جیسے ۔جیسے بچہ جسمانی اور ذہنی طور پر پختگی کی جانب بڑھتا ہے اسی کے مطابق سیکھنے کی رفتار میں اضافہ ہوتا ہے، سیکھنے کی سطح بھی اعلیٰ ہو جاتی ہے۔
- **متعلم کی جسمانی اور ذہنی صحت(Physical and Mental Health):**۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جسمانی اور ذہنی لحاظ سے صحت مند بچے سیکھنے میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، انہیں تکان بھی کم ہوتی ہے اور وہ تیز رفتاری سے سیکھتے بھی ہیں۔ اس کے بر خلاف جسمانی لحاظ سے غیر صحت مند اور ذہنی امراض میں مبتلا بچے کا کسی بھی کام میں دِل نہیں لگتا ہے۔ وہ سیکھنے میں دلچسپی نہیں لیتا اور اس طرح تدریسی واکتسابی عمل صحیح طور پر انجام نہیں ہو پاتا۔
- **متعلم کی ذہانت، دلچسپی، یکسوئی، رجحان اور رویہ (Intelligence, Interest, Attention, Aptitude and Attitude):**۔ عموماً جس طالب علم کی ذہانت جتنی زیادہ ہوتی ہے وہ اتنا ہی زیادہ رفتار سے سیکھتا ہے۔ لیکن اگر ذہانت زیادہ ہونے کے بعد بھی اگر سیکھے جانے والے مضمون میں اس کی دلچسپی نہیں ہے، توجہ نہیں، رجحان نہیں ہے تو سیکھنے کا عمل موثر نہیں ہوتا۔

iv-متعلم کے اندر تحریک کی سطح اور سیکھنے کی مطلوبہ خواہش(Level of Motivation and Will to Learn):۔ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب تک متعلم میں کسی چیز کو جاننے یا کسی چیز کو سیکھنے کے لیے اندرونی خواہش (تحریکMotivation) نہیں ہوتی تب تک اسے پڑھانا، سکھانا مشکل ہوتا ہے۔ تحریک کے ساتھ سیکھنے کی مطلوبہ خواہش میں شدت ہونا بھی ضروری ہے۔ جس بچے میں سیکھنے کے لیے جس سطح کی تحریک اور خواہش ہوتی ہے وہ اتنی ہی زیادہ رفتا سے سیکھتا ہے۔

2. **معلم سے متعلق عوامل(Factors Related to Teacher):**۔ تدریس واکتساب کے عمل کا دوسرا اہم عنصر معلم ہوتا ہے معلم سے متعلق اہم عناصر کو ہم مندرجہ ذیل طور پر قلم بند کرسکتے ہیں۔

- **معلم کی شخصیت(Personality of the Teacher):**۔ شخصیت ایک وسیع تصور ہے۔ اس میں متعدد پہلو شامل ہوتے ہیں۔ جب ہم معلم کی شخصیت سے متعلق بات کرتے ہیں تو اس میں جسمانی اور ذہنی صحت، اس کی جسمانی قدو قامت اور خوبصورتی، اس کی آواز اور علم ومہارت، اس کی ترسیلی مہارت، اس کا متعلم کے ساتھ طرز عمل وغیرہ سب کچھ شامل ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ معلم کی شخصیت جتنی جاذب ہوتی ہے تدریس واکتساب کا عمل اتنا ہی متاثر کن ہوتا ہے۔
- **معلم کا علم اور مہارتیں(Knowledge and skills of the Teacher):**۔ علم اور مہارتیں معلم کی شخصیت کے اہم عناصر ہیں۔ معلم کو اپنے مضمون کا جتنا زیادہ واضح علم ہوتا ہے اور سکھائی جانے والی مہارتوں میں معلم جتنا زیادہ ماہر ہوتا ہے تدریس واکتساب کا عمل اتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔
- **معلم کی تدریسی مہارتیں-(Teaching skills):**۔ علم میں مکمل ہونا اور مہارتوں میں ماہر ہونا ایک بات ہے، لیکن ان کی صحیح

طریقے سے ترسیل کرنا دوسری بات ہے۔ جو معلم علم اور مہارتوں کی ترسیل میں جتنا زیادہ ماہر ہوتا ہے، تدریس واکتساب کے عمل میں اتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔

- **معلم کا متعلم کے تئیں طرز عمل**(**Behaviour of Teacher With the Student**):۔ معلم کے طرز عمل (برتائو) کی مہارتیں اس کی شخصیت کا اہم عنصر ہوتی ہیں۔ معلم کی اپنے متعلم کے تئیں جتنی زیادہ اپنائیت ہوتی ہے، معلم ان کے تئیں جتنا زیادہ محبت، شفقت، اخوت اور معاونت سے لبریز برتاو کرتا ہے، تدریس واکتساب کا عمل اتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔

3. **مواد مضمون سے متعلق عوامل**(**Factors Related to Subject Matter**):۔ متعلم کو کیا پڑھایا، یا سکھایا جارہا ہے؟ یہ چیزیں بھی تدریس واکتساب کے عمل کو متاثر کرتی ہیں۔ مواد مضمون سے متعلق عوامل کو مندرجہ ذیل طریقے سے قلم بند کرسکتے ہیں۔

- **مواد مضمون کی نوعیت**(**Nature of Contents**):۔ مواد مضمون کی نوعیت سے مراد اس میں براہ راست اور بالواسطہ اجزاء اوراس کی فطری و غیر فطری ساخت سے ہوتا ہے۔ کوئی مواد مضمون کسی ایک سطح کے بچوں کے لیے براہ راست ہوسکتا ہے تو دوسری سطح کے بچوں کے لیے بالواسطہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح، وہ ایک سطح کے بچوں کے لیے فطری ہوسکتا ہے تو دوسری سطح کے بچوں کے لیے غیر فطری ہوسکتا ہے۔ کوئی مواد مضمون کسی سطح کے بچوں کے لیے جتنا زیادہ براہ راست اور فطری ہوتا ہے اس کی تدریس واکتساب اتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔
- **مواد مضمون کی ترتیب و تنظیم**(**Organization of Contents**):۔ مواد مضمون اگر مدلل اور آسان سے مشکل کی ترتیب میں منظم ہوتا ہے، یا معلم کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے تو تدریس واکتساب کا عمل صحیح طریقے سے انجام پاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر وہ براہ راست سے باالواسطہ کی ترتیب میں منظم ہوتا ہے اور اسی شکل میں پیش کیا جاتا ہے تو تدریس واکتساب اور بھی بہتر طریقے سے انجام پاتا ہے۔
- **مواد مضمون کا زندگی سے تعلق**(**Relation with life**):۔ مواد مضمون کا متعلم کے زمانہ حال اور مستقبل کی زندگی سے تعلق اور اس کی افادیت کی سطح بھی تدریس واکتساب کے عمل کو متاثر کرتی ہے۔ جس مواد مضمون کا زندگی سے جتنا زیادہ تعلق ہوتا ہے اسے بچے اتنی ہی زیادہ رفتار سے سیکھتے ہیں۔
- **مواد مضمون کی دشواری کی سطح**(**Difficulty Level**):۔ مواد مضمون اگر متعلم کے لحاظ سے آسان ہوتا ہے تو تدریس واکتساب متاثر کن ہوتا ہے اور اگر مشکل ہوتا ہے تو اس کی تدریس واکتساب کا عمل متاثر کن نہیں ہوتا۔ دشواری کی سطح متعلم کی عمر، پختگی اور اس سے متعلق سابقہ معلومات کی بنیاد پر متعین ہوتی ہے۔ اگر مواد مضمون کی تشکیل و تعمیر متعلم کی سابقہ معلومات کی بنیاد پر کی جاتی ہے تو تدریسی واکتسابی عمل متاثر کن ہوتا ہے۔

4. **طریقہ تدریس سے متعلق عوامل**(**Factors Related to Teaching Methods**):۔ تدریس واکتساب کا عمل اس بات پر انحصار کرتا ہے کہ معلم، متعلم کو کس طریقے سے پڑھاتا اور سکھاتا ہے؟ طریقہ تدریس سے متعلق عوامل کو ہم مندرجہ ذیل

طریقے سے قلم بند کرسکتے ہیں۔

- **طریقہ تدریس کی موزونیت(Suitability of Teaching Method):۔** ماہرین نفسیات نے شیر خوار، اطفال اور نوبلوغ کی نفسیات اور تدریس واکتساب سے متعلق جو حقائق عیاں کیے ہیں ان کی بنیاد پر مختلف عمر کے بچوں کو مختلف مضامین کے علم اور عمل میں مہارت کی نشوونما کے لیے مختلف طریقوں کو فروغ دیا گیا ہے۔ کسی مضمون کے علم یا مہارت پر عبور حاصل کرنے کے لیے جتنے زیادہ موزوں طریقہ تدریس کا استعمال کیا جاتا ہے تدریس واکتساب کا عمل اتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کے لیے کہانی، کھیل اور گیت کا طریقہ موزوں ہوتا ہے، نوبلوغ بچوں کے لیے 'خود کر کے سیکھنے کا طریقہ موزوں ہوتا ہے، جب کہ اعلیٰ تعلیمی سطح کے طلبا کے لیے تجربہ، تحقیق، استدلال اور منطقی طریقہ موزوں ہوتا ہے۔
- **مشق اور استعمال(Practice and Use):۔** مشق اور استعمال طریقہ تدریس کے دو اہم عوامل ہیں۔ معلم تدریس کرتے وقت سکھائے جانے والے علم اور مہارتوں کی جتنا زیادہ مشق متعلم سے کراتا ہے اور متعلم اس سیکھے ہوئے علم اور مہارتوں کو جتنا زیادہ استعمال کرتے ہیں تدریس واکتساب کا عمل اتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے اور اکتساب اتنا ہی زیادہ مستحکم ہوتا ہے۔
- **تدریسی وسائل اور تکنیک کا استعمال(Use of Teaching Aids and Technology):۔** ماہرین تعلیمی نفسیات نے یہ واضح کیا ہے کہ تدریسی وسائل کے استعمال سے تدریس واکتساب کو زندہ وجاوید بنایا جاسکتا ہے۔ عہد حاضر میں متعدد ہارڈ ویئر ، تعلیمی تکنیک(Over Head Projector, Television, Computer) کے استعمال سے تدریس واکتساب کے عمل کو اور بھی زیادہ دلچسپ، پر لطف اور موثر بنایا جاسکتا ہے۔
- **ہم نصابی سرگرمیوں کا استعمال(Use of Co-curricular Activities) :۔** کچھ مضامین کی تدریس اور مہارتوں کی تربیت میں ہم نصابی سرگرمیاں خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ مثلاً لسانی مہارتوں کی تدریس اور ان کی نشوونما میں نظم، کہانی، مکالمہ ، تقریر، بحث ومباحثہ اور ڈرامہ کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ اس کا استعمال کر کے اکتسابی عمل کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔

5. **ماحول سے متعلق عوامل(Factors Related to Environment):۔** تدریس واکتساب کے عمل پر ماحول کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ماحول سے متعلق عوامل کو درج ذیل طریقے سے قلم بند کرسکتے ہیں۔

- **طبعیاتی ماحول(Physical Environment):۔** اکثر دیکھا گیا ہے کہ سردیوں کے موسم کی بہ نسبت موسم گرما میں بچے جلدی تھک جاتے ہیں۔ بہت زیادہ سرد، بہت زیادہ گرم اور بہت زیادہ بارش کے موسم میں بھی تدریس واکتساب کا عمل صحیح طریقے سے نہیں چل پاتا ہے۔ تدریس واکتساب کے مقام پر خالص وشفاف ہوا، روشنی کا بہتر انتظام، مراسلت وسماعت کا انتظام، ان سبھی کا اثر تدریس واکتساب پر پڑتا ہے۔ خالص شفاف ہوا اور حسب ضرورت روشنی کی غیر موجودگی میں بچے بہت جلد تھک جاتے ہیں، جس کا تدریس واکتساب پر منفی اثر پڑتا ہے۔
- **سماجی ماحول(Social Environment):۔** تدریس واکتساب کے عمل میں سماجی تعامل بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر بچوں کو خاندان، سماج، معاشرہ اور اسکول سبھی مقام پر موزوں سماجی اور تعلیمی ماحول میسر ہوتا ہے تو تدریس واکتساب موثر ہوتا ہے

۔ماحول کے ضمن میں گروہی حرکیات(Group Dynamics)،ترتیب(Order)اور نظم ونسق (Discipline) کی بھی اہمیت ہوتی ہے۔

- **تدریس واکتساب کا وقت(Time of Teaching and Learning):۔** تدریس واکتساب کا عمل کس وقت انجام دیا جا رہا ہے اس کا اثر اس کے ماحصل پر پڑتا ہے۔ تدریس واکتساب کے لیے گرم ممالک میں صبح کا وقت اور سرد ممالک میں دن کا درمیانی وقت موزوں ہوتا ہے۔ وقت کے ساتھ- ساتھ تدریس واکتساب کے درمیان وقفہ کا بھی اثر ہوتا ہے۔ بچہ کسی موضوع پر طویل وقت تک مرکوز نہیں رہ سکتا۔ اس لیے عمدہ اکتساب کے لیے درمیان میں چھوٹا چھوٹا وقفہ ہونا چاہیے۔
- **تکان اور آرام(Fatigue and Rest):۔** یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ تکان کی حالت میں نہ تو معلم اور نہ ہی متعلم اپنا کام صحیح طریقے سے انجام دے پاتے ہیں۔ اس خاطر اسکول کے نظام الاوقات کی تشکیل میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مشکل مضمون پہلے اور آسان مضمون بعد میں رکھے جاتے ہیں۔ یعنی ایک مشکل مضمون کے بعد دوسرا آسان مضمون رکھا جاتا ہے اور درمیان میں آرام کے لیے وقفہ دیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: سیکھنے کے عمل کو سماجی ماحول کس طرح متاثر کرتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

8.3 سیکھنا/ اکتساب کے اسلوب (Learning Styles)

اکتساب کے اسلوب سے مراد اس طرز رسائی سے ہے جس کے ذریعے کوئی متعلم فراہم کی گئی معلومات کو سمجھتا ہے یا اپنے طرز عمل کا حصہ بناتا ہے۔ متعلم جس طرز پر معلومات کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اس کا اکتسابی اسلوب کہتے ہیں۔ اکتسابی اسلوب کا تصور سن1970ء میں کافی مقبول ہوااور بہت سے ماہرین نے اس پر تنقید بھی کی ۔ 1992ء میں نیل ڈی۔فلیمنگ (Neil D. Fleming)اور کولین ای۔ملِس(Coleen E. Mills)نے سیکھنے کے طور طریقوں کی وضاحت کی جسے مخفف VAK سے موسوم کیا گیا۔ یہاں V کا مطلب Visual یعنی بصری،A کا مطلب Audio یعنی سمعی،اور K کا مطلب Kinesthetic یعنی عضلاتی/ جسمانی ہے۔ ان کے مطابق متعلم کی تین قسمیں ؛بصری، سمعی اور عضلاتی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور طریقے کا ذکر کیا جسے لکھنا/ پڑھنا طریقہ کہتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ لوگوں کی اکثریت چیزوں کو سمجھنے کے عمل میں مختلف طریقوں کا استعمال کرتی ہے۔ اس طریقے کو کثیر جہتی طریقہ اور اس طریقے سے سیکھنے والوں کو کثیر جہتی متعلم(Multi Modal Learner) کہا جاتا ہے۔

کوفیلڈ(Coffield,2004)کے مطابق سیکھنے کے 70 سے زیادہ اسلوب ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ اہم درج ذیل ہیں۔

1. بصری متعلم (Visual Learner)
2. سمعی متعلم (Auditory Learner)
3. زبانی متعلم (Verbal or Linguistic Learner)
4. جسمانی یا عضلاتی متعلم (Physical or Kinesthetic Learner)
5. منطقی متعلم (Mathematical or Logical Learner)
6. سماجی / تعاملی متعلم (Social/Inter-personal Learner)
7. یگانہ متعلم (Solitary/Intra-personal Learner)

ان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

1. **بصری متعلم (Visual Learner):۔** بصری متعلمین عام طور سے وہ متعلمین ہوتے ہیں جو کمرہ جماعت میں سامنے کی نشستوں پر بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔ ایسے متعلمین خاص طور داہنے جانب کی سامنے نشستوں پر بیٹھتے ہیں تا کہ وہ پیش کش کو دیکھ سکیں، اکتسابی عمل میں معاونت کر سکیں اور زیادہ سے زیادہ حصولیابی کر سکیں۔ بصری متعلمین دیکھ کر سیکھتے ہیں اس لیے نئے تصورات کی تفہیم کے لیے معلم کو ویڈیو کلپ، حقیقی اشیاء، تصاویر، فلو چارٹ، خاکہ اور علامات وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ بصری متعلمین کے لیے طویل لیکچر سننا دشوار کن ہوتا ہے۔ یہ کلاس نوٹ لیتے وقت الفاظ کے بجائے تصاویر کا استعمال کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ایسے متعلمین اپنے نوٹ تیار کرتے وقت زیادہ سے زیادہ خاکوں اور فلو چارٹس کی مدد لیتے ہیں۔ اگر انہیں کسی موضوع کو سمجھنے میں پریشانی ہو رہی ہے تو وہ اس سے متعلق ویڈیو دیکھ کر اس موضوع کو آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ بصری متعلمین کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں؛

- یہ معلمین سے مظاہرہ کی امید کرتے ہیں۔
- یہ تصاویر پر مبنی وضاحت سے بہ آسانی سیکھتے ہیں۔
- یہ تصورات کی تنظیم کاری کے لیے فہرست سازی کرتے ہیں۔
- یہ دیکھ کر الفاظ کی شناخت کرتے ہیں۔
- یہ اکثر لوگوں کے چہروں کو یاد رکھتے ہیں لیکن ان کے نام بھول جاتے ہیں۔
- ان کے تخیلات کی نشو و نما کافی بہتر ہوتی ہے۔
- کمرہ جماعت اور اس کے آس پاس ہونے والی حرکتوں سے ان کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔
- تقریباً 60 فیصد متعلمین بصری قسم کے متعلمین ہوتے ہیں۔

2. **سمعی متعلم (Auditory Learner):۔** سمعی متعلمین کسی بھی موضوع کو سمجھنے کے لیے اسے سننا پسند کرتے ہیں۔ یہ لیکچر، تقاریر، آڈیو ریکارڈ یا کسی اور زبانی بات چیت کے ذریعے آسانی سے سیکھتے ہیں۔ سمعی متعلمین بہت اچھے سامع ہوتے ہیں۔ یہ واقعات،

حکایات، موسیقی، بحث و مباحثہ، لیکچر، مکالمہ وغیرہ کے ذریعے بہت آسانی سے معلومات اخذ کرتے ہیں۔ یہ سماعت کے ذریعے سیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ایسے متعلمین خاموش خوانی کے بجائے بلند خوانی کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ان کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں؛

i. یہ معلمین سے لفظی ہدایات کی امید کرتے ہیں۔

ii. ان کے لیے سن کر سیکھنا کافی آسان ہوتا ہے۔

iii. یہ مکالمہ، بحث و مباحثہ اور تقاریر کے ذریعے سیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

iv. یہ اکثر لوگوں کے نام یاد رکھتے ہیں لیکن ان کے چہرے بھول جاتے ہیں۔

v. یہ بول کر مسائل کو حل کرتے ہیں۔

vi. کمرہ جماعت اور اس کے آس پاس ہونے والے شور وغل سے ان کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔

vii. سمعی کتابوں (Audio Books) کا استعمال کر کے زیادہ سیکھتے ہیں۔

3. **زبانی متعلم (Verbal or Linguistic Learner):**۔ زبانی متعلمین عام طور سے وہ متعلمین ہوتے ہیں جو کتابوں کو پڑھ کر اور اس پر اپنے نوٹس بنا کر زیادہ سیکھتے ہیں۔ ایسے متعلمین تصاویر، فلو چارٹ، خاکہ اور علامات کے بجائے الفاظ سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ یہ کتابی کیڑے ہوتے ہیں اور کتب خانوں میں بیٹھنا اور پڑھنا انہیں زیادہ پسند ہوتا ہے۔ زبانی متعلمین کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں؛

i- معلمین سے امید کرتے ہیں کی تمام معلومات تختہ پر لکھ دی جائیں یا انہیں اس کی کاپی فراہم کی جائے۔

ii- یہ تحریری وضاحت سے بہ آسانی سیکھتے ہیں۔

iii- یہ تصورات کی تنظیم کاری کے لیے مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

iv- اپنے لفظوں میں خود اپنے نوٹس بنا کر زیادہ سیکھتے ہیں۔

4. **جسمانی متعلم (Physical or Kinesthetic Learner):**۔ جسمانی متعلمین ایسے متعلمین ہوتے ہیں جنہیں کسی بھی چیز کو سمجھنے کے لیے عملی تجربات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے متعلمین اپنے عضو سے چیزوں کو محسوس کر کے اور تجربہ کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کے متعلمین میں ایک اچھا سرجن اور رقاص بننے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ سماعت اور بصارت کے بجائے ایسے متعلمین سرگرمیوں پر مبنی طریقوں سے زیادہ سیکھتے ہیں۔ ایسے سیکھنے والوں کی اکثر غلط تشخیص کی جاتی ہے کہ وہ توجہ کی کمی اور ہائپر ایکٹیویٹی ڈس آرڈر میں مبتلا ہیں۔ جسمانی متعلمین کی کچھ اہم خصوصیات درج ذیل ہیں

- یہ اس وقت زیادہ سیکھتے ہیں جب انہیں اکتسابی سرگرمیوں میں شامل ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔
- ان میں توانائی کی سطح اکثر بہت زیادہ ہوتی ہے۔
- یہ چلتے پھرتے زیادہ سیکھتے ہیں۔

- معلم کے لیکچر کو جزوی طور پر ہی سمجھ پاتے ہیں۔
- ایک جگہ ٹھہر کر پڑھنا ان کے لیے دشوار کن عمل ہے۔
- یہ دیکھنے اور سننے کے بجائے کرنا پسند کرتے ہیں۔
- ابتدائی جماعتوں کے چھوٹے بچے اکثر جسمانی متعلمین ہوتے ہیں۔

5. **منطقی متعلم(Logical Learner)**:۔ ایسے متعلمین کو ریاضی اور اس سے متعلقہ مضامین میں بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ یہ تمام مضامین کو منطق اور استدلال کے ذریعے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے طلبا خاص طور پر کسی بھی چیز کو پڑھتے ہوئے اسے رٹنے کے بجائے منطقی انداز میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے طلبا اپنے مضمون کو منطقی انداز میں بیان کرتے ہوئے پڑھتے ہیں۔ وہ جب بھی کوئی موضوع پڑھتے ہیں تو اس کا اپنے ذہن میں ایک نقشہ بنالیتے ہیں۔
6. **سماجی متعلم(Social Learner)**:۔ ایسے متعلمین ہمیشہ گروپ اسٹڈی کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ تنہا پڑھنے کے بجائے گروپ میں پڑھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جب بھی انہیں کوئی موضوع سمجھ میں نہیں آتا تو وہ اپنے دوستوں سے اس موضوع پر بات چیت کرتے ہیں۔ ایسے طلبا اکثر اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ اپنا ایک اسٹڈی گروپ بناتے ہیں اور ہر موضوع کو پڑھنے کے بعد مل کر اس پر بحث کرتے ہیں تاکہ اس موضوع کو اچھی طرح سمجھا جاسکے۔ یہ طریقہ ایسے متعلمین کے لیے موضوع کو سمجھنے اور دلچسپی برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
7. **یگانہ متعلم(Solitary Learner)**:۔ سماجی متعلمین کے برعکس ایسے متعلمین گروپ کے بجائے اکیلے پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ایسے متعلمین گروپ اسٹڈی کے بجائے پرسکون جگہ پر تنہا رہ کر پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ اگر تنہا سیکھنے والوں سے گروپ اسٹڈی کے لیے کہا جائے تو ان کے لیے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ وہ سب کے ساتھ بیٹھ کر کسی بھی موضوع کو سمجھ سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال:بصری متعلم سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟بیان کیجیے۔

8.4 کولب کے مطابق سیکھنے کے اسلوب(Learning Styles According to Kolb)

ڈیوڈ کولب نے اپنا اکتسابی نظریہ 1984ء میں پیش کیا۔ان کا نظریہ چار مراحل پر مشتمل ہے۔ان کے مطابق سیکھنے کا عمل چار طریقوں؛ محسوس کرنا(Feeling)، سوچنا(Thinking)، کرنا(Doing) اور دیکھنا(Watching) سے ہوتا ہے۔ان کا ماننا تھا کہ انسان جب بھی کوئی چیز سیکھتا ہے تو وہ ان میں سے بیک وقت کسی دو طریقوں کا ہی استعمال کرتا ہے وہ نہ تو ایک کا، نہ تین کا اور نہ چار کا طریقوں کا

استعمال کرے گا۔وہ کسی دو عمل کا ہی استعمال کرے گا۔مثال کے طور پرFeeling+Doing، Feeling+Watching، Doing+ThinkingیاWatching+Thinkingکا استعمال ایک ساتھ کرتا ہے۔کولب کے تجرباتی اکتساب نظریہ کے مطابق متعلم سیکھنے کے عمل میں ایک براہ راست حقیقی اور پیچدار تجربے سے ہو کر گزرتا ہے۔یہ تجربہ اسے انعکاسی مشاہدہ فراہم کرتا ہے۔بعد ازاں اس انعکاس کا سابقہ معلومات میں انضمام ہو جاتا ہے اور یہ تجریدی(ذہنی،خیالی)تصور میں بدل جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں معلم نئے طریقے یا عمل کے ذریعے تجربات سے ہم آہنگ ہوتا ہے اور اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔کولب اپنے اس نظریے کی وضاحت درج ذیل خاکہ کے ذریعے کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ سیکھنے کے اسلوب کی بنیاد پر متعلم چار طرح کے ہوتے ہیں۔

1. **Diverger:**۔اس طرح کے متعلم محسوس کرنے(Feeling)اور مشاہدہ(Watching)کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ایسے متعلم کسی چیز کو مختلف تناظر سے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔یہ لوگ بہت حسّاس ہوتے ہیں۔یہ کرنے کے بجائے دیکھنے میں زیادہ یقین رکھتے ہیں۔یہ چیزوں کو دیکھتے ہیں،اس کا باریکی سے مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنے تصورات میں ہی اسے حل کر دیتے ہیں۔ایسے متعلم لوگوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔انہیں لوگوں سے ملنا پسند ہوتا ہے۔یہ لوگ اکثر اپنے خیالات کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔یہ لوگ کافی جذباتی اور فنکار ہوتے ہیں۔ایسے لوگ حقیقی حالات میں زیادہ بہتر کارکردگی کرتے ہیں۔
2. **Assimilator:**۔اس طرح کے متعلم مشاہدہ(Watching)اور غور وفکر(Thinking)کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ایسے متعلم کسی چیز کے بارے میں مختلف تناظر سے سوچتے ہیں۔یہ لوگ بہت مفکّر ہوتے ہیں۔دیکھنے کے بجائے سوچنے میں زیادہ یقین رکھتے ہیں۔اس طرح کے متعلم سائنس،تکنیک اور کمپیوٹر میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ان کی طرز رسائی منطقی اور استدلالی ہوتی ہے۔ان کے لیے لوگ زیادہ اہم نہیں ہوتے بلکہ خیالات اور تصورات زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔یہ لوگوں سے ملنے جلنے کے بجائے خیالات اور تصورات کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔یہ وضاحت پسند ہوتے ہیں۔یہ عمل پر نہیں نظریات پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔یہ بالکل واضح اور استدلالی معلومات پسند کرتے ہیں۔جب تک انہیں کب؟کیوں؟کیسے؟کس طرح؟کہاں؟وغیرہ کا جواب نہیں ملتا وہ مطمئن نہیں ہوتے۔انہیں مطالعہ کرنا،لیکچر سننا،ماڈل دیکھنا پسند ہوتا ہے۔
3. **Converger:**۔ایسے متعلم عمل(Doing)اور غور وفکر(Thinking)کے ذریعے سیکھتے ہیں۔یہ لوگ خود سے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہر مسئلہ پر بہت غور وفکر کرتے ہیں اور اس پر عملی مشق کرکے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہیں کرکے سیکھنا زیادہ پسند ہوتا ہے۔یہ تکنیکی کام کرنا پسند کرتے ہیں۔یہ نظریات پر نہیں بلکہ عمل پر یقین رکھتے ہیں۔یہ نئے نئے تجربات کرنا پسند کرتے ہیں۔
4. **Accommodator:**۔ایسے متعلم عمل(Doing)اور محسوس کرنے(Feeling)کے ذریعے زیادہ سیکھتے ہیں۔یہ ہر کام کو خود کرکے دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کی شدت محسوس کرنا چاہتے ہیں۔یہ ہر کام میں اپنا ہاتھ لگانا چاہتے ہیں۔یہ نئے چیلنج کی جانب راغب ہوتے ہیں اور اپنے سابقہ تجربات سے نئے منصوبوں پر کام کرتے ہیں۔یہ معلومات دوسروں سے لیتے ہیں اور اس کے بعد اس پر تجربہ کرتے ہیں۔کولب کے مطابق زیادہ تر متعلم اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

8.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- سیکھنا انسان کی پیدائشی فطرت ہے، لیکن انسان سیکھتا وہی ہے جو اس کا ماحول اسے سکھاتا ہے۔
- انسان بغیر موثر ماحول کے بھی سیکھ سکتا ہے، لیکن بامقصد اکتساب کے لیے مطلوبہ ماحول فراہم کرنا ضروری ہے۔
- ماہرین تعلیمی نفسیات کی تحقیق کا اہم میدان سیکھنے کا عمل اور افراد میں پایا جانے والا انفرادی تفاوت ہے۔
- فرد کے ذریعے انجام دیے جانے والے عمل میں اس کی ذہانت،، رجحان، دلچسپی اور رویہ جات کا دخل ہوتا ہے۔
- ہر ایک متعلم کے سیکھنے کا منفرد طریقہ اور طرز رسائی ہوتی ہے۔
- تدریس اور اکتساب کے پانچ اہم اجزائ؛ معلم، متعلم، مواد مضمون، طریقہ تدریس اور تدریسی و اکتسابی ماحول ہیں۔
- تدریس و اکتساب کے عمل کا سب سے اہم جز متعلم ہوتا ہے، اس عمل کی موثریت سب سے زیادہ متعلم پر منحصر کرتی ہے۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے متعلم سے متعلق اہم عوامل؛ متعلم کی عمر، پختگی، جسمانی و ذہنی صحت، ذہانت، دلچسپی، یکسوئی، رجحان، رویہ، تحریک کی سطح اور سیکھنے کی مطلوبہ خواہش وغیرہ ہیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے معلم سے متعلق اہم عوامل ؛ معلم کی شخصیت، معلم کا علم اور مہارتیں، معلم کی تدریسی مہارتیں، معلم کا متعلم کے تئیں طرز عمل وغیرہ ہیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے مواد مضمون سے متعلق اہم عوامل؛ مواد مضمون کی نوعیت، مواد مضمون کی ترتیب و تنظیم ، مواد مضمون کا زندگی سے تعلق، مواد مضمون کی دشواری کی سطح وغیرہ ہیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے طریقہ تدریس سے متعلق اہم عوامل؛ طریقہ تدریس کی موزونیت، مشق اور استعمال، تدریسی وسائل اور تکنیک کا استعمال، ہم نصابی گرمیوں کا استعمال وغیرہ ہیں۔
- سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے ماحول سے متعلق عوامل؛ طبعیاتی ماحول، سماجی ماحول، تدریس و اکتساب کا وقت، تکان اور آرام وغیرہ ہیں۔
- اکتساب کے اسلوب سے مراد اس طرز رسائی سے ہے جس کے ذریعے کوئی متعلم فراہم کی گئی معلومات کو سمجھتا ہے۔
- متعلم جس طرز پر معلومات کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اس کا اکتسابی اسلوب کہتے ہیں۔
- اکتسابی اسلوب کا تصور 1970ء میں کافی مقبول ہوا اور بہت سے ماہرین نے اس پر تنقید بھی کی۔
- 1992ء میں فلیمنگ اور ملِس کے ذریعے سیکھنے جن طور طریقوں کی وضاحت کی گئی اسے مخفف VAK سے موسوم کیا گیا۔ V کا مطلب Visual یعنی بصری، A کا مطلب Audio یعنی سمعی، اور K کا مطلب Kinesthetic یعنی عضلاتی ہے۔
- فلیمنگ اور ملِس نے واضح کیا کہ لوگوں کی اکثریت چیزوں کو سمجھنے کے عمل میں کثیر جہتی طریقہ استعمال کرتی ہے۔

- کوفیلڈ (Coffield,2004) کے مطابق سیکھنے کے 70 سے زیادہ اسلوب ہوتے ہیں۔
- بصری متعلم تصاویر پر مبنی وضاحت سے بہ آسانی سیکھتے ہیں، یہ اکثر لوگوں کے چہروں کو یاد رکھتے ہیں لیکن ان کے نام بھول جاتے ہیں، کمرہ جماعت اور اس کے آس پاس ہونے والی حرکتوں سے ان کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔
- تقریبا 60 فیصد متعلمین بصری قسم کے متعلمین ہوتے ہیں۔
- سمعی متعلم کو کسی بھی موضوع کو سمجھنے کے لیے سن کر سیکھنا کافی آسان ہوتا ہے، یہ مکالمہ، بحث ومباحثہ اور تقاریر کے ذریعے سیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں، یہ اکثر لوگوں کے نام یاد رکھتے ہیں لیکن ان کے چہرے بھول جاتے ہیں، کمرہ جماعت اور اس کے آس پاس ہونے والے شور وغل سے ان کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔
- زبانی متعلم کتابوں کو پڑھ کر اور اس پر اپنی نوٹس بنا کر زیادہ سیکھتے ہیں۔
- ☆جسمانی متعلم اپنے عضو سے چیزوں کو محسوس کر کے اور تجربہ کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں، یہ اس وقت زیادہ سیکھتے ہیں جب انہیں اکتسابی سرگرمیوں میں شامل ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔
- منطقی متعلم کو ریاضی اور اس سے متعلقہ مضامین میں بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ یہ تمام مضامین کو منطق اور استدلال کے ذریعے پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- سماجی متعلم تنہا پڑھنے کے بجائے گروپ میں پڑھنا زیادہ پسند کرتے ہیں، ایسے متعلم اکثر اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ اپنا ایک اسٹڈی گروپ بناتے ہیں اور ہر موضوع کو پڑھنے کے بعد مل کر اس پر بحث کرتے ہیں تاکہ اس موضوع کو اچھی طرح سمجھا جا سکے۔
- یگانہ متعلم سماجی متعلم کے برعکس گروپ کے بجائے اکیلے پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ یہ پرسکون جگہ پر تنہا رہ کر پڑھنا پسند کرتے ہیں۔
- ڈیوڈ کولب نے اپنا اکتسابی نظریہ 1984ء میں پیش کیا۔
- کولب کا نظریہ چار مراحل؛ محسوس کرنا، سوچنا، کرنا اور دیکھنا پر مشتمل ہے۔
- کولب کے مطابق انسان جب بھی کوئی چیز سیکھتا ہے تو وہ ان میں سے بیک وقت کسی دو طریقوں کا ہی استعمال کرتا ہے۔
- کولب نے بتایا کہ سیکھنے کے اسلوب کی بنیاد پر متعلم چار طرح کے یعنی (Diverger،Assimilator، Converger اور Accommodator) ہوتے ہیں۔
- Diverger متعلم محسوس کرنے اور مشاہدہ کے ذریعے زیادہ سیکھتے ہیں۔
- Assimilator متعلم مشاہدہ اور غور و فکر کے ذریعے زیادہ سیکھتے ہیں۔
- Converge متعلم عمل اور غور و فکر کے ذریعے زیادہ سیکھتے ہیں۔
- Accommodator متعلم عمل اور محسوس کرنے کے ذریعے زیادہ سیکھتے ہیں۔

8.6 فرہنگ (Glossary)

تعمیر (Construct)	ایک تصور یا خیال جو مختلف عناصر یا متغیرات کو ملا کر تشکیل دیا جاتا ہے۔
عوامل (Factors)	متغیرات یا حالات جو کسی نتیجہ یا فیصلے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
دلچسپی (Interest)	کسی چیز کی طرف تجسس یا کشش کا احساس۔
نسبت (Relation)	دو یا دو سے زیادہ عناصر کے درمیان تعلق یا وابستگی۔
جہت (Dimension)	کسی چیز یا تصور کا ایک قابل پیمائش پہلو یا وصف۔
تعامل (Interaction)	دو یا دو سے زیادہ اداروں کے درمیان باہمی عمل
حرکیات (Dynamics)	وہ قوتیں یا عوامل جو کسی نظام کے اندر تبدیلی یا ترقی میں معاون ہوتے ہیں۔
عضلاتی (Kinesthetic)	حرکت یا جسمانی احساس سے متعلق
تکان (Fatigue)	طویل مشقت یا تناؤ کے نتیجے میں جسمانی یا ذہنی تھکن۔
جمالیاتی (Aesthetic)	خوبصورتی یا فنکارانہ خوبیوں سے متعلق۔
راغب (Attract)	کسی کو یا کسی چیز کی طرف متوجہ کرنا یا اس کی طرف راغب کرنا۔

8.7 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. مجموعی صورت میں تدریس و اکتساب کے کتنے اجزاء ہوتے ہیں؟

(a) دو (b) تین

(c) چار (d) پانچ

2. تدریس و اکتساب کا سب سے اہم جز۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(a) طالب علم (b) معلم

(c) نصاب (d) طریقہ تدریس

3. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں متعلم سے متعلق عوامل میں۔۔۔۔۔۔ شامل نہیں ہے۔

(a) متعلم کی عمر اور پختگی (b) متعلم کی جسمانی اور ذہنی صحت

(c) متعلم کا نصاب اور تدریسی مہارتیں (d) متعلم کی دلچسپی، یکسوئی اور رجحان

4. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں معلم سے متعلق عوامل میں۔۔۔۔۔۔ شامل نہیں ہے۔

(a) معلم کی شخصیت (b) معلم کی تدریسی مہارتیں
(c) معلم کی معلومات کی سطح (d) معلم کی ہم نصابی سرگرمیاں

5. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں مواد مضمون سے متعلق عوامل میں ------ شامل نہیں ہے۔
(a) مواد مضمون کی نوعیت (b) مواد مضمون کی ترتیب و تنظیم
(c) نصاب اور ہم نصابی سرگرمیاں (d) مواد مضمون کی دشواری کی سطح

6. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں طریقہ تدریس سے متعلق عوامل میں ------ شامل نہیں ہے۔
(a) طریقہ تدریس کی موزونیت (b) تدریسی وسائل اور تکنیک
(c) معلم کی معلومات کی سطح (d) مشق اور استعمال

7. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں ماحول سے متعلق عوامل میں ------ شامل نہیں ہے۔
(a) طبیعیاتی ماحول (b) سماجی ماحول
(c) تدریس کا وقت (d) ہم نصابی سرگرمیاں

8. فلیمنگ اور ملس کے مطابق سیکھنے کے اسلوب میں ------ شامل نہیں ہے۔
(a) منطقی متعلم (b) سمعی متعلم
(c) بصری متعلم (d) عضلاتی متعلم

9. بصری اسلوب کے متعلم کمرہ جماعت میں ------ کی نشستوں پر بیٹھنا پسند کرتے ہیں۔
(a) سامنے (b) پیچھے
(c) درمیان (d) درج بالا سبھی

10. بصری اسلوب کے متعلم --------- پر مبنی وضاحت کو بہ آسانی سمجھتے ہیں۔
(a) منطق (b) تقریر
(c) تصاویر (d) زبان

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں مواد مضمون سے متعلق عوامل پر بحث کیجئے۔
2. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں طریقہ تدریس سے متعلق عوامل تحریر کیجئے۔
3. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں ماحول سے متعلق عوامل کی اہمیت واضح کیجئے۔
4. اکتساب کے اسلوب کا مفہوم واضح کیجئے۔

5. فلیمنگ اور ملس کے ذریعے بتائے گئے اکتساب کے اسلوب پر روشنی ڈالیے۔
6. کو فیلڈ کے ذریعے بتائے گئے اکتساب کے اسلوب کی فہرست سازی کیجئے۔
7. بصری متعلم کی خصوصیات بیان کیجئے۔
8. سمعی متعلم کی خصوصیات بیان کیجئے۔
9. عضلاتی متعلم کی خصوصیات بیان کیجئے۔
10. کولب کے ذریعے بتائے گئے آموز گار کی اقسام بیان کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

6. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل کی تفصیلی وضاحت کیجئے۔
7. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں متعلم اور معلم سے متعلق عوامل کی وضاحت کیجئے۔
8. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں مواد مضمون اور طریقہ تدریس سے متعلق عوامل پر روشنی ڈالیے۔
9. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں ماحول سے متعلق عوامل پر بحث کیجئے۔
10. اکتساب کے اسلوب کا مفہوم واضح کرتے ہوئے کو فیلڈ کے ذریعے بتائے گئے اکتساب کے اسلوب کی فہرست سازی کیجئے۔
11. بصری، سمعی اور عضلاتی متعلمین کی خصوصیات بیان کیجئے۔
12. زبانی، منطقی اور سماجی متعلمین کی خصوصیات بیان کیجئے۔
13. سمعی، بصری اور جسمانی متعلم کی شناخت ان کی خصوصیات کی بنیاد پر کیجئے۔

معروضی جوابات کے حامل سوالات کے جوابات:

10)	9)	8)	7)	6)	5)	4)	3)	2)	1)
a	a	a	d	c	c	d	c	a	d

8.8 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Piaget, Jean. The Groeth of logical Thinking from Childhood to Adolescence. N.Y.: Basic Books, 1958,.
2. Singh, A.K. (2010). Educational Psychology. Patna: Bharti Bhawan Publishers and Distributors.
3. Kapil, H.K. (1991). Youth! Abnormal Psychology. Agra: Bhargava Publications.
4. Khan, N.A. & Husain S.M. (2019). Aspects of Educational Psychology: Aligarh. Educational Book House
5. نجم السحر، صابرہ سعید، تدریس اردو، پریمئر پبلشنگ ہاؤس، حیدرآباد، 2006
6. محی الدین قادری زور، تدریس اردو، یونیک بک میڈیا، سری نگر، 2006

اکائی 9۔ ثلاثی سطح پر تدریس کی طرز رسائیاں

(Approaches to Teaching at Tertiary Level)

اکائی کے اجزا

9.0 تمہید(Introduction)

9.1 مقاصد(Objectives)

9.2 کرداریطرز رسائی(Behaviouristic Approach)

9.2.1 کلاسیکی مشروط اکتسابی نظریہ(Classical Conditioning Learning Theory)

9.2.2 سعی وخطا اکتسابی نظریہ((Trial & Error Learning Theory

9.2.3 عملی مشروطیت

9.3 ادراکی یا وقوفی طرز رسائی(Cognitive Approach)

9.3.1 جین پیاجے کا نظریہ ادراکی نشونما

(Jean Piaget Theory of Cognitive Development)

9.4 تعمیری طرز رسائی(Constructivist Approach)

9.4.1 برونز کا نظریہ اکتساب وتدریس

(Bruner Theory of Teaching & Learning)

9.4.2 وائی گاٹسکی کا نظریہ اکتساب(Vygotsky Theory of Learning)

9.5 کنکشنسٹ طرز رسائی(Connectionist Approach)

9.5.1 تصور، خصوصیات(Concept & Characteristics)

9.5.2 بنیادی اصول(Basic Principles)

9.5.3 تعلیمی مضمرات(Educational Implications)

9.6 کرداری، ادراکی، تعمیراتی اور کنکشنسٹ طرز رسائیاں اور کلاس روم کے مضمرات کا تنقیدی جائزہ۔

(Critical Appraisal of Behaviouristic , Cognitivist, Constructivist and Connectionist Approach & Classroom Implications)

9.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

9.8 فرہنگ(Glossary)

9.9 اکائی کے اختتام کی سر گرمیاں(Unit End Exercises)

9.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

9.0 تمہید(Introduction)

عمومی طور پر معلم کے ذریعے اپنائے گئے پیشہ یا اکتساب میں سہولت فراہم کرنے کا عمل تدریس کہلاتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اسے آسان لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ تدریس، علم مہارتوں اور اوصاف کا ایک خصوصی اطلاق ہے جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے۔ تدریس ایک سماجی ثقافتی اور اخلاقی عمل ہے جس کی نوعیت اور ساخت سماج میں بدلاؤ لانے میں مددگار ہوتی ہے۔ تدریس کا حتمی مقصد بچے کی نشوونما ہے۔ اگر تدریس کی نوعیت کی بات کی جائے یا تدریسی عمل کو انجام دینے کی بات کی جائے تو اسے عمل میں لانے کے لیے مختلف طرح کی طرز رسائیاں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ اس اکائی میں ہم مختلف مکاتب فکر کے لحاظ سے تدریس کی طرز رسائیوں کا ذکر کریں گے۔

تدریس ایک پیچیدہ عمل ہے کیونکہ یہ فن اور سائنس ہے۔ اس کا مقصد علم و تفہیم کی نشوونما کرنا اور مہارتوں کو فروغ دینا ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جو معلم کو تعلیمی مقاصد اور اہداف کی طرف گامزن کرتا ہے۔ تدریسی طرز رسائی خاص طور پر درس و تدریس کے طریقہ کار، لائحہ عمل، اسٹائل اور تکنیک سے تعلق رکھتی ہے۔ تدریسی و اکتسابی طرز رسائی کا ماخذ وہ اکتسابی نظریات ہیں جو بیسویں صدی کے دوران وجود میں آئے۔ ان نظریات کو چار مکاتب فکر یا طرز رسائی میں درجہ بند کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1. کرداری طرز رسائی یا طرز عمل سے متعلق طرز رسائی

2. وقوفی طرز رسائی یا ادراکی طرز رسائی

3. تکنیکیا تعمیری طرز رسائی

4. کنکشنسٹ طرز رسائی

ان طرز رسائی میں وضاحت کی گئی ہے کہ اکتساب کن حالات میں عمل پذیر ہوتا ہے یا کون سے حالات ہیں جن کے زیر اثر اکتساب کی اثر پذیری ممکن ہوتی ہے۔ اکتساب کے ضمن میں انجام دیئے گئے تجربہ سے حاصل اصول اور ان کے ذیلی اصولوں کے درمیان تعلق کو واضح انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

9.1 مقاصد(Objectives)

اس یونٹ کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو جائیں گے؛

- کرداری طرز رسائی اور اس کے اہم نظریات کو واضح کر سکیں۔
- ادراکیپاو قوفی طرز رسائی اور اس کے اہم نظریات کو واضح کر سکیں۔
- تعمیری طرز رسائیاور اس کے اہم نظریات کو واضح کر سکیں۔
- کنکشنسٹ طرز رسائی اور اس کے اہم نظریات کو واضح کر سکیں۔
- کرداری، ادراکی، تعمیراتی اور کنکشنسٹ طرز رسائیاں اور کلاس روم کے مضمرات کا تنقیدی جائزہ پیش کر سکیں۔

9.2 کرداری طرز رسائی(Behaviouristic Approach)

کرداریت پسندانہ طرز رسائی ایک منفرد نوعیت کی طرز رسائی ہے جس کے بانی واٹسن ہیں انہوں نے کرداریت کا تصور پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق consciousness کا خیال جو functionalist and structuralist نے دیا تھا اس میں شعور (consciousness) کو ہم ثابت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کا کسی سائنسی ٹیسٹ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کیونکہ یہ ایک مجرد خیال ہے جس کو نہ ہم دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی چھو سکتے ہیں۔ اس کی نفسیات کو اگر ہم طرز عمل کا سائنس تصور کرتے ہیں تو ہمیں صرف قابل مشاہدہ طرز عمل کو ہی ماننا ہوگا۔ اور باقی تصورات جیسے ذہن، روح، اشکال اور خیالات کو رد کرنا ہوگا۔

کرداریت پسند بنیادی طور پر انسانی طرز عمل کے قابل مشاہدہ اور قابل جانچ پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ اس کے لئے وہ انسان کی تمام سرگرمیوں جس میں سوچنا، محسوس کرنا وغیرہ شامل ہیں کو وہاں تک ہی محدود کرتے ہیں جن کا مشاہدہ اور معروضی انداز میں جانچ ہو پائے۔ اس لیے کرداریت پسند ڈر کے احساس میں دلچسپی نہیں لیتے بلکہ ڈر کی وجہ سے واقع ہونے والی طرز عمل میں تبدیلیوں کو اہمیت دیتے ہیں جیسے دل کی دھڑکن میں تبدیلی، انتشار خون، چہرہ سرخ یا پیلا پڑنا وغیرہ ایسی تبدیلیاں ہیں جو قابل مشاہدہ ہیں اور ان کی جانچ یا پیمائش معروضی انداز میں ممکن ہے۔

اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کرداریت پسندی طرز عمل میں اکتساب ایک میکانیکی عمل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ فرد کو طرز عمل کے اظہار کے لیے اپنے اعضاء و جوارح کو متحرک کرنا ضروری ہوتا ہے۔ تجربہ سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معلومات یا مہارت حاصل ہوتی ہے۔ ایسے عمل انسان سے اس وقت سرزد ہوتے ہیں جب اس پر محرکات اور رد عمل کے تعلق کا انکشاف ہوتا ہے یعنی محرک سے متاثر ہونا اور فطری طور پر رد عمل کا اظہار کرنا ایک تجربہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں معلومات یا مہارتیں یا دونوں حاصل ہوتی ہیں۔ رد عمل اور محرکات کا ربط قائم ہونا اور اس کا دارومدار مشق پر ہوتا ہے اور یہی اکتساب کہلاتا ہے۔

کرداریت پسندی بنیادی طور پر Associationistic School of Psychology سے معروجود آئی ہے۔ جن کا ماننا ہے کہ کسی واقعہ سے وابستہ احساسات خوشی یا ملال سے وابستہ ہو جاتے ہیں اس واقعہ کی باز آفرینی سے اس واقعہ سے وابستہ احساسات تازہ ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک فطری امر ہے۔

کرداریت پسندانہ رسائی کے بنیادی خدوخال حسب ذیل ہیں :

- اکتساب طرز عمل میں تبدیلی کا باعث ہوتا ہے۔
- اکتساب ماحولیاتی حالات یا وجوہات سے عمل پذیر ہوتا ہے۔
- طرز عمل کی تبدیلیوں کا معروضی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔
- ظاہری طرز عمل کی نوعیت آزادانہ محرکہ رد عمل کے تعلق کے پیچیدہ نظام کے تحت قرار پاتی ہے۔

کرداریت پسند طرز رسائی میں اکتساب کی خصوصیات

- انسانوں اور جانوروں کے قابل مشاہدہ طرز عمل کا معروضی انداز میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے اور اس کا کامیاب تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔
- اس میں طرز عمل کو متعین کرنے کے لئے توارث کے مقابلہ میں ماحول کے اثرات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔
- طرز عمل کی تفہیم میں مشروطیت کو کلیدی اہمیت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ اس کی اساس محرکہ-رد عمل کے تعلق پر مبنی ہوتی ہے۔
- اکتساب کا اہم طریقہ مشروطیت ہے جس میں موجودہ حالات کو مشروط طرز عمل کے اظہار کے لئے سابقہ حالات سے وابستہ کیا جاتا ہے۔
- اس طرز رسائی سے طرز عمل کو سنوارنے اور ترمیم کرنے کی تکنیکیں اور پروگرام وجود میں آئے۔
- کرداریت پسندانہ اور اس سے وابستہ تصورات جیسے احساس، جذبات اور ادراک میں یقین نہیں کرتے تھے اس لئے نفسیات اور تعلیمی میدان میں نئے تصور جیسے محرک عادات اکتساب اور مشروطیت نے جنم لیا۔
- اسی مکتبہ فکر کے باعث نئے خیالات اور ایجادات اکتسابی اور تدریسی میدان میں وجود میں آئے جیسے programmed learning منظم اکتساب اور انفرادی خود ہدایتی پروگرام جن میں تدریسی مشینوں اور کمپیوٹر امدادی ہدایت شامل ہیں۔
- اس نظریے کے مطابق کمک اور انعام کو اہمیت حاصل ہوتی ہے اور سزا اور ناپسندیدہ تجربات کو ادیا کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق کمک اکتساب میں سرعت پیدا کرتی ہے۔

9.2.1 کلاسکی مشروط اکتسابی نظریہ(Classical Conditioning Learning Theory)

کرداریت پسندی انیسویں صدی کے آخر میں وجود میں آئی جب ایک ماہر نفسیات (ایوان پاؤلاو) نے جانوروں پر تجربات کیے۔ اس نظریے کی شروعات جانوروں پر کیے گئے تجربات سے ہوئییہ مشہور تجربہ ایوان پاؤلاو نے کتے پر کیا تھا جس میں اس نے اخذ کیا کہ ہم ایسوسی ایشن(association) کی وجہ سے سیکھتے ہیں۔

پاؤلاو نے یہ تجربہ کیا کہ کتے گوشت کو دیکھ کر لعاب خارج کرتے ہیں اور اگر ایسا محرک جو تجربہ میں گھنٹی تھی کا استعمال کرتے ہیں تو کتا لعاب کو خارج نہیں کرتا۔ تجربہ میں پاؤلاو نے کئی مرتبہ گوشت اور گھنٹی کو ایک ساتھ پیش کیا اور دیکھا کہ صرف گھنٹی کی آواز پر کتے کے منہ سے لعاب خارج ہونا شروع ہو گیا اس سے پتہ چلتا ہے کی کتے نے گھنٹی کی آواز کو گوشت کی غذا سے منسلک کر دیا اور اسی حساب سے رد عمل دکھا دیا اس تجربہ کو ہم اس طرح سے دکھا سکتے ہیں۔

غیر مشروط اور مشروط رد عمل(Unconditional and Conditional Action):

غذا ایک غیر مشروط محرک ہے گھنٹی ایک غیر جانبدار محرک ہے تو تجربہ میں ایک غیر جانبدار محرک ایک فطری رد عمل پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس کو پاوٗلا نے مشروطیت بتایا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اگر مشروط محرکات کو بار بار غذا کے بغیر پیش کیا جائے گا تو کتے کا مشروط رد عمل یعنی لعاب کا اخراج بند ہو جائے گا اور دھیرے دھیرے ختم ہو جائے گا۔ اس کو پاوٗلا و نے معدُومی (Extinction) کا نام دیا۔ کرداریت پسند کتاب کے بجائے مشروطیت کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہ مانتے ہیں کہ فرد باہری عوامل سے بدلتا ہے نہ کہ اندرونیا ذہنی عمل سے۔

اس نظریے کا استعمال یہ سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ لوگوں میں ڈر خوف اندھیرے کا مطلب سونے کی تیاری وغیرہ جیسے طرز عمل کیسے وجود میں آتے ہیں۔

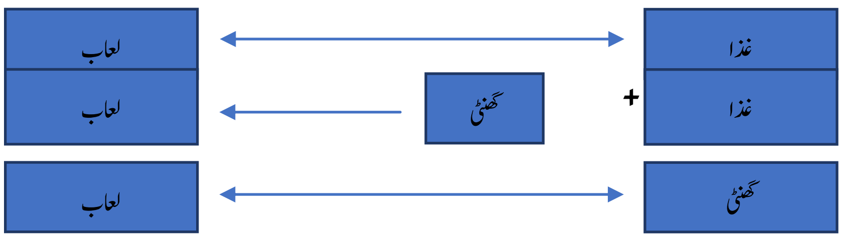

کلاسیکی مشروط اکتساب کے اصول (Principles of Classical Conditioning Learning)

اسا کتسابی نظریہ نے کئی ضروری تصورات اور اصولوں کو جنم دیا جن کا ذکر مندرجہ ذیل ہے:

i. رد عمل کی صلاحیت کا فقدان

تجربہ سے یہ اخذ کیا گیا کہ اگر کتے کو بار بار صرف گھنٹی سنائی جائے یعنی کی مشروط محرک پیش کیا گیا تو اس کا مشروط رد عمل ختم ہو جاتا ہے مطلب یہ حکیم محرک اور رد عمل کا جوڑ بتدریج کم ہو جانے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتا ہے جس کو معدُومی (Extinction) کہا جاتا ہے

ii. فوری بازیابی

پاوٗلاوٗ کے تجربہ سے یہ بات واضح ہو گئی رد عمل کے فقدان کے بعد طرز عمل دوبارہ سے بازیاب تو ہوتا ہے مگر رد عمل کی شدت کم ہو جاتی ہے اور اس غائب ہوئے مشروط رد عمل کا دوبارہ سے ظاہر ہونے کے عمل کو فوری بازیابی کہتے ہیں۔

جوں جوں وقت گزر تا جائے گا spontaneous recovery کا امکان ختم ہو جائے گا۔

iii. تعمیم محرک

جب کسی مخصوص محرک کے زیر اثر کوئی مخصوص رد عمل ظاہر ہوتا ہے اور ایسا ہی رد عمل کسی اور محرک کے زیر اثر ظاہر ہوتا ہے تو اسے محرک کی تعمیم کہتے ہیں جیسے کتے کا گھنٹی بجنے پر لعاب کا اخراج کرنا غذا دینے والے کے قدموں کی آہٹ سننے پر لعاب کا نکلنا اور ایک مثال جیسے کوئی طالب علم کسی مدرس کی سختی سے خوف کھاتا ہے تو وہ دوسرے مدرس سے بھی خوفزدہ ہو سکتا ہے۔

.iv محرک میں فرق یا امتیاز کرنا

یہ تعیم محرک کے برعکس ہے اس میں فرد جوں جوں بڑھتا ہے وہ محرک میں فرق کرنا سیکھ جاتا ہے کہ آیا کسی محرک پر اسے رد عمل دکھانا ہے یا نہیں یعنی کہ کسی محرکات میں سے کسی ایک محرک پر رد عمل کا اظہار محرک میں امتیاز کہلاتا ہے۔

9.2.2 سعی وخطا اکتسابی نظریہ (Trial & Error Learning Theory)

ایک مشہور ماہر نفسیات ای۔ ایل۔ تھارن ڈائک (E.L.Thorndike) پہلا شخص ہے جس نے نظریہ سعی وخطا پیش کیا۔ انہوں نے اپنے تجربات کی بنیاد پر کچھ قوانین پیش کیے جن کا ذکر نیچے دیا گیا ہے۔

.i قانون آمادگی (Law of Readiness)

یہ قانون تعلیمی نقطہ نظر سے نہایت ہی اہم ہے تھارن ڈائیک کے مطابق اگر طالب علم اکتساب کے لئے آمادہ ہوتا ہے اور اس اکتساب کا موقع فراہم کیا جاتا ہے تو وہ اکتساب سرعت اور موثر انداز میں کرتا ہے اور یہ عمل اس کو تسلی بخش محسوس ہوتا ہے اگر اکتساب کے لیے حالات اور آمادگی نہ ہو تو یہ عمل سود مند ثابت نہیں ہوتا ہے اس لئے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ خواہش اور مقصد کی موجودگی طالب علموں کی ذہنی اور طبعی طور پر حالات کا مقابلہ کرنے اور مقصد حاصل کرنے کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔

.ii قانون تاثیر (Law of Effect)

اس کے مطابق اکتساب تب ہی ممکن ہوتا ہے جب یہ عمل تسکین بخش ہوں اور اکتساب حاصل کرنے والا خوشی محسوس کرے اگر طالب علم غیر تسلی بخش تجربات کا سامنا کرے گا تو اکتسابی عمل نہیں ہو پائے گا یعنی تدریس و اکتساب تسکین بخش ہو تو اکتساب مضبوط ہوتا ہے ورنہ نہیں ہوتا ہے۔

.iii قانون مشق (Law of Effect)

اس قانون کو قانون اعادہ اور قانون تکرار بھی کہا جاتا ہے اس قانون کے دو ذیلی حصے ہیں۔

- **قانون استعمال (Law of Use)**
- **قانون عدم استعمال (Law of Disuse)**

قانون استعمال: جب کوئی طرز عمل میں تبدیلی لانے والا تعلق پیدا کیا گیا تو موقع اکتساب اور رد عمل کے درمیان تعلق مضبوط ہو جاتا ہے شرط یہ ہے کہ دیگر عوامل یکساں ہوں یا سادہ الفاظ میں اس کے معنی ہیں کی مشق یا تکرار اکتساب کو مضبوط بناتی ہے اور اس کی یادداشت دیرپا ہوتی ہے۔

قانون عدم استعمال: جب کوئی قابل تبدیلی تعلق کسی مدت کے اندر موقع اور رد عمل کے درمیان نہیں بنایا جاتا تو اکتساب کی قوت کم ہو جاتی ہے یعنی جب کوشش اور مشق کو ترک کر دیا جاتا ہے تو یادداشت ناپختہ ہوتی ہے تمام حرکیاتی اکتساب مثلاً کارڈ رائٹنگ موسیقی کی نظموں کا یاد کرنا حساب کے پہاڑہ وغیرہ کو مسلسل کوشش اور مشق کے ذریعے پیاد کیا جاتا ہے اور مشق ترک کر دی جائے تو اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

اکتسابی قوانین طالب علم اور مدرس کے لیے تدریس کے اچھے رہنما اصول ہیں۔ مدرس ان کے دانشمندانہ استعمال کے ذریعے اپنے تدریسی مقاصد کامیابی سے حاصل کر سکتا ہے۔

9.2.3 عملی مشروطیت (Operant Conditioning)

نظریہ عملی مشروطیت بی ایف اسکنر (B.F.Skinner) نے متعارف کرایا۔ وہ ایک مشہور امریکی ماہرین نفسیات تھے انہوں نے محرکہ ردعمل میکانزم کے خلاف بغاوت کی اور اس بات پر زور دیا کہ ہم زندگی کے عملی کاموں میں کسی عمل کے ہونے کا انتظار نہیں کرتے۔ انسان ماحول کا نہیں بلکہ ماحول کو اپنے انداز سے جوڑ توڑ (manipulate) کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے یہ قطعی ضروری نہیں ہے کہ کسی ردعمل کا ظاہر ہونا صرف کسی خاص محرک پر منحصر ہے بلکہ فرد خود سے ماحول پر عمل کر کے اپنا طرز عمل متعین کر سکتا ہے۔ یعنی ماحول فرد سے کی ہوئی کسی کاوش پر اپنا ردعمل دکھاتا ہے۔

اس نظریے کا آغاز بی ایف اسکنر نے ای ایل تھارن ڈائک کے تجربات کا مشاہدہ کر کے اور مزید مطالعہ کے بنیاد پر کیا تھا۔ اس نے ابتدائی تجربات سے اس بات کو اخذ کیا کہ کسی طرز عمل کی وضع گری نتائج کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ طرز عمل وسیع طرحرکات کے نتیجے میں عمل پذیر ہوتے ہیں کسی فرد کا عملی اقدام اس کے اطراف موجود ماحول کا ردعمل ہوتا ہے۔

عملی مشروط تجربہ کے لئے اسکنر نے اپنا طریقہ اور خود ساختہ آلات کا استعمال کیا۔ انہوں نے کبوتر پر تجربات کیے اس نے کبوتر کے لئے ایک پنجرہ بنایا اس میں ایک بٹن لگایا کبوتر جب بھی بٹن پر چونچ مارتا تو اس کو غذا مل جاتی اس عمل میں اس کو پہلے مرحلے میں اوپر سے دانہ ڈالا جاتا تا کہ اس طرح وہ بٹن پر چونچ مارتا تو پھر اس کو غذا دی جاتی۔

اس صورت میں غذا عمل کے لئے انعام ہوتی اور وہ عمل غذا سے مشروط ہو جاتا۔ غذا ایک محرک کا اثر رکھتی ہے جبکہ اس کو حاصل کرنے کا عمل response کہلاتا ہے۔ اور جو غذا اس کو ملتی وہ انعام یا کمک (Reinforcement) فراہم کرتی اس طرح سے جانوروں کا عمل مشروط ہو جاتا ہے یعنی غذا کا حصول ترغیبی عمل سے مشروط ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس اصول کو عملی مشروطیت (Operant Conditioning) کہا گیا۔

اس عمل میں محرکہ-ردعمل کا تعلق اہم ہے اور عمل کے لئے بار بار محرک فراہم کرنے سے عمل کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس نظریے میں کمک کو اہمیت حاصل ہے۔

عملی مشروطیت کے اصول (Principles of Operant Conditioning)

1. وضع گری (Shaping)

اس سے مراد ایسے اقدامات کو مرتب کرنا ہے جس کے ذریعے مقاصد کے حصول کو ممکن بنایا جا سکے مثلا کبوتر کو ہر درست اقدام پر انعام دیا گیا۔ اس کے درست اقدام 1. سر اٹھانا 2. بٹنکیجانبدیکھنااور آگے بڑھنا اور 3.

بٹنپرچونچمارنا۔ اسطرحاسکے درستاقداماتکو کمکپہنچائیگئی۔ اسطرحاسکے اقداماتکوزنجیریطورپرانجامدینا تبدیلیطرزعمل یا ردعمل قرار دیا جاتا ہے۔

2. زنجیری عمل (Chaining)

اس سے مراد طرز عمل کی تشکیل کا وہ عمل جس میں مطلوبہ طرز عمل یا کسی کام کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں یا اقدام میں بانٹ کر کیا جاتا ہے جس سے موثر اکتساب عمل پذیر ہو۔ یہ ایک طرح کی chain reaction ہے یا مسلسل عمل اور رد عمل کا ایک سلسلہ ہے جس میں ایک رد عمل دوسرے رد عمل کو حرکت میں لاتا ہے۔ اور وہ تیسرے رد عمل کا باعث بنتا ہے۔ اس طرح سے ایک زنجیریں سلسلہ بن جاتا ہے مثلاً لوگوں میں بات چیت یا گفتگو اس طرز عمل کی مثال ہے۔ جب ہم کسی کو دیکھتے ہیں اور ہم اس کو جانتے بھی ہیں تو یہ ہمارے لئے ایک موثر محرک زنجیری یا تسلسلی طرز عمل کا کام کرتا ہے ہم اس کو خوش آمدید کرتے ہیں وہ ہمیں خوش آمدید کرتا ہے اس کا ہمارے خوش آمدید پر رد عمل ظاہر کرنا ہمارے لیے نہ صرف انعام کا کام کرتا ہے بلکہ پھر سے ایک محرکہ پیدا کرنے کا کام کرتا ہے جیسے مصافحہ کرنا، گلے لگانا مطلب یہ ہے کہ ایک رد عمل دوسرے رد عمل کو پیدا کرتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یعنی طرز عمل رد عمل کا ایک سلسلہ اختیار کر لیتا ہے۔

3. محرک میں فرق اور اشارے (Discrimination & Cueing)

اس کا مطلب ایسا عمل جس میں اشاروں یا معلومات کا استعمال کر کے طرز عمل کو وضع کیا جاتا ہے یعنی کہ کس پر طلبہ کو رد عمل کا اظہار کرنا ہے وہ محرکہ میں فرق کرنا سیکھ لیتا ہے۔ اس کی تعلیمی میدان میں کافی اہمیت ہے طلباء کو رد عمل دکھانے پر فیڈ بیک دینے میں بہت ہی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

4. تعمیم (Generalisation)

کسی مخصوص محرک کے زیر اثر کوئی مخصوص رد عمل ظاہر ہوتا ہے اور ایسا ہی رد عمل کسی اور محرک کے زیر اثر ظاہر ہوتا ہے تو اسے تعمیم کہتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: عملی مشروطیت کے اصول "محرک میں فرق اور اشارے" کو واضح کیجیے۔

سوال: کلاسیکی مشروط اکتساب کے اصول فوری بازیابی کو بیان کیجیے

9.3 ادراکیاو قوفی طرز رسائی (Cognitive Approach)

جیسا کی یہ بات عیاں ہے کہ ہر انسان جسمانی طور پر، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کی بنیاد پر جذبات و احساسات کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ ہے، یکساں توارث اور ماحول کے ہوتے ہوئے بھی انسان کے ادراک کی قوت میں تفاوت و فرق پایا جاتا ہے یعنی کی ہر انسان کی اپنی ایک ذاتی دنیا ہوتی ہے جو دوسرے افراد سے کافی حد تک مختلف ہوتی ہے اور اس فرق کی بنیادی وجہ ہمارا ادراکی عمل اور اس کا طریقہ کار ہوتا

ہے۔اس کے علاوہ مختلف حالات وواقعات میں کسی شے کو دیکھنے اور سمجھنے کا نقطہ نظر مختلف ہو جاتا ہے۔وقوفی مکتبہ فکر کے مطابق وقوفیت میں احساس جذبات،توجہ،علم یامعلومات رکھنا،حافظہ یعنی یادرکھنا،فیصلہ واستدلال جیسے ذہنی عمل شامل ہیں۔

وقوفیت میں ذہن اور اس سے وابستہ تمام ذہنی عوامل کو مرکزیت حاصل ہے۔وقوفی طرز رسائی میں ان تمام عمل اور علمیات کو سمجھنا ہے جو اکتساب میں کوئی نہ کوئی یا کسی بھی قسم کا کردار ادا کرتے ہیں۔وقوفی طرز رسائی میں معلم اگر سمجھ لے کہ طلباء معلومات کو کیسے سمجھتے ہیں یا ادراک کرتے ہیں تو وہ اکتسابی تجربات کو اسی انداز میں تشکیل وترتیب دے سکتے ہیں جس سے کہ درس وتدریس کے عمل کو زیادہ سے زیادہ سود مند بنایا جا سکے۔وقوفیت کا تعلق ذہن کے مطالعہ سے ہے ذہن کیسے معلومات حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل کرکے کس انداز میں معلومات کو حافظہ میں شامل کرتا ہے۔یہ نظریہ کرداریت کے برعکس ہے جس میں اکتساب کو طرز عمل کو بنانے یا سنوارنے کا عمل بتایا گیا ہے۔

نظریہ وقوفیت میں متعلم اکتساب میں ایک متحرک کے طور پر شریک ہوتا ہے اور ذہن ایک کمپیوٹر کے مانند افعال انجام دیتا ہے جس میں معلومات داخل کی جاتی ہیں اور ذہن میں داخل ہوکر پروسیس ہوتی ہیں اور ان معلومات کو محفوظ کرکے آئندہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔یا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ بروقت ضرورت معلومات کی باز آفرینی بہتر طریقے سے ہو سکے۔وقوفی طرز رسائی میں اکتساب ایک پیچیدہ عمل ہے اور اکتساب وقوفی ساخت میں تبدیلی کا نام ہے۔اکتساب سے مراد سیکھنے والے کے اسکیما میں تبدیلی ہے اسکیما ادراکی ساخت کی بنیادی اکائی ہے اس میں تبدیلی وترمیم اور سابقہ معلومات کو نئی شکل دینا یا اس کو آگے بڑھانا ہوتا ہے۔

یہ تبدیلیاں عمومی طور پر تین طرح کی ہوتی ہیں:

1. تفریق(Differentiation)
2. تعمیم(Generalization)
3. تنظیم نو(Restructuration)

وقوفیت کے اہم نکات:

1. ذہن ایک بلیک باکس نہیں ہے بلکہ ذہنی اعمال کا مرکز ہے۔
2. اکتساب سے مراد موجود محفوظ اطلاعات یا معلومات کی باز آفرینی ہے۔
3. ہدایت عام طور پر طلبہ کو اپنی طرف مرکوز کرتی ہے اور اطلاعات کو معنی خیز بنا کر ذہن میں محفوظ کرتی ہے تاکہ اس کا حافظہ اور باز آفرینی بہ وقت ضرورت صحیح طریقے سے ہو سکے۔
4. اسکیما(Schema)ایک سابقہ علم کی ذہنی نمائندگی ہے۔
5. توازن ایک ذہنی حالت کو کہتے ہیں جس میں ہمارا ذہن کوئی نئی چیز سیکھنے سے قبل ایک کیفیت میں ہوتا ہے۔

وقوفیت مکتبہ فکر کے اعتبار سے مختلف قسم کے اکتسابی نظریات وجود میں آئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1. جین پیاجے کا ادراکی نظریہ(Jean Piaget Theory of Cognitive Development)

2. رابرٹ گیگنے کا نظریہ (Theory of Robert Gagne)

3. کوہلر کا نظریہ بصیرت (Insight Theory of Kohler)

4. البرٹ بنڈورا کا سماجی ادراکی نظریہ (Albert Bandura Social Cognitive Theory)

9.3.1 جین پیاجے کا نظریہ ادراکی نشوونما

جین پیاجے کا ادراکی نشوونما کا نظریہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اس نظریے نے سوچ یا ادراک پر بہت ہی معنیٰ خیز اثر ڈالا ہے پیاجے ایک ماہر حیاتیات تھے بعد میں ان کی دلچسپی epistemology میں بڑھ گئی۔ بنیادی طور پر پیاجے کے کام کا مقصد بچوں کے سوچنے اور سمجھنے کے عمل کے بارے میں تھا۔ آیا انسان جیسے جسمانی اعتبار سے نشوونما پاتا ہے اسی طرح سے فرد کی ادراکی صلاحیت کیسے طفولیت سے بلوغت تک پروان چڑھتی ہے۔

جین پیاجے کا ماننا تھا کہ ذہانت ایک حیاتیاتی نظام کی طرح ایک متواتر عمل ہے۔ جس میں ایک ساخت وجود میں آتی ہے اسی طرح سے علم بھی ایک عملی عمل ہے جو مکتسب اور ماحول کے مابین عمل میں آتا ہے۔ اس طرح سے جین پیاجے کے مطابق اکتساب تین طرح کے عمل سے وجود یا تشکیل پاتا ہے۔

1. انجذاب

2. تطبیق

3. توازن

ہر انسان اپنے آس پاس اپنے ارد گرد کے حوالے سے سمجھ و فہم کی ایک ذہنی ساخت رکھتا ہے جسے جین پیاجے نے اسکیما کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ ادراک کی بنیادی اکائی ہے اس کی ساخت یا بنیادی ڈھانچے میں عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ذہنی نشوونما عمل میں آ رہی ہے اور یہ تبدیلیاں دو وقوفی عمل کے ذریعے ہوتی ہیں۔

1. انجذاب (Assimilation)

یہ وہ کارکردگی کا عمل ہے جس میں پہلے سے موجود اطلاعات میں نئی اطلاعات کو شامل کرنا ہوتا ہے یعنی کی بنیادی ساخت میں نئی معلومات کا شامل کرنا۔ مثلاً بچہ چوسنے پکڑنے اور گرفت میں لینے کے اسکیما سے واقف ہوتا ہے جب اسے دودھ کی بوتل سے پلایا جاتا ہے تو اس نئے عمل میں اسے کوئی دشواری پیش نہیں آتی ہے۔

2. تطبیق (Accommodation)

اس سے مراد وہ عمل ہے جس میں کوئی ایسی اطلاعات کا شامل ہونا جس کے لیے ہمارے بنیادی ذہنی ڈھانچے یعنی اسکیما بنے نا ہوں بلکہ پرانے اسکیما نئی معلومات سے الگ ہوں تو اس عمل میں نئے اسکیما بنانے ہوتے ہیں اور پرانے اسکیما میں ترمیم کرنی ہوتی ہے۔ مثلاً چوسنے کا اسکیما اس کی عمر کے اعتبار سے بدل جائے گا اب بچہ چوسنے کے بجائے دودھ گلاس یا چمچ سے پینے کا عمل انجام دے گا۔

3. توازن (Equilibrium)

یہ ایک ایسا عمل ہے جہاں پر ذہن نئی معلومات کو اپنے پرانے اسکیماں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ذہنی توازن برقرار رہے اس عمل میں پرانے اسکیماں نئی معلومات کے عین مطابق نہ ہونے کی وجہ سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اس لیے ذہنی عمل پرانے اسکیما میں ترمیم کرنے میں کارفرما ہوتا ہے۔ جسے equilibrium کہا جاتا ہے۔

توازن ذہنی نشو نما کا ایسا عمل ہے جس کے بغیر فرد ذہنی طور پر فروغ نہیں پا سکتا کیونکہ یہی وہ عمل ہے جس میں پرانے اور نئے ادراک اور تجربات کے بیچ میں توازن قائم رہتا ہے اور یہ عدم توازن کے اثرات کو زائل کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

جین پیاجے نے ادراکی نشو و نما کے چار اہم مدارج واضح کیے ہیں جن کی بدولت معلم یہ جان سکتا ہے کی کس درجے پر بچہ کس انداز سے سوچ وچار یا ادراک کی صلاحیت رکھتا ہے تاکہ وہ دوران تدریس معلومات کو اسی انداز سے پیش کرے اور ایسے طلباء کے اکتساب میں بھی مدد کرے جن کی ذہنی نشو نما کسی بھی وجہ سے درجہ یا عمر کے اعتبار سے نہ ہو پا رہی ہو۔

1. حسی و حرکی درجہ

2. ما قبل اقدام درجہ

3. ٹھوس / مقرون عملیات درجہ

4. رسمی عملیات کا درجہ

1. حسی و حرکی درجہ

اس درجہ یا عمر کے بچے معلومات حسی اور جسمانی حرکتوں کی بنیاد پر حاصل کرتے ہیں۔ جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ ماحول کے بارے میں آگاہی (اشیاء کا موجود ہونا) ابھی ابتدائی سالوں میں اتنا مستحکم نہیں ہوا ہوتا ہے کیوں کہ بچوں کے لیے اس عمر میں "نظر سے دور ذہن سے دور" والا اسکیما ہوتا ہے کیونکہ بچے کی توجہ ہٹا کر کوئی بھی شئے اس کی نظر سے ہٹائی جا سکتی ہے۔ لیکن نسبتاً بڑا بچہ اس غائب شدہ شئے کے لیے ضد کرے گا کیونکہ اسکیما میں وہ شئے محفوظ ہو چکی ہے اور دیکھی جا سکتی ہے یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ بچے میں "مستقل شئے کا وجود" مستحکم ہو گیا ہے۔

2. ما قبل اقدام درجہ:

اس درجے میں بچے علامتوں، الفاظ وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ یعنی کہ بچہ ماحول کے ساتھ تعامل کرنے کے لیے زبان، اشاروں، نشانات کو بروئے کار لاتا ہے تاکہ وہ ان کے بارے میں غور و خوض کر سکے۔ وہ سیکھ لیتا ہے کہ اگر کوئی چیز غائب ہے تو وہ پھر سے موجود ہو سکتی ہے اشیاء کے بارے میں علامتی انداز میں سوچنے کی فروغ پائی صلاحیت صرف ایک سمت میں سوچنے کی حد تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس درجہ میں بچہ "تحفظ یافتہ شئے" کو سمجھنے میں ناکام ہوتے ہیں۔ centration ایک اصول ہے جو بتاتا ہے کہ مقدار یا تعداد یکساں رہتی ہے اس وقت بھی جب کہ ان کی ہیئت بدل جائے تاوقت کہ اس میں کچھ جمع یا خارج کر دیا جائے۔

اس درجہ کی اور ایک خصوصیت یہ ہے کہ بچہ خود انانیت ہو جاتا ہے اور دوسروں کے تجربات کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھتا ہے یعنی کہ ساری دنیا کا مرکز بچہ ہی ہے اس لئے جین پیاجے نے اس درجہ کے بچوں کی سوچ یا استدلال کو 'logicians nightmare' کہا ہے۔ اس لیے اس درجہ کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ بچہ ابھی منطقی اور بالغ و قوفی عمل کے ابتدائی مرحلے میں ہے۔

3. حقیقی اقدام درجہ

جیسا کہ درجہ کے نام سے ہی عیاں ہے کہ اس درجہ میں بچے مندرجہ اقدام کرنے کی اہلیت رکھتا ہے یعنی کہ اس کا ذہن دیے گئے ذہنی اقدام یا عمل کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

- مادی دنیا کی منطقی شناخت (مستحکم)
- عناصر کو تبدیل کیا جاسکتا ہے یا ان کی شکل میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے اور اس کے باوجود ان کی ابتدائی خصوصیات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے(Conservation)
- ان تبدیلیوں کو لوٹایا جاسکتا ہے(reversibility)

جو بچہ pre operational stage میں تحفظ کے اصول سمجھنے میں مشکل محسوس کرتا تھا وہ توجہ کے تین بنیادی پہلوؤں 1. تشخص (identity)،2. تلافی(compensation)،3. لوٹانا (reversibility) کے ذریعے تحفظ کے مسائل کو حل کر سکتا ہے۔

درجہ بندی ایک اور اہم اقدام ہے جس پر بچہ اس درجہ میں قدرت حاصل کرتا ہے۔

اشیاء کے تسلسل میں چھوٹے سے بڑا اور بڑے سے چھوٹا ایک ترتیب کا عمل ہے اس درجہ میں بچہ درجہ بندی اور تسلسل کے اقدام کے ذریعے مکمل اور ایک منطقی سوچ کے نظام کی اہلیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ موجودہ حالات میں اس کی سوچ کا نظام طبعی طور پر موجود اشیا کی حد تک محدود ہو گا۔

4. رسمی اقدام کا درجہ

جین پیاجے کے خیال میں کسی پیش نظر حالات کے لئے ایک منظم طریقہ پر مختلف امکانات کی تخلیق رسمی اقدام ہیں۔ رسمی اقدام میں وہ تمام اقدام یا عملیات شامل ہیں جو ہم سائنٹیفک توجیہات کے ساتھ سوچتے ہیں اور مفروضات قائم کرتے ہیں اس درجہ کے بچے منطقی سوچ رکھتے ہیں وہ چیزوں یا حالات کو مجرد انداز میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ فرضی سوچ کی اہلیت، اپنے خیالات کا تجزیہ نوبالغوں کے کچھ دلچسپ نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ کیوں کہ وہ ایک غیر موجود دنیا کے بارے میں سوچتے ہیں اور بہترین امکانات کی تخلیق کرتے ہیں ایسے طلبا ایک مثالی دنیا کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

وقوفی طرز رسائی کی خوبیاں(Merits of Cognitivist Approach)

1. یہ طرز رسائی طلباء کی ذہنی عمل کو تدریس میں نمایاں کرتی ہے۔

2. اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کے لیے ذہن میں وقوفی حافظہ کی ساخت یا ڈھانچے بنتے ہیں اور یہی ساخت ادراک, عملیات, بازآفرینی جیسے کام انجام دیتے ہیں.

3 اس طرز رسائی سے تصورات واضح اور نئے انداز میں سوچنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے جو تخلیق کو جنم دینے کی وجہ بنتی ہیں۔

وقوفی طرز رسائی کی خامیاں(Demerits of Cognitivist Approach)

1. اس طرز رسائی میں ذہنی عمل اور سوچ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے یہ اپنے آپ میں غیر واضح تصور ہے۔

2. اس طرز رسائی نے انسانی طرز عمل کو صرف ذہنی عمل، حافظہ، توجہ اور ادراک وغیرہ تک ہی محدود کر دیا ہے۔

3. یہ طرز رسائی انسانی ذہن کو کمپیوٹر سے تشبیہ دیتی ہے مگر ذہنی عمل کمپیوٹر سے بہت پیچیدہ نظام ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: وقوفی طرز رسائی کی خوبیاں بیان کیجیے۔۔

9.4 تعمیری طرز رسائی(Constructivist Approach)

تعمیری طرز رسائی تعلیم اور نفسیات میں ایک نیا نقطہ نظر پیش کرتی ہے۔ تعمیری طرز رسائی کا تعلق علمیت (epistemology) سے ہے۔ ایک بچہ کس طرح سے آتا ہے اور اس کی ذہنی اور ادراکی نشوونما کس طرح ہوتی ہے ہے یایوں کہا جاسکتا ہے کہ بچہ یا فرد کیسے سیکھتے یا جانتے ہیں کہ وہ کیا سیکھ رہے ہیں یا جان رہے ہیں۔ اس طرز رسائی کے مطابق انسان تمام علوم کے بارے میں اپنے علم و فہم کو تعمیر کرتا ہے اور اس کے ذریعے ان کے ماضی کے تجربات پر مبنی ہوتے ہیں جب ہم کسی نئی اطلاع یا علم سے روبرو ہوتے ہیں تو ہم اس علم کی سابقہ علم کے ساتھ ساتھ مصالحت کرتے ہیں اور اس پر مختلف طرح کے تجربات عمل میں آتے ہیں۔ ہم اپنے موجودہ علم و فہم میں ترمیم و تبدیلی کرتے ہیں۔ نئی اطلاعات کی تنسیخ کرتے ہیں۔

تعمیری طرز رسائی اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ اکتساب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ معلم کے ذریعے طلباء تک پہنچائی جاتی ہے بلکہ یہ ایک ایسا وقوفی عمل ہے جس میں متعلم فعال رہ کر علم کو تعمیر کرتے ہیں۔ اس میں متعلم کا رول علم اور معنی کا تخلیق کرنے والا اور تعمیر یا تشکیل کرنے والا ہوتا ہے۔ تعلیم میں جہاں پہلے کرداریت کا چلن تھا اور روایتی تعلیم میں جو بھی عناصر کار فرما تھے وہ دراصل کرداریت طرز رسائی ہی کی دین ہے۔ اس طرز رسائی میں طلبہ کے دماغ کو ایک خالی سلیٹ کی مانند کے تصور کیا گیا جس میں علم مہارتوں کو سیدھے بھرنے کی کوشش کی جاتی ہے جیسے کہ واٹسن نے کہا تھا کہ آپ مجھے ایک بچہ دیں اور آپ جو چاہیں گے میں اس کو ویسا ہی بنادوں گا۔ چور ڈاکو ڈاکٹر یا سائنسدان یعنی کرداریت میں بچوں کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو پوری طرح سے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اور بچہ غیر فعال ہوتا ہے اور اس کی حیثیت ایک تجرباتی جانور کی سی ہوتی ہے کہ جیسے کہا جائے وہی کرے اور حسب ضرورت اس کو دہرائے اس لیے تعمیری طرز رسائی نے نفسیات اور تعلیم کے دائرہ کار کو ایک نئی سمت فراہم کی ہے۔

- **تعمیری طرز رسائیکا تاریخی پس منظر(Historical Perspectives of Constructivist Approach)**

اس طرز رسائی کو متعارف کرانے کا سہرا اٹھارویں صدی کے ایک فلسفیGiambattistaVico کو جاتا ہے جنہوں نے پہلی بار یہ بتایا کہ انسان کسی بات کی فہم تبھی بہتر طریقے سے کر سکتا ہے جب یہ بات اس کے ذریعے ہی وجود میں آئی ہوں یعنی سیکھنے والے نے خود ہی اس کو

تعمیر کیا ہو اور اس نے خود ہی سعی کر کے اس کا اکتساب کیا ہو۔ اس کے بعد جان ڈیوی نے تجربات کو تعلیم کا مرکز بجز قرار دیتے ہوئے خود اپنے تجربات پر حسی علم کے حصول پر زور دیا۔ ڈیوی کے مطابق تعلیم وہ عمل ہے جس میں تجربات کی نوسازی اور تنظیم نو کا کام مسلسل چلتا رہتا ہے۔ ڈیوی کے دیے گئے نوں سازی اور تنظیم نو کی اہمیت کو اپناتے ہوئے آگے چل کر وقوفی نفسیات کے ماہر جین پیاجے نے کچھ تصورات جیسے انجذاب، تطبیق اور توازن کو پیش کیا۔ اور تعمیری طرز رسائی کے لیے راہیں ہموار کیں۔ اس کے بعد بے شمار ماہرین نے اس طرز رسائی کی سمت میں کام کرنا شروع کیا جن میں وائیگوتسکی اور برونر اہم ہیں۔

تعمیری طرز رسائی کی خصوصیات:

- یہ عملی سرگرمی پر مبنی ہے۔
- اکتساب طلباء کی سابقہ معلومات اور تجربات پر مبنی ہوتے ہیں۔
- اکتساب پہلے سے موجود حقائق اور تصورات کی بنیاد پر تعمیر ہوتی ہے۔
- سماجی تعامل احتساب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- علم تعمیر یا تشکیل پاتا ہے نہ کہ منتقل ہوتا ہے۔

تعمیریت صرف learning by doing ہی نہیں ہے بلکہ طلبہ یا متعلم کو فکری اور سماجی طور پر کام میں مشغول کرتا ہے۔ اس طرح سے طلبہ جب کسی سرگرمی کو فعال طور پر کرنے کا تہیہ کرتے ہیں تو وہ مسئلہ کی تہہ تک جاتے ہیں اور اس کی اہمیت اور معنویت کو سمجھتے ہیں اور علم کیتعمیر اپنے مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

تعمیری طرز رسائی میں معلم کا کردار (Role of Teacher in Constructive Approach)

تعمیری طرز رسائی پر مبنی کمرہ جماعت میں معلم کا رول بہت ہی اہم ہوتا ہے اور اس میں معلم راست طور پر طلبا سے سوالات پوچھتا ہے تا کہ یہیقینی ہو سکے کہ طلباء اکتساب کر رہے ہیں یا نہیں اور متعلم طلباء کو سہولت فراہم کر سکے۔

جب ہم طلباء کو پڑھاتے ہیں تو ساتھ ساتھ وہ ہم کو پڑھاتے ہیں کیونکہ وہ ہم کو یہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسے سیکھتے ہیں اس لیے طلبہ کو دھیان سے دیکھنا، سننا متعلم کے لیے بہت معاون ہوتا ہے کیوں کہ متعلم ان کے تجربات کو بامعنی انداز میں منصوبہ بند کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ طرز رسائی اکتساب کو خود ہدایتی طور پر پیش کرتی ہے مگر معلم کا رول کم نہیں ہوتا کیونکہ طلباء کو مناسب اور موزوں مواد فراہم کرنا معلم کا کام ہوتا ہے وہ مواد طلبہ کی ذہنی صلاحیت و ضرورت کے اعتبار سے موزوں ہونا چاہیے۔

تعمیری طرز رسائی میں طلباء / متعلم کا کردار (Role of Students in Constructive Approach)

اس طرز رسائی میں متعلم فعال رہتے ہیں وہ اکتسابی عمل کے خود قابو کرنے والے ہوتے ہیں اپنی رائے و خیال کا اظہار بے خوف و خطر کرتے ہیں۔ سوالات پوچھتے ہیں مواد میں اپنی دلچسپی کا مظاہرہ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں اور تعامل کی ابتدا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء میں فیصلہ لینے کی اہلیت بڑھتی ہے اور یہ اہلیت ان کو خود مختار بناتی ہے۔

تعمیری طرز رسائی کی خوبیاں:

- اکتساب براہ راست اور بلا رکاوٹ عمل ہے۔
- طلبا علم کی تشکیل اپنے تجربات اور حالات کی بنیاد پر کرتے ہیں اس لئے اکتسابی تجربہ کا حافظہ موثر اور دیرپا ہوتا ہے۔
- یہ طرز رسائی متعلم مرکوز ہوتی ہے
- طلباء گروہوں میں کام کرنا سیکھتے ہیں اور جمہوری روایات پیدا ہوتی ہیں۔
- طلباء کو متحرک اور فعال رکھتی ہے۔
- طلبہ میں خود اعتمادی بڑھتی ہے اور فیصلہ سازی کی صلاحیت بھی فروغ پاتی ہے۔
- کیوں کہ علم طلباء خود سے تعمیر کرتے ہیں اس لئے مواد کی فہم بہتر طریقے سے ہوتی ہے۔
- طلباء میں اعلی سطحی سوچ پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- مسائل کے حل کرنے کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے
- طلباء میں سماجی مہارتیں گروپ میں کام کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔
- طلباء اور اساتذہ میں اچھا تال میل بڑھتا ہے۔
- ہر طالب علم کا الگ نظریہ ہوتا ہے اور ہر طالب علم اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔
- پہلے کمرہ جماعت میں فیصلہ معلم کے ذریعے ہوتا تھا لیکن یہ طریقہ طلباء کو فیصلہ لینے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

تعمیری طرز رسائی کی خامیاں:

- اس طرز رسائی میں اگر سابقہ معلومات نہ ہوں تو نئے اکتساب کا عمل نہیں ہوتا ہے۔
- طلباء گروہی کام کرنے میں مشکلوں کا سامنا کرتے ہیں کیوں کہ طلباء میں انفرادی تفاوت پایا جاتا ہے۔
- وقت کا اصراف زیادہ ہوتا ہے اور نصاب مکمل نہیں ہو پاتا ہے۔
- کیونکہ درجے میں طلبہ اکتسابی عمل کو خود قابو کرتے ہیں جس کے نتیجے میں شور اور بے ربطگی پیدا ہوتی ہے اور معلم کے لیے طلبا کو قابو کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

9.4.1 برونر کا نظریہ اکتساب و تدریس (Bruner Theory of Teaching & Learning)

برونر کے نظریے کے مطابق بچے کیسے علم کی تعمیر کرتے ہیں اس کے لئے برونر تین طریقہ اظہار کا استعمال کرتے ہیں۔

1. **حرکیاتی (Enactive) (0 – 18 month)**
2. **شکلی درجہ (Iconic) (18 month – 6 years)**
3. **علامتی درجہ (Symbolic) (6 years – onwards)**

1. **حرکیاتی:(Enactive)** ابتدائی سالوں میں بچہ حرکت و سکنات سے سیکھتا ہے اور اظہار کرتا ہے اس کو action based اظہار کا طریقہ بھی کہتے ہیں کیونکہ بچہ اپنے ماحول کے بارے میں اشیاء کے ساتھ حرکت کرنے سے جانکاری حاصل کرتا ہے۔
2. **شکلی درجہ:(Iconic)** اس میں تصاویر اور ماڈل کا استعمال کر کے اکتسابی عمل واقع ہوتا ہے۔ تصوراتی عناصر اس کے بنیاد ہوتے ہیں اس میں تصور اور مشاہدہ دونوں شامل ہیں۔
3. **علامتی درجہ:(Symbolic)** یہ وہ درجہ ہے جہاں پر بچہ مجرد انداز میں سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یعنی بچے شبہات کو فروغ دیتے ہیں وہ اپنے تجربات کا زبانی استعمال کرتے ہیں زبانیں اظہار فکری صلاحیتوں کا ثبوت ہیں۔طلبہ کسی واقعہ کی منظر کشیا کسی تجربہ کے عمل کی زبانی تفصیل بیان کرسکتے ہیں۔علامتی سر گرمی کا مرکزی نظام زبان ہے۔

- **پیچ دار نصاب(Spiral Curriculum)**

اس نصاب سے مراد یہ ہے کہ طلباء کو سادہ سے پیچیدہ مواد کی تدریس کرائی جائے۔جیسے طالب علم ایک درجے سے دوسرے درجے کی طرف بڑھتا ہے تو اسے کسی بھی مواد کا تصور درجہ کے اعتبار سے سادہ سے پیچیدہ انداز میں دیا جائے جوں جوں وہ نشوونما پائے گا تدریسی مواد کی نوعیت پیچیدہ ہوتی جائے گی تاکہ اسے کسی بھی چیز کا تصور بہت ہی گہرائی سے حاصل ہو یعنی کم تصورات زیادہ دلیل۔

برونر کے نظریہ تعلیم کے تینوں عناصر کے علاقہ اطلاق قطعی علاحدہ نہیں ہیں لیکن ہر عنصر میں دیگر عناصر کی خصوصیات کسی حد تک مشترک پائی جاتی ہیں۔برونر کے مطابق ہر فرد خود کا اپنا تصور رکھتا ہے اور دنیا کا بھی اس کا اپنا تصور ہے۔دنیا کا تصور اس کے اپنے تصور پر اثر انداز ہوتا ہے۔یعنی وہ اب اپنے ان تصورات میں فرق کو محسوس کرتا ہے اور یگانگیت کی طرف مائل ہوتا ہے۔

مدرس کی قابلیت کا اندازہ اس بات سے ہوجاتا ہے کہ وہ طالب علم کی ادراکی صلاحیت کے مطابق معلومات کس طرح فراہم کرتا ہے۔برونر نے کہا کہ ساخت (متن) کی خوبی معلومات کو آسان بنانے کی صلاحیت پر انحصار کرتی ہے جو نئے مفروضات قائم کرنے اور ان میں ردوبدل کے امکانات میں اضافہ کرتی ہے ایسی ساخت ہمیشہ ہی طالب علم کی سطح اور صلاحیت کے مطابق ہونی چاہیے۔

دیگر الفاظ میں اگر کہیں تو معلومات کی ساخت اس انداز میں مرتب کرنی چاہیے کہ طالبعلم فوراً سمجھ لیں۔مادی مثالوں سے تدریس کو مزین کرنا چاہیے۔ایسی مثالیں ماحول سے فراہم کرنی چاہیے۔سابقہ معلومات سے مربوط جدید معلومات فراہم کرنا چاہیے۔

برونر نے ذہانتی فروغ میں زبان کی مرکزیت کو اہمیت دی اس نے کہا کہ نشوونما کے انداز کو متعین کرنے میں ثقافتی تجربات کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔دنیا کی آگاہی کے کئی ذرائع اور فروغ پر ثقافتی اثرات اکتساب اور تفہیم کو تیز تر کرنے کے متقاضی ہوتے ہیں تاکہ طلبا کو تفویض کے لئے اس کی تعلیمی طور پر تیاری کا انتظار نہ کیا جائے۔

9.4.2 وائی گوتسکی کا نظریہ اکتساب(Vygotsky Constructivist Learning)

اس نظریہ کی رو سے متعلم کو اکتسابی عمل میں فعال ہونا چاہیے تاکہ وہ معلومات کو موثر انداز میں حاصل کر سکے کیونکہ استاد کی دی ہوئی معلومات کو رٹنا ہی تدریس کا مقصد نہیں ہے۔یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلباء اساتذہ کی نگرانی میں اور ہم جماعتوں کے ساتھ

مل کر بہتر اکتساب کرتے ہیں۔ اور علم کی تعمیر خود کرتے ہیں۔

وائی گوتسکی کا نظریہ اکتساب کا ایک خاص اصول ZPD(Zone of Proximal Development) قرب نشو نما کا علاقہ ہے جو عملی صلاحیتوں اور ممکنہ صلاحیت کے مابین فرق پایا جاتا ہے۔ ZPD بہت سارے ٹاسک اور استعداد پر مشتمل ہے۔ ایک سیکھنے والے کے لئے لیے خود سے اور ایک مخصوص وقت پر سیکھنا بہت مشکل ہے۔ ان ٹاسک اور استعداد میں مہارت حاصل کرنے کے لیے کسی جاننے والے یا ہنر مند یا تجربہ کار شخص کی مدد یا سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اس سہارے یا امداد کو scaffolding کہا جاتا ہے۔ ZPD کی 2 حدیں ہیں ایک نچلی حد جہاں پر کسی بھی امداد یا سہارے کے بغیر مسئلے کو مکمل کیا جاتا ہے اور دوسری اوپری حد جس کا مطلب حصولیابی کی وہ سطح جو پر فرد کسی ہنر مند یا تجربہ کار افراد سے سہارا لے کر حاصل کرتا ہے۔

وائی گوتسکی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ سہارا دینے والے صرف رہنما سہولت کار کا کام انجام دیتے ہیں۔ یہ نظریہ اس بات پر قائم ہے کہ اگر طلباء کو زیادہ رہنمائی اور سہولت فراہم کی جائے تو وہ ان کے تابع ہو جائیں گے۔

وائی گوتسکی کے مطابق اکتساب کی نوعیت سماجی ہوتی ہے اور بچہ سماجی تعامل سے سیکھتا ہے۔ تدریس کی تعمیری طرز رسائی میں تدریس و اکتساب کو موثر بنانے کی سبھی خصوصیات موجود ہیں اس نظریہ نے جدید دور کے تدریسی و اکتسابی عمل میں ایک نیا انقلاب لانے کی کوشش کی ہے۔ ان کے مطابق طریقہ تدریس اور اکتسابی عمل میں طلبہ کی صلاحیت رجحانات اور دلچسپیوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے ان کے مطابق تدریسی طریقہ مندرجہ ذیل صلاحیت پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔

- انعکاسی سوچ
- علم کی تعمیر کرنے والا
- دماغی اموزش پر مبنی
- تخلیقی فکر پیدا کرنے والا
- مسائل کا حل کرنے والا

اس کا مطلب یہ ہوا کہ طلباء اپنے تجربات اور مشاہدات کے ذریعے خود ہی علم تعمیر کرتے ہیں۔ سابقہ معلومات، علم کی تشکیل میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ سماجی اور ذاتی تجربات اس کے علم کو اثر پذیر کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: Zone of Proximal Development کی وضاحت کیجیے۔

سوال: پیچ دار نصاب سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجیے۔

9.5 کنکشنسٹ طرز رسائی(Connectionist Approach)

9.5.1 تصور، خصوصیات (Concept & Characteristics)

تصور (Concept)

کنکشنزم مصنوعی ذہانت علم نفسیات عالمی سائنس نیورو سائنس اور ذہن کے فلسفہ کے شعبوں میں نقطہ نظر کا ایک مجموعہ ہے جو ذہنی یا طرز عمل کے مظاہرے کو سادہ اکائیوں کے باہم مربوط نیٹ ورک کے ابھرے ہوئے عمل کے طور پر پیش کرتا ہے کنکشن ازمکی بہت سی شکلیں ہیں لیکن سب سے عام شکل نیورل نیٹ ورک ماڈل(Neural network model) استعمال کرتی ہے۔

کنکشن ازم انسانی ادراک کے مطالعہ کا ایک نقطہ نظر ہے جو ریاضیاتی ماڈلز کو استعمال کرتا ہے جسے کنکشنسٹ نیٹ ورک یا مصنوعی عصبی نیٹ ورک کہا جاتا ہے۔ اکثر یہ انتہائی باہم جڑے ہوئے نوران(Neuron) جیسے پروسیسنگ یونٹ کی شکل میں آتے ہیں. کنکشن ازم اور کمپیوٹیشنل سائنس کے درمیان کوئی تقسیمی لائن نہیں ہے لیکن کنکشنسٹ زیادہ تر عصبی افعال کی مخصوص تفصیلات سے ہٹ کر اعلیٰ سطح کے علمی عمل پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر شناخت، یاداشت، فہم کی صلاحیت اور استدلال۔

بیسویں صدی کے آخر میں کنکشن ازمکے نظریاتی عروج کے دوران اس کے حامیوں کا مقصد تھیوریٹیکل اپیلوں کو حوالہ اور جملے کے باضابطہ اصولوں سے بدلنا تھا۔ جیسے علمی نمائندگی کے پہلوؤں کے ساتھ عصبی سرگرمی کے پھیلے ہوئے پیٹرن کی متوازی پروسینگ، کنکشن ازمکا آغاز 1940 کی دہائی میں ہوا تھا اور 1960 کی دہائی تک اس نے بہت زیادہ توجہ مبذول کرلی تھی۔ تاہم کنکشنسٹ ماڈلنگ کی تکنیکوں میں بڑی خامیاں جلد ہی سامنے آگئیں۔ 1980 کی دہائی میں کنکشن ازمنے ایک طاقتور مستقل احیا نہیں کیا۔ بیسویں صدی کے آخری حصے کے دوران کنکشن ازمکو بہت سے لوگوں کی طرف سے ادراک کے مطالعہ کے لئے کمپیوٹیشنل آرٹیفیکٹ سے متاثر کلاسیکی نقطہ نظر کے لئے دماغ سے الہام شدہ متبادل قرار دیا جائے گا۔ کلاسیکی نقطہ نظر کی طرح کنکسنشٹ نے فطرت پسند فلسفیوں کے ایک بڑے گروہ کو اپنی طرف متوجہ اور متاثر کیا اور دو وسیع کیمپ اس بات پر تصادم میں تھے کہ آیا کنکشن ازمکے پاس ذہن، زبان، عقلیت اور علم سے متعلق مرکزی تنازعات کو حل کرنے کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں۔ ابھی حال ہی میں کنکشنسٹ تکنیکوں اور تصورات نے فلسفیوں اور سائنسدانوں کو متاثر کرنے میں مدد کی ہے جو اس بات کو برقرار رکھتے ہیں کہ انسانی اور غیر انسانی ادراک کو دنیا کی اندرونی نمائندگی کے بغیر بہترین طریقے سے بیان کیا جاتا ہے۔ درحقیقت کنکسنشٹ تکنیک اب بہت بڑے پیمانے پر قبول کئے گئے ہیں یہاں تک کہ اگر کچھ لوگ اب خود پر کنکشنشٹ کا لیبل لگاتے ہیں۔ یہ کنکشن ازمکی کامیابی کا اشارہ ہے۔

کنکشنسٹ طرز رسائی کی خصوصیات:

خصوصیات:

- کنکشنسٹ طرز رسائی کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ کمپیوٹیشنل عمل اجتماعی اور متوازی طور پر انجام پاتے ہیں نہ کہ مرحلہ وار انداز میں جیسا کہ اصول پر مبنی ماڈل اور کمپیوٹر پروگراموں کی زیادہ تر اقسام میں حسابات تخمینہ کی ایک سیریز کے ذریعے نہیں بلکہ اجتمائی اور متوا

زی طور انجام دئے جاتے ہے۔ اس طرح ماڈل فیصلہ سازی کی وضاحت کرنے میں بہت کامیاب رہے ہیں جن میں زبان کی تعلیم اور قیاس آرائی بھی شامل ہے۔

- اس قسم کے ماڈل پر تجربات نے چہرے کی شناخت پڑھنا اور سادہ گرامر کی ساخت کا پتہ لگانے جیسی مہارتیں سیکھنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ فلسفیوں نے کنکشن ازممیں دلچسپی پیدا کی ہے کیونکہ یہ ذہن کی کلاسیکی نظریہ کا متبادل فراہم کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ وسیع پیمانے پر خیال کیا جاتا ہے کہ دماغ ایک علامتی زبان پر کاروائی کرنے والے ڈیجیٹل کمپیوٹر کے مشابہ ہے۔
- کنکشنسٹ نقطہ نظر کے کچھ فوائد میں افعال کی ایک وسیع صف پر اس کا اطلاق حیاتیاتی نیوران کے لیے شناختی قربت، فطری ساخت کے لئے کم تقاضے اور شاندار انحطاط کی صلاحیت شامل ہیں۔
- کنکشنسٹ اپروچ انفارمیشن پروسیسنگ کے ساتھ زیادہ مشترک ہیں۔یا محرک رد عمل اور محرک کے درمیان ایسوسی ایشن کی طاقت بڑھانے پر توجہ مرکوز کرتی ہے جو سرگرمیوں، ترقی یاد لچسپی کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن قواعد کے حوالے شدہ تجرید یا تنظیم نو پر کچھ نہیں۔
- پچھلی دہائی میں ڈیپ لرننگ نیٹ ورکس کی کامیابی نے اس نقطہ نظر کی مقبولیت میں بہت اضافہ کیا ہے لیکن اس طرح کے نیٹ ورک کی پیچیدگی اور پیمانہ ان کے ساتھ تشریحی مسائل میں اضافہ کرتی ہے۔ کنکشن ازمکو بہت سے لوگوں نے علامتی حساب کی بنیاد پر ذہن کے کلاسکی نظریات کا متبادل پیش کرنے کے لئے دیکھا ہے لیکن یہ دونوں نقطہ نظر کسی حد تک مطابقت رکھتے ہیں یہ ان کے آغاز سے ہی کافی بحث کا موضوع رہا ہے۔

9.5.2 بنیادی اصول (Basic Principles)

مرکزی کنکشنسٹ اصول یہ ہے کہ ذہنی مظاہرہ کو سادہ اور اکثر یکساں اکائیوں کے باہم مربوط نیٹ ورک کے ذریعے بیان کیا جا سکتا ہے۔ کنکشن اور اکائیوں کی شکل ماڈل سے ماڈل تک مختلف ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر نیٹ ورک کی اکائیاں نیوران کی نمائندگی کر سکتی ہیں اور کنکشن synapses کی نمائندگی کر سکتے ہیں جیسا کہ انسانی دماغ میں ہوتا ہے۔

1. **ایکٹیویشن کا پھیلاو(Activation Spreading)**
2. **نیورل نیٹ ورکس (Neural Networks)**
3. **حیاتیاتی حقیقت پسندی (Biological Realism)**
4. **سیکھنا (Learning)**
5. **متوازی تقسیم شدہ پروسیسنگ (Parallel Distributed Processing)**

9.5.3 تعلیمی مضمرات(Educational Implications)

i. اس طرز رسائی کو تعلیمی نظام کے اندر عمل میں لانے سے طالب علموں کی سمجھنے یاد رکھنے اور استدلال کے مختلف پہلوؤں پر توجہ

مرکوز ہو سکتی ہے۔

ii. اس طرز رسائی کی مدد سے ہم معلومات کو میموری میں محفوظ کر سکتے ہیں۔ سیکھنے والا ان معلومات کو زیادہ گہرائی اور معنی خیز طریقے سے پروسس کرتا ہے جو سیاق وسباق میں پیش کی جاتی ہے۔

iii. یہ ڈھانچہ ملٹی لیولڈ ہے اور اس میں مخصوصیت کی مختلف ڈگریاں ہیں، نئی معلومات کو اس کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ اس کے مقابلے میں، اس کے برعکس، اس کے ساتھ جوڑ کر یا موجودہ ڈھانچوں کے ساتھ فٹ ہونے کے لئے اس میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔

iv. یہ معلومات اور پروسیسنگ کے لئے گہرے مضمرات رکھتا ہے کیونکہ یہ علم کا بنیادی طور پر نیا نظریہ فراہم کر سکتا ہے۔ یہ طرز رسائی نصاب کے استعمال کی تجویز کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: عصبی ماڈل (نیٹ ورک ماڈل) میں زیادہ تر قسمیں میں کس سے آتی ہیں؟ بیان کیجیے۔

9.6 کرداری، ادراکی، تعمیراتی اور کنکشنسٹ طرز رسائیاں اور کلاس روم کے مضمرات کا تنقیدی جائزہ

(Critical Appraisal of Behaviouristic , Cognitivist, Constructivist and Connectionist Approach & Classroom Implications)

کرداری طرز رسائی کا تنقیدی جائزہ اور کلاس روم کے مضمرات۔

(Critical Appraisal of Behaviouristic, Approach & Classroom Implications)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ طرز عمل دراصل محرکات کا رد عمل ہوتا ہے۔ طرز عمل کی نوعیت کا انحصار عام طور پر محرکہ کی نوعیت اور ماحول پر ہوتا ہے۔ ماحول بھی تحریک فراہم کرتا ہے۔ طرز عمل کا قابل مشاہدہ ہونا ضروری ہے۔ فرد کو طرز عمل کے اظہار کے لیے اپنے اعضاء وجوارح کو متحرک کرنا ضروری ہے۔ تحریک سے متاثر ہونا اور فطری طور پر رد عمل کا اظہار کرنا جس کے نتیجے میں اس کو معلومات یا مہارت یا دونوں حاصل ہوتی ہے۔

قوانین اور اصول میں لچک کے ذریعے ان کی تاثیر کے احاطے کو وسعت دی جاتی ہے یہ دراصل ایک خوبی ہے۔ ان قوانین پر عمل آوری کرنے والوں کو بعض اوقات دشواریاں پیش آتی ہے یہی دشواریاں ان قوانین کی یکساں عمل آوری میں مانع ہوتی ہیں اور تحدیدات عاید کرتی ہیں۔ نظریہ کرداریت کی عمل آوری میں بھی دشواریاں پیش آتی ہیں ان کا مختصر تذکرہ مندرجہ ذیل ہے۔

1. اس طرز رسائی میں انسانی طرز عمل کو مشینی انداز میں پیش کیا گیا ہے طرز عمل کے تفاوت کے پیش نظر طرز عمل کا مشینی انداز غیر فطری معلوم پڑتا ہے۔
2. انسان کا قابل مشاہدہ طرز عمل جذبات، تصورات اور محرکات کا تابع ہوتا ہے اس کا آزادانہ تصور نا قابل قیاس ہے
3. جانوروں پر تجربات کے ذریعہ حاصل کیے گئے نتائج اور اور ان کے زیر اثر بنائے گئے اصولوں اور کلیات کا انطباق انسانوں پر کرنا اور یکساں نتائج حاصل کرنے کی توقع کرنا ممکن نہیں ہے۔
4. ساخت اور توارث کے عناصر کو جو نہایت ہی اہمیت کے حامل ہیں بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے یا کوئی اہمیت نہیں دی گئی ہے۔
5. طرز عمل کو محض اکتسابی تصور سمجھا گیا ہے اور موروثی اثرات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔
6. انسانی دماغی عمل کو متوقع یکساں رد عمل کا مشینی عمل قرار دے کر تاثراتی عمل کے امکانات کو قبول نہیں کیا گیا.
7. انسانی اوصاف جیسے اختراعیت، تجسس، وغیرہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے یا کوئی اہمیت نہیں دی گئی.
8. طرز عمل کے انداز اکتساب میں انسانی صلاحیتوں اور ذہنی وسعت کا اندازہ لگانے میں کوتاہی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ طلباء کی صحیح معنوں میں جانچ نہیں کر پاتا۔

کرداریت طرز رسائی طرز عمل کے مطالعے میں قابل مشاہدہ طرز عمل پر زور دیتا ہے انسان کے داخلی واقعات یعنی سوچ و جذبات کو رد کرتے ہیں کیونکہ ان کا راست مطالعہ نہیں کیا جاسکتا یعنی یہ صرف انہی واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں جو طرز عمل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کرداریت کے ماہرین نے طرز عمل کے مطالعہ کے لئے ایک سائنسی طریقہ متعارف کرایا جس کی بنیاد قابل مشاہدہ طرز عمل کا معروضی مطالعہ ہے۔ کرداریت طرز رسائی طرز عمل کے واضح کرنے میں ماحولیاتی یا ماحول کی اہمیت پر زیادہ زور دیتے ہیں اور فطری اور موروثی عناصر کے کردار کو کم و بیش خارج کر دیتے ہیں۔ اس لیے بچے جو بھی نیا طرز عمل سیکھتے ہیں وہ کلاسیکی یا عملی مشروط کے ذریعے سیکھتے ہیں یعنی جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو ہم کورے سلیٹ کی مانند ہوتے ہیں۔

کمرہ جماعت میں اطلاق (Classroom Implication)

- کرداری طرز رسائی طلباء کے قابل مشاہدہ عمل پر غور کرتی ہے اور یہ یقینی بناتی ہے کہ طلباء ممکنہ اکتساب مؤثر طریقے سے کر رہے ہیں۔
- کرداری طرز رسائی کا مرکزی خیال یہ ہے کہ تقویت کے حالات کی تنظیم تدریس ہے۔ استاد لگاتار بازیافتگی سے یہ جان لیتے ہیں کہ طلباء اکتساب صحیح یا غلط کر رہے ہیں اس کا اندازہ استاد طلباء کو گھر کا کام دے کر یا حاصل شدہ نمبرات وغیرہ سے لگا سکتے ہیں۔
- کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ طرز رسائی طلباء کی شناخت اور انفرادیت کو نظر انداز کرتی ہے اور کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ صرف جسمانی حرکات کا مطالعہ کرتی ہے نہ کہ دماغی عمل کا اس لیے یہ طلباء کا صحیح طریقے سے تعین قدر نہیں کر سکتی۔

- کرداری طرز رسائی کے تحت دیئے گئے اکتسابی قوانین درس و تدریس میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں: قانونی آمادگی کی بنیاد محرکہ پر ہے قانون مشق یا تکرار دیرپا اکتساب کا بنیادی لائحہ عمل ہے۔ تیسرے قانون قانون تاثیر میں جزا و سزا کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔
- ان تمام قوانین میں محرکہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے بغیر تحریک داخلہ یا خارجی کے کوئی اکتساب ممکن نہیں ہے۔ تھارن ڈائیک کے تینوں قانون محرکہ کے تین پہلو اجاگر کرتے ہیں اہم ترین قانون، قانون آمادگی ہے اس کے بغیر قانون تاثیر اور قانون مشق بے اثر ہو جاتے ہیں۔ اس لیے مدرس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اکتسابی عمل کے لئے متاثر کن ماحول تیار کرے اور طالب علم میں کسب علم کی پیاس اجاگر کرے۔ مدرس کو چاہیے کہ طلباء کو رضاکارانہ طور پر درس و تدریس میں شریک کرے اس بات کی توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ محرکہ کے زیر اثر کوئی اپنی صلاحیتوں سے زیادہ کام کر سکتا ہے۔
- اکتسابی قوانین طالب علم اور مدرس کے لئے تدریس کے اچھے رہنما اصول ہیں مدرس ان کے دانشمندانہ استعمال کے ذریعے اپنے تدریسی مقاصد کامیابی سے حاصل کر سکتا ہے۔

مشروطیت درس و تدریس کا ایک اہم عمل ہے اور کمرہ جماعت کی تدریس میں اکتساب کو موثر بنانے کے لیے یہ طریقہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل امور پیش نظر رکھنا چاہیے۔

i. مطلوبہ طرز عمل کی تقویت

ii. غیر مطلوب طرز عمل کا نظر اندازی کے ذریعے انقطاع

iii. ضروری سمجھا گیا تو ہلکی سزا ان بچوں کو دی جا سکتی ہے جو کام میں دلچسپی نہیں لیتے اور ترغیب یا تحریک بے اثر ثابت ہو جاتی ہے۔ سزا کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے ورنہ اس کے نتائج نقصان رساں ہو سکتے ہیں۔

وقوفی طرز رسائی اور کلاس روم کے مضمرات کا تنقیدی جائزہ۔

(Critical Appraisal of Cognitivist, Approach & Classroom Implications)

یہ طرز رسائی کرداریت طرز رسائی کے بالکل برعکس ہے اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب ایک داخلی نفسیاتی طرز عمل ہے۔ اس میں طرز عمل مکمل طور پر خارجی عمل ہوتا ہے۔ ادراک، تشکیل تصورات، توجہ، تفکر، استدلال، قدر پیمائی، تجزیہ و ترکیب اور مسائل کا حل وغیرہ تمام نفسیاتی کارکردگی ہوتی ہیں۔ طالب علم پہلے صورتحال کا ادراک کرتا ہے صورت حال اور مستقبل کے تعلق پر غور کرتا ہے اور پھر صورتحال سے نپٹنے یا مسئلہ کے حل کے لیے حکمت عملی طے کرتا ہے۔ اس طرز رسائی نے سسٹم انداز بیان سے طرز عمل کی وضاحت کی۔ اس سسٹم (system) میں جو بھی محرک ماحول میں موجود ہوتا ہے وہ ان پٹ (input) کہلاتا ہے جو ذہن کی کارکردگی (process) ہے اور ذہنی کارکردگی کا ماحصل (output) کہلاتا ہے۔

اس طرز رسائی نے انسان کی اعلی ذہنی یا ادراکی صلاحیتوں کے کردار کو ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے اور انسان کی ادراکی نشوونما اور کارکردگی کے مطالعے میں طرز عمل کا مطالعہ کرنے پر زور دیا۔

تحدیدات

1. راست تدریس شامل نہیں ہے
2. ہر بچے کو اس کی مناسبت سے مشق فراہمکرانا غیر ضروری اور ناقابل عمل ہے۔
3. طلباء اپنے بیان میں تضادات کا احساس نہیں کر سکتے.
4. کسی کام کی تکمیل میں اپنی صلاحیتوں کے بارے میں عدم اعتماد کا شکار ہو سکتے ہیں.
5. کئی طلباء مجرد خیالات میں مصروف نہیں رہ سکتے اور کوئی کارآمد سائنسی سرگرمی انجام نہیں دے سکتے ہیں.
6. اکتسابی عمل بہت ہی منظم ہونے کی وجہ سے طلباء کو نئے معلومات سیکھنے یا ان کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں مشکلات پیش آسکتی ہے۔
7. یہ طرز رسائی ایک تخفیفی طرز رسائی کے طور پر دیکھی گئی ہے مثال کے طور پر اس نے انسانی طرز عمل کو ذہنی عمل، حافظہ اور توجہ وغیرہ کے عمل تک محدود کر دیا ہے۔

کمرہ جماعت میں اطلاق

1. مدرس کو چاہیے کی وہ طالب علم کے مرحلہ اور سطح سے واقفیت حاصل کرے اور اس کی مطابقت میں تدریسی منصوبہ تیار کریں۔
2. کمرے جماعت میں ایسی سرگرمیوں کا انعقاد کریں جن میں طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہو اور وہ کئی ایسے تعلقات مرتب کریں یا تعاون دے جن کی وہ اہلیت رکھتا ہے۔
3. طلباء کو اپنی معلومات ذاتی طور پر استوار کرنے کے مواقع فراہم کریں۔
4. کمرہ جماعت کی تربیت اس طرح منظم کرنی چاہیے کی طلباء ساخت، انجذاب اور موافقت کے ذریعے علمی تلخیص اور انعکاسی تلخیص اجاگر کریں۔
5. تجربات کے ذریعے ادراکی سرگرمی اجاگر کرنا ضروری ہے۔
6. جسمانی کارکردگی کے بغیر بھی بچے ذہنی طور پر مستعد پائے جاتے ہیں۔
7. مدرس کو اپنا لیکچر بیس منٹ سے زیادہ وقت تک نہیں دینا چاہیے اور دوران لیکچر وقفہ لینا موثر اکتساب کا باعث بنتا ہے۔
8. مواد مضمون کو ایک سے زیادہ طریقوں سے پیش کیا جائے تاکہ طویل اور دیرپا حافظہ ممکن ہو پائے۔
9. مختصر سب کو کو پڑھے ہوئے عنوانات کو دوبارہ دیکھنے کو کہا جائے تاکہ عنوان یا تصور زیادہ سمجھ یا تفہیم کرپائے۔
10. کلیدی الفاظ اور اصطلاحات حافظہ کے لیے استعمال میں لائے جائیں۔
11. معلومات کو چھوٹے چھوٹے اکائیوں کے طور پر پیش کیا جائے تاکہ حافظہ کرنے میں دشواری نہ ہو. معلومات کو گہرائی سے انجذاب کرنے کے لیے طلبا کو سبق کے آخر میں معلوماتی خاکہ بنانے یا خلاصہ پیش کرنے کو کہا جائے۔

تعمیراتی طرز رسائی اور کلاس روم کے مضمرات کا تنقیدی جائزہ۔

(Critical Appraisal of Constructivist, Approach & Classroom Implications)

تعمیری انداز اکتساب اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ اکتساب کس طرح عمل پذیر ہوتا ہے اس بات کے قطع نظر کی طالب علم لیکچر پر عمل کرنے کے لیے اپنے تجربات استعمال کرتا ہے یا کسی شے کی تیاری کے لیے ہدایت پر عمل کرتا ہے۔ان دونوں حالات میں یہ نظریہ واضح کرتا ہے کہ طالب علم اپنی معلومات اپنے تجربات پر تشکیل دیتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نظریہ مستعد اکتساب کو فروغ دیتا ہے یعنی عمل سے علم حاصل کرنا۔

اس طرز رسائی میں اس بات کا قوی امکان رہتا ہے کہ کسی اکتسابی ماحول کا مختلف طلباء مختلف انداز میں ادراک کریں گے. منطق اور جذبات کا اکتسابی عمل میں ایک ساتھ استعمال کرنا خلفشار کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس انداز میں ٹھوس اکتساب کا کم ہی موقع ہوتا ہے اس لئے طالب علم اکثر مایوس ہو جاتے ہیں۔

کمرہ جماعت کے انصرام میں الٹ نظریہ انتظام کی غیر مقبولیت کا سبب ہے۔ طلباء کو اہمیت حاصل ہوتی ہے جب کہ مدرس نظر انداز ہو جاتا ہے۔ مدرسہ کے انصرام میں طلباء کی رائے زیادہ تر قابل قبول ہوتی ہے۔ طلبا کو انتخاب و عمل آوری کی آزادی ہوتی ہے اس طرح بلند مرتبہ والے نچلی سطح پر رکھے جاتے ہیں۔

کمرہ جماعت میں اطلاق

1. تشکیلی انداز انفرادی تصور اور فکری عمل کی افزائش کی تائید کرتا ہے جب چند خود اکتسابی طلباء کسی شئے کے خواص اور طریقہ کار کے بارے میں بذریعہ تحقیق کچھ نتائج اخذ کرتے ہیں اور اجتماعی طور پر ان شواہد پر غور کرتے ہیں تو ان نتائج کی صحت مندی اعلی ترین ہوگی۔یعنی انفرادی کام کی اجتماعی نظر ثانی بہتر اکتساب فراہم کرتی ہے۔
2. اس نظریہ میں خود آگاہی اور ذاتی طور پر مسائل کے حل کو ترجیح دی جاسکتی ہے اور طلبہ اپنا کام خود انجام دیتے ہیں، مشورہ قبول کرتے ہیں اور اکتساب کے لیے پر عزم ہوتے ہیں۔
3. مدرس اور طالب علم کے کرداروں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور طالب علم انکشافی سرگرمیوں میں راست طور پر مشغول ہوتے ہیں. جب کہ مدرس تدریس کے بجائے خاموش رہنمائی کرتا ہے۔
4. مدرس کا کردار معلومات کی فراہمی سے ہٹ کر اکتسابی سہولت کار، رہنمائے معلومات اکتساب کی جانب رہنمائی کرنے والا اور طالب علم کے ساتھ ہم اکتسابی بن جاتا ہے۔

9.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- کرداریت پسندانہ طرز رسائی ایک منفرد نوعیت کی طرز رسائی ہے جس کے بانی واٹسن ہیں۔

- کرداریت پسند بنیادی طور پر انسانی طرز عمل کے قابل مشاہدہ اور قابل جانچ پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔
- اسی مکتبہ فکر کے باعث نئے خیالات اور ایجادات اکتسابی اور تدریسی میدان میں وجود میں آئے جیسے programmed learning منظم اکتساب اور انفرادی خود ہدایتی پروگرام جن میں تدریسی مشینوں اور کمپیوٹر امدادی ہدایت شامل ہیں۔
- کلاسیکی مشروط اکتسابی نظریہ میں غذا ایک غیر مشروط محرک ہے گھنٹی ایک غیر جانبدار محرک ہے تو تجربہ میں ایک غیر جانبدار محرک ایک فطری رد عمل پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس کو پاؤلاو نے مشروطیت بتایا۔
- اگر مشروط محرکات کو بار بار جا کے بغیر پیش کیا جائے گا تو کتے کا مشروط رد عمل یعنی لعاب کا اخراج بند ہو جائے گا اور دھیرے دھیرے ختم ہو جائے گا۔
- ای۔ایل۔ تھارن ڈائک (E.L.Thorndike) پہلا شخص ہے جس نے نظریہ سعی وخطا پیش کیا۔
- ای ایل تھارن ڈائک نے اپنے تجربات کی بنیاد پر تین قوانین پیش کیے۔ قانون آمادگی، قانون تاثیر، قانون مشق۔
- نظریہ عملی مشروطیت بی ایف اسکنر (B.F.Skinner) نے متعارف کرایا۔
- اس نظریے میں غذا عمل کے لئے انعام ہوتی اور وہ عمل غذا سے مشروط ہو جاتا۔ غذا ایک محرک کا اثر رکھتی ہے جبکہ اس کو حاصل کرنے کا عمل response کہلاتا ہے۔ اور جو غذا اس کو ملتی وہ انعام یا کمک (Reinforcement) فراہم کرتی ہے۔
- اس عمل میں محرکہ-رد عمل کا تعلق اہم ہیں اور عمل کے لئے بار بار محرک فراہم کرنے سے عمل کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس نظریے میں کمک کو اہمیت حاصل ہے۔
- وقوفی مکتبہ فکر کے مطابق وقوفیت میں احساس، جذبات، توجہ، علم یا معلومات رکھنا، حافظہ یعنی یاد رکھنا، فیصلہ و استدلال جیسے ذہنی عمل شامل ہیں۔
- جین پیاجے کے ادراکی نشو ونما کے نظریہ کے مطابق ذہانت ایک حیاتیاتی نظام کی طرح ایک متواتر عمل ہے۔
- جین پیاجے کے مطابق اکتساب تین طرح کے عمل سے وجود یا تشکیل پاتا ہے۔ انجذاب، تطبیق، توازن۔
- تعمیری طرز رسائی اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ اکتساب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ معلم کے ذریعے طلباء تک پہنچائی جاتی ہے بلکہ یہ ایک ایسا وقوفی عمل ہے جس میں متعلم فعال رہ کر علم کو تعمیر کرتے ہیں۔
- وائی گوتسکی کا نظریہ اکتساب کا ایک خاص اصول ZPD(Zone of Proximal Development) قرب نشو نما کا علاقہ ہے جو عملی صلاحیتوں اور ممکنہ صلاحیت کے مابین فرق پایا جاتا ہے۔
- وائی گوتسکی کے مطابق اکتساب کی نوعیت سماجی ہوتی ہے اور بچہ سماجی تعامل سے سیکھتا ہے۔
- کنکشنزم مصنوعی ذہانت علم نفسیات عالمی سائنس نیورو سائنس اور ذہن کے فلسفہ کے شعبوں میں نقطہ نظر کا ایک مجموعہ ہے جو ذہنی یا طرز عمل کے مظاہرے کو سادہ اکائیوں کے باہم مربوط نیٹ ورک کے ابھرے ہوئے عمل کے طور پر پیش کرتا ہے۔

9.8 فرہنگ(Glossary)

تدریس(Teaching)	تدریس علم مہارتوں اور اوصاف کا وہ وسیع اطلاق ہے جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے۔
اکتساب(Learning)	معلومات، مہارت حاصل کرنا، جاننا، مختلف عوامل کی آگاہی حاصل کرنا، اکتساب رویے میں نسبتاً ایک مستقل تبدیلی ہے جو سابقہ رویہ کی ایک کارکردگی ہے۔
طرز عمل	ان تمام سرگرمیوں کا مجموعہ ہے جو قابل مشاہدہ اور ناقابل مشاہدہ اعمال پر مبنی ہے۔
کمک(Reinforcement)	کسی عمل یا ردعمل کو تقویت پہنچانا
محرک(Motivation)	ماحول میں پایا جانے والا کوئی بھی عنصر
ردعمل	محرک سے متاثر ہو کر فطری طور پر طرز عمل کا اظہار
اسکیما(Schema)	ذہنی خاکہ جو تفہیم میں مددگار ہوتے ہیں
انجذاب(Assimilation)	ایسا عمل جس میں نئے مظاہر اور تجربات کا موجودہ ذہنی خاکوں میں جذب ہونا عمل پاتا ہے۔
تطبیق	ایسی صورتحال جس میں فرد نئی صورتحال کو ذہنی خاکے میں جذب نہیں کرتا بلکہ انہیں نئی صورتحال کے لیے اپنے ذہنی خاکہ کو وسعت دیتا ہے اور موافقت اختیار کرتا ہے۔

9.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

11. تھارن ڈائیک کا نظریہ سعی وخطا کس طرز رسائی سے تعلق رکھتا ہے؟

(a) وقوفی طرز رسائی (b) تعمیری طرز رسائی

(c) کرداری طرز رسائی (d) ان میں سے کوئی نہیں

12. قانون تاثیر کس نظریہ کی دین ہے؟

(a) نظریہ وقوفی نشونما (b) سعی وخطا

(c) وائی گوتسکی کا نظریہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

13. کس طرز رسائی میں استدلال کے طریقہ کار کو محور بنایا گیا ہے؟

(a) وقوفی (b) تعمیریت (c) اشتراکی (d) کرداری

14. منظم اکتساب کس ماہر نفسیات نے متعارف کرایا؟

(a) جین پیاجے (b) اسکنر (c) پاؤلاؤ (d) واٹسن

15. zone of proximal development کا تعلق کس سے ہے؟

(a) برونر (b) جین پیاجے (c) وائی گوتسکی (d) کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. تدریسی طرز رسائی سے کیا مراد ہے؟
2. قانون آمادگی سے کیا مراد ہے؟
3. پیچ دار یا الٹا ہوا نصاب (spiral curriculum) سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. ماقبل تفاعلی درجے پر مختصر نوٹ لکھیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. تھارن ڈائیک کے دیے گئے اکتسابی قوانین کو تفصیل سے بیان کیجیے۔
2. تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کی فہرست سازی کیجیے۔
3. برونر کے نظریے اکتساب و تدریس پر نوٹ لکھیے۔
4. تشکیلی طرز رسائی کی خوبیاں اور خامیاں درج کیجیے۔

9.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین دکن ٹریڈرس۔
- تعلیمی نفسیات کے روشن پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خان، سید معاذ حسین ایجوکیشنل بک ھاؤس علی گڑھ۔
- تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسی، سازیہ رشید، جدران پبلیکیشن
- تعلیم کے درخشاں پہلو: ڈاکٹر معروف مقبول، دل پریت پباشنگ ہاوس

- Olson, Hergenhahn An Introduction to Theories of Learning PHI Learning Private Limited
- Hussain Noushad Learning & Teaching A Constructivist Approach Shipra Publications
- Dandapani, S. Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd.

اکائی 10۔ ثلاثی سطح پر تدریس کی طرز رسائیاں (حصہ دوم)

(Approaches to teaching at tertiary level Part-2)

اکائی کے اجزا

10.0 تمہید(Introduction)
10.1 مقاصد(Objectives)
10.2 شراکتی طرز رسائی(Participatory Approach)
10.3 تعاونی طرز رسائی(Cooperative Approach)
10.4 شخصی طرز رسائی(Personalized Approach)
10.5 جامع طرز رسائی(Holistic Approach)
10.6 طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ
(Critical Appraisal and Class-room implication of above approach)
10.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)
10.8 فرہنگ(Glossary)
10.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)
10.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

10.0 تمہید(Introduction)

طریقہ تدریس کا مقصد طلبا کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ معلم اور طلبا کے آپسی تعلقات میں توانائی لانا بھی ہے۔ معلم تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا استعمال کر کے طلبا کے دماغ کے ساتھ ساتھ اس کی مکمل شخصیت ، ذہانت، جذبات، اقدار اور بنیادی جبلتوں کو بھی نکھارتا ہے۔ایک ماہر معلم تدریس کی طرز رسائیوں کا انتخاب کرنے سے پہلے اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کسی مضمون کو پڑھانے کے کیا مقاصد ہیں؟ ان مقاصد کو خوش اسلوبی کے ساتھ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے؟ نفس مضمون کس طرح سے پیش کیا جائے؟ ان تمام سوالات کا مناسب جواب جاننے کے لیے تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا علم ضروری ہے۔سابقہ اکائی میں آپ نے مختلف مکتبہ فکر؛ وقوفیت، تعمیریت اور اتصالیت کی اساس پر تعلیم کی اعلیٰ سطح پر تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا مطالعہ کیا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ تعمیری طریقہ تدریس تعمیریت پسند آموزشی نظریہ پر محیط ہے۔ تعمیری طریقہ تدریس اس بات پر یقین کرتی ہے کہ آموزش اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب متعلم آموزشی عمل میں سرگرم ہو کر شامل ہوتا ہے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق متعلم مفہوم اور معلومات کا کارساز ہوتا ہے۔ تعمیری تدریس تنقیدی فکر کو بالیدگی عطا کرتی ہے اور متحرک وخود مختار (Independent) متعلم کی تخلیق کرتی ہے۔ یہ نظریہ اس بات پر یقین کرتا ہے کہ آموزش ہمیشہ طلبا کی سابقہ معلومات پر ہی تشکیل و تعمیر ہوتی ہے۔ اس سابقہ معلومات کو اسکیما (Schema) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ساری نئی آموزش کی چھنائی (Filteration) پہلے سے موجود اسکیما کے ذریعے ہوتی ہے اس لیے تعمیری نظریات کے مقلدین کی تجویز ہے کہ آموزش زیادہ موثر اس وقت ہوتی ہے جب متعلم آموزشی عمل میں سرگرم ہو کر شرکت کرتا ہے، باوجود اس کے کہ وہ ساکت ہو کر علم کا حصول کرے۔ اس طرح کے تدریسی طریقے میں معلم طلبا کو سوالات اور سرگرمیوں کے ذریعے مشغول (Engage) کرتا ہے، انہیں خود تحقیق اور تفتیش (Explore) کی جانب گامزن کرتا ہے، وضاحت (Explain) کرواتا / کرتا ہے، تفصیل سے بیان (Elaborate) کرواتا / کرتا ہے اور ان کا تعین قدر کرتا ہے۔ بہترین تعمیری طریقہ اسے تسلیم کیا جات ہے جہاں سبھی سرگرمیاں حتیٰ کہ تعین قدر بھی طلبا اپنا خود کرتے ہیں اور معلم صرف سہل کار کے طور پر تدریسی واکتسابی عمل میں طلبا کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

تعلیم کی اعلیٰ سطح پر جبکہ طلبا عاقل اور بالغ ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی سابقہ معلومات بھی کافی وسیع ہوتی ہے، تدریس کی تعمیریت پسند طرز رسائی کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کی اس سطح پر شراکتی طرز رسائی، باہمی طرز رسائی، شخصی طرز رسائی، جامع طرز رسائی کا استعمال کر کے اعلیٰ جماعت کے طلبا کو یہ سکھایا جا سکتا ہے کہ سیکھا کیسے جاتا ہے؟ چونکہ تدریس کی ان طرز رسائیوں میں تجربات اور تربیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اس لیے طلبا متحرک ہو کر تدریسی عمل میں شامل ہوتے ہیں اور کمرہ جماعت کا ماحول جمہوری ہوتا ہے۔ تدریسی سرگرمیاں طلبا مرکوز اور معلم اور طلبا کے درمیان تعامل اور گفتگو پر محیط ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ طلبا کو اظہار خیال کا پورا موقع ملتا ہے جس سے کہ ان کی ترسیلی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے، طلبا خود سے تجربہ کرتے ہیں اور اس پر کمرہ جماعت میں مباحثہ کرتے ہیں۔ ان طرز رسائیوں میں طلبا کسی پروجیکٹ پر تحقیق کرتے ہیں اور اپنے نتائج کمرہ جماعت میں پیش کرتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں سیکھی گئی مہارتوں کا استعمال باہری دنیا میں کرتے ہیں اور باہری دنیا میں سیکھے گئے علم کی تعمیر کمرہ جماعت میں کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے گروہی عمل کو تقویت ملتی ہے اور طلبا میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے کہ وہ خود مختار آموزگار بنتے ہیں۔

اس اکائی میں آپ تعلیم کی اعلیٰ سطح پر شراکتی طرز رسائی (Participatory Approach)، باہمی طرز رسائی (Cooperative Approach)، شخصی طرز رسائی (Personalized Approach) اور جامع طرز رسائی (Holistic Approach) کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- شراکتی طرز رسائی کا تصور اور اس کے مختلف طریقہ کار کی وضاحت کر سکیں۔
- شراکتی طرز رسائی کے طور پر مبادلہ تدریس کا استعمال کمرہ جماعت میں کر سکیں۔
- شراکتی طرز رسائی کی خوبیاں بیان کر سکیں۔
- باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء کی فہرست سازی کر سکیں۔
- باہمی طرز رسائی میں تدریس کے نظام کا طریقہ کار واضح کر سکیں۔
- شخصی طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- شخصی طرز رسائی کے مقاصد اور بنیادی اجزاء پر روشنی ڈال سکیں۔
- شخصی طرز رسائی میں تدریس کے طریقہ کار کی مرحلہ وار وضاحت کر سکیں۔
- جامع طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- جامع طرز رسائی کے اجزاء پر مدلل بحث کر سکیں۔

10.2 شراکتی طرز رسائی (Participatory Approach)

شراکتی طرز رسائی پیاجے (Piaget, 1928) اور وائیگوٹسکی (Vygotsky, 1978) کی تعمیریت پسند طرز رسائی پر مبنی ہے جو علم کی ترسیل کے بجائے علم کی تعمیر پر زور دیتی ہے۔ براؤن وغیرہ (Brown, et al.,1989) کا خیال تھا کہ لوگ بامعنی مسائل کو حل کرتے وقت جب اپنے علم کا استعمال کرتے ہیں تو زیادہ سیکھتے ہیں۔ شراکتی طرز رسائی ایک انعکاسی تدریسی طریقہ ہے جسے بعض اوقات تعاملی طریقہ تدریس یا طلبا مرکوز تدریسی طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ سیکھنے والوں کی موضوعیت اور علم کی خود تعمیر پر زور دیتا ہے۔ یہ طرز رسائی اس بات پر یقین کرتی ہے کہ طالب علم معلومات اور مفہوم کا تخلیق کار ہوتا ہے۔ یہ طرز رسائی مانتی ہے کہ اگر صحیح طریقے سے رہنمائی کی جائے ہیں تو طلبا علم کی تعمیر خود کر سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں۔ شراکتی طرز رسائی سیکھنے کے عمل میں طلبا سے اعلیٰ درجے کی ذاتی شمولیت اور تحریک کی توقع رکھتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ سیکھا گیا علم مستحکم ہوتا ہے اور اسے یاد رکھنا آسان ہوتا ہے۔ یہ طرز رسائی موجودہ جدید طریقوں کی نمائندگی کرتی ہے جس میں طلبا کی فعالیت، مشق، تجربات اور کر کے سیکھنے کے طریقوں پر زور دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ طرز رسائی اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر طلبا کچھ کرنے کی کوشش کریں گے تو زیادہ سیکھیں گے، بجائے اس کے کہ وہ ساکت ہو کر صرف نئی معلومات پڑھیں یا سنیں۔ شراکتی طرز رسائی میں ایسے تدریسی طریقوں کو ترجیح دی جاتی ہے جس میں طلبا کی حد درجہ شمولیت سے تدریسی اکتسابی عمل آگے بڑھتا ہے۔

شراکتی طرز رسائی طلبا کو کمرہ جماعت کی سرگرمیوں، تفویضات، پروجیکٹس اور امتحان کے مکمل دورانیہ میں فعال شرکاء کے طور پر مشغول رکھتی ہے۔ اس طرز رسائی کا بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ طلبا تفویضات یا پروجیکٹس کو تیار کرتے ہیں، اس کا اطلاق کرتے ہیں اور پھر اپنے ساتھیوں کی تفویضات، پروجیکٹس اور تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں اور ان کی درجہ بندی کرتے ہیں۔ اس میں تمام تعلیمی سرگرمیاں

انفرادی یا گروہی صورت میں انجام دیا جاتی ہیں۔ طلبا اپنے ساتھیوں کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تا کہ وہ دوا پنے ساتھیوں کی خوبیوں اور خامیوں سے زیادہ سے زیادہ سیکھ سکیں۔ شراکتی طرز رسائی کا استعمال گریجویٹ اور پروفیشنل اسکولوں کے ساتھ ساتھ تعلیم بالغان کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ بازرسی اور تعین قدر اس طرز رسائی کے اہم اجزاء ہیں۔ کمرہ جماعت کے ماحول کو ملحوظ رکھتے ہوئے معلم مزکورہ شراکتی طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ، تدریس اس کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اس طرز رسائی کے موثر استعمال کے لیے سمعی-بصری آلات، فلپ چارٹ، پروجیکٹر، اوورہیڈ پروجیکٹر، وائٹ بورڈ، مختلف تعلیمی فلمیں، ماڈلز اور دیگر تدریسی معان اشیاء کی مدد لی جاسکتی ہے۔ طلبا کو مختلف شراکتی طریقوں جیسے گروہی سرگرمیاں، مبادلہ تدریس، برین اسٹارمنگ، کیس اسٹڈیز، رول پلے، مینجمنٹ گیمز، سماجی سروے، اشتراکی کھیل، اشتراکی مباحثہ، کارگزاری یا تجربات کی پیش کش، وغیرہ یا ان کے امتزاج کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی عمل انجام دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہاں مبادلہ تدریس کی مختصر وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

مبادلہ تدریس (Reciprocal Teaching):-

مبادلہ تدریس ایک ایسا تدریسی عمل ہے جس میں معلم اور طالب علم کے مابین کسی متن کے مفہوم کو اخذ کرنے کے مقصد سے بات چیت ہوتی ہے۔ مبادلہ تدریس ایک قسم کی مطالعہ کی تکنیک ہے جو طلبا کے تفہیمی مطالعے کی صلاحیت کا فروغ کرتی ہے۔ صحیح معنوں میں یہ مطالعہ کی ہی ایک تکنیک ہے۔ اس کی ابتدائی Michigan University امریکہ کے Palincsar and Brown نے 1986 میں کی تھی۔ ان کے مطابق مبادلہ تدریس کا مقصد متن کے مفہوم کو اخذ کرنے میں معلم اور طلبا کے مابین اور طلبا کی آپسی گروہی کوششوں کو سہولت فراہم کرنا ہے۔

مبادلہ تدریس کے اجزاء (Elements of Reciprocal Teaching):- کمرہ جماعت میں کامیاب مبادلہ تدریس کے لیے پانچ لازمی اجزاء کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ اجزاء درج ذیل ہیں۔

1. خلاصہ یا توضیح کرنا (Summarizing)
2. سوالات کرنا (Questioning)
3. وضاحت کرنا (Clarifying)
4. پیشن گوئی کرنا (Predicting)

مبادلہ تدریس میں تدریس کا نظام / تکنیک (Mechanism of Reciprocal Teaching):- مبادلہ تدریس استاد کی نگرانی میں اور چھوٹے گروہوں کی اشتراکی تحقیق میں بہت موثر ہوتی ہے۔ مبادلہ طرز رسائی طلبا کو مطالعے سے متعلق چار مخصوص لائحہ عمل؛ خلاصہ یا توضیح کرنا (Summarizing)، سوالات کرنا (Questioning)، وضاحت کرنا (Clarifying) اور پیشن گوئی کرنا (Predicting) کی تربیت فراہم کرتی ہے جو متحرک اور باشعور تفہیم کے لیے معاون اور مددگار ہوتی ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

- چار طلبا پر مشتمل طلبا کے گروہ کی تشکیل دی جاتی ہے۔
- ہر طالب علم کو ایک نوٹ کارڈ دیا جاتا ہے جس پر اس کا کردار لکھا ہوتا ہے۔ جیسے؛ تلخیص کار (Summarizer)، سوال کرنے والا

(Questioner)،وضاحت کرنے والا(Clarifier)اور پیشن گوئی کرنے والا(Predictor)۔ ہر طالب علم کو اپنے کارڈ پر لکھے کردار کے مطابق کردار ادا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

- گروپ کے سبھی طلبا کو متعین مواد پڑھنے کے لیے دیا جاتا ہے۔
- طلبا سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے کردار کے مطابق عبارتوں کے کلیدی الفاظ، مخصوص معلومات اور پیچیدہ الفاظ کو خط کشیدہ کر سکتے یا علامات اور نشانات بنا سکتے ہیں۔
- متعینہ مواد کا مطالعہ مکمل ہو جانے کے بعد تلخیص کار مواد مضمون کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔
- سوال پوچھنے والا دقیق الفاظ، پیچیدہ عبارت، غیر واضح معلومات اور سابقہ معلومات پر مبنی سوالات پوچھتا ہے۔
- توضیح کار سوالات کے جواب دیتا ہے اور پیچیدہ عبارتوں کی وضاحت کرتا ہے۔
- پیشن گوئی کرنے والا مواد مضمون میں آگے آنے والی معلومات یا اس کے اگلے حصّے میں کیا آنے والا ہے، اس سے متعلق پیشن گوئی کرتا ہے۔
- متعینہ مواد کا مطالعہ مکمل ہو جانے کے بعد کرداروں کو بتدریج بدل دیا جاتا ہے اور اسی طرح مواد مضمون کے اگلے حصّے کا مطالعہ شروع کیا جاتا ہے۔
- استاد یا معلم صرف ایک سہل کار کے طور پر کام کرتا ہے اور طلبا میں مندرجہ بالا چاروں مہارتوں کا فروغ کرتا ہے۔

شراکتی طرز رسائی کی خوبیاں(Features of Participatory Approach)

تدریس کی شراکتی طرز رسائی میں معلم اور طالب علم دونوں تدریسی اکتسابی عمل میں سرگرم شمولیت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بغیر تدریسی عمل نامکمل ہوتا ہے۔ کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران معلم مختلف سرگرمیاں کرتا ہے۔ وہ طلبا سے سوالات پوچھتا ہے، تختہ تحریر پر لکھتا ہے، بازرسی فراہم کرتا ہے اور تدریسی عمل میں طلبا کی معاونت حاصل کرتا ہے۔ اس کی حصوصیات درج ذیل ہیں۔

- شراکتی طرز رسائی میں معلم اور طلبا کی یقینی شراکت ہوتی ہے۔ دونوں کی مشترکہ کوششوں سے ہی تدیسی و اکتسابی عمل آگے بڑھتا ہے۔
- تدریسی عمل بامقصد، موثر اور متحرک ہوتا ہے۔
- طلبا کو مستحکم علم حاصل ہوتا ہے۔
- اس کے استعمال سے کمرہ جماعت کے ساکت ماحول کو متحرک بنایا جاسکتا ہے۔
- طلبا کو ان کی حقیقی سطح کا علم ہوتا ہے جس سے کہ حصول علم کے مطلوبہ اہداف کی نشاندہی ہوتی ہے۔
- مواد مضمون آسان، قابل فہم، قابل ادارک اور قابل اطلاق بنتا ہے۔
- کمرہ جماعت کا ماحول جمہوری، معاون اور متحرک ہوتا ہے جس سے طلبا کی ہمہ جہت نشو ونما ہوتی ہے۔

- معلم، نصاب اور تدریس کے تئیں طلبا کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: شراکتی طرز رسائی کی خوبیاں بیان کیجیے۔

10.3 باہمی طرز رسائی (Cooperative Approach)

دوسری عالمی جنگ (1939-1945)کے زمانے میں مختلف ماہرین عمرانیات اور ماہرین نفسیات جیسے؛ Allport,Watson,Shaw اورMead نے باہمی آموزش کے نظریے کو یہ دیکھنے کے بعد قائم کیا کہ گروہ کا عمل مقدار میں خوبیوں میں اور مجموعی پیداوار یا حصولیابی میں تنہا کام کرنے کی بہ نسبت زیادہ اور بہتر ہوتا ہے۔ ماہرین فلسفہ اور ماہرین نفسیات جیسے؛ Jhon Dewey اورKurt Lewin نے1930-1940 کے درمیان باہمی آموزش کے نظریات سے متاثر ہوئے۔ John Dewey کا خیال تھا کہ طلبا کے علم اور سماجی مہارتوں میں فروغ کا باہری زندگی اور جمہوری سماج میں استعمال ہونا چاہئے۔ یہ نظریہ طلبا کو ایسے پیکر میں ڈھالتا ہے جس سے کہ وہ علم کے سرگرم وصول کنندہ، معلومات کا اشتراک کرنے والے اور آموزشی گروہ کے ایک ذمہ دار رکن بن سکیں۔

باہمی آموزش کو ایک ایسی طرز رسائی سے موسوم کیا جاتا ہے جس میں جماعت کے طلبا خود کو چھوٹے- چھوٹے مختلف گروپ میں تقسیم کر لیتے ہیں اور آپسی مقابلہ سے بالاتر ہو کر آموزشی ماحول میں باہمی کوششوں سے مل جل کر مضمون مخصوص کے نفس مضمون کی آموزش کرتے ہیں۔ Ross اورSmith باہمی آموزش کی تعریف فہم و فراست کی مطلوب، اختراعی، وسیع اور اعلیٰ سطح کے تفکر کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ باہمی آموزش ایک ایسی تعلیمی طرز رسائی ہے جس کا مقصد کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کو تعلیمی اور سماجی آموزشی تجربات میں منظم کرنا ہے۔ باہمی آموزش کا مقصد صرف طلبا کی گروہ بندی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد مثبت آپسی انحصار کو تشکیل دینا ہے۔ اس طرح کی آموزش میں طلبا مجموعی طور پر تعلیمی ہدف کی جانب آگے بڑھنے کی سعی کرتے ہیں۔

باہمی آموزش میں طلبا ایک دوسرے کے باہمی اشتراک سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ایک دوسرے کے وسائل اور مہارتوں سے استفادہ کرتے ہیں، ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرتے ہیں، ایک دوسرے کے خیالات کی قدر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ اس طرح کی آموزش میں معلم کا کردار صرف معلومات فراہم کرنے کے بجائے سہولت فراہم کرنا ہوتا ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آموزشی عمل میں ہر فرد کامیاب ہوتا ہے جب گروپ کامیاب ہوتا ہے۔

باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء(Elements of Cooperative Approach):۔ کمرہ جماعت میں کامیاب باہمی آموزش کے لیے پانچ لازمی اجزاء کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ اجزاء درج ذیل ہیں۔

1. مثبت آپسی انحصار(Positive Interdependence)
2. انفرادی اور مجموعی ذمہ داریوں کا احساس(Individual and Group Accountability)
3. ارتقائی تعامل(Promotive Interaction)
4. آپسی تعامل کی مہارتوں کی تربیت(Training Inter-personal Skills)
5. گروہی عمل(Group Processing)

باہمی طرز رسائی کی خصوصیات(Characteristics of Cooperative Approach)

باہمی طرز رسائی کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- باہمی طرز رسائی تدریس واکتساب کو مضمون اور معلم مرکوز بنانے کے بجائے طلبا مرکوز بنانے پر زور دیتی ہے۔
- یہ طلبا سے پہل کرنے اور اپنی آموزشی راہ خود منتخب کرنے کا مطالبہ کرتی ہے، انہیں معلم کے ذریعے طے کیے گئے راستے پر چلنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاتا۔
- باہمی طرز رسائی اس بات پر یقین کرتی ہے کہ طلبا اسی وقت اچھی طرح سیکھتے ہیں جبکہ انہیں مقابلہ سے خالی، معاون ماحول میں سیکھنے کے آزاد مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
- باہمی طرز رسائی مطالبہ کرتی ہے معلم کو ایک معاون، رفیق، خیر خواہ اور رہنما کا کردار ادا کرتے ہوئے طلبا کو اس طرح کی آموزشی سہولیات فراہم کرنے کا کام کرنا چاہئے جس سے کہ انہیں آپسی معاونت کرتے ہوئے حصول علم میں مدد ملے۔
- باہمی طرز رسائی کمرہ جماعت میں تدریس کے لیے خطاب اور مظاہرہ طریقہ کے بجائے طلبا کے مابین ایک صحت مند اور بامعنی تعامل کے ذریعے حصول علم پر زور دینے کی حمایت کرتی ہے۔
- باہمی طرز رسائی کا یقین ہے کہ صحیح اور حقیقی آموزش اپنی مکمل صورت میں اسی وقت ممکن ہے جبکہ وہ گروپ میں باہمی تعاون سے حاصل کی جائے۔
- باہمی طرز رسائی میں حصول علم کے نقطہ نظر سے انفرادی طور پر علیحدہ-علیحدہ کی جانے والی کوششوں کی بہ نسبت مل جل کر باہمی طور پر کی جانے والی گروہی کوششوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔
- باہمی طرز رسائی یقین کرتی ہے کہ طلبا معاون ماحول میں باہمی طریقوں کو اپنا کر حصول علم کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ طلبا فطری طور پر اچھے ہم جولیوں اور کمرہ جماعت کے ساتھیوں کے ساتھ نزدیکی، مساوات اور اپنائیت کا احساس کر نظریات، معلومات اور مہارتوں کا اچھی طرح تبادلہ کرتے ہیں۔ طلبا ایک دوسرے سے مستفیض ہوتے ہوئے ایسے ماحول میں کچھ زیادہ ہی سیکھتے ہیں۔

- باہمی طرز رسائی اس نظریہ پر مبنی ہے کہ طلبا کی حصولیابی اور کارکردگی کا تعین قدر اس صورت میں ہی اچھی طرح ممکن ہے جبکہ ان کی انفرادی حصولیابی اور کارکردگی کے تعین قدر کے بجائے پورے گروپ کی حصولیابیوں اور کارکردگی کا تعین قدر کیا جائے۔ اس سے بچوں کی عزت نفس کا تحفظ ہوتا ہے اور ان میں ٹیم اسپرٹ پیدا ہوتی ہے۔
- باہمی طرز رسائی کا یقین ہے کہ تدریس واکتساب کے عمل میں طلبا کو مل جل کر باہمی طور پر کام کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ ایسا کرنے سے انہیں مستقبل میں ایک معاون اور ذمہ دار سماجی زندگی جینے کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔

باہمی طرز رسائی میں تدریس کا نظام / تکنیک (Mechanism of Cooperative Approach)

عام طور پر باہمی طرز رسائی میں تدریس کے لیے درج ذیل طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- گروہی مقاصد کا تعین (Setting Group Objectives)
- مجموعی عمل کا خاکہ تیار کرنا (Prepare blue print of the whole task)
- باہمی گروہ کی تشکیل (Formation of Cooperative groups)
- وضاحت فراہم کرنا اور وصول کرنا (Give and receive explanation)
- ہر ایک گروہ کو کام سونپنا (Assigning role to each group)
- گروہ کی نگرانی اور سہولیات فراہم کرنا (Facilitating and monitoring the group)
- نتائج کو کمرہ جماعت میں پیش کرنا (Presentation of findings in the class-room)
- کمرہ جماعت میں نتائج پر بحث ومباحثہ، تجزیہ، تحلیل، تعین قدر اور اصلاح
- (Discussion ,Analysis , Synthesis, Evaluation and Improvement of the findings)
- تعمیم (Generalization)

تدریس کے طریقہ کار کو سیکھنے کے لیے درج ذیل تدریسی عمل کا بغور مطالعہ کیجئے۔

1. باہمی طرز رسائی کے پہلے تدریسی عمل کے طور پر سب سے پہلے نفس مضمون کے نصاب کی کسی ایک اکائی کو کچھ بامعنی حصوں یا ذیلی اکائیوں میں منقسم کیا جاتا ہے اور جماعت کے تمام طلبا کو علیحدہ-علیحدہ گروپ (ایک گروپ میں 4 سے 8 طلبا) میں منقسم کر دیا جاتا ہے۔ اب ان تمام گروپ میں پہلے سے منقسم کی گئیں ذیلی اکائیوں کو باہمی آموزش کے لیے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ گروپ میں شامل طلبا مل جل کر باہمی طریقے سے اپنی ذیلی اکائیوں سے متعلق نفس مضمون کی معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تحلیل، تعین قدر کر کے مختلف قسم کے بامعنی، مفاہیم اور معلومات کو جمع کرنے، اکتسابی تجربات کو حاصل کرنے، افادی تجربات اور عمل کو انجام دینے کی جانب گامزن ہوتے ہیں۔ ایسا کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ طلبا ایک دوسرے کی کوششوں میں تال میل اور معاونت قائم رکھیں۔ متعینہ وقت کے بعد مختلف گروپ کے تمام طلبا تفویض کی گئی ذیلی اکائیوں سے حاصل

اکتسابی تجربات کو ایک ساتھ بیٹھ کر اس پر بحث و مباحثہ اور تبصرہ کرتے ہیں۔ اس طرح نفس مضمون کی ذیلی اکائی سے جو کچھ بھی انہوں نے سیکھا ہے دوسرے گروپ کو اس سے اچھی طرح متعارف کراتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہر ایک گروپ اپنے ذریعے حاصل اکتسابی تجربات کی تدریس دیگر گروپ کے سامنے کرتا ہے۔ اس طرح مکمل اکائی سے متعلق نفس مضمون سیکھنے کے بعد طلبا کو دوبارہ اپنے گروپ میں کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، تاکہ وہ آپس میں مکمل تعاون کرتے ہوئے مکمل اکائی کا زیادہ سے زیادہ اچھی طرح عمیق مطالعہ کر سکیں۔

2. باہمی طرز رسائی کے دوسرے تدریسی عمل کے طور جماعت کے طلبا کو ایک گروپ پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ اگر پروجیکٹ کا انتخاب طلبا کی رضامندی سے کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس طرح کے گروپ پروجیکٹ پر کام کرنے سے طلبا کو اشتراکی ماحول میں باہمی طرز رسائی کا استعمال کرتے ہوئے اکتسابی تجربات حاصل کرنے اور اور پروجیکٹ سے متعلق سرگرمیوں کو انجام دینے کے افادی مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ گروپ کے ذریعے جس پروجیکٹ پر بھی کام کیا جائے یا کسی بھی قسم کا گروہی سروے یا تحقیقی کام کیا جائے یہ اچھی طرح سے منظم اور منصوبہ بند ہونا چاہئے۔ اس سے طلبا میں اعلیٰ درجے کی انعکاسی سوچ، تجزیہ اور تعین قدر کی مہارتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس طرح کی سرگرمیوں کے ذریعے طلبا گروپ کے ساتھ مل جل کر کام کرنا سیکھتے ہیں جس سے انہیں مختلف قسم کی تجرباتی، مظاہراتی، اور عملی اہلیتوں کی نشوونما کے موزوں مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

3. باہمی طرز رسائی کے تیسرے تدریسی عمل کے طور پر جماعت کے طلبا کو چھوٹے - چھوٹے گروپ میں اس طرح تقسیم کیا جا سکتا ہے کہ ہر ایک گروپ میں مختلف صلاحیتوں کے 4 یا 5 طلبا موجود ہوں۔ اب ہر ایک گروپ کو جو سبق یا اکائی معلم کے ذریعے پڑھائی جا چکی ہے، اسی کا دوبارہ مشاہدہ، اکتسابی تفہیم، غور و فکر وغیرہ کرنے کے لیے کہا جائے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ سبق یا اکائی مخصوص میں کمرہ جماعت کے سبھی طلبا اکتسابی عبور (Learning Mastery) کی سطح پر پہنچ جائیں۔ اس ہدف کو باہمی طرز رسائی کا استعمال کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اپنے اپنے گروپ کے سبھی طلبا ایک دوسرے کے ساتھ مکمل معاونت کرتے ہیں۔ جس امور پر جس طالب علم کو مہارت ہوتی ہے وہ اپنے دیگر ساتھیوں کو اچھی طرح سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی ایک امور کو اچھی طرح جاننے اور سمجھنے کے لیے سب مل جل کر کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح یہ کوشش کی جاتی ہے کہ گروپ میں شامل تمام طلبا مطلوبہ اکتساب حاصل کرنے میں مہارت کی سطح (Mastery Level) پر پہنچ سکیں۔ اس طرح کی باہمی کوششوں کے بعد جماعت کے تمام طلبا کی انفرادی حصولیابی کا تعین قدر کرنے کے لیے گروہی جانچ کی جا سکتی ہے اور پھر اس کے نتیجے کی بنیاد پر ان کے گروپ کی گریڈنگ کر کے انہیں سرٹیفکیٹ وغیرہ فراہم کیے جا سکتے ہیں۔

4. باہمی طرز رسائی کے چوتھے عمل کے طور پر نفس مضمون سے متعلق ایک اکائی کو جماعت کے 5 یا 6 گروپ، جن میں مختلف اہلیتوں کے طلبا بھی شامل ہو سکتے ہیں، میں باہمی آموزش کے لیے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ کسی بھی ایک گروپ میں ہر ایک طالب علم کو اکائی مخصوص کے کسی حصے یا ذیلی اکائی کی آموزش کے حصول کے لیے ذمہ دار بنا دیا جاتا ہے۔ اس ذیلی اکائی کی آموزش کے لیے دوسرے تمام گروپ میں کوئی نہ کوئی طالب علم ضرور ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس طرح سے کمرہ جماعت کے مختلف گروپ کے یہ تمام

طلبا جو کسی ذیلی اکائی کی آموزش کے ذمہ دار بنائے جاتے ہیں انہیں آپس میں تال میل رکھ کر آپسی معاونت کرنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے اور یہی ان سے امید بھی کی جاتی ہے۔ اس طرح گروپ مخصوص کے تمام ارکان اپنی-اپنی ذیلی اکائیوں سے متعلق نفس مضمون کی معلومات، تفہیم، مہارتوں کو اچھی طرح سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک متعین وقت کے بعد گروپ کے طلبا ایک ساتھ بیٹھ کر اپنی اپنی آموزشی حصولیابیوں سے ایک دوسرے کو متعارف کراتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہر ایک گروپ اپنے ذریعے حاصل اکتسابی تجربات کی تدریس دیگر گروپ کے سامنے کرتا ہے۔ اس طرح مکمل اکائی سے متعلق نفس مضمون سیکھنے کے بعد طلبا کو دوبارہ اپنے- اپنے گروپ میں کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، تاکہ وہ آپس میں مکمل تعاون کرتے ہوئے مکمل اکائی کا زیادہ سے زیادہ اچھی طرح عمیق مطالعہ کر سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء کو قلم بند کیجیے۔

10.4 شخصی طرز رسائی (Personalized Approach)

شخصی تدریسی طرز رسائی کو پیش کرنے کا سہرا پروفیسر فریڈ ایس. کیلر (Fred S. Keller) کو جاتا ہے۔ انہوں نے جے. جی. شیر من (J.G. Sherman) کے ساتھ مل کر مارچ 1963ء میں تدریس کی اس طرز رسائی کا ارتقاء کیا۔ اس کا استعمال سب سے پہلے کولمبیا یونیورسٹی میں نفسیات کی تدریس کے لیے کیا گیا۔ اس طرز رسائی کو کیلر منصوبہ (Kellar Plan) کے نام سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ تدریس کی یہ طرز رسائی ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر بی. ایف. اسکینر (1904-1990) کے پروگرام انسٹرکشن (Programme Instruction) سے کافی متاثر ہے۔ کیلر اور شیر من نے اعلیٰ جماعتوں میں اعلیٰ درجہ کے اکتساب کے لیے شخصی طرز رسائی کا ارتقاء پروگرام انسٹرکشن کی اساس پر کیا۔

تدریس کی شخصی طرز رسائی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے تدریس کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں خالص انفرادی نظریہ کو ذہن میں رکھ کر تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کی جاتی ہے۔ اس طرز رسائی میں طلبا کا کردار مرکزی ہوتا ہے۔ تدریس و اکتساب کی تمام تر سرگرمیاں طلبا پر ہی مرکوز ہوتی ہیں۔ تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری طالب علم مخصوص کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کے تناظر میں کی جاتی ہے۔

گرین (Green,1974) کے مطابق ؛" شخصی تدریسی نظام کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیوں کہ اس میں سبھی طلبا کو کسی دوسرے فرد کے ذریعے انفرادی طور پر آمنے سامنے ہو کر تدریس کی جاتی ہے، خواہ کمرہ جماعت میں طلبا کی تعداد 100 ہی کیوں نہ ہوں۔"

نیپر(Naper,1980) کے لفظوں میں؛" شخصی تدریس کا نظام بنیادی طور پر خود کی رفتار سے آگے بڑھنے والے ایسے آزاد اکتساب کی نمائندگی کرتا ہے جس میں سبھی طلبا مخصوص طور پر ڈیزائن کیے گئے نصاب کی اکائیوں پر کام کرتے ہیں۔ ہر ایک اکائی کے لیے مقاصد متعین ہوتے ہیں اور تفویضات و مسائل حل کرنے سے متعلق ہدایات فراہم کی جاتی ہیں۔ جب کوئی طالب علم یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے نفس مضمون پر مہارت حاصل کر لی ہے تو اسے اُس اکائی کی ایک مختصر جانچ سے گزرنا ہوتا ہے۔ اگلی اکائی پر کام کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لیے طالب علم کو لازمی طور پر اس اکائی جانچ سے گزرنا ہوتا ہے۔ ان اکائی جانچوں کی اسکورنگ نگراں یا مشاہدہ نگار کے ذریعے فوری طور پر کی جاتی ہے۔"

شخصی طرز رسائی کی خصوصیات (Characteristics of Personalized Approach):۔ گرین اور نیپر کے ذریعے پیش کی گئی وضاحت کی اساس پر شخصی طرز رسائی کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- شخصی طرز رسائی میں طالب علم مخصوص کو اس کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انفرادی طور پر حصول علم کرایا جاتا ہے۔
- اس میں انفرادی تفاوت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، تمام طلبا کو اپنے۔ اپنے طریقے سے اور اپنی خود کی رفتار سے سیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔
- اس میں نفس مضمون کو باقاعدہ نسبتاً کچھ بڑی اکائیوں میں منقسم کیا جاتا ہے اور ہر ایک طالب علم کو ان سے استفادہ کرنے کے لیے مناسب ہدایات اور معاون اشیاء وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر ایک طالب علم اچھی طرح سے تربیت یافتہ اور اہل نگراں کی زیر نگرانی علم کا حصول کرتے ہیں۔
- تمام طلبا کو نفس مضمون کے اکتساب پر مکمل طور پر عبور حاصل کرنا ہوتا ہے لیکن ایک طالب علم کی کارکردگی کا موازنہ کسی دوسرے طالب علم سے نہیں کیا جاتا ہے۔ جب کوئی طالب کسی ایک اکائی کے نفس مضمون پر عبور حاصل کر لیتا ہے تو اس کی اکائی جانچ کی جاتی ہے اور اس میں کامیاب ہونے کے بعد ہی اسے دوسری اکائی پر کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اگلی اکائی پر کام کرنے کے لیے طالب علم کو کسی دوسرے طالب علم کا انتظار نہیں کرنا ہوتا ہے۔
- شخصی طرز رسائی میں حصول علم کی تمام ذمہ داری اور اس پر مکمل کنٹرول طالب علم کا ہوتا ہے۔ ہر ایک طالب کو اپنی مخصوص ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور رفتار سے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرز رسائی کا استعمال اعلیٰ جماعتوں میں زیادہ کیا جاتا ہے۔
- شخصی طرز رسائی کا استعمال تعلیم کی اعلیٰ سطح پر عمومی جماعتوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اگر نگراں کی ضرورت زیادہ ہو تو اچھے طلبا کو تربیت فراہم کر کے انہیں یہ ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے۔
- اس طرز رسائی کے استعمال سے طلبا میں ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے اور ان میں پختگی آتی ہے اور وہ تاحیات متعلم(Life-long

(Learner) بنتے ہیں۔

شخصی طرز رسائی کے مقاصد (Objectives of Personalized Approach)

شخصی طرز رسائی کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

- معلم اور طلبا کے مابین اچھے انفرادی اور سماجی تعلقات قائم کرنے میں معاونت کرنا۔
- انفرادی طور پر روبرو ہو کر تمام طلبا پر انفرادی طور پر اچھی طرح سے توجہ دینا۔
- خود کی رفتار سے آگے بڑھتے ہوئے تمام طلبا کو نفس مضمون کے اکتساب میں عبور حاصل کرنے میں معاونت کرنا۔
- طلبا کو فوری طور پر زیادہ سے زیادہ باز رسی فراہم کرنا۔
- حصول علم کو معلم مرکوز کے بجائے طلبا مرکوز بنانا۔
- طلبا کو یہ سکھانا کہ سیکھا کیسے جاتا ہے۔
- طلبا کو تاحیات متعلم بنانا اور انہیں ذمہ داری کا احساس کرانا۔

شخصی طرز رسائی کے بنیادی اجزاء (Fundamental Elements of Personalized Approach)

شخصی طرز رسائی کے بنیادی اجزاء درج ذیل ہیں۔

- شخصی اجزاء کی موجودگی (Presence of personal element):۔ تدریس کی شخصی طرز رسائی میں اکتساب کو زیادہ سے زیادہ انفرادی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہر ایک طالب علم کو نگراں کی زیر نگرانی سکھانا اس طرز رسائی کا بنیادی جز ہے۔ اس سے طلبا اور معلم کے مابین عمدہ انفرادی اور سماجی تعلقات استوار ہوتے ہیں اور طلبا سونپی گئی علمی سرگرمیوں میں عبور حاصل کرتے ہیں۔
- عبوری اکتساب (Mastery learning):۔ خواہ کسی طالب علم کی کارکردگی کی سطح کمرہ جماعت میں کیسی بھی ہو، طلبا کے مابین باہمی موازنہ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ ہر ایک طالب علم کو سیکھنے کے آزاد مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ طالب علم ہر ایک اکائی پر عبور حاصل کر سکے۔ اس کے لیے ایک اکائی مکمل ہونے کے بعد اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ جانچ میں کامیاب ہونے کے بعد ہی طالب علم کو آئندہ اکائی تفویض کی جاتی ہے۔
- شخصی رفتار (Self-pacing):۔ یہ طرز رسائی تمام طلبا کو اپنی ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور اپنی رفتار سے نفس مضمون پر عبور حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ طلبا ایک اکائی پر عبور حاصل کرنے کے بعد دوسری اکائی کی جانب گامزن ہو جاتے ہیں انہیں اپنی کمرہ جماعت کے دیگر ساتھیوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا ہے۔
- تحریری عمل پر زور (Emphasis on written work):۔ شخصی طرز رسائی میں روایتی طرز رسائیوں کہ بہ نسبت تحریری تفویضات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ طلبا کے سامنے جو بھی نفس مضمون سیکھنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے وہ تحریری صورت میں ہوتا

ہے، انہیں ضروری ہدایات بھی تحریری صورت میں دی جاتی ہے اور نفس مضمون پر اکتسابی عبور کی جانچ بھی تحریری صورت میں ہوتی ہے۔ اس طرح اس طرز رسائی میں تحریری امور پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

- زبانی مراسلت کو کم سے کم کرنا(Reducing use of oral communication):۔ شخصی طرز رسائی میں ایسی تمام کوششیں کی جاتی ہیں کہ زبانی مراسلت کا استعمال کم سے کم ہو۔ زبانی مراسلت اسی وقت کی جاتی ہے جبکہ درس، رہنمائی اور تحریک فراہم کرنے کی شدید ضرورت محسوس ہو۔ اس کے علاوہ اس طرز رسائی میں کثیر ابلاغی ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ طلبا کو مختلف قسم کی اطلاعات، علمی ذرائع، بصری سمعی آلات کا استعمال کرنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس سے کہ زبانی مراسلت پر انحصار کم ہو جاتا ہے۔
- موزوں تقویت کا اہتمام(Provision of appropriate reinforcement):۔ شخصی طرز رسائی نظام میں تمام طلبا کو ان کی اکتسابی حصولیابی میں زیادہ سے زیادہ فوری تقویت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ طالب علم جیسے ہی کسی اکائی پر عبوری مہارت حاصل کرتا ہے تو فوری طور پر اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ نگراں کے ذریعے فوری طور پر اس کی اسکورنگ کی جاتی ہے اور اس پر فوری بازرسی فراہم کر کے طالب علم کو آئندہ اکائی میں اکتسابی مہارت حاصل کرنے کے لیے متحرک کیا جاتا ہے۔
- نگراں کا استعمال(Use of Proctors):۔ شخصی طرز رسائی نظام کی سب سے بڑی خوبی انفرادی توجہ دینا ہے۔ اس سے طلبا کے اکتسابی عمل کی نگرانی کرنے، بروقت مطلوبہ مشاورت اور رہنمائی فراہم کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جو طالب علم نفس مضمون پر اکتسابی عبور حاصل کر لیتا ہے ایسے اہل طالب علم کو تربیت فراہم کر کے نگراں کا کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے پر شخصی طرز رسائی میں مکمل کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- بربادی اور جمود کو کم کرنا(Reducing the problem of wastage and stagnation):۔ شخصی طرز رسائی نظام کے پس منظر میں یہ تصور کام کرتا ہے کہ تدریس کے ذریعے تمام طلبا کی کارکردگی اور حصولیابی کو اکتسابی عبور (Learning Mastery) تک پہنچایا جائے، خواہ اس کے لیے طالب علم کو انفرادی سطح پر کتنا ہی وقت اور توانائی لگانی پڑے۔ اس طرح جزوی علم حاصل کرتے رہنے سے روایتی تدریسی نظام میں وقت، وسائل اور توانائی کا جو ضیاع ہوتا ہے اسے شخصی طرز رسائی کا استعمال کر کے کم کیا جا سکے۔ اس طرز رسائی کی خاص بات یہ ہے کہ کسی طالب علم کی کامیابی یا ناکامی سے دیگر طلبا کی اکتسابی رفتار پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ اس طرح غیر ضروری جمود سے دیگر طلبا کو آزادی ملتی ہے۔
- معلم کا کردار(Role of the Teacher):۔ شخصی طرز رسائی نظام روایتی تدریس کے طریقوں کی بہ نسبت معلم سے ایک بالکل نئے کردار کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہاں معلم صرف مقرر، خطیب، اطلاعات فراہم کرنے والا نہیں رہ سکتا اور نہ ہی اس کا کردار گروہی معلم کا ہوتا ہے۔ یہاں اسے انفرادی طور پر تمام طلبا کی انفرادیت کو ملحوظ رکھ کر علیحدہ-علیحدہ صورت میں اکتسابی عمل کا اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ اسے طلبا کو ان تمام تدریسی اکتسابی حالات، وسائل اور سہولیات فراہم کرنی ہوتی ہیں جو ان میں انفرادی طور پر اپنی رفتار سے نفس مضمون پر اکتسابی مہارت حاصل کرنے میں معاونت کرے۔ اس لیے معلم کو یہاں ایک کامیاب

منتظم، رہنما اور تسہیل کار کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے اور طلبا سے انفرادی و سماجی طور پر معاونت کر کے انہیں متحرک کرتے ہوئے اپنے طریقے سے اکتسابی راہ پر گامزن رہنے میں پورا ساتھ نبھانا پرتا ہے۔ اس طرح شخصی طرز رسائی نظام میں معلم کا کردار اور اس کی ذمہ داریوں کا دائرہ دونوں کافی وسیع اور انتہائی اہم ہوتا ہے۔

شخصی طرز رسائی میں تدریس کا نظام / تکنیک (Mechanism of Personalized System of Instruction)

شخصی طرز رسائی نظام میں تدریس کے لیے عام طور پر درج ذیل طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- سب سے پہلے مضمون مخصوص کے نصاب میں دیے گئے نفس مضمون کے عنوانات کو مناسب اکائیوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ ایسا کرتے وقت یہ خیال رہے کہ پروگرام انسٹرکشن کے فریم سے ان اکائیوں کی جسامت کچھ بڑی رکھنا چاہئے۔
- اکائی مخصوص کے اکتساب سے متعلق مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ ان مقاصد کو طرز عمل میں تبدیلی کی اصطلاحات میں واضح طور پر تحریری صورت میں طلبا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ طلبا کو اکتسابی حصولیابی میں معاونت فراہم کرنے کے لیے تدریسی اکتسابی حالات، مواد مضمون، اکتسابی معاون اشیاء و آلات، مطالعہ کی رہنماہدایات، وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جو بھی علمی سرگرمیاں طلبا کو تفویض کی گئی ہیں ان کا خاکہ تحریری صورت میں مواد اور رہنماہدایات کے ساتھ انہیں فراہم کیا جاتا ہے۔
- تمام طلبا کو اکائی مخصوص کا متن مطالعہ فراہم کر کے اکتسابی عمل میں آگے بڑھنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ فراہم کی گئی رہنما ہدایات کی روشنی میں طلبا مکمل آزادی کے ساتھ اپنی ضروریات، دلچسپیوں، اہلیتوں اور اپنی رفتار سے اکتسابی عمل شروع کرتے ہیں۔ طلبا اکائی سے متعلق اکتسابی عمل کی تفویضات پر تعلیمی ادارہ، تجربہ گاہ، ورکشاپ، کتب خانہ یا اپنے گھر پر کہیں بھی کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ طلبا اپنے مطالعہ اور علمی سرگرمیوں کے ذریعے اکائی کے نفس مضمون سے متعلق جو سوالات یا مسائل حل کرنے کے لیے دیے جاتے ہیں ان کے جوابات یا حل تحریری صورت میں تیار کرتے ہیں۔ اس سے نفس مضمون سے متعلق علم، مہارت اور ان کی افادیت سے مکمل طور پر متعارف ہوتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر وہ اپنے معلم یا نگراں سے رہنمائی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔
- تمام طلبا اپنی خود کی رفتار سے اکتسابی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ اکائی کی صورت میں جو مواد مضمون انہیں دیا گیا ہے اس کے اکتساب میں عبور کی سطح (Mastery Level) جو کہ اکتسابی عمل کی ابتدا سے پہلے ہی معلم اور طالب علم دونوں مل کر متعین کر لیتے ہیں، پر پہنچنا ہوتا ہے۔ جب طالب علم یہ محسوس کرتا ہے کہ اس نے تفویض کی گئی اکائی کے مواد مضمون پر عبوری مہارت حاصل کر لی ہے اور درخواست دیتا ہے کہ اس کا تعین قدر کر لیا جائے تو اکائی جانچ کے ذریعے اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر طالب علم اس اکائی جانچ میں کامیاب ہوتا ہے تو اسے آگے کی اکائی کا اکتساب کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اگر طالب علم اکائی جانچ میں ناکام ہوتا ہے تو دوبارہ اسی اکائی کا مزید مطالعہ کر کے عبوری مہارت حاصل کرنے کے لیے بازرسی اور رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

- جو طلبا مکمل نصاب کی اکائیوں میں عبوری مہارت حاصل کر لیتے ہیں انہیں نگراں کے طور پر معلم کی مدد کرنے کے لیے خصوصی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ان نگراں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے رفقاء جماعت کو اکائی مخصوص سے متعلق مواد مضمون میں اکتسابی مہارت تک پہنچنے میں پوری مدد کریں۔ ان نگراں کی مدد سے تمام طلبا کو علیحدہ- علیحدہ روبرو انفرادی طور پر مشاہدہ کرنے، رہنمائی کرنے، وقت-وقت پر مطلوبہ معاونت پہنچانے، اکائی جانچ کے ذریعے امتحان لینے، ان کی کامیابی، ناکامی سے متعارف کرانے، فوری بازرسی فراہم کرنے، اکتساب میں ان کی دلچسپی اور تحریک قائم رکھنے وغیرہ تمام کام جن کی ذمہ داری معلم کی ہوتی ہے بہت اچھی طرح مکمل کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح نگراں کا انتخاب اور ان کی تربیت شخصی طرز رسائی نظام کی کامیابی کی کلید ہے۔
- جب طالب علم تفویض کی گئی تمام اکائیوں میں عبوری اکتساب مکمل کر کے تمام اکائی جانچوں میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو آخر میں ایک ایسا امتحان بھی دینا ہوتا ہے جس سے مکمل نصاب کے نفس مضمون سے متعلق اکتسابی عبور کا کلی تعین قدر کیا جاسکے۔ اس کلی تعین قدر کی بنیاد پر طالب علم کو گریڈ دیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: شخصی طرز رسائی کے مقاصد کو بیان کیجیے۔

10.5 جامع طرز رسائی (Holistic Approach)

جامع طرز رسائی سے مراد تعلیم کا رشتہ دماغ کے ساتھ - ساتھ دل سے بھی جوڑنا ہے۔ یہ ایک ایسا نقطہ نظر ہے جو طلبا کو اپنی زندگی اور تعلیمی کیریئر میں درپیش کل مسائل اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنے پر مرکوز ہے۔ جامع طرز رسائی میں فلسفیانہ رجحانات اور تدریسی طریقوں کی ایک وسیع رینج شامل ہے۔ یہ جامعیت مرکوز طرز رسائی ہے، جس میں انسانی زندگی کے تمام تجربات کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ طرز رسائی نوجوان ذہن کو انسان بننے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ یہ طرز رسائی بنیادی طور پر ان معلومات، مہارتوں اور رویہ جات کو سیکھنے ،زندگی کے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے، کامیابی حاصل کرنے اور ان تمام چیزوں کو پورا کرنے کے لیے جو آئندہ زندگی میں مطلوب ہیں کی وضاحت کرتی ہے۔

جامع تعلیم ایک تحریک ہے، جو شمالی امریکہ میں 1980ء کی دہائی میں مطالعہ اور مشق کی ایک قابل شناخت طرز رسائی کے طور پر شروع ہوئی۔ اس کا ارتقاء مرکزی دھارے کی تعلیم کے غالب عالمی نظریہ کے جواب کے طور پر ہوا، جسے اکثر مشینی(mechanistic) ورلڈ ویو کہا جاتا ہے۔ جامع طرز رسائی تعلیم کا ماڈل فراہم کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے مرکزی دھارے کی ثقافت اور تعلیم کے بکھرے ہوئے،

تخفیف پسند (reductionist) مفروضات کو چیلنج کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جامع تعلیم کا تعلق تعلیم کی بنیادوں کو تبدیل کرنے کی کوشش میں بنیادی عالمی نظریات سے ہے۔ اس تحریک کے رہنماؤں میں سے ایک ملر (1992) کی دلیل ہے کہ 'جامع تعلیم کو کسی خاص طریقہ یا تکنیک کے طور پر بیان نہیں کیا جانا چاہئے۔ اسے ایک تمثیل، بنیادی مفروضات اور اصولوں کا ایک مجموعہ جس کا اطلاق مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے کے طور پر دیکھا جانا چاہئے'۔ مارٹن اور فوربس (2004) نے یہ بتاتے ہوئے مزید زور دیا کہ 'عمومی سطح پر جو چیز جامع تعلیم کو تعلیم کی دوسری شکلوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کے مقاصد، سیکھنے کے تجرباتی طریقوں پر توجہ، اور وہ اہمیت ہے جو سیکھنے کے ماحول میں تعلقات اور بنیادی انسانی اقدار پر ہوتی ہے۔'

جامع طرز رسائی ایک ایسا طریقہ ہے جو طلبا کو زندگی اور اپنے تعلیمی کیریئر میں درپیش کسی بھی چیلنج سے نمٹنے کے لیے تیار کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ جامع تعلیم کے پیچھے سب سے اہم نظریات اپنے بارے میں سیکھنا (learning about oneself)، صحت مند تعلقات کی تخلیق، مثبت سماجی رویوں کو فروغ دینا، سماجی و جذباتی نشوونما، لچک اور خوبصورتی کو دیکھنے کی صلاحیت، ماورائی (transcendence) اور سچائی (truth) کا تجربہ کرنا ہیں۔ اس طرز رسائی میں درج ذیل اہلیتوں کی نشوونما کے لیے تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

- آزادی (نفسیاتی لحاظ سے)۔
- اچھا فیصلہ (خود حکمرانی)۔
- مابعد اکتساب (اپنے طریقے سے سیکھنا)۔
- سماجی قابلیت (سماجی مہارتیں سیکھنا)۔
- اقدار کی بہتری (کردار کی نشوونما)۔
- خودشناسی (جذباتی ترقی)۔

جامع تعلیم انسانی بھلائی، ذاتی عظمت اور جینے کی خوشی کے بارے آزمائشوں اور کامیابیوں دونوں میں سیکھنے کی کوشش ہے۔ اسکول میں مسابقت کا دباؤ، سماجی دباؤ، تشدد جو عام طور پر اسکول کے بچوں کے ساتھ جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی طور پر ہوتا ہے، بچے کی سیکھنے کی صلاحیت کو ناقص کر دیتا ہے۔ موجودہ وقت میں بچے والدین یا اساتذہ کی ہدایات کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ بچوں کو اڑنے کے لیے پنکھ دینے کو تیار نہیں ہیں۔ جامع تعلیم اس کی اصلاح کرتی ہے۔ جامع تعلیم واضح کرتی ہے کہ بچوں کو نہ صرف تعلیمی طور پر ترقی دینے کی ضرورت ہے بلکہ ان کے اندر جدید دنیا میں زندہ رہنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ زندگی میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت اور مثبت رویہ کی کمی نے بچوں کو اپنی زندگی میں پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ختم کرنے کا بہت زیادہ خطرہ بنا دیا ہے۔ بلاشبہ یہ موجودہ تعلیمی نظام کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو ان کی خوبیوں کو پہچاننے اور ان کی کمزوریوں پر قابو پانے کے لیے تیار کرے۔ جامع تعلیم بچوں کو ان کے دوستوں اور خاندان کے ساتھ ان کے فوری تعلقات کے ساتھ - ساتھ سماجی ترقی، صحت اور فکری ترقی کے بارے میں سکھاتی ہے۔ یہ طرز رسائی بچوں کو سکھاتی ہے کہ وہ فینکس پرندے کی طرح کیسے بن سکتے ہیں جو راکھ سے نکل کر دنیا میں اپنی راگ پھیلاتا ہے۔ یہ طرز رسائی بچوں کو سچائیوں، حقیقت، قدرتی خوبصورتی اور زندگی کے معنی کا مشاہدہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

جامع تعلیم کی خصوصیات(Characteristics of Holistic Approach)

جامع تعلیم کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- یہ مکمل انسان کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے۔
- یہ مساوی، جمہوری اور کھلے رشتوں کے گرد گھومتی ہے۔
- اس کا تعلق صرف بنیادی مہارتوں کے بجائے زندگی کے کل تجربات سے ہے۔
- یہ طرز رسائی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ثقافتیں لوگوں کے ذریعے تخلیق کی جاتی ہیں اور لوگوں کے ذریعے تبدیل کی جاسکتی ہیں۔
- اس کا تعلق زندگی کے تیئں تعظیم اور زندگی کے ہمہ جہت پہلوؤں ہے۔

جامع تعلیم کی خوبیاں(Qualities of Holistic Education)

جامع تعلیم کی درج ذیل خوبیاں ہیں۔

- جامع طرز رسائی کا تعلق طلبا کی اندرونی زندگی، احساسات، خواہشات، خیالات اور سوالات سے ہے؛ جو ہر طالب علم سیکھنے کے عمل میں استعمال کرتا ہے۔
- اس طرز رسائی میں تعلیم کو معلومات کی ترسیل یا خیالات کے پھیلاؤ کے طور پر نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ بچوں کے باطن کو سمجھ کر دنیا سے جڑنے میں مدد کرتی ہے۔
- جامع طرز رسائی ایک ماحولیاتی شعور کا اظہار کرتی ہے۔ یہ تسلیم کرتی ہے کہ دنیا میں ہر چیز سیاق وسباق میں موجود ہے۔
- یہ ایک عالمی نظریہ ہے جو قدرتی اور ثقافتی دونوں طرح کے تنوع کو قبول کرتا ہے۔
- یہ طرز رسائی ہر ایک طالب علم کی ذہانت اور تخلیقی سوچ کی فطری صلاحیت کی شناخت کرتی ہے۔
- طلبا کی تعظیم اور ان کے تخلیقی جذبات کا احترام کیا جاتا ہے۔
- تدریس کی جامع طرز رسائی بنیادی طور پر ایک جمہوری تعلیم ہے، جس کا تعلق انفرادی آزادی اور سماجی ذمہ داری دونوں سے ہے۔
- یہ امن کی ثقافت، پائیدار ترقی، ماحولیاتی خواندگی، انسانیت کی موروثی اخلاقیات اور روحانیت کی ارتقاء پر زور دیتی ہے۔
- روحانیت جامع طرز رسائی کا ایک اہم جز ہے کیونکہ یہ تمام جانداروں کے مربوط ہونے اور باطنی اور بیرونی زندگی کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیتی ہے۔
- جیسا کہ میسلو کے نظریہ تحریک میں خود تحقق کی وضاحت کی گئی ہے، جامع طرز رسائی کا ماننا ہے کہ ہر شخص کو زندگی میں ان تمام چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کا ذکر میسلو نے کیا ہے۔
- یہ طرز رسائی فرد کی انفرادیت پر یقین رکھتی ہے، اس کے مطابق سیکھنے والوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ فرق ہوتا ہے۔
- یہ طرز رسائی مانتی ہے کہ ہر ایک شخص ترقی کی حتمی حد تک پہنچ سکتا ہے۔

جامع طرز رسائی کے اجزا(Components of Holistic Approach)

طریقہ کار کے نقطہ نظر سے، جامع طرز رسائی نے اکیسویں صدی میں تعلیم کے چار ستونوں کا ذکر کیا ہے۔کچھ معمولی فرق کے ساتھ یونیسکو (2004)نے بھی انھیں چار ستونوں کی نشاندہی کی ہے۔یہ چار بنیادی ستون درج ذیل ہیں۔

1. سیکھنے کے لیے سیکھنا(Learning to Learn):۔سیکھنے کے لیے سیکھنا کی شروعات پوچھنا سیکھنے (learning to ask)سے ہوتی ہے، مزید جاننے اور زیادہ علم حاصل کرنے کی جستجو سے ہوتی ہے۔علم کی تلاش میں پوچھنا شعور کا ایک فطری عمل ہے۔اس کا اصل مقصد سوال کا جواب حاصل کرنے سے زیادہ دریافت کرنے سے ہے۔یہ شعور کی صفات جیسے؛ ارتکاز، سننے، سمجھنے، تجسس، وجدان اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور بااختیار بنانے میں مدد کرتا ہے۔سیکھنے کے لیے سیکھنے کا مطلب اپنے سیکھنے کی ذمہ داری خود لینا، خود کو علمی اعتبار سے اپ ٹو ڈیٹ رکھنا اور علم کے تلاش میں مشغول رکھنا ہے۔اس کا مطلب اپنے اندر سائنسی بیداری یا سائنسی مزاج پیدا کرنا ہے۔
2. کرنے کے لیے سیکھنا(Learning to Do):۔کرنے کے لیے سیکھنے کا مطلب ہنرمند (skilled)اور نتیجہ خیز (productive)بننا ہے۔عصری نظام میں اس کا مطلب منطقی، فکری اور ذمہ دارانہ عمل کے ذریعے معاشرے کو بدلنا سیکھنا ہے۔اس کا مطلب کام کی نوعیت اور ٹیم میں کام کرنے کی صلاحیت کے مطابق خود کو ڈھالنا سیکھنا ہے۔اس کے ساتھ-ساتھ مسائل کو حل کرنے کے لیے حقائق کا حکمت سے استعمال اور معیاری مصنوعات اور پیداواری خدمات کے لیے عقلی فیصلے لینا ہے۔مزید یہ کہ پہل کرنا اور حسب ضرورت خطرہ مول لینا(taking risk) بھی اس میں شامل ہے۔
3. ایک ساتھ رہنا سیکھنا(Learning to Live Together):۔اس کا مطلب ہے ذمہ داری کے ساتھ زندگی گزارنا سیکھنا، دوسرے لوگوں کے ساتھ احترام اور تعاون کرنا اور عام طور پر کرہ ارض پر موجود تمام جانداروں کے ساتھ رہنا سیکھنا ہے۔اس کا مطلب ہر فرد کی انفرادیت کو قبول کرنا ہے۔تعلیم کا مقصد تعصب، ضد، امتیاز، آمریت، دقیانوسی جیسے تصورات سے آزادی ہے جو اختلاف، تصادم اور جنگ کا باعث بنتے ہیں۔سیکھنے کے اس ستون کا بنیادی اصول ایک دوسرے پر انحصار اور سماجی تانے بانے کا علم ہے۔اس ستون کا مطلب ایک ایسی تعلیم سے ہے جو ہم آہنگی کا راستہ اختیار کرتی ہے اور زندگی کے مشترکہ مقاصد کا حصول کرتی ہے۔اس کا مطلب شاندار خصوصیات جیسے: تفہیم ذات، تفہیم فرد، انسانیت کے تنوع کا مثبت استقبال اور تمام انسانوں کی مماثلت اور باہمی انحصار کی سمجھ کی نشوونما ہے۔اس سے اشتراک، ہمدردی، دیگر مذاہب، اقدار اور ثقافتوں کا احترام، تعاون پر مبنی سماجی رویے اور مشترکہ مقاصد کے لیے کام کرنے کی اہلیت کا فروغ ہوتا ہے۔مزید یہ کہ بات چیت کے ذریعے تنازعات کو حل کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
4. بننا سیکھنا(Learning to Be):۔بننا سیکھنے کا مطلب اپنی ذات کا جوہر تلاش کرنے کے اس سفر سے ہے، جو خیالات اور عمل سے بالاتر ہے۔اس سے انفرادی اقدار کے بجائے انسانی اقدار کی آفاقی جہتیں دریافت ہوتی ہیں۔جامع طرز رسائی انسان کو بنیادی طور پر معنی کی تلاش میں ایک روحانی وجود کے طور پر تسلیم کرکے تعلیم کو ایک خاص انداز میں پروان چڑھاتی ہے۔اس لیے 'بننا سیکھنا'

کو، علم، ہنر اور اقدار کے حصول کے ذریعے شخصیت کی فکری، اخلاقی، ثقافتی اور جسمانی جہتوں میں ترقی کے لیے سازگار انسان بننے کے لیے سیکھنے سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مطلب ایسے نصاب سے ہے جس کا مقصد تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کی نشوونما اور ان کو بہتر بنانا، عالمی سطح پر مشترکہ انسانی اقدار کا حصول اور صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ اس سے فرد کی یادداشت، استدلال، جمالیاتی احساس، جسمانی صلاحیت، مواصلات اور سماجی مہارتوں میں اضافہ تا ہے۔ مزید یہ کہ اس سے فرد کی تنقیدی سوچ کو فروغ دینے، آزادانہ فیصلے کرنے، ذاتی عزم اور ذمہ داری کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: جامع تعلیم کی خوبیوں کو بیان کیجیے۔

10.6 درج بالا طرز رسائیوں کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

(Critical Appraisal and Class-room implication of above approaches)

طریقہ تدریس کا مقصد طلبا کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ معلم اور طلبا کے آپسی تعلقات میں توانائی لانا بھی ہے۔ معلم تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا استعمال کر کے طلبا کے دماغ کے ساتھ-ساتھ اس کی مکمل شخصیت، ذہانت، جذبات، اقدار اور بنیادی جبلتوں کو بھی نکھارتا ہے۔ ایک ماہر معلم تدریس کی طرز رسائیوں کا انتخاب کرنے سے پہلے اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کسی مضمون کو پڑھانے کے کیا مقاصد ہیں؟ ان مقاصد کو خوش اسلوبی کے ساتھ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے؟ نفس مضمون کس طرح سے پیش کیا جائے؟ ان تمام سوالات کا مناسب جواب جاننے کے لیے تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کا علم ضروری ہے۔

تعلیم کی اعلیٰ سطح پر جبکہ طلبا عاقل اور بالغ ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی سابقہ معلومات بھی کافی وسیع ہوتی ہے تدریس کی تعمیریت پسند طرز رسائی کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کی اس سطح پر شراکتی طرز رسائی، باہمی طرز رسائی، شخصی طرز رسائی، جامع طرز رسائی کا استعمال کر کے اعلیٰ جماعت کے طلبا کو یہ سکھایا جاسکتا ہے کہ سیکھا کیسے جاتا ہے؟ چونکہ تدریس کی ان طرز رسائیوں میں تجربات اور تربیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اس لیے طلبا متحرک ہو کر تدریسی عمل میں شامل ہوتے ہیں اور کمرہ جماعت کا ماحول جمہوری ہوتا ہے۔ تدریسی سرگرمیاں طلبا مرکوز اور معلم اور طلبا کے درمیان تعامل اور گفتگو پر محیط ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ طلبا کو اظہار خیال کا پورا موقع ملتا ہے جس سے کہ ان کی ترسیلی مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے، طلبا خود سے تجربہ کرتے ہیں اور اس پر کمرہ جماعت میں مباحثہ کرتے ہیں۔ ان طرز رسائیوں میں طلبا کسی پروجیکٹ پر تحقیق کرتے ہیں اور اپنے نتائج کمرہ جماعت میں پیش کرتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں سیکھی گئی مہارتوں

کا استعمال باہری دنیا میں کرتے ہیں اور باہری دنیا میں سیکھے گئے علم کی تعمیر کمرہ جماعت میں کرتے ہیں۔اس کے استعمال سے گروہی عمل کو تقویت ملتی ہے اور طلبا میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے کہ وہ خود مختار آموز گار بنتے ہیں۔

آپ نے تعلیم کی اعلیٰ سطح پر شراکتی طرز رسائی(Participatory Approach)،باہمی طرز رسائی(Cooperative Approach)، شخصی طرز رسائی(Personalized Approach)اور جامع طرز رسائی(Holistic Approach)کے بارے میں تفصیلی مطالعہ کیا ہے۔ان طرز رسائیوں کا کمرہ جماعت میں استعمال نفس مضمون کی نوعیت، کمرہ جماعت کی جسامت، طلبا کی سابقہ معلومات، تدریسی اشیاء کی دستیابی، نظام الاوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کرنا چاہئے۔

شراکتی طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ:۔ شراکتی طرز رسائی اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر طلبا کچھ کرنے کی کوشش کریں گے تو زیادہ سیکھیں گے، بجائے اس کے کہ وہ ساکت ہوکر صرف نئی معلومات پڑھیں یا سنیں۔شراکتی طرز رسائی کا استعمال گریجویٹ اور پروفیشنل اسکولوں کے ساتھ - ساتھ تعلیم بالغان کے لیے زیادہ موزوں ہے۔اس طرز رسائی کے موثر استعمال کے لیے سمعی -بصری آلات، فلپ چارٹ، پروجیکٹر، اوورہیڈ پروجیکٹر، وائٹ بورڈ، مختلف تعلیمی فلمیں، ماڈلز اور دیگر تدریسی معان اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے اگر معاون اشیاء دستیاب ہوں تو طلبا کو مختلف شراکتی طریقوں جیسے گروہی سرگرمیاں، مبادلہ تدریس، برین اسٹارمنگ، کیس اسٹڈیز، رول پلے، مینجمنٹ گیمز، سماجی سروے، اشتراکی کھیل، اشتراکی مباحثہ، کارگزاری یا تجربات کی پیش کش، وغیرہ یا ان کے امتزاج کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی عمل انجام دیا جاسکتا ہے۔مزید یہ کہ طلبا کو مطالعہ کی مہارتوں کو سکھانے کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

باہمی طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ:۔ باہمی آموزش ایک ایسی تعلیمی طرز رسائی ہے جس کا مقصد کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کو تعلیمی اور سماجی آموزشی تجربات میں منظم کرنا ہے۔باہمی آموزش میں طلبا ایک دوسرے کے باہمی اشتراک سے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ایک دوسرے کے وسائل اور مہارتوں سے استفادہ کرتے ہیں، ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرتے ہیں، ایک دوسرے کے خیالات کی قدر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔گروپ میں شامل طلبا مل جل کر باہمی طریقے سے اپنی ذیلی اکائیوں سے متعلق نفس مضمون کی معلومات، تفہیم، اطلاق، تجزیہ، تحلیل، تعین قدر کرتے ہیں۔مختلف قسم کے بامعنی، مفاہیم اور معلومات کو جمع کرنے، اکتسابی تجربات کو حاصل کرنے، افادی تجربات اور عمل کو انجام دینے کی جانب گامزن کرنے کے لیے اس طرز رسائی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔مزید یہ کہ پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے اس طرز رسائی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شخصی طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ:۔ شخصی تدریسی طرز رسائی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے تدریس کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں خالص انفرادی نظریہ کو ذہن میں رکھ کر تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کی جاتی ہے۔اس طرز رسائی میں طلبا کا کردار مرکزی ہوتا ہے۔تدریسی و اکتساب کی تمام تر سرگرمیاں طلبا پر ہی مرکوز ہوتی ہیں۔تدریس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری طالب علم مخصوص کی ضروریات، دلچسپیون اور اہلیتوں کے تناظر میں کی جاتی ہے۔شخصی تدریس کا نظام بنیادی طور پر خود کی رفتار سے آگے بڑھنے والے ایسے آزاد اکتساب کی نمائندگی کرتا ہے جس میں سبھی طلبا مخصوص طور پر ڈیزائن کیے گئے نصاب کی اکائیوں پر کام کرتے ہیں۔اس میں انفرادی تفاوت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، تمام طلبا کو اپنے - اپنے طریقے سے اور اپنی خود کی رفتار سے سیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔تعلیم بالغان،

فاصلاتی تعلیم، پروفیشنل اور اعلیٰ تعلیم میں اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسے طلبا جو سیکھنے کے لیے خود متحرک ہوں انہیں عبوری اکتساب کے لیے اس طرز رسائی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جامع طرز رسائی کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

(Critical Appraisal and Class-room implication of above approach)

جامع طرز رسائی طلبا کو اپنی زندگی اور تعلیمی کیریئر میں درپیش کل مسائل اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنے پر مرکوز ہے۔ اس میں انسانی زندگی کے تمام تجربات کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ طرز رسائی بنیادی طور پر ان معلومات، مہارتوں اور رویہ جات کو سیکھنے ،زندگی کے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے، کامیابی حاصل کرنے اور ان تمام چیزوں کو پورا کرنے کے لیے جو آئندہ زندگی میں مطلوب ہیں، کی وضاحت کرتی ہے۔ اس طرز رسائی میں آزادی (نفسیاتی لحاظ سے)، اچھا فیصلہ (خود حکمرانی)، مابعد اکتساب (اپنے طریقے سے سیکھنا)، سماجی قابلیت (سماجی مہارتیں سیکھنا)، اقدار کی بہتری (کردار کی نشوونما) اور خود شناسی (جذباتی ترقی) کی نشوونما کے لیے تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ جامع طرز رسائی نے اکیسویں صدی میں تعلیم کے چار ستونوں؛ سیکھنے کے لیے سیکھنا، کرنے کے لیے سیکھنا، ایک ساتھ رہنا سیکھنا اور بننا سیکھنا کا ذکر کیا ہے۔ اس کا مطلب ایسے نصاب سے ہے جس کا مقصد تخیل اور تخلیقی صلاحیتوں کی نشوونما اور ان کو بہتر بنانا، عالمی سطح پر مشترکہ انسانی اقدار کا حصول اور صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ اس طرز رسائی کا استعمال تعلیم کی تمام سطحوں کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر تعلیم کی اعلیٰ سطح پر اس طرز رسائی کا استعمال کر کے طلبا میں قائدانہ صلاحیتوں کا فروغ کیا جا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: شراکتی طرز رسائی کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

10.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- طریقہ تدریس کا مقصد طلبا کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں، بلکہ معلم اور طلبا کے آپسی تعلقات میں توانائی لانا بھی ہے۔
- تعمیری طریقہ تدریس اس بات پر یقین کرتی ہے کہ آموزش اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب متعلم آموزشی عمل میں سرگرم ہو کر شامل ہوتا ہے۔
- شراکتی طرز رسائی طلبا کو کمرہ جماعت کی سرگرمیوں، تفویضات، پروجیکٹس اور امتحان کے مکمل دورانیہ میں فعال شرکاء کے طور پر مشغول رکھتی ہے۔

- مبادلہ تدریس، برین اسٹارمنگ، کیس اسٹڈیز، رول پلے، مینجمنٹ گیمز، سماجی سروے، اشتراکی کھیل، اشتراکی مباحثہ، کارگزاری یا تجربات کی پیش کش، وغیرہ شراکتی طرز رسائی کے اہم طریقہ کار ہیں۔
- مبادلہ تدریس مطالعہ کی ایک تکنیک ہے، جس کی ابتدائی Michigan University امریکہ کے Palincsar and Brown نے 1986 میں کی تھی۔
- مبادلہ طرز رسائی طلبا کو مطالعے سے متعلق چار مخصوص لائحہ عمل؛ خلاصہ یا توضیح کرنا(Summarizing)، سوالات کرنا (Questioning)، وضاحت کرنا(Clarifying) اور پیشن گوئی کرنا(Predicting) کی تربیت فراہم کرتی ہے۔
- راس اور اسمتھ باہمی آموزش کی تعریف فہم وفراست کی مطلوب، اختراعی، وسیع اور اعلیٰ سطح کے تفکر کے طور پر بیان کرتے ہیں۔
- مثبت آپسی انحصار، انفرادی اور مجموعی ذمہ داریوں کا احساس، ارتقائی تعامل، آپسی تعامل کی مہارتوں کی تربیت اور گروہی عمل باہمی طرز رسائی کے اہم اجزاء ہیں۔
- شخصی طرز رسائی میں طالب علم مخصوص کو اس کی ضروریات، دلچسپیوں اور اہلیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انفرادی طور پر حصول علم کرایا جاتا ہے۔
- شخصی اجزاء کی موجودگی، عبوری اکتساب، شخصی رفتار، تحریری عمل پر زور، زبانی مراسلت کو کم سے کم کرنا، موزوں تقویت کا اہتمام اور نگراں کا استعمال شخصی طرز رسائی کی اہم اجزاء ہیں۔
- جامع طرز رسائی میں انسانی زندگی کے تمام تجربات کو شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ طرز رسائی نوجوان ذہن کو انسان بننے کا طریقہ سکھاتی ہے۔
- جامع طرز رسائی بنیادی طور پر ان معلومات، مہارتوں اور رویہ جات کو سیکھنے، زندگی کے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے، رکاوٹوں پر قابو پانے، کامیابی حاصل کرنے اور ان تمام چیزوں کو پورا کرنے کے لیے جو آئندہ زندگی میں مطلوب ہیں، کی وضاحت کرتی ہے۔
- جامع طرز رسائی طلبا کو سکھاتی ہے کہ وہ فینکس پرندے کی طرح کیسے بن سکتے ہیں جو راکھ سے نکل کر دنیا میں اپنی راگ پھیلاتا ہے۔ یہ طرز رسائی طلبا کو سچائیوں، حقیقت، قدرتی خوبصورتی اور زندگی کے معنی کا مشاہدہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- جامع طرز رسائی کا تعلق طلبا کی اندرونی زندگی، احساسات، خواہشات، خیالات اور سوالات سے ہے؛ جو ہر طالب علم سیکھنے کے عمل میں استعمال کرتا ہے۔
- جامع طرز رسائی ایک ماحولیاتی شعور کا اظہار کرتی ہے۔ یہ تسلیم کرتی ہے کہ دنیا میں ہر چیز سیاق وسباق میں موجود ہے۔
- جامع طرز رسائی ہر ایک طالب علم کی ذہانت اور تخلیقی سوچ کی فطری صلاحیت کی شناخت کرتی ہے۔ اس میں طلبا کی تعظیم اور ان کے تخلیقی جذبات کا احترام کیا جاتا ہے۔
- تدریس کی جامع طرز رسائی بنیادی طور پر ایک جمہوری تعلیم ہے، جس کا تعلق انفرادی آزادی اور سماجی ذمہ داری دونوں سے ہے۔ یہ امن کی ثقافت، پائیدار ترقی، ماحولیاتی خواندگی، انسانیت کی موروثی اخلاقیات اور روحانیت کی ارتقاء پر زور دیتی ہے۔

- جامع طرز رسائی فرد کی انفرادیت پر یقین رکھتی ہے، اس کے مطابق سیکھنے والوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ فرق ہوتا ہے اور ہر ایک شخص ترقی کی حتمی حد تک پہنچ سکتا ہے۔
- سیکھنے کے لیے سیکھنا، کرنے کے لیے سیکھنا، ایک ساتھ رہنا سیکھنا اور بننا سیکھنا جامع طرز رسائی کے اساسی اجزاء ہیں۔

10.8 فرہنگ (Glossary)

آپسی تعلقات (Mutual Relations)	افراد یا اداروں کے درمیان باہمی روابط یا تعامل۔
توانائی (Energy)	کام کرنے کی صلاحیت یا طاقت، قوت یا طاقت کا استعمال۔
ذہانت (Intelligence)	علم حاصل کرنے، تصورات کو سمجھنے اور انہیں مختلف حالات میں لاگو کرنے کی صلاحیت۔
جذبات (Emotions)	نفسیاتی اور جسمانی رد عمل یا احساسات جو محرکات یا تجربات کے جواب میں پیدا ہوتے ہیں۔
اقدار (Values)	وہ اصول جو آپ کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتے ہیں کہ صحیح اور غلط کیا ہے، اور مختلف حالات میں کیسے عمل کرنا ہے۔
فراست (Wisdom)	تجربہ، اچھے فیصلے، اور علم کو مؤثر طریقے سے لاگو کرنے کی صلاحیت کے ذریعے حاصل کردہ گہری سمجھ اور علم۔
پیچیدہ (Complex)	پیچیدہ، یا متعدد باہم جڑے ہوئے حصوں پر مشتمل۔
علامات (Symbols)	بصری نمائندگی جو معنی بیان کرتی ہے یا خیالات، تصورات یا اشیاء کی نمائندگی کرتی ہے۔
سہل کار (Facilitator)	وہ استاد جو رہنمائی، مدد، یا وسائل فراہم کر کے سیکھنے کے عمل کی مدد کرتا ہے یا اسے فعال کرتا ہے۔
آموزشی نظریہ (Learning Theory)	ان اصولوں کا مطالعہ جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اکتساب کس طرح ہوتا ہے۔

10.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. "لوگ بامعنی مسائل کو حل کرتے وقت جب اپنے علم کا استعمال کرتے ہیں تو زیادہ سیکھتے ہیں"۔ کس کا قول ہے؟

(a) براؤن　(b) پیاجے

(c) وائیگوٹسکی　(d) ڈیوی

2. بازرسی اور تعین قدر کس طرز رسائی کے اہم اجزاء ہیں؟

(a) شراکتی (b) باہمی

(c) شخصی (d) جامع

3. مبادلہ تدریس کی ابتداء کس کے ذریعے کی گئی؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) برائون اور پالنکسر (d) گیٹس اور دیگر

4. مبادلہ تدریس کا استعمال سب سے پہلے کس یونیورسٹی میں کیا گیا؟

(a) میچی گان (b) آکسفورڈ

(c) کیمبرج (d) اسٹین فورڈ

5. 'طلبا کے علم اور سماجی مہارتوں میں فروغ کا باہری زندگی اور جمہوری سماج میں استعمال ہونا چاہئے'۔ یہ قول کس کا ہے؟؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جان ڈیوی (d) گیٹس اور دیگر

6. تدریس کی شخصی طرز رسائی کو پیش کرنے کا سہرا کس کے سر ہے؟

(a) کیلر اور شیر من (b) البورٹ اور میڈ

(c) ڈیوی اور پیٹرک (d) اسکینر اور برونر

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. شراکتی طرز رسائی کا تصور واضح کیجئے۔
2. مبادلہ تدریس میں مطالعہ کی کن کن مہارتوں کی نشوونما کی جاتی ہے؟ بیان کیجئے۔
3. باہمی آموزشی طرز رسائی کے اجزاء کی فہرست سازی کیجئے۔
4. شخصی طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کیجئے۔
5. شخصی طرز رسائی کے مقاصد کی فہرست سازی کیجئے۔
6. شخصی طرز رسائی میں تدریس کے طریقہ کار کی مرحلہ وار وضاحت کیجئے۔
7. جامع طرز رسائی کا تصور اور اس کی خصوصیات بیان کیجئے۔
8. سیکھنے کے لیے سیکھنا سے کیا مراد ہے؟ بیان کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. شراکتی طرز رسائی کا تصور واضح کیجئے۔ اس طرز رسائی اکا استعمال آپ کمرہ جماعت میں کیسے کریں گے ؟ مع مثال بیان کیجئے۔
2. شراکتی طرز رسائی میں مبادلہ تدریس کا استعمال آپ کیسے کریں گے ؟ بیان کیجئے۔
3. مبادلہ تدریس کا تصور واضح کرتے ہوئے اس کے استعمال کا طریقہ سمجھائیے۔
4. باہمی آموزشی طرز رسائی سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟اس کے اجزاء پر تفصیلی روشنی دالیے۔
5. شخصی طرز رسائی کا تصور واضح کرتے ہوئے اس کی خصوصیات پر بحث کیجئے۔
6. شخصی طرز رسائی کے مقاصد اور بنیادی اجزاء پر روشنی ڈالیے۔
7. اعلیٰ جماعتوں میں تدریس کے لیے آپ شخصی طرز رسائی کا استعمال کیسے کریں گے ؟ مع مثال بیان کیجئے۔
8. شخصی طرز رسائی میں تدریس کے طریقہ کار کی مع مثال مرحلہ وار وضاحت کیجئے۔
9. جامع طرز رسائی کا تصور، مقاصد اور خصوصیات بیان کیجئے۔
10. عصر حاضر میں جامع طرز رسائی کے چاروں بنیادی اجزاء کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

10.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. 1.Mangal S.K. & Mangal U.(2011). Educational Technology. New Delhi: PHI Learning Private Limited.
2. 2.Singh, A.K. (2010). Educational Psychology. Patna: Bharti Bhawan Publishers and Distributors.
3. 3.Kapil, H.K. (1991). Youth! Abnormal Psychology. Agra: Bhargava Publications.
4. 4.Khan, N.A. & Husain S.M.(2019). Aspects of Educational Psychology: Aligarh. Educational Book House
5. 5. Dr. John P.J. International Journal of Research in Social Sciences
6. Vol. 7 Issue 4, April 2017,

اکائی 11۔ ثلاثی سطح پر تدریس کے طریقے

(Methods of Teaching at Tertiary Level)

اکائی کے اجزا

11.0 تمہید (Introduction)

11.1 مقاصد (Objectives)

11.2 اینڈروگوجی بمقابلہ پیڈاگوجی (Andragogy Vs Pedagogy)

11.3 نقطہ نظر، طریقہ اور تکنیک کو سمجھنا (Understanding Approach, Method, and Technique)

11.4 ثلاثی سطح پر تدریس کے طریقے (Methods of Teaching at Tertiary Level)

11.4.1 لیکچر کا طریقہ (Lecture Method)

11.4.2 مظاہرہ کا طریقہ (Demonstration Method)

11.4.3 مباحثہ کا طریقہ (Discussion Method)

11.4.4 تعاون کا طریقہ (Collaboration Method)

11.5 ثلاثی سطح پر تدریس کے طریقے (Methods of Teaching at Tertiary Level)

11.5.1 مسئلہ حل کا طریقہ (Problem Solving Method)

11.5.2 پروجیکٹ اور سرگرمی پر مبنی طریقہ(Project and Activity Based Method)

11.5.3 ہیوریسٹک کا طریقہ (اکتشافی طریقہ) (Heuristic Method)

11.6 تنقیدی تشخیص اور مندرجہ بالا طریقوں کے کلاس روم کے مضمرات

(Critical appraisal and classroom Implications of above approaches)

11.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcome)

11.8 فرہنگ(Glossary)

11.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

11.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

11.0 تمہید (Introduction)

اس اکائی میں طلبا تدریسی نقطہ نظر کے ساتھ ساتھ طریقہ تدریس وتکلنیک کے بارے میں سمجھ پائیں گے۔ یہ طلبا کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ طلبہ نقطہ نظر کے مفہوم کو سمجھیں جو کہ تدریسی واکتسابی عمل کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مختلف مضامین کے مختلف طریقہ تدریس کی وجہ سے یہ جاننا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ مختلف طریقہ تدریس کیا ہیں؟ اس اکائی میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ تکنیک کی بھی سمجھ اس اکائی کے ذریعہ طلبا میں ہو پائے گی۔ طلبا یہ بھی سمجھ پائیں گے کہ کسی بھی مضمون کی تدریس کے لئے نصاب کو منتخب کرنے کے بعد اس کو منظم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آج طلبہ کے سامنے سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ وہ معلم کے ذریعہ استعمال کئے گئے نقطہ نظر سے بہ خوبی واقف ہوں کیونکہ معلم اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے لئے مختلف قسم کا نقطہ نظر و طریقہ تدریس کا استعمال کرتے ہیں۔ اس اکائی کے ذریعے لیکچر کا طریقہ، مظاہرہ کا طریقہ، مباحثہ کا طریقہ، تعاون کا طریقہ، مسئلہ حل کا طریقہ اور پروجیکٹ اور سرگرمی پر مبنی طریقہ سے واقف ہونے کے بعد اس کی خوبی وخامی کو بھی سمجھ پائیں گے۔ اس اکائی میں تنقیدی تشخیص اور اوپر ذکر کئے گئے طریقہ تدریس کے کلاس روم کے مضمر اتپر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اینڈروگوجی اور پیڈاگوجی میں فرق کر سکیں۔
- اینڈروگوجی اور پیڈاگوجی کا مفہوم واضح کر سکیں۔
- نقطہ نظر یا طرز رسائی، طریقہ تدریس تکنیک کی وضاحت کر سکیں۔
- لیکچر و مظاہراتی طریقہ کے طریقہ کا مفہوم اور تدریس میں اس کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- مباحثہ کا طریقہ تدریس کا مفہوم اور اس سے متعلق معلومات کا اظہار کر سکیں۔
- تعاون ومسئلہ حل کا طریقہ تدریس پر روشنی ڈال سکیں۔
- پروجیکٹ اور سرگرمی پر مبنی طریقہ کا تصور ومفہوم بیان کر سکیں۔

11.2 اینڈروگوجی بمقابلہ پیڈاگوجی (Andragogy Vs Pedagogy)

اینڈراگوجی (Andragogy) سے مراد بالغوں کو سکھانے کے لئے استعمال ہونے والے طریقے یا تکنیک ہے جسے جرمن ماہرین تعلیم الیکزینڈر نپ (Alexander Knapp) نے 1735 عیسوی میں ایک نئے لفظ کے طور پر استعمال کیا تھا۔ انہوں نے اس لفظ کو عظیم فلسفی افلاطون (Plato) کے ذریعہ استعمال کردہ تعلیمی معیار کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا۔ 1970 کے دہائی میں میلکم نولز (Malcom Knowles) جنہوں نے بالغوں کی تعلیم پر توجہ مرکوز کرائی جس کی وجہ سے یہ لفظ کافی مقبول ہوا۔ ان کے مطابق بالغوں کی تعلیم تعلیمی

تحقیق کا ایک وسیع علاقہ ہے اور بہت زیادہ پیچیدہ مسائل میں سے ایک ہے۔ بالغ افراد مختلف طریقے سے سیکھتے ہیں اور سیکھنے میں مختلف حکمت عملی رکھتے ہیں۔ میلکم نولز(Malcom Knowles) نے اینڈرا گوجی کی تعریف اس طرح کی ہے۔ بالغوں کو سیکھنے میں مدد کرنے کا فن اور سائنس۔ اینڈرا گوجی کے بنیادی حدود مندرجہ ذیل ہیں:۔

- **جاننے کی ضرورت(Need to know):۔** پہلا مفروضہ یہ ہے کہ بالغوں کو سیکھنے سے پہلے اس مواد کی افادیت اور قدر جاننے کی ضرورت ہے جو وہ سیکھ رہے ہیں۔ جب بالغ افراد کچھ سیکھنے کا سوچتے ہیں تو وہ اس سیکھنے سے حاصل ہونے والے فوائد اور اسے نہ سیکھنے کے منفی نتائج کی تحقیقات میں کافی توانائی لگاتے ہیں۔
- **خود کا تصور(Self-Concept):۔** عمر میں پختگی کے ساتھ ایک فرد کی شخصیت سے ایک خود مختار انسان بننے کی طرف بڑھتا ہے۔
- **تجربہ(Experience):۔** فرد کی پختگی کے ساتھ جیسے وہ بالغ ہوتا ہے اسے مختلف قسم کے تجربات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے اس کا تجربہ کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے جو سیکھنے میں کافی مدد کرتا ہے۔
- **اکتساب کی آمادگی(Readiness to Learn):۔** فرد کی پختگی کے ساتھ اس کی اکتساب کی آمادگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے جو سماجی کرداروں کے ترقیاتی کاموں پر مرکوز ہو جاتا ہے۔
- **سیکھنے کی طرف مرکوزیت(Orientation to Learning):۔** فرد کی پختگی کے ساتھ ساتھ اس کے نقطہ نظر میں بھی تبدیلی آتی ہے اور اس کے مطابق سیکھنے کی طرف اس کا رجحان موضوع کی مرکوزیت سے کسی ایک مسئلے کی مرکوزیت میں بدل جاتا ہے۔
- **سیکھنے کا محرک(Motivation to Learn):۔** فرد کی پختگی کے ساتھ ساتھ اس کے سیکھنے کا محرک اندرونی ہوتا ہے۔

پیڈاگوجی (Pedagogy)

لفظ پیڈاگوجی(Pedagogy) انڈراگوجی(Andragogy) لفظ سے بہت پرانا ہے۔ پیڈاگوجی لفظ کی جڑیں لاتینی اور یونانی الفاظ سے جڑی ہوئی ہیں جس کا لفظی معنی بچے کی رہنمائی کرنا یا سکھانا۔ پیڈاگوجی کی اصطلاح یونانی لفظ Paid سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے بچہ اور agougous سے جس کا مطلب ہے لیڈر۔ اسی طرح کا لفظی معنی ہے بچوں کی رہنما۔ یعنی بچوں کو پڑھانے کا فن اور سائنس۔

اس طرح پیڈاگوجیکل ماڈل استاد کو پوری ذمہ داری تفویض کرنا ہے کہ کون سا مضمون سیکھا جائے گا۔ اسے کیسے سیکھا جائے گا اور آخر کا یہ تصور طالب علم نے سیکھا ہے یا نہیں۔

پیڈاگوجی کے بنیادی مفروضات(Basic Assumptions of Pedagogy)

- سیکھنے والے کو صرف یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہدایت کار (استاد) کیا سکھاتا ہے۔ مواد سیکھنے کا بنیادی مقصد کورس پاس کرنا ہے۔ سیکھنے والوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ جو کچھ سیکھ رہے ہیں وہ کلاس روم سے باہر ان کی زندگی پر کیسے لاگو ہوگا۔

- سیکھنے والے کے بارے میں ہدایت کار کا تصور ایک منحصر ہستی کا ہے۔ لہٰذا سیکھنے والا خود کو ایک منحصر ہستی کے طور پر دیکھنے لگتا ہے۔
- سیکھنے والے کا سابقہ علم سیکھنے کے وسیلہ کے طور پر بہت کم نتیجہ خیز ہے۔ سیکھنے کے عمل کے ضروری اجزا استاد، درسی کتاب اور اضافی تعلیمی مواد ہیں۔ سیکھنے والے یہ سیکھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کہ ہدایت کار انہیں کہتا ہے کہ کورس کو کامیابی سے مکمل کرنے کے لئے کیا سیکھنا چاہئے۔
- معلمین معلومات کو موضوع کے مطابق ترتیب دیتے ہیں۔ اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مواد کو منطقی انداز میں ترتیب دیں۔
- سیکھنے والے بیرونی عوامل (جیسے والدین یا ہدایت کار کی منظوری، اچھے گریڈس) سے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

دونوں یعنی اینڈراگوجی (Andragogy) اور پیڈاگوجی (Pedagogy) کا موازنہ مندرجہ ذیل جدول میں دیکھا یا جا سکتا ہے:

	پیڈاگوجیکل (Pedagogical)	اینڈراگوجیکل (Andragogical)
متعلم	• متعلم تمام طرح کے اکتساب کے لئے ہدایت کار پر منحصر ہوتا ہے۔ • استاد / ہدایت کار جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اور اسے کیسے سکھایا جاتا ہے اس کی پوری ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ • استاد اکتساب کا اندازہ یا تعین قدر کرتا ہے۔	• متعلم خود ہدایت یافتہ ہے۔ • متعلم اپنی اکتساب کا خود ذمہ دار ہے۔ • خود تشخص اس نقطہ نظر کی خصوصیات ہے۔
متعلم کے تجربات کا رول	• متعلم یعنی سیکھنے والا بہت کم تجربے کے ساتھ سرگرمی میں آتا ہے۔ • ہدایت کار کا تجربہ سب سے زیادہ اثر انگیز ہوتا ہے۔	• متعلم تجربہ کا ایک بڑا حصہ اور معیار لاتا ہے۔ • بالغوں کے لئے بھرپور وسیلہ ہے۔ • مختلف تجربات بالغوں کے گروپوں میں تنوع کو یقینی بناتے ہیں۔ • تجربہ خود کو پہچاننے کا ذریعہ بنتا ہے۔
اکتسابی آمادگی	• طلبا کو بتایا جاتا ہے کہ انہیں مہارت کے اگلے درجے تک جانے کے لئے کیا سیکھنا ہے۔	• کوئی بھی تبدیلی اکتسابی آمادگی کو متحرک کرتا ہے۔ • کسی کی زندگی کسی اہم پہلو میں زیادہ موثر طریقے سے کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے جاننے کی ضرورت ہے۔

		• ابھی کہاں کھڑا ہے اور کہاں جانا چاہتا ہے اس کے درمیان فرق کی صلاحیت
اکتساب سے واقفیت	• اکتساب طے شدہ موضوع کے حصول کا عمل ہے۔ • مواد کے اکائیوں کو موضوع کی منطق کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے۔	• متعلم کوئی کام انجام دینا مسئلہ کا حل اور زیادہ اطمینان بخش طریقہ سے زندگی گذارنا چاہتے ہیں۔ • اکتساب کی حقیقی زندگی کے کاموں سے مطابقت ہونا چاہئے۔ • اکتساب کو موضوعی اکائیوں کے بجائے زندگی /کام کے حالات کے اردگرد منظم کیا جاتا ہے۔
اکتساب کے لئے محرک	بنیادی طور پر بیرونی دباؤ گریڈ کے لئے مقابلے اور ناکامی کے نتائج کہ وجہ سے محرک	اندرونی محرکات: خود اعتمادی، پہچان، زندگی کا بہتر معیار، حقیقت پسندی

Source; http/ipu.msu.edu/wp.content/upload/2017/10/pedagogy Vs Andragogy

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: اینڈراگوجی کے بنیادی حدود بیان کیجیے۔

11.3 نقطہ نظر، طریقہ اور تکنیک کو سمجھنا (Understanding Approach, Method and Technique)

صحیح معنی میں تدریسی طریقہ کار کے فریم ورک کے اندر، نقطہ نظر ان نظریاتی اصولوں کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے جن پر نصاب کا ڈیزائن مبنی ہوتا ہے۔ اس طرح ایک نقطہ نظر کو عام طور پر لسانی، نفسیاتی اور تدریسی نظریات کے حصے کے طور پر سمجھا جاتا ہے جو تدریسی عمل کو متاثر کرتے ہیں۔ نقطہ نظر کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک نقطہ نظر پر خصوصی نظر ڈالیں جیسے ارتباطی نقطہ نظر کو لیں جس میں سماجی علوم کے تحت تاریخ، شہریات اور معاشیات کو ایک دوسرے سے منسلک کرکے منظم شکل میں پیش کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی اسے ارتباطی نقطہ نظر کے ذریعے زیادہ موثر و بامعنی شکل دی جاتی ہے کیونکہ سبھی مضامین کا علم ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہے جس میں وقوفی طرز عمل اور تعمیری نقطہ نظر بھی شامل ہیں۔

طریقہ تدریس کی سمجھ(Understanding Teaching Methods)

طریقہ تدریس کی اہمیت تدریس کو کامیاب بنانے اور تدریسی مقاصد کے حصول کے لئے بہت ضروری ہے۔ کوچر نے کہا ہے کہ جس طرح ایک سپاہی کو لڑنے کے لئے ہتھیاروں کے علم کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح ایک استاد کے لئے تدریس کے مختلف طریقوں کا علم

ہوناضروری ہے۔ طریقہ تدریس چاہے وہ بہتر ہو یا کمزور استاد اور طالب علم کے درمیان تعامل کے ذریعے باہمی تعلق قائم کرتا ہے۔ یہ بات ایک استاد پر منحصر ہوتی ہے کہ وہ کون سا طریقہ تدریس استعمال میں لائے تاکہ اس کی تدریس میں کامیابی ملے اور متعین مقاصد کا حصول ہوسکے۔ طریقہ تدریس سے مراد وہ سرگرمیاں ہیں جو ایک استاد کی طرف سے کی جاتی ہیں جن کے نتیجے میں طالب علم کچھ سیکھتے ہیں۔ ایک استاد کو مضمون یا مواد پر عبور حاصل ہونا بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ طریقہ تدریس کی جانکاری اور سمجھ کی کون سا طریقہ تدریس کہاں استعمال کی جاسکتی ہے۔

تکنیک کی سمجھ(Understanding Technique)

تدریسی تکنیک کی اکتساب میں متعلم کی مدد کے لئے ایک منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ محدود تدریسی اہداف کے حصول کے لئے اہداف سے منسلک تدریسی طرز عمل کے لحاظ سے تدریس کا جائزہ لیتا ہے۔ تدریسی تکنیک ایک مخصوص صورت حال میں استعمال کی جاتی ہے جس کا انحصار کئی عناصر پر ہوتا ہے جن میں مقاصد، طریقہ تدریس، طلبہ کی صلاحیت، اساتذہ کی شخصیت اور تجربات وغیرہ شامل ہیں۔ تدریسی تکنیک کی سمجھ ایک استاد کے لئے ضروری ہے جن کی اہمیت مندرجہ ذیل باتوں پر مشتمل ہے:

- تدریسی تکنیک کی سب سے اہم ضرورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ کلاس روم میں طلبا کی توجہ مبذول کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- تدریسی تکنیک کا صحیح استعمال طلبا کو اس موضوع میں دلچسپی پیدا کرتا ہے اور مزید سیکھنے کا شوق پیدا کرتا ہے۔
- تدریسی تکنیک طلبا کے ذہن کو سیکھنے کے لئے متحرک کرتی ہیں۔
- یہ طلباء کو صرف یاد کرنے کے بجائے مضمون کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔
- یہ طلبا میں دلچسپی پیدا کرنے یا برقرار رکھنے کے ایک ذریعہ کے طور پر ضروری ہے۔

تدریس کی کچھ اہم تکنیکیں بنیادی طور پر زبان کی تعلیم کے لئے استعمال ہوتی ہیں جس میں بیان علم کے ابلاغ کے کے لئے اہم تکنیک ہے۔ بیانیہ ایک فن ہے جس میں اساتذہ اپنے سبق کو کہانی کی شکل میں پیش کرتے ہیں تاکہ درس و تدریس کو مزید دلچسپ بنایا جاسکے۔ اس طرح تفصیل بھی ایک تکنیک ہے جو بیان کی طرح ہے۔ تفصیل کسی بھی واقعہ، افراد یا واقعات کو الفاظ میں بیان کرنا ہے جن کا بنیادی مقصد طلبہ کے درمیان تدریس کے معاملے کو ذہنی تصویر یا تصویر کی شکل میں پیش کرنا ہے۔ وضاحت بھی تکنیک ہے جس کا مطلب بات کرنے کا فن ہے تاکہ کسی تصور، نظریہ، خیال یا عمل کو واضح طور پر سمجھا جاسکے۔ اسی طرح سوال کرنا بھی تدریس کی سب سے اہم تکنیکوں میں سے ایک ہے۔ یہ استاد اور متعلم کے درمیان باہمی رابطے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: طریقہ تدریس کی سمجھ کیوں ضروری ہے؟ بیان کیجیے۔

11.4 ثلاثی سطح پر تدریس کے طریقے(Methods of Teaching at Tertiary Level)

کلاس روم کی تدریس مختلف ہے کیونکہ گروپ بڑا اور متنوع ہوتا ہے جو ایک استاد کے لئے چیلنج(Challenge) پیدا کرتا ہے۔ یہ اکتسابی عمل رسمی یا غیر فطری ماحول میں ہوتا ہے جہاں طلباء کی توجہ کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا بھی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے ایک استاد مختلف قسم کے طریقہ تدریس کا استعمال دوران تدریس کرتا ہے۔ ثلاثی سطح جسے تیسری سطح یا پوسٹ سیکنڈری ایجوکیشن بھی کہا جاتا ہے۔ ثانوی تعلیم کی تکمیل کے بعد کی سطح ہے۔ اس سطح میں اساتذہ کو چاہئے کہ مختلف طریقوں کا علم حاصل کریں۔ طریقہ تدریس بہت سے ہیں۔ استاد کو ان سبھی طریقوں کا علم رکھنا چاہئے اور یہ سمجھ ہونی چاہئے کے کسی خاص مضمون کے لئے کون سا طریقہ تدریس صحیح ہے۔ ان طریقوں میں سے کچھ طریقوں کا ذکر بیان کیا جارہا ہے۔

11.4.1 لیکچر کا طریقہ (Lecture Method)

لیکچر کا مفہوم باقاعدہ ایک خطبہ سے لیا جاتا ہے جس میں استاد مضمون کے مواد کو آسان اور صاف زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں استاد طلبا کو وہ باتیں بتاتا ہے جو کہ طلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ اس طریقہ میں استاد مواد کو تقریر کے ذریعہ پیش کرتا ہے اور توضیحات کی مدد سے بھی پیش کرتا ہے۔ اس طریقہ کا استعمال ثلاثی سطح پر زیادہ ہوتا ہے۔ لیکچر کے طریقہ میں لیکچر کی پیشکش کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل مراحل سے گزر پیش کیا جاتا ہے:

1. **لیکچر کا تعارف:۔** سب سے پہلے اس طریقہ میں نفسیاتی طور پر یہ مانا جاتا ہے کہ طلبا اکتساب کے لئے آمادہ ہوں جس کے لئے استاد کو طلباء جن کے لئے تدریس کی جانی ہے ان سے ایک تعلق پیدا کرنے یعنی انھیں اکتساب کی طرف آمادہ کرے، یہاں استاد سابقہ معلومات اور اکتساب کی بنیاد پر سبق کی شروعات کرتا ہے یعنی تعارف کرتا ہے۔
2. **ارتقائی مرحلہ یا پیشکش کا مرحلہ:۔** ایک استاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسے اپنے مضمون کی مواد کی تیاری اس طرح سے کرے کی اسے طلبا کے سامنے میں موثر انداز میں پیش کر سکے۔ استاد تصورات کی مفہوم و تشریح کرتا ہے اور وقفہ وقفے سے طلبا میں دلچسپی بنائے رکھنے کے لئے سوالات بھی کرتا ہے۔ لیکچر کے دوران استاد وہ سب چیزیں اپناتا ہے جن سے عنوان سے متعلق مخصوص مقاصد کا حصول ہو پائے۔
3. **استحکامی مرحلہ:۔** پیشکش مکمل ہونے کے بعد استاد آخری مرحلے میں اعادہ کرتا ہے تاکہ اسے پتہ ہوسکے کی اس کی تدریس کیسی رہی اور مقاصد کا حصول کہاں تک ممکن ہو پایا۔ اس طرح استاد کو طلبا کی اکتسابی دشواریاں معلوم ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے طریقہ تدریس میں ان کے مطابق ترمیم کرتا ہے۔

لیکچر طریقہ تدریس کی خصوصیات(Characteristics of Lecture Method)

لیکچر طریقہ تدریس کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

- وقت کی بچت:۔ اس طریقہ کے ذریعہ استاد کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعلیمی مواد پیش کر سکتا ہے۔

- غیر واضح تعلیمی مواد کو دہرایا جاسکتا ہے۔
- لیکچر کا طریقہ بہت ہی کفایتی ہے۔
- اس طریقہ میں استاد کی شخصیت کا خاص اثر ہوتا ہے۔
- اس طریقہ سے طلبا میں سننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

لیکچر کے طریقہ کی خامیاں(Demerits of Lecture Method)

لیکچر کے طریقے کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- اس طریقہ تدریس میں پیشکش پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور طالب علم کی سرگرمی کو جگہ نہیں دی جاتی اور اکتسابی عمل کو بھی دھیان میں نہیں رکھا جاتا۔
- یہ طریقہ صرف اعلیٰ جماعت میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- یہ طریقہ تدریس استاد مرکوزیت ہے۔

11.4.2 مظاہرہ کا طریقہ (Demonstration Method)

لفظ مظاہرہ کا مطلب ہے ڈیمو(Demo) دینا یا سرگرمی کرنا۔ اس طریقہ میں تدریسی عمل کو منظم طریقے سے انجام دیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ استاد اپنے طالب علموں کو سکھانے کے لئے ایک منظم اور مرحلہ وار عمل میں مظاہرہ کا طریقہ کا استعمال کرتا ہے۔ مظاہرہ کا طریقہ تدریس ایک عملی طریقہ ہے۔ اس طریقہ میں استاد اپنے طلباء کو مواد سکھانے کے لئے ایک سرگرمی کرتا ہے۔ اس کا استعمال اکثر اس وقت کیا جاتا ہے جب کسی مواد یا عنوان وقوفی طور پر سمجھنے اس کا اطلاق کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ مظاہرہ کا طریقہ نفسی حرکی (Psychomotor) اور وقوفی مقاصد کو حاصل کرنے پر توجہ دیتا ہے۔ اگر اس کی ساخت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو اسے مندرجہ ذیل مراحل سے گذرنا ہوتا ہے:۔

- مناسب منصوبہ بندی:۔ موثر مظاہرے کے لئے یہ ضروری ہے کہ استاد سبق کی منصوبہ بندی کرلے۔
- ضروری اشیاء کی فراہمی:۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مظاہرے کے لئے ضروری اشیا وترتیب وار اور سلیقے سے رکھے ہوں۔
- سبق کے مقاصد کا بیان:۔ سبق کے مقاصد یعنی مظاہرے کے مقاصد کی وضاحت کریں تاکہ طلبہ میں دلچسپی پیدا ہوسکے۔
- مظاہرے کے مضمون کی وضاحت:۔ کچھ نئے الفاظ اور مظاہرے کے مختلف حصوں کی وضاحت کریں۔
- بصری امداد کے ساتھ مظاہرہ:۔ جب بھی ممکن ہو بصری امداد کے ساتھ مظاہرے کی تکمیل کریں۔
- مظاہرے کی جگہ:۔ مظاہرہ ایسی جگہ کیا جائے کہ مظاہرے کے لئے دکھائی جانے والی چیز تمام طلبا کو نظر آنی چاہئے۔
- مظاہرے کے لئے واضح اور صاف زبان:۔ مظاہرہ کرنے والے کی زبان واضح اور صاف ہو تاکہ طلبا تصور کو آسانی سے سمجھ سکیں۔
- طلبا کو سوال پوچھنے اور بات کرنے کا موقع:۔ طلبا کو اس موضوع کے بارے میں اپنے تصور اور مشکلات کو دور کرنے کے لئے اساتذہ سے سوال پوچھنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔

- سابقہ معلومات کا رابطہ:۔ پچھلے اور مستقبل کے اسباق کے ساتھ ایک رابط ہونا چاہئے۔
- ترتیب وار پیشکش:۔ تمام کام کو مہارت سے مناسب ترتیب میں انجام دینا۔
- طلبا سے مدد:۔ جب ممکن ہو مظاہروں میں مدد کے لئے طلبا کو منتخب کریں۔
- اہم نکات کا خلاصہ کرنا:۔ مظاہرہ کرنے والے کو چاہئے کہ طلبا کے سامنے مظاہرے کے اہم نکات کا خلاصہ کریں۔
- بازیافت:۔ مظاہرہ کے بعد سوالات پوچھ کر طالب علم کی کارکردگی کا پتہ لگائیں۔ اس مرحلہ میں استاد اپنے مظاہرے کے نتیجے کا اندازہ لگاتا ہے۔

مظاہرہ طریقہ تدریس کی خوبیاں(Merits of Demonstration Method of Teaching)

مظاہرہ کا طریقہ تدریس کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- یہ طریقہ کو عنوان کو آسانی سے سمجھنے میں طلبا کی مدد کرتا ہے۔
- مظاہرہ کا طریقہ طلبا کو متحرک رکھتا ہے اور تدریسی و اکتسابی عمل میں مدد کرتا ہے۔
- یہ طریقہ تدریس طلبا میں دریافت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔
- مظاہرہ کا طریقہ کے ذریعے طلبا کی توجہ کو مرکوز کیا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

مظاہرہ کا طریقہ تدریس کی خامیاں(Demerits of Demonstration Method of Teaching)

مظاہرہ کا طریقہ تدریس کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- استاد مظاہرہ کو انجام دیتا ہے طلبا سرگرمی میں شامل نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ براہ راست فائدہ نہیں اٹھا پاتے ہیں۔
- مظاہرہ کا طریقہ غیر کفایتی ہے کیونکہ اس کے لئے مہنگے ساز و سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔
- مظاہرہ کا طریقہ میں زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

11.4.3 مباحثہ کا طریقہ (Discussion Method)

لفظDiscussلاطینی زبان کے لفظdiscutereسے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہلانا ہوتا ہے۔ مباحثہ کا طریقہ قدیم یونانی فلسفی سقراط کے نام سے بھی موصوم ہے جس کا نام اس لئے مشہور تھا کہ وہ طلبا کو مباحثہ میں شامل کرتے تھے۔ بحث کی ایک واضح خصوصیت یہ ہے کہ طلباء، معلومات، تفہیم یا تشریح کی تعمیر میں کافی سرگرم رہتے ہیں۔ اس طریقہ میں دوطرفہ مواصلت شامل ہے اور کلاس روم کی صورت حال میں ایک استاد اور طلبا سبھی بحث میں حصہ لیتے ہیں۔ یعنی یہ ایک گروہی سرگرمی ہے جس میں استاد اور طلبامسئلہ کی وضاحت اور اس کا حل تلاش کرتے ہیں۔ مباحثہ کا طریقہ کو ایک تعمیری عمل کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس میں سننے، سوچنے کے ساتھ ساتھ طالب علم کی بولنے کی صلاحیت بھی شامل ہے۔

مباحثہ کا طریقہ کے مرحلے(Phases of Discussion Method)

طریقہ مباحثہ اپنانے میں استاد اور طلباء کو کافی منصوبہ بندی کرنا ہوتا ہے۔ اس عمل میں تین مرحلے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- **تیاری Preparation:۔** کسی بھی طریقہ کے لئے منصوبہ بنالینا بہت ضروری ہے کیونکہ بنا تیاری کے اگر کسی کام کو کیا جائے تو کامیابی مشکل ہے۔ اس لئے جماعت میں مباحثہ کا استعمال کرنے سے پہلے بحث کے لئے موضوع کا انتخاب کر لینا چاہئے، موضوع کا خاکہ تیار کرنا چاہئے، بحث کی حکمت عملی کی ضرورت ہے، بحث کرنے کے لئے خیالات کی منظم و منطقی ترتیب، استاد کو جماعت کا ماحول ایسا بنالینا چاہئے جس میں سبھی طلبا اپنے خیالات کو رکھ سکیں، طلباء کے بیٹھنے کا اچھا انتظام کرنا چاہئے۔

مباحثہ کے اجزا(Components of Discussion)

مباحثہ کے پانچ خاص اجزا رہنما، گروپ، مسئلہ، سازوسامان یا مواد اور جائزہ ہیں۔

i. **رہنما:۔** کسی بھی جماعت کا رہنما استاد ہوتا ہے۔ رہنما کی شکل میں بحث کے لئے استاد کو بڑی تیاری کے ساتھ کلاس میں جانا چاہئے۔

ii. **گروپ:۔** بحث میں طلباء کا ایک گروپ ہوتا ہے۔ گروپ مختلف مزاج رکھنے والے طلبا پر مشتمل ہے جو ذہانت، دلچسپی، مزاج اور خیالات میں ایک دوسرے سے الگ ہوتا ہے۔ استاد کا فرض ہے کہ وہ ہر طالب علم کو بحث میں حصہ لینے کی ترغیب دے۔

iii. **مسئلہ:۔** بحث کا موضوع ایسا ہونا چاہئے جسے طالب علم اپنا سمجھے، مضامین ان کی عمر، ذہانت اور حالت کے مطابق ہونے چاہئیں۔

iv. **سازوسامان یا مواد:۔** سازوسامان یا مواد سے مراد وہ درکار وسائل ہیں جیسے کتابیں، رسالے، اخبارات، تصویریں، نقشے اور دیگر کئی قسم کے مواد کو جو بحث کے دوران استعمال کی جاتی ہیں۔

v. **جائزہ:۔** بحث کے جائزہ کا بنیادی مقصد طلبا میں مطلوبہ تبدیلیاں لانا ہے۔ اگر بحث سے کوئی تبدیلی نہ آئے تو اسے بے معنی سمجھا جائے گا۔

1. **مباحثہ:۔** اوپر کے بحث و مباحثہ کے پانچ اجزا کی شمولیت مباحثہ کے دوران کی جاتی ہے۔ بحث کی شروعات اس طرح سے ہو کی بحث میں حصہ لینے والے تمام شرکاء یا طلباء اپنے خیالات کا اظہار آسانی، آزادی، خوشی اور کامیابی کے ساتھ کر سکیں۔ رہنما کو ہمیشہ بحث کے دوران پہلے سے طے شدہ مقاصد کو ذہن میں رکھنا چاہئے اور دوران بحث مقاصد کے حصول کے لئے سوالات کا استعمال کر سکتا ہے۔ کچھ خاص حقائق بھی بیان کر سکتے میں کچھ نکات کا تجربہ بھی کیا جا سکتا ہے اور آخر میں پوری بحث کا خلاصہ نکالا جا سکتا ہے۔ اس طرح بحث کے انعقاد میں پانچ اجزا کی شمولیت کرتے ہوئے چار نکات آغاز، تجربہ، وضاحت اور خلاصہ پر مرکوز کیا جاتا ہے۔

مباحثہ کا تعین قدر:

آخر میں مباحثہ کا تعین قدر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی کامیابی اور ناکامی کا پتہ لگ سکے۔ طالب علم کو اس بات کو جائزہ لینا چاہئے کہ کہاں تک مباحثہ کے ذریعہ اس کی معلومات میں اضافہ ہوا ہے ان کے خیالات اور رویوں میں کہاں تک تبدیلی آئی ہے۔ مقاصد کا حصول کہاں تک ہو پایا ہے۔

مباحثہ کا طریقہ کی خوبیاں(Merits of Discussion Method)

مباحثہ کے طریقہ کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- یہ طریقہ تدریس طلبا میں سوچنے کے عمل کو محرک دیتا ہے۔

- متعدد افراد کے علم، خیالات اور احساسات کو جمع کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- یہ طریقہ حقائق کو درست کرنے میں مدد کرتا ہے اور اس طرح اپنی اکتساب کو فروغ دیتا ہے۔
- یہ طریقہ تدریس ایک ساتھ سیکھنے، ذمہ داریوں اور دلچسپیوں کے اشتراک میں مدد کرتا ہے۔

مباحثہ کا طریقہ کی خامیاں(Demerits of Discussion Method)

مباحثہ کا طریقہ تدریس کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- اس طریقہ میں زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔
- اس طریقہ میں اساتذہ اور طلبا دونوں کی کوشش شامل ہوتی ہے۔
- اس میں غیر ضروری دلائل شامل ہو سکتے ہیں۔
- یہ طریقہ تدریس جذباتی تناؤ اور ناخوشگوار احساسات پیدا کر سکتا ہے۔

11.4.4 تعاون یا اشتراکی طریقہ(Collaboration Method)

تعاون یا اشتراکی طریقہ تدریس میں طلباء واستاد کی رہنمائی میں مشترکہ اکتسابی مقاصد کے حصول کے لئے چھوٹے گروپ میں کام کرتے ہیں۔ اساتذہ کو بنیادی قابلیت اور طلباء کی بات چیت اور مہارتوں پر کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جو طلباء کی زندگی میں کامیابی کے لئے قیمتی ہے۔ اس طریقہ تدریس میں مندرجہ ذیل باتوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

ذاتی باہمی انحصار:۔ عام طور پر مثبت باہمی انحصار کے بارے میں بات کرتے ہیں جب یہ سبھی کے لئے فائدہ مند ہو۔ گروپ کے فرد ایک ٹیم کے طور پر کام کرنے سے مجموعی حصول مقاصد ہوتا ہے۔

انفرادی احتساب(Individual Accountability):۔ اس طریقہ تدریس میں طلبا ایک ٹیم کے طور پر تخلیق و اکتساب کے لئے مل کر کام کرتے ہیں لیکن بالآخر ہر انفرادی طالب علم اپنی کارکردگی کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔

مساوی شرکت(Equal Participation):۔ تعاون کے طریقہ تدریس میں مساوی شرکت سے مراد گروپ کے کام کو عام طور پر طالب علموں کی طرف سے بہت اچھی طرح خوش آمدید کہا جاتا ہے لیکن مسئلہ طلبا کو جانچنے کا ہے کہ سبھی طلبا یکساں طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس طریقہ تدریس میں اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ ہر ٹیم میں سبھی طالب علم حتمی کامیابی میں یکساں طور پر اپنا رول نبھا رہے ہیں۔

بیک وقت تعامل:۔ اس طریقہ تدریس میں اکتسابی عمل کو بیک وقت تعامل پیدا کرنے کے لئے کام کرتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبا ایک ساتھ مل کر کام کریں۔

تعاون کے طریقہ کی خوبیاں(Merits of Collaboration Method)

- تنقیدی سوچ کو بہتر بناتا ہے۔ گروپ ورک کے عمل کے دوران طلبا گروپ میں موجود دیگر طلبا کے ساتھ اپنی رائے یا خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی بازیافت ہوتی ہے۔ طلبا کے لیے اس بازیافت میں تنقید کے ساتھ ساتھ اظہار خیال یا خیالات کی تشریح

بھی شامل ہوتی ہے۔

- مسائل کے حل کرنے کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے:۔ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے لئے تمام گروپوں کو کسی مسئلہ کو حل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے طلبا کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- **پیر لرنگ(Peer Learning)** گروپ کے کام میں طلباء اپنے ساتھی طلبا سے سیکھتے ہیں۔

تعاون کے طریقہ کی خامیاں(Demerits of Collaboration Method)

تعاون کے طریقہ تدریس کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

- مختلف رفتار کا اصول:۔ یعنی فرد مختلف رفتار سے سیکھنے کا رجحان رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ گروہی کام میں زیادہ وقت درکار رہتا ہے۔
- گروپ لیڈر ہو سکتا ہے:۔ کچھ گروپ میں ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص یا طلبا گروپ کا انچارج بننے کا فیصلہ کر لے جو گروپ میں کشیدگی کا باعث بن سکتا ہے۔
- اگر کسی گروہ کے پاس گروپ ورک کی مہارت نہیں ہے تو ایسے گروہ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: لیکچر طریقہ تدریس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

11.5 ثلاثی سطح پر تدریس کے طریقے(Methods of Teaching at Tertiary Level)

اوپر بہت سارے طریقہ تدریس کا ذکر کیا گیا ہے جو عمومی اصول، تدریسی اور انتظامی حکمت عملی کے بارے میں ہیں جو کلاس روم میں تدریس کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ اور طریقہ تدریس ہیں جن کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

11.5.1 مسئلہ حل کا طریقہ(Problem Solving Method)

مسئلہ حل کا طریقہ وہ طریقہ تدریس ہے جس میں تدریس کر لیے کسی مسئلہ کو منظم یا آغاز کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں طلبا کے سامنے کسی بھی مشکل مسئلہ کو رکھتے ہیں اور اسے حل کرنے کے لئے تربیت فراہم کرتے ہیں۔ یعنی مسئلہ حل کا طریقہ سے مراد کسی واقعہ کی تحقیقات، نئے علم کا حصول، ساتھ ہی علم کی درستگی سے ہے۔ مسئلہ حل کرنے کیلئے استدلال کے مخصوص اصولوں کے تحت تجرباتی اور قابل پیائش ثبوت جمع کئے جاتے ہیں۔ مسئلہ حل کا طریقہ تجربات کے ذریعے نتائج کو حل کرنے کا ایک ترتیب وار اور منظم طریقہ ہے۔ اس طریقہ تدریس میں مسئلہ کی شناخت ایک اہم مسئلہ ہے۔ یہ طریقہ تدریس کسی نہ کسی مسئلہ پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس لئے یہ فطری ہے کہ اس کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار اس مسئلہ پر ہے جسے طلبا کے حل کے لئے چنا جاتا ہے۔ مسئلہ ایسا ہونا چاہئے جس میں طلبا کی فطری

دلچسپی ہو اور جو زیادہ سے زیادہ عملی اور مفید علم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرے۔

مسئلہ حل کا طریقہ کی خوبیاں(Merits of Problem Solving Method)

مسئلہ حل کا طریقہ تدریس کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- یہ طریقہ طلباء مرکوزیت ہے۔
- یہ زندگی کی حقیقی صورت حال میں تعلیم فراہم کرتا ہے۔
- یہ طریقہ تدریس منطقی فیصلہ لینے میں مدد کرتا ہے۔
- یہ طلباء کی بالغ زندگی کی تیاری کے طور پر کام کرتا ہے۔
- یہ تنقیدی سوچ میں اضافہ کرتا ہے۔

مسئلہ حل کا طریقہ کی خامیاں(Demerits of Problem Solving Method)

مسئلہ حل کا طریقہ تدریس کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں

- اس طریقہ تدریس میں بہت وقت درکار ہوتا ہے یعنی بہت وقت لگتا ہے۔
- اگر کثرت سے استعمال کیا جائے تو یہ طریقہ اکتانے والا ہے۔
- یہ سرگرمی کو نظر انداز کر سکتا ہے۔
- اس کے لیے مواد کا انتظام کرنا مشکل ہے۔

11.5.2 پروجیکٹ اور سرگرمی پر مبنی طریقہ (Project and Activity Based Method)

- پروجیکٹ کے طریقہ میں تفتیش، دریافت اور ایسی چیز کا پتہ لگانا شامل ہے جو اس سے پہلے طلبا کی واقفیت تھی۔ یہاں طلبا کو فیصلہ کرنا ہے کہ کون سی سرگرمی یا تجربات ضروری ہیں اور وہ انہیں کیسے انجام دینے جا رہا ہے۔ اصل معنی میں پروجیکٹ لفظ کا استعمال انجینئر اور سروے کرنے والا اپنے منصوبہ میں استعمال کرتے تھے اور پھر اس لفظ کا استعمال ہاتھ کی تربیت کے معنوں میں کیا جاتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کرتا تھا کہ ہاتھ کے کام کو جگہ دیتے ہوئے طلبا کو منصوبہ بنانا پڑتا تھا جس میں ڈرامہ، ماڈل بنانا، چارٹ بنانا، تصویریں جمع کرنا، کھیتی کرنا، باغبانی کرنا سرگرمیوں کی شمولیت ہوتی تھی۔ J.H. Kilpatrick کے مطابق جو John Dewey کا طالب علم تھا "پروجیکٹ ایک با مقصد کام ہے جسے دل لگا کر سماجی ماحول میں انجام دیا جائے۔"

پروجیکٹ کے مرحلے (Phases of Project)

کسی بھی پروجیکٹ میں کل پانچ مرحلوں میں کام کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:۔

i. پروجیکٹ کا انتخاب:۔Selection of the Project:۔ پروجیکٹ کا انتخاب سب سے پہلا مرحلہ ہے۔ پروجیکٹ کا انتخاب بتا دیتا ہے کہ پروجیکٹ کی نوعیت کیا ہے۔ پروجیکٹ کی کامیابی بھی اس کی نوعیت پر منحصر کرتی ہے۔

ii. پروجیکٹ کے انتخاب کے بعد اس کے مقصد کا تعین ضروری ہے۔ اس کے لئے استاد ایک ایسا ماحول بناتا ہے کہ طلبا سوچ سمجھ کر کسی مسئلہ کو پروجیکٹ مشکل میں انتخاب کر کے استاد کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اب استاد کا کام یہ ہوتا ہے کہ انتخاب کئے گئے پروجیکٹ کی خوبی وخامی پر روشنی ڈالے اور طلبا کے سامنے اسے واضح کر دے تاکہ طلبا پروجیکٹ کو چن لیں جس سے یہ پتا لگ جائے کہ پروجیکٹ کی کچھ افادیت ہے۔ ساتھ ساتھ طلبا پروجیکٹ کے مقاصد کا تعین کر لیں۔

iii. مناسب منصوبہ بندی Proper Planning:۔ اب طلباء کے سامنے پروجیکٹ کے تعلق سے یہ بات آتی ہے کی اس کا ٹائم لائن یا خاکہ تیار کیا جائے۔ یعنی کام کو حصوں میں تقسیم کریں تاکہ پروجیکٹ کو فطری ماحول میں مکمل کیا جا سکے۔ استاد کی رہنمائی اس مرحلے میں ضروری ہے کیونکہ پروجیکٹ کے کام کو بانٹتے وقت طلبا کی صلاحیت کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے۔

iv. پروجیکٹ پر عمل درآمد(Executing the Project):۔ اس مرحلے میں طلباء اپنے ٹائم لائن کے مطابق پروجیکٹ کا آغاز کرتے ہیں یعنی کے طلبا سرگرمی کے ذریعے اور کر کے سیکھتے ہیں۔ استاد کا کام اس مرحلے میں مشاہدہ کا ہے اور وقتاً فوقتاً جہاں طلباء مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اسے وہ حل کرتا ہے اور پروجیکٹ مکمل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس مرحلہ میں پروجیکٹ کے اختتام کے بعد کی سرگرمی شامل ہے یعنی اب استاد نتیجہ کی بازیافت کرتا ہے اور اندازہ لگاتا ہے کہ مقاصد کا حصول کہاں تک ہو پایا ہے۔

v. ریکارڈنگ(Recording):۔ اس مرحلے میں طلبا ساری سرگرمیوں کا ایک ریکارڈ تیار کر لیں جو پروجیکٹ سے منسلک ہیں۔

پروجیکٹ کے اقسام (Kinds of Project)

Kilpatricنے پروجیکٹ کے چار اقسام بتائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

i. تعمیری پروجیکٹ(Constructive Project) اس قسم کے پروجیکٹ میں کسی چیز کو بنایا جاتا ہے جیسے ماڈل بنانا

ii. جمالیاتی پروجیکٹ(Aesthetic Project) اس طرح کے پروجیکٹ کا تعلق جمالیاتی ذوق وشوق سے ہے جیسے موسیقی کا پروگرام پیش کرنا۔

iii. مسئلی پروجیکٹ(Problematic Project) اس طرح کے پروجیکٹ میں کسی مسئلے کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جیسے بے روزگاری کیسے حل کی جا سکتی ہے۔

iv. مشقی پروجیکٹ(Drill Project) اس قسم کے پروجیکٹ میں کسی کام کی مہارت حاصل کی جاتی ہے جیسے نقشہ بنانا۔

پروجیکٹ کے طریقہ کی خوبیاں(Merits of Project Method)

پروجیکٹ کے طریقہ کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- یہ طریقہ خود اظہار خیال کا مواقع فراہم کرتا ہے۔
- پروجیکٹ کے طریقہ کا مقصد بچے کے اندر جو کچھ ہے اسے باہر لانا ہے۔
- پروجیکٹ کا طریقہ کر کے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ طلباء خود سرگرمی میں شامل ہوتے ہیں۔
- اس طریقہ میں طلبا اپنے گروپ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں جو اکتساب کو دلچسپ بناتا ہے۔

- یہ طالب علم کی تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔

پروجیکٹ کے طریقہ کی خامیاں (Demerits of Project Method)

پرجیکٹ کے طریقہ تدریس کا خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- پروجیکٹ کا طریقہ ایک وقت طلب عمل ہے یعنی زیادہ وقت درکار ہے۔
- اس طریقہ سے علم ترتیب وار طریقے سے حاصل نہیں کیا جاتا۔
- یہ طریقہ مہنگا ہے کیونکہ اس کے استعمال کے لئے بہت سارے ساز وسامان کی ضرورت ہوتی ہے۔
- یہ تجربہ کار اساتذہ کے لئے مسائل پیدا کرتا ہے۔

11.5.3 ہیوریسٹک کا طریقہ (Heuristic Method)

لفظ Heuristic کی جڑ یا ابتدا یونانی لفظ Heurisco سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے میں نے پتا لگایا۔ اس طریقہ تدریس میں متعلم آزاد تفتیش کار ہیں۔ اس طریقہ تدریس کے لئے آرم اسٹرونگ (Armstrong) کا نام منسلک ہے۔ ان کے مطابق سائنس میں اکتساب کی روح تلاش ہے۔ یہاں طلباء کو ایسی جگہ رکھا جاتا ہے کہ وہ تلاش کرے۔ یعنی طلبا کو حقائق اور اصولوں کی خود تلاش کرنی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طریقے میں تلاش کر کے سیکھتے ہیں۔ یہ طریقہ تجربہ پر زور دیتا ہے اس میں استاد ایک مشاہدہ کار بن جاتا ہے اور طلبا آزادانہ طور پر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی اس میں استاد کا کردار راستہ دکھانے اور ماحول ساز گار کرنے کا ہے جو مناسب وقت پر غلطیوں کو دور کرتا ہے۔ Armstrong کے لفظوں میں Heuristic طریقہ تدریس وہ طریقہ ہے جن میں ہمارے طالب علموں کو دریافت کنندہ طریقوں کی الٹی ٹیوڈ (Altitude) پر جہاں تک ممکن ہو رکھنا شامل ہوتا ہے جس میں محض چیزوں کے بارے میں بتائے جانے کے بجائے ان کا پتہ لگانا شامل ہے۔

ہیورسٹک طریقہ تدریس کے اقدامات (Steps of Heuristic Method)

اس طریقہ تدریس کے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:۔

i. منصوبہ بندی (Planning) منصوبہ بندی میں مسئلے کی نشاندہی یا شناخت کرنا، مقاصد کی تشکیل کی شمولیت ہے۔

ii. عمل درآمد (Execution) عمل درآمد درست نتائج کا مشاہدہ کرنا، م مشاہدہ شدہ نتائج کی ریکارڈنگ شامل ہیں۔

iii. نتیجہ (Conclusion) نتیجہ میں درست حل نکالا جاتا ہے۔

ہیوریسٹک طریقہ تدریس میں استاد کا رول (Role of Teacher in Heuristic Method)

Heuristic طریقہ تدریس اور وہ تمام نئے طریقہ تدریس میں استاد کا کردار آسان نہیں ہے کیونکہ استاد کو علم اور معلومات کا خزانہ ہونا چاہئے۔ اس لئے اس طریقہ تدریس میں استاد کا ایک الگ مقام ہے اور وہ مختلف رول ادا کرتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

- استاد مسئلہ کی نشاندہی یعنی شناخت کرنے میں مدد کرتا ہے جس کی تلاش متعلم کو محقق کے طور پر کرنی ہوتی ہے۔

- استاد متعلم کو خیالات ظاہر کرنے، خیالات یا آئیڈیا کو جانچے اور چیلنج کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- استاد سیکھنے والوں کو کبھی بھی کوئی حل یا تجویز نہیں دیتا۔

Heuristic طریقہ کی خوبیاں (Merits of Heuristic Method)

اس طریقہ کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- متعلم فعال حصہ دار بن جاتا ہے۔
- طلباء میں سائنسی مزاج کا فروغ ہوتا ہے۔
- طلبا میں قوت مشاہدہ اور اس کی سوچ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- یہ ایک نفسیاتی طریقہ ہے۔
- طلباء میں زیادہ محنت کرنے سے دلچسپی اور صلاحیت کی نشو ونما ہوتی ہے۔

Heuristic طریقہ کی خامیاں (Demerits of Heuristic Method of Teaching)

اس طریقہ کی خامیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

- اس طریقہ تدریس میں زیادہ وقت درکار ہے جس کی وجہ سے پورا نصاب ایک مقررہ مدت میں مکمل نہیں ہو سکتا۔
- طلبا کو نتیجہ اخذ کرنا مشکل لگتا ہے۔
- یہ طریقہ تدریس استاد سے غیر معمولی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔
- اس طریقہ میں زیادہ رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔
- یہ طریقہ تدریس کمزور طلباء کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: پروجیکٹ طریقہ تدریس کے مرحلے کو بیان کیجیے۔

11.6 تنقیدی تشخیص اور مندرجہ بالا رسائی کے کلاس روم کے مضمرات

(Critical Appraisal and classroom implications of above approaches)

درس و تدریس کی کسی بھی صورت حال میں استاد کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے چونکہ استاد اس صورت حال میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے جس سے کلاس روم کا ماحول تیار ہوتا ہے۔ درس و تدریس کے میدان میں جو بھی نقطہ نظر کا استعمال کیا جاتا ہے صرف اس پر منحصر ہو کر ایک استاد کی تدریس بہتر نہیں ہو سکتی ہے۔ سبھی طریقے اور طرز رسائی میں کچھ نہ کچھ خوبیاں اور خامیاں ہیں۔ یہ استاد کی ذمہ

داری ہوتی ہے کہ طلبا کی ضروریات اور ان کی عمر اور سطح کے مطابق کسی بھی طرز رسائی کا انتخاب کریں تاکہ وہ مقاصد کا حصول کر سکیں جسے پہلے سے متعین کیا گیا ہو۔

طرز رسائی کے کلاس روم کے مضمرات (Classroom Implication of Approaches)

کلاس روم کے ماحول کو ساز گار بنانے میں مختلف نقطہ نظر کا اطلاق مندرجہ ذیل طریقے سے ہونا چاہئے:۔

اکتسابی ماحول بنانے میں نقطہ نظر کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

- استاد کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس نقطہ نظر کا انتخاب کیا گیا ہے وہ اس مخصوص مضمون کے لئے ہے۔
- آموزش و تجربہ حاصل کرنے کے لئے اکائی طرز رسائی کا استعمال کرنا چاہئے جسے تدریسی سرگرمیوں کے ذریعہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- نصاب کی تنظیم کے لئے موضوعی طرز رسائی جس میں مخصوص مضمون سے متعلق مواد جمع کیے جاتے ہیں۔
- طرز رسائی اچھی ہو تو مواد میں تسلسل بنا رہتا ہے۔

11.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- اینڈراگوجی سے مراد بالغوں کو سکھانے کے لئے استعمال ہونے والے طریقہ یا تکنیک ہے۔
- پیڈاگوجی سے مراد بچوں کو پڑھانے کا فن اور سائنس ہے۔
- لیکچر کا مفہوم ایک خطبہ سے کیا جاتا ہے جس میں استاد مضمون کے مواد کو آسان اور صاف زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔
- مظاہرہ کے طریقہ میں استاد سرگرمی کے ذریعہ سکھانے کی کوشش کرتا ہے۔
- مباحثہ ایک مخصوص موضوع میں بیٹھ کر بات کرنے کی سرگرمی ہے۔
- کسی مسئلہ کا انتخاب کرنے کے بعد اس کا حل تلاش کرنے کو مسئلہ حل کا طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

11.8 فرہنگ (Glossary)

اینڈروگوجی (Andragogy)	بالغوں کے اکتساب میں مدد کرنے کا فن اور سائنس
پیڈاگوجی (Pedagogy)	بچوں کے اکتساب میں مدد کرنے کا فن اور سائنس
طریقہ تدریس	مواد کو بچوں تک پہنچانے کا طریقہ
نقطہ نظر	تدریس و اکتساب عمل میں لانے کا نظریہ

11.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. بالغوں کو سکھانے کے لئے استعمال ہونے والی سائنس کو کیا کہتے ہیں؟
2. پیڈا گوجی کس زبان کے لفظ سے لیا گیا ہے؟
3. پیڈا گوجی کے لفظی معنی کیا ہیں؟
4. خطبہ کا تعلق کون سے طریقہ تدریس سے ہے؟
5. نفسی وحرکی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کون سے طریقہ تدریس کا استعمال کیا جاتا ہے؟

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. اینڈرا گوجی کی تعریف تحریر کریں۔
2. پیڈا گوجی کی تعریف بیان کیجئے۔
3. نقطہ نظر کا مفہوم واضح کیجئے۔
4. لیکچر کے طریقہ کے مراحل کیا ہیں؟
5. مظاہرہ کا طریقہ تدریس کی وضاحت کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. اینڈرا گوجی اور پیڈا گوجی کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔
2. مظاہراتی طریقہ تدریس پر تفصیلی مضمون لکھئے۔
3. پروجیکٹ طریقہ تدریس کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے کسی عنوان کی شناخت کرکے اس کی وضاحت کیجئے۔

11.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Aggarwal, J.C. (2006) Teaching of Social Studies, VikasPublishing, House New Delhi,
2. Das, B.N. (2016), Methods of Teaching Social studies, Neel KamalPublication Pvt. Ltd. Hyderabad
3. Kocher, S.K. (1984). The Teaching of Social StudiesSterling Publication Pvt. Ltd. New Delhi
4. Sharma, T.C. (2007). The Teaching of Social StudiesSarup and Sons, New Delhi

اکائی 12۔ ثلاثی سطح پر تدریس کی اختراعی تکنیکیں

(Innovative Techniques of Teaching at Tertiary Level)

اکائی کے اجزا

12.0 تعارف (Introduction)

12.1 مقاصد (Objectives)

12.2 اختراعی تدریسی طریقے: ضرورت واہمیت

(Innovative Techniques of Teaching : Needs and Significance)

12.2.1 جدید تدریسی طریقوں کو متعارف کرانے کی وجوہات

(Causes of introducing modern teaching techniques)

12.2.2 اختراعی تدریسی طریقوں کی خصوصیات

(Characteristics of innovative teaching techniques)

12.3 موثر تدریسی حکمت عملی اور تراکیب

(Effective Teaching Strategies and Techniques)

12.5 پڑھانے کا سب سے بہترین طریقہ کیا ہے؟

(What is the best way to teach?)

12.6 اختراعی تدریسی تکنیکوں کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

Critical Appraisal and Classroom Implications of above Approach)

12.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

12.8 فرہنگ (Glossary)

12.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

12.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

12.0 تمہید (Introduction)

تدریس سماجی، ثقافتی تناظر میں ہونے والا ایک پیچیدہ سماجی، ثقافتی اور اخلاقی عمل ہے جس کی اہمیت سماج کو بدلنے میں صاف ظاہر ہے۔ یہ تبدیلی کمرۂ جماعت کی چہار دیواری سے شروع ہو کر متعلم کے زندگی کے ہر پہلو، دور حالات سے جڑی ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ عمل مختلف سطح اور مراحل پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہے کہ تعلیم و تربیت ایک بامقصد عمل ہے۔ اور ہر بامقصد عمل نتائج پیدا کرتا ہے۔ نتائج کا انحصار مقصد اور حصول مقصد کے لیے اختیار کئے گئے طریقہ کار پر ہوتا ہے۔ ہر طریقہ کار کسی نہ کسی تدریسی نظریات پر مبنی ہوتا ہے۔ تدریسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تدریسی نظریات کے زیر تحت کامیابی سے انجام دیا جانے والا عمل طریقہ تدریس کہلاتا ہے۔ تدریسی نظریات چند اصول مرتب کرتے ہیں اور اُن اصولوں پر مبنی تکنیک ہوتی ہے۔ جو اہداف کو حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

طریقہ کار یا تکنیک کو ادا کرنے کے لیے اہلیت قابلیت، استعداد اور مہارت کا ہونا انتہائی ضروری ہے **" جہاں تبدیلی کے لیے آمادگی کا اظہار ہو تا وہاں ترقی کی امید ہوتی ہے "۔ تخلیقی صلاحیتوں کو ترقی عطا ہوتی ہے اور اختراعی فوائد سے فیضیاب ہوسکتے ہیں"۔** طریقہ تدریس تدریسی عمل ہے جو تعلیمی تصورات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس عمل کے ذریعہ طلباء کی پوشیدہ صلاحیتوں اور ان کی دلچسپیوں کو اجاگر کرنے اور اُن کے منتشر خیالات کو یکجا کر ایک نقطہ پر مرکوز کرنے کی کامیاب کوشش کی جاتی ہے۔ طلباء میں خود سے پوچھنے اور سیکھنے کا شوق پیدا کرنا ، مختلف تعلیمی مشغلوں کے ذریعے ان کے شوق اور جستجو میں اضافہ کرنا، طلباء میں اس بات کا احساس پیدا کرنا کہ وہ کس مقصد کے تحت سیکھ رہے ہیں، کامیاب تدریس کے اہم جز ہیں۔ تدریس کو موثر بنانے کے لیے کمرۂ جماعت میں معلم ایک ہی طریقہ کار کا استعمال نہیں کرتا بلکہ موقع و محل کے لحاظ سے اپنی تدریسی کے طریقوں کو بدلتا ہے۔ ایک چینی مقولہ ہے "جتنے طرح کہ مدرس اتنی طرح کی تدریس" ہر معلم کی کوشش ہوتی ہیکہ وہ اپنی قابلیت کے مطابق طریقہ تدریس میں ندرت وجدت پیدا کرے۔ وہی طریقہ تدریس موثر سمجھا جاتا ہے جسکے ذریعے طلباء میں خود سیکھنے اور سوچ سمجھ کو آگے بڑھانے کا ذوق پیدا کیا جائے۔ اس اکائی میں ہم ثلاثی سطح پر تدریس میں استعمال کی جانے والی اختراعی تکنیکوں وطریقہ کار کے بارے میں مطالعہ کرینگے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ؛

- اختراعی تدریسی طریقے کی ضرورت وافادیت کو سمجھ سکیں۔
- جدید تدریسی طریقوں کو متعارف کرنے کی وجوہات کو بیان کر سکیں۔
- اختراعی تدریسی طریقوں کی خصوصیات کو بیان کر سکیں۔
- موثر تدریسی حکمت عملی اور تراتیب سے واقف ہو سکیں۔
- تدریس کے سب سے بہترین طریقہ کا انتخاب کر سکیں۔

12.2 اختراعی تدریسی طریقے: ضرورت واہمیت

(Innovative Techniques of Teaching : Needs and Significance)

"ہر کوئی باصلاحیت ہے۔ اگر آپ مچھلی کو درخت پر چڑھنے کی صلاحیت سے پرکھتے ہیں تو وہ ساری زندگی خود کو بیوقوف سمجھ کہ گزاردیگی"۔

اختراعی تدریسی طریقے وہ طریقے ہیں جو طلباء کو مختلف قسم کے اختراعی وندرت سے پر خیالات کا استعمال کرواتے ہو۔ انکے فکری رویے کو بہتر بنانے کے لیے جدید وسائل کا استعمال کرتے ہوں، بجائے اسکے کہ وہ طلباء کو رٹنے کے عمل سے گزاریں۔ یہ تدریسی طریقے زیادہ تر سرگرمی پر مبنی ہوتے ہے۔ ذہنی سطح کے دائرے میں توجہ مرکوز ہوتے ہیں۔ سیکھنے کے عمل میں انکی شراکت پوری پوری ہوتی ہے۔ اسطرح سیکھنے والا اپنے علم کو بڑھانے اور اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے پورے عمل میں سرگرم رہتا ہے، دوسری طرف انسٹرکٹر یا استاد صرف طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جس سے طلباء موضوع کے اہداف پر متوجہ رہیں۔ اس طرح یہ طریقے طلباء کے درمیان مسابقت کو کم کرنے، تعاون کو فروغ دینے اور مطالعہ کے ماحول کو مضبوط کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ تدریس کے انداز میں نمایاں تبدیلی نے تعاملی تدریسی طریقے کو مزید متعارفت دلوائی۔ کیونکہ جدید تدریسی طریقے روایتی طریقہ تدریس کے برعکس تمام طلبہ کے شعور کو جگاتے ہیں۔ یہ سوالات ، مظاہرے وضاحت، عملی طریقوں و تعاون پر زیادہ زور دیتے ہیں۔

12.2.1 جدید تدریسی طریقوں کو متعارف کرانے کی وجوہات:

(Causes of introducing modern teaching techniques)

حالیہ برسوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں علم کے دائرہ کار میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں نئے علم سے ہم آہنگ ہونے کی انسانی صلاحیت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس بناء پر مختلف شعبوں میں نامعلوم اور غیر دریافت شدہ علاقوں کو تلاش کرنے کے لیے تخلیقی ذہنوں کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ ٹیکنالوجی پر مبنی علم کے دور سے گزرنے کے لیے جدید طریقے اپنانا ہی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ یہ طریقے طلباء کو اس انداز میں تعلیم دیتے ہے تاکہ وہ 21ویں صدی کا مقابلہ کرسکے جو کہ ٹیکنالوجی پر مبنی ہے۔ قوم کی ترقی کے لیے تخلیقی اور اختراعی ذہنوں کی ضرورت ہے۔ ان طریقوں سے سب سے زیادہ فائدہ یہ ہیکہ متعلم خود کو جان جاتا ہے۔ اپنی استعداد ، صلاحیت اور کمزوریوں سے واقف ہوتا ہے ساتھ ہی وہ دوسروں کے لیے سیکھنے کے مواقع بھی دریافت کرتا ہے۔ بے روزگاری کو لگام لگانے کے لیے یہ سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔ ان طریقوں میں متعلم اپنی سہولت، ورجحان کی بناء پر اپنی کارکردگی کو پیش کرتا ہے۔

12.2.2 اختراعی تدریسی طریقوں کی خصوصیات

(Characteristics of innovative teaching techniques)

اختراعی تدریسی طریقے بنیادی سائنس اور ٹکنالوجی کی مثبت تفہیم کی تعمیر یا ترقی میں مدد کرتے ہیں۔ لہذا جدید تدریسی طریقوں کے عناصر ذیل میں ہیں:

1) **سیکھنے پر مبنی :** بنیادی علوم اور ٹیکنالوجیز میں جدید تدریسی طریقوں کی ایک بنیادی خصوصیت اس کا سیکھنے کا رجحان ہے۔ ان کی مدد سے طلباء کی توجہ کو مرکوزیت فراہم ہوتی ہے۔ استاد بطور رہنما اور متعلم کلاس روم کے تعاملات میں نمایاں طور پر غالب دکھائی دیتے ہیں۔

2) **سرگرمی پر مبنی :** استاد کسی سرگرمی یا کام کو منظم کرتے ہیں۔ طلباء سرگرمیوں کو انجام دیتے ہیں۔ انٹرایکٹیو سرگرمیوں کو فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

3) **وسائل پر مبنی :** معلم کو دستیاب وسائل کی آگاہی ہوتی ہے۔ معلم اُن وسائل حاصل کر کے سیکھنے والوں میں تقسیم کرتا ہے۔

4) **تعامل پر مبنی:** یہ خصوصیت جدید تدریسی طریقوں کو انتہائی متعامل بناتی ہے۔ معلم طلباء کے چھوٹے چھوٹے گروپ بناتا ہے یا سیکھنے کے کاموں کو مکمل کرنے اور مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے طلبا انفرادی طور پر کام کرتا ہے۔ طلباء مل کر کام کرنا اور تعاون فراہم کرنا سیکھتے ہیں۔ اسطرح جب وہ بیرونی دنیا میں قدم رکھتے ہیں تو اُنہیں مطابقت پیدا کرنے میں مشکل نہیں پیش آتی۔

5) **ارتباط پر مبنی :** جدید تدریسی طریقوں کی ایک اہم خصوصیت اس کا انضمام ہے۔ اساتذہ سماجی سائنس کے موضوعات کو حالات سے مربوط یا جوڑ کر پڑھاتے ہیں ایسا کرنے سے ایک سیکھنے والا ان موضوعات سے زیادہ واقف ہو سکتا ہے۔

6) **آپسی تعاون پر مبنی:** نئے تدریسی طریقے نہ صرف طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ بلکہ آپسی تعاون اور ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ اور دوسروں کے کاموں کو بھی سراہتے ہیں۔ جامع مفادات سب سے اہم ہیں اور وہ اپنے مقاصد کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

اسطرح ہم کہہ سکتے ہے کہ اختراعی تدریسی تکنیکیں طلباء کی سوچ کو نئی پرواز دیتی ہے۔

”بہترین استاد وہ ہیں جو آپ کو دکھاتے ہیں کہ کہاں دیکھنا ہے، لیکن یہ نہیں بتاتے کہ کیا دیکھنا ہے“

"The best teachers are those who show you where to look, but don't tell you what to see"

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: اختراعی تدریسی طریقوں کی خصوصیات بیان کیجیے۔

12.4 موثر تدریسی حکمت عملی اور تراکیب(Effective Teaching Strategies and Techniques)

طریقہ تدریس یعنی معلم کا کمرۂ جماعت میں براہ راست پیشکش(Presentation) ہے۔ ایک ہی استاد مختلف مضامین پڑھانے کے لیے مواد کی نوعیت سے مختلف طریقہ تدریس کا استعمال کرتا ہے۔ اسکی نوعیت مضمون کی نوعیت پر اور استاد کے اختیار کردہ طریقہ پر ہوتی ہے۔ ان طریقوں کو بعض اوقات تدریسی حکمت عملی یا ترکیب کہا جاتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں ترقی سے طریقہ تدریس بھی بہت حد تک تبدیلی آچکی ہے۔ معلم نے روایتی چاک ٹاک اور ڈسٹر یا لیکچر طریقہ کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی تدریس میں ندرت لائی ہے۔ اب بورڈ ڈیجیٹل بورڈ

ہو گیا ہے یا کمرئہ جماعت Virtual ہو گیا ہے۔اس کے پیچھے مقصد صرف اکتسابی سطح کو اعلی معیار دینا ہے، بچوں کے تجسس کو اُبھارنا ہے۔ اور حوصلہ افزائی فراہم کرنا ہے۔ اس غرض سے معلم روایتی سوچ کے دریچے سے باہر نکل کر اختراعی طریقہ کار و ترکیبوں کا استعمال کرتا ہے ۔ معلم اگر خود کو ایک کامیاب معلم بنانا چاہتا ہے تو ضروری ہیکہ وہ اختراعی طریقوں کو ترغیب دینے میں دلچسپی لے۔اس بناء پر طلباء کو مشغول اور پر جوش رکھا جا سکتا ہے ثالثی سطح کے اساتذہ کے لیے تدریس کے نئے اور جدید طریقے تلاش کرنا ایک اہم ہنر ہے۔ ادراکی تحقیق کے شعبے نے اس بات کو باور کیا ہیکہ کچھ طریقے سیکھنے کے عمل کو صحیح معنوں میں فروغ دیتے ہیں۔اختراعی طریقوں سے کلاس روم کے جامع اکتسابی نتائج میں خاطر خواہ اضافہ دکھائی دیتا ہے۔درج ذیل اختراعی طریقہ کار و تکنیک تدریسی عمل کو کامیاب بناتے ہے۔

ذہنی تلاطم، ٹیم ٹیچنگ ,تصور کی نقشہ سازی اور مسرت سے پر تدریس وغیرہ۔

(i) ذہنی تلاطم(Brain Storming)

اللہ عزوجل نے جب انسان کو روئے زمین پر بھیجا تب سے اس کی فطرت میں کھوج کو شامل کر دیا ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب بھی اس کے سامنے کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو اس کا دماغ تیزی سے ممکنہ حل سوچنے لگتا ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنے وجود کی بقاء میں کامیاب رہا ہے۔ مسئلہ کا حل ہو یا کسی سوال کا جواب، انسان جب اپنی سوچ کے گھوڑے دوڑاتا ہے تو وہ اپنے ذہن کی تمام تر صلاحیتوں کو پوری طرح استعمال کرتا ہے اسی طرز پر ذہنی تلاطم کا طریقہ وجود میں آیا ہے۔ تدریس میں اس طریقہ کے استعمال سے طلبا کے ذہن کو متحرک کر کے انہیں سوچنے اور دماغ کو طوفانی لہروں سے ہمکنار کر کے انکی ذہنی صلاحیتوں کو ابھارا جا سکتا ہے۔ ذہنی جدوجہد ایک گروہی تخلیقی تکنیک ہے جس کے ذریعے کسی مخصوص مسئلے کا نتیجہ تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے،اس کے لیے ذہنی جدوجہد میں شامل اراکین کی طرف سے بے ساختہ فراہم کیے گئے خیالات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔لوگ زیادہ آزادانہ طور پر سوچنے کے قابل ہوتے ہیں اور وہ زیادہ سے زیادہ بے ساختہ نئے آئیڈیاز تجویز کرتے ہیں۔ تمام خیالات کو بغیر تنقید کے نوٹ کیا جاتا ہے اور ذہنی تلاطم کے سیشن کے بعد خیالات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور سب سے موزوں اور موثر خیال کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

1939ء میں، ایڈورٹائزنگ ایگزیکیٹو ایلکس ایف اوسبورن (Alex Faickney Osborn) نے مسائل کے تخلیقی حل کے لیے اس طریقے کو اختیار کیا۔ اس دوران جب اوسبورن نے یہ تصور بنایا، تب انہوں نے تخلیقی سوچ پر لکھنا شروع کیا، اور پہلی قابل ذکر کتاب جس میں انہوں نے ذہنی تلاطم کی اصطلاح کا ذکر کیا وہ"How to Think Up" – (1942)شائع ہوئی۔

اوسبورن نے کہا کہ دو اصولوں کا" نظریاتی افادیت" میں اہم کردار ہے:

- فیصلہ موخر کرنا (Defer Judgment)
- مقدار تک پہنچنا (Reach for Quantity)

ان دو اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ان کے ذہنی تلاطم کے چار عمومی قوانین تھے، جو کہ گروپ کے اراکین کے درمیان سماجی رکاوٹوں کو کم کرنے، خیال پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی اور گروپ کی مجموعی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے مقصد سے قائم کیے گئے تھے۔وہ چار قوانین **مقدار کو بڑھانا، تنقید کو روکنا ، منفرد خیالات کا خیر مقدم کرنا، خیالات کو یکجا اور بہتر بنانا ہیں۔**

تعلیم میں ذہنی تلاطم:

ذہنی تلاطم ایک گروہی سرگرمی ہے جو طلباء کو کسی موضوع پر توجہ مرکوز کرنے اور خیالات کے آزادانہ اظہار میں تعاون کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ استاد کوئی سوال یا مسئلہ پیش کر کے یا کسی موضوع کا تعارف کر کے ذہنی تلاطم کا سیشن شروع کرتا ہے۔ پھر طلباء ممکنہ جوابات، متعلقہ الفاظ اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ہر آئیڈیا کو تنقید یا فیصلے کے بغیر قبول کیا جاتا ہے اور عام طور پر اساتذہ یا مصنف کے ذریعہ وائٹ بورڈ پر خلاصہ کیا جاتا ہے۔ خیالات کو اسکی اصل شکل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ پھر ان خیالات کا تجزیہ کیا جاتا ہے، عام طور پر اوپن کلاس ڈسکشن کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ذہنی تلاطم طریقہ کے مراحل:

☆ **پہلا مرحلہ:** مسئلہ یا سوال کا پس منظر بتانا(Provide the background)

☆ **دوسرا مرحلہ:** انفرادی ذہنی تلاطم کرانا(Individual brainstorming)

☆ **تیسرا مرحلہ:** چھوٹے گروہ میں تبادلہ خیال کرانا(Small group discussion)

☆ **چوتھا مرحلہ:** گروہی ذہنی تلاطم کرانا(Group brainstorming)

☆ **پانچواں مرحلہ:** صحیح خیال یا آئیڈیا کو فوقیت دینا یا چننا(Prioritisation and voting)

ذہنی تلاطم طریقہ کے استعمال کے فوائد:

خیالات کا اظہار کرنے اور دوسروں کی باتوں کو سن کر، طلباء اپنے سابقہ علم یا سمجھ سے مطابقت پیدا کرتے ہیں، نئی معلومات سے مطابقت پیدا کرتے ہیں اور اپنی آگاہی کی سطح کو بڑھاتے ہیں۔ ذہنی تلاطم کے بنیادی فوائد یہ ہیں:

☆ طلباء کی توجہ کسی خاص موضوع پر مرکوز ہوتی ہے۔

☆ خیالات کی ایک طویل فہرست ملتی ہے۔

☆ زیادہ مقدار کی وجہ سے معیاری حل حاصل ہوتے ہیں۔

☆ انفرادی اختلافات کے لیے قبولیت اور احترام پیدا ہوتا ہے۔

☆ طلبا کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات اور رائے کا اشتراک کرنے میں پہل کریں۔

☆ طلباء کو یہ اطمنان ملتا ہے کہ ان کے معلومات کو ان کی زبان و خیالات کی قدر کی جاتی ہے اور انہیں قبول کیا جاتا ہے۔

☆ طلباء کو ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے خیالات کا اشتراک کرنے اور اپنے موجودہ علم کو بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔

استاد کے لیے یہ ضروری ہے کہ:

- ایک سرگرم، معاون ماحول قائم کرے۔ طلبا کی حوصلہ افزائی کریں اور تمام طلباء کو حصہ لینے کا موقع فراہم کرے۔
- اس بات پر زور دے کہ خیالات کے معیار کے بجائے مقدار ہی مقصد ہے، اور یہ کہ طلباء کے لیے باکس سے باہر سوچنا ٹھیک ہے۔
- خیالات جمع کرنے کے مرحلے کے دوران ساتھیوں کے جائزے یا تنقیدی تبصروں کی حوصلہ شکنی کرے۔
- ابتدائی طور پر اظہار خیال کو سننے کی اہمیت پر زور دیں، اور خیالات کی ریکارڈنگ کرے، پھر گروپ میں ہر ایک شراکت کو پڑھے۔

کلاس روم میں حقیقی تعاون اور تعامل کی حوصلہ افزائی کے لیے ذہنی تلاطم کے سیشن ایک مفید حکمت عملی ہوسکتے ہیں۔ ایک اچھی طرح سے بیان کردہ مسئلہ اور محتاط منصوبہ بندی کی حکمت عملیوں کو ایک ساتھ رکھنا معنی خیز آئیڈیاز کی تشکیل اور تعمیر کا باعث بن سکتا ہے جسے مسائل کو حل کرنے یا کورس سے متعلق مخصوص مسائل کو حل کرنے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال ۱) تدریس کے عمل میں ذہنی تلاطم طریقہ استعمال کرنے کے کیا فوائد ہیں؟

سوال ۲) تدریس کے عمل میں ذہنی تلاطم طریقہ کا استعمال کرنے کے مراحل کو مفصل بیان کریں اور اس دوران معلم کے کردار کی وضاحت کریں؟

(ii) ٹیم ٹیچنگ۔ Team Teaching

ٹیم ٹیچنگ کو Co-teaching, Shared Team teaching کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی تدریس در حقیقت تدریس میں ندرت لاتی ہے۔ یہ ایسی حکمت عملی ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ معلمین بیک وقت ایک ہی جماعت کے طلباء کی تدریس کرتے ہیں۔ جس کے لئے وہ ایک ہی موضوع، ایک ہی قسم کے وسائل کا استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کی تدریس کیلئے تمام معلمین طلباء کی ایک ہی جماعت کیلئے منصوبہ بندی، ہدایات تیار کرنا، مواد کا انتخاب کرنا، مواد کو منظم کرنا، طلباء کی تشخیص اور تعین قدر کرنے کے آلات کی تشکیل ایک ساتھ ملکر کرتے ہیں۔ معلم باہمی طور پر اپنے اپنے کاموں کو اپنی اپنی صلاحیت کی بناء پر تقسیم کر لیتے ہیں۔ اس تدریس کے تحت طلباء کو بیک وقت ایک سے زیادہ اساتذہ کے علم و تجربات سے استفادہ ہوتا ہے۔

ٹیم ٹیچنگ کے معنی و مفہوم(Meaning of Team Teaching)

مشترکہ طور پر ایک ہی وقت میں کی جانے والی تدریس کو ٹیم ٹیچنگ کہتے ہیں کیونکہ اس قسم کی تدریس میں واحد معلم کے بجائے معلمین کی ایک جماعت (دو یا دو سے زائد) طلباء کی تدریس کرتی ہے۔ ٹیم ٹیچنگ کا نظریہ 1954 میں امریکہ سے رائج ہوا ہے۔ اس قسم کی تدریس میں طلباء کو معاون ماحول فراہم کرنے کیلئے دو یا چار اساتذہ مشترکہ طور پر منصوبہء سبق تیار کرتے ہیں۔ اور منظم انداز میں اپنے کردار کو بخوبی انجام دیتے ہوئے تدریس کا عمل انجام دیتے ہیں۔ طلباء کی ایک جماعت کی تدریس بیک وقت ان معلمین کے ذریعے کی جاتی ہے۔

Definition of Team Teaching ٹیم ٹیچنگ کی تعریف

واروک (Warwick) کے مطابق ٹیم ٹیچنگ ایک قسم کی تنظیم ہے جس میں فرد اور وسائل کی تقسیم، دلچسپی اور مہارت پیدا کرنے، طلباء کی ضروریات کی تکمیل کرنے کیلئے معلمین مشترکہ طور پر تدریس کو انجام دیتے ہیں۔ کارلو اولسن (Carlo Olson) کے مطابق

ٹیم ٹیچنگ ایک ایسی صورت ہے جہاں دو یا دو سے زیادہ اساتذہ مطابقتی تدریسی مہارتوں کے حامل ہوتے ہیں جو طلباء کی واحد جماعت کے لئے اشتراک و تعاون کے ساتھ منصوبہ بندی کرتے ہیں، ہدایات کی عمل آوری کرتے ہیں۔ باہمی تعاون کے ساتھ معلمین مخصوص قسم کی ہدایات کے لئے اجتماعی تکنیکوں اور لچکدار فہرست سازی اور گروہ بندی کا استعمال کرتے ہیں۔

ٹیم ٹیچنگ کا طریقہ (Procedure of Team Teaching)

منصوبہ بندی Planning

اس مرحلے میں تدریس کے مقاصد قائم کئے جاتے ہیں اور ان مقاصد کو کرداری اصطلاح میں تحریر کیا جاتا ہے۔ متعلمین کے داخلی طرز عمل کی شناخت کی جاتی ہے، تدریس کیلئے تدریسی مواد کی تفصیل کا فیصلہ، اساتذہ کیلئے فرائض کا تعین، ہدایات کی سطحیں، مناسب تدریسی اشیاء کا انتخاب اور ان طریقوں اور ذرائع کا فیصلہ کیا جاتا ہے جو طلباء کی کارکردگی کی تعین قدر کیلئے لازمی ہوتے ہیں۔

منظم کرنا Organising

اس مرحلے میں تدریس کی سطح کو متعین کیا جاتا ہے۔ مناسب ترسیلی حکمت عملی کا انتخاب کیا جاتا ہے، معلم کی ٹیم سے ایک قابل و اہل معلم کے ابتدائی قائدانہ خطاب کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ طلباء کی ترغیب و تقویت کی فراہمی، سرگرمیوں کی نگرانی کی جاتی ہے۔

تعین قدر Evaluating

اس مرحلے میں طلباء سے زبانی سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ طلباء کی کارکردگی سے متعلق فیصلے لئے جاتے ہیں، متعلمین کی اکتسابی مشکلات کی تشخیص کی جاتی ہے۔ اور اس بناء پر معالجاتی تدریس فراہم کی جاتی ہے۔ منصوبہ بندی اور ترتیب میں مزید ترمیم بھی کی جاتی ہے۔

ٹیم ٹیچنگ کے اصول (Principles of Team Teaching)

حسب ذیل بنیادی اصولوں کے تحت ٹیم ٹیچنگ کو منظم کیا جاتا ہے

(i) اشتراک وسائل کا اصول (Principle of Pooling the resources)

تدریسی وسائل چاہے وہ تدریسی آلات ہوں یا معلم ان کا بہتر استعمال کیا جاتا ہے معلم اگر کسی خاص مہارت کے حامل ہیں تو تدریس میں مخصوص مواد کیلئے انکی خدمات لی جاتی ہیں۔ اگر نوعیت دو سے زیادہ معلم درکار کرتی ہے تو ٹیم ٹیچنگ میں یہ سہولت دستیاب ہوتی ہے۔

(ii) مشترکہ ذمہ داری اور تعاون کے اصول (Principle of Joint responsibility and cooperation)

ٹیم ٹیچنگ طلباء کی ایک مخصوص جماعت کی تدریس کیلئے منظم کی جاتی ہے۔ اس جماعت کو ایک قائد حاصل ہوتا ہے جو طلباء کی ضرورت کے لحاظ سے اپنی ماہر ٹیم (معلمین) کے ساتھ طلباء کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ ٹیم کے تمام ارکان مقاصد کے حصول کے لئے مشترکہ ذمہ داریوں کو انجام دیتے ہیں اور اہداف کے حصول کے لئے مساوی طور پر فعال ہوتے ہیں۔

(iii) طلباء کی ضروریات کی تکمیل کرنے کا اصول

(Principle of Attending the Needs of the Students)

ٹیم ٹیچنگ متعلمین کی ضروریات، لیاقت اور دلچسپیوں کے مطابق منظم کی جاتی ہے۔ چونکہ معلم کی ایک ٹیم ایک کُل کے طور پر تدریسی کار کو

انجام دیتی ہے اس لحاظ سے ہر ایک طالب علم کی انفرادی ضروریات اور مشکلات کو دور کرنے میں بہتر طور پر مواقع فراہم کرتی ہے۔

(iv) گروہ بندی اور شیڈیولنگ کی شکل میں لچکداری کا اصول

(Principle of flexibility in terms of grouping and scheduling)

یہ طریقہء تدریس متعلمین کی گروہ بندی میں لچک پر بھی زور دیتا ہے۔ یہ گروہ بندی جماعت کے بطور ایک ضخیم کلاس، چھوٹا گروہ یا انفرادی سطح بھی ہو سکتی ہے۔ لچک کا دائرہء وقت اور اس کی شیڈولنگ کو گھیرتا ہے۔ وقت کا تعین تدریس و اکتساب کے درکار نوعیت پر مبنی ہوتا ہے۔

(v) ٹیم کے ارکان کا مناسب انتخاب کا اصول Principle of appropriate selection of the team member

یہ طریقہء تدریس اجتماعی ذمہ داری مانگتی ہے اور یہ اسی وقت ہی ممکن ہے جب تدریس و اکتساب کے لحاظ سے معلم و متعلمین کا انتخاب و گروہ بندی کی جائے۔ اس طرح ضرورت و نوعیت کے لحاظ سے ترمیم کی گنجائش ہو یعنی لچک ضروری ہے تبھی یہ طریقہء کارگر ہے۔

ٹیم ٹیچنگ کے مقاصد (Objectives of Team Teaching)

ٹیم ٹیچنگ کے حسب ذیل مقاصد ہوتے ہیں۔۔۔۔

- اساتذہ کی دستیاب ٹیم کی مہارتوں کا تدریس کے عمل میں بہتر اور موثر طور پر استعمال اور مشترکہ ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا۔
- ایک سے زیادہ افراد کی مہارتوں کا استعمال کر کے تدریس کے معیار میں اصلاح کرنا۔
- تدریسی اکتسابی حالات میں ٹیم میں تعاون کے تئیں مثبت رویے کو فروغ دینا۔
- کسی ایک معلم کے ذریعے غلط پڑھا دینے کے خطرات کو کم کرنا۔ انسانی وسائل کے بقاء و ترقی میں اہم کردار کرنا۔
- طلباء کی ضروریات کے لحاظ سے نصاب / مواد کے مخصوص شعبوں میں درپیش مسائل و مشکلات کے حل فراہم کرنا۔

ٹیم ٹیچنگ کی خصوصیات (Characteristics of Team Teaching)

ٹیم ٹیچنگ کی حسب ذیل خصوصیات ہیں۔

- اس قسم کی تدریس میں دو یا دو سے زیادہ اساتذہ کی خدمت لی جاتی ہے، یہ تربیتی حکمت عملی کے بجائے تدریسی حکمت عملی ہے۔
- ٹیم ٹیچنگ میں اساتذہ کی ایک جماعت تعلیمی مقاصد کی تکمیل کیلئے ذمہ دار ہوتی ہے بجائے اس کے کہ ایک واحد معلم ذمہ دار ہو۔
- ایک ہی مضمون کو اساتذہ کی ایک ٹیم مشترکہ طور پر مخصوص مواد یا اس کے حصے کی تدریس کرتی ہے۔
- اس کو تعاون پر مبنی تدریس Co-operative Teaching بھی کہا جاتا ہے۔ جس میں معلم ایک جماعت کے طلباء کو ایک ہی مواد کو مشترکہ وسائل کی مدد سے سکھاتے ہیں۔
- ٹیم میں موجود ہر ایک معلم اپنی اپنی مخصوص صلاحیتوں یا اختصاص کے مطابق تدریسی عمل میں مناسب کردار ادا کرتا ہے۔
- اساتذہ کی ٹیم مواد کی منصوبہ بندی کرنے، طلباء و تدریسی عمل کو منظم کرنے، موزوں قیادت کرنے، طلباء و وقت کو قابو کرنے، مختلف قسم کے تعین قدر کرنے کی مشترکہ ذمہ داریوں میں ملوث رہتی ہے۔
- ٹیم ٹیچنگ میں اساتذہ کی ٹیم مشترکہ طور پر طلباء کی ضروریات پر غور و فکر کرتی ہے اور انکی ضرورتوں کو مشترکہ طور پر اپنی

صلاحیتوں کی بنیاد پر پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

ٹیم ٹیچنگ کی خوبیاں (Merits of Team Teaching)

- طلباء میں ذمہ داری اور شمولیت کا مضبوط احساس پیدا کرتی ہے۔ طلباء کو آزادانہ اظہار خیال کے مناسب مواقع فراہم کرتی ہے۔
- طلباء کو انسانی تعلقات جو کہ معاشرتی مطابقت کیلئے لازمی ہیں قائم کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔
- اساتذہ کو پیشہ وارانہ مہارت میں مزید اضافے کیلئے سخت محنت کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- طلباء کو بیک وقت مختلف معلمین کے خصوصی علم و مہارتوں اور تجربات سے استفادہ کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔
- یہ آلات و وسائل کا مناسب استعمال کرواتی ہے۔ یہ جماعت کے ماحول کو لچکدار بناتی ہے۔
- یہ نظم وضبط کو برقرار رکھتی ہے کیونکہ یہ طلباء کے وقت اور توانائی کا بہتر استعمال کرواتی ہے۔
- یہ اساتذہ کو ایک دوسرے کے کام کی تعین قدر کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ معلم انفرادی طور پر اور اپنی خود اصلاح کرتا ہے۔
- اساتذہ کُلیت کے ماحول میں کام کرتے ہیں۔ یہ طلباء و معلم دونوں کی اصلاح کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- طلباء کیلئے مشترکہ طور پر ذمہ دار معلمین کے درمیان بحث ومباحثے کے مواقع کی فراہمی، تشخیص کے عمل میں ترغیب دیتا ہے۔

ٹیم ٹیچنگ کی خامیاں Demerits of Team Teaching

- ٹیم ٹیچنگ میں ضرورت کے مطابق اساتذہ کی تعداد نہیں ملتی۔ معلمین کے درمیان اشتراک و تعاون کا فقدان دکھائی دیتا ہے۔
- اس طریقہ ءکار کے لئے ایک بڑے ہال کی ضرورت ہوتی ہے جو ہر اسکول میں دستیاب ہو ممکن نہیں۔
- یہ ہر اسکول میں لاگو نہیں کیا جاسکتا کیونکہ معلم، وسائل اور دیگر سہولیات کی فراہمی ہر جگہ موجود ہو ممکن نہیں۔
- معلم کو نئی تحقیق کے عمل میں ہمیشہ شامل رہنا ہوتا ہے۔ اس عمل میں کوتاہی ہو تو معلم صحیح طور پر ٹیم میں اپنا اشتراک نہیں کرتا۔
- یہ طریقہ ءکار وقت پیسہ اور قوت درکار ہوتا ہے۔ بحث ومباحثے طویل و تھکا دینے والے ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال ۱: ٹیم ٹیچنگ کے معنی و مفہوم بیان کیجئے

سوال ۲: ٹیم ٹیچنگ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے اسکے فوائد تحریر کیجئے

(iii) ذہنی نقشہ سازی (Mind Mapping)

کمرہ جماعت میں ایسے ماحول کی تشکیل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جو طلباء کو اکتسابی ماحول میں مشغول رکھیں۔ ذہنی نقشہ (Mind Map) یہ ایک بصری شکل ہوتی ہے جو معلومات و مواد کی تنظیم کرنے کے لیئے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں تصورات کو کچھ اس طریقہ سے

پیش کیا جاتا ہے کہ جس ذہن اُسکی جانب متوجہ ہوتا ہے اور تفہیم آسانی سے ہوتی ہے۔ اس تعمیری طریقہ تدریس میں مرکزی موضوع کے اطراف میں اس سے متعلقہ خیالات تصورات یا حقائق کو نکات کی شکل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ جس سے طلباء مختلف سطحوں پر تصورات کے باہمی تعلق کو آسانی سے واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ یک خطی طریقہ کار میں بہت زیادہ تحریری مواد و معلومات کو قلم بند کیا جاتا ہے۔ اس کے بر خلاف ذہنی نقشہ میں لکیروں، علامتیں، کلیدی الفاظ، رنگ اور خیالات کا استعمال کرتے ہوئے تصورات کو آسان طرز پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس تکنیک کی دریافت ماہر نفسیات ٹونی بوزان (Tony Buzan) نے 1970ء میں کی تھی۔ جس کا موجودہ دور میں اسکول، تجارت اور مختلف شعبوں میں استعمال کیا جارہا ہے۔ ذہنی نقشہ اہم عناصر کے اطراف میں تعمیر کیا جاتا ہے جو سوچنے کی صلاحیت کو وسعت دینے میں اہم رول ادا کرتا ہے، اکتساب اور تربیت کی بہتر تفہیم کو فروغ دینے کیلئے ذہنی نقشہ ایک اثر انداز طرز رسائی دستیاب کرتا ہے اس طریقہ کار میں موجود لچک کی وجہ سے درس و تدریس کے دوران اس کا استعمال مختلف طرح سے کیا جاسکتا ہے۔ ذہنی نقشہ یہ اصطلاح سب سے پہلے برطانوی مصنف و ماہر نفسیات ٹونی بوزان کے استعمال کرنے پر مقبول ہوا لیکن در حقیقت اشکال کی مدد سے مختلف خاکوں اور دائرہ نما شکلوں کے ذریعے بصری شکل میں معلومات پیش کرنے کا سلسلہ کئی صدیوں سے رائج ہے۔

تعریف (Definition)

"ذہنی نقشہ سیکھنے کی ایک غیر خطی تکنیک ہے۔ جس میں مرکزی خیال یا تصور کو پیش کرتے ہوئے اُس تصور کی مزید شاخ بندی کی جاتی ہے۔ اس جماعت بندی کی بناء پر خیال یا تصور کی مزید متعلقہ تصور کے ساتھ جوڑ تیار کیا جاتا ہے یہ اُسطرح سے کام کرتا ہے، جس طرح سے انسانی دماغ، نیورانس کے ذریعہ اپنا فعل انجام دیتا ہے۔" بوزان اور بوزان 1993-

ذہنی نقشے کے استعمال (Uses of Mind Map)

1۔ ذہنی نقشہ مواد کو یاد رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ 2۔ پیش کی گئی معلومات طلباء کو دلکش و دلچسپ محسوس ہوتی ہے۔

3۔ ابتدائی درجات پر اس طریقہ کا استعمال مفروضات اور مضمون تحریر کیلئے کیا جاسکتا ہے۔

4۔ تنقیدی سوچ فروغ پاتی ہے۔

5۔ تنقیدی اور آزادانہ سوچ پر توجہ مرکوز ہوتی ہے جس کی مدد سے طلباء کو زیادہ سے زیادہ اکتسابی عمل میں مشغول رکھ سکتے ہیں۔

6۔ اس میں معلومات کو منظم انداز میں پیش کیا جاتا ہے

7 ۔ مسائل کا حل، معلومات کا اعادہ کرنے میں استعمال۔

8۔ مفت آن لائن سوفٹ ویر (Software) کی دستیابی کی وجہ سے موجودہ دور میں ذہنی نقشے کا استعمال بڑے پیمانے پر کیا جارہا ہے۔

9۔ اس طریقہ کار کی مدد سے اساتذہ اور زیر تربیت معلم مواد کو منظم اور منطقی انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔

10۔ اس کے استعمال سے کمرہ جماعت میں تدریس و اکتساب کا عمل روانی کے ساتھ جاری رہتا ہے اور معلّم میں تدریسی اعتماد بڑھتا ہے۔

11۔ مواد کی بصری پیش کش کی وجہ سے یہ طریقہ کار طلباء میں بہتر تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔

12۔ اس میں لچک پائی جاتی ہے یعنی کمرہ جماعت میں اس طریقہ کار کو مختلف طرح سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

13۔ نئے اور پیچیدہ تصور کو پڑھانے اور وسیع تحقیقی پروجیکٹ کو پیش کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

14۔ مکمل معلومات اور خیالات کو منظم انداز میں ایک ہی کاغذ پر پیش کر کے طلباء کو دستیاب کروایا جاسکتا ہے۔

15۔ اس طریقہ کار میں طلباء کی شمولیت یقینی بنائی جاتی ہے۔ جس وجہ سے طلباء میں ترسیلی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔۔

ذہنی نقشے کو تیار کرنے کے تکنیک Techniques of Developing Mind Map :

1۔ مرکزی تصور یا خیال کو کاغذ کے درمیان میں تحریر کریں۔

2۔ مختلف لکیروں، علامتوں، تصاویر، رنگوں، دائروں کا استعمال کرتے ہوئے مرکزی تصور اور ذیلی نکات کے درمیانی تعلق کی وضاحت کی جاتی ہے۔

3۔ مرکزی تصور کے گرد تحریر کردہ دیگر خیالات، شاخوں کی مانند آزادانہ طور پر باہر کی جانب لکھی جاتی ہے۔

4۔ نکات تحریر کرتے وقت بڑے وقفے نہ لیں اور تحریر میں ترمیم کے بغیر جلدی جلدی نکات لکھے جانے چاہیئے۔

5۔ کاغذ کے چاروں جانب کچھ خالی جگہ چھوڑی جائے تاکہ مستقبل میں مزید معلومات کو شامل کیا جاسکے۔

6۔ معلّم ذہنی نقشے کو فنکارانہ انداز میں تیار کرنے سے گریز کریں۔

ذہنی نقشے کی تدریس

کمرہ جماعت میں تصورات کو پیش کرنے کیلئے ذہنی نقشہ ایک مثالی طریقہ کار ہے۔ اس سے طلباء کی توجہ مرکوز رہتی ہے اور عنوان کے متعلق مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ذہنی نقشے کا استعمال کمرہ جماعت میں ذہنی تلاطم (Brainstorming) اور کسی موضوع پر بحث و مباحثہ کے غرض بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سے طلباء کو اکتسابی عمل میں شرکت کیلئے ترغیب ملے گی ساتھ ہی مرکزی تصور اور اس سے جوڑے نکات کے درمیانی تعلق کو دریافت کرتے ہوئے تفہیم ممکن ہوگی۔ ذہنی نقشہ بطور تعین قدر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں مرکزی تصور کے متعلق تدریس سے قبل اور بعد طلباء کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کیلئے مواقع فراہم کئے جاسکتے ہیں۔۔

کلیدی الفاظ، رنگوں اور علامتوں کا استعمال (Using keywords, colours and Symbols)

اس طریقہ کار کے بانی بوزان نے ہمیشہ اس بات کی پُرجوش حمایت کی ھیکہ ذہنی نقشے میں عبارت یا فقرے کے بجائے کلیدی الفاظ کا استعمال کیا جانا چاہیئے۔ انھون نے کہا ھیکہ استعمال کردہ کلیدی الفاظ یقینی طور پر مرکزی خیال سے متعلقہ معنی، مفہوم و معلومات کو وضاحت کریں۔ ذہنی نقشے میں استعمال کردہ کلیدی الفاظ طلباء کیلئے محرک کے طور پر کام کرتے ہوئے انکے ذہن کو کھولتا ہے اور سابقہ مبہم تصورات کو گہرائی اور تفصیلی طور پر واضح کرتا ہے۔ کلیدی الفاظ کے بجائے اگر عبارت اور فقروں استعمال کیا گیا تو اُسے یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ ذہنی

نقشے کو مزید دلکش، موثر اور دلچسپ بنانے کیلئے مختلف و مناسب رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو طلباء کو اکتسابی عمل میں مشغول رکھتے ہوئے اُنکی شمولیت کو یقینی بناتا ہے۔ اس کا استعمال تدریس و اکتساب کو لطف اندوز بناتا ہے۔ مختلف رنگ و علامتوں کے استعمال سے مرکزی خیال اور کلیدی الفاظ خیالات کے مابین فرق کو واضح کرنے میں مدد ملتی ہے۔ رنگ علامتیں تصورات کو سمجھنے، یاد کرنے کیلئے محرک ہوتا ہے۔ مختلف رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے تیار کیا گیا ذہنی نقشہ طلباء کے ذہن کو زیادہ متحرک رکھتا ہے۔ تصور کو مختلف خیالات و نکات میں تقسیم کرنے کیلئے رنگ اور علامتیں موثر ذریعہ ہوتا ہے۔

ذہنی نقشہ سازی کو موثر بنانے کے لئے سفارشات:

1) معلم کو چاہیئے کہ نقشہ سازی کی تشکیل میں غیر پیچیدہ الفاظ کا استعمال کرے۔ چونکہ یہ انتہائی مختلف انداز میں جامع تصور کو پیش کرتا ہے اس لحاظ سے اُس کا آسان ہونا بہت ضروری ہے۔ معلم اگر مختصر اور پر معنی جملے / عبارت یا بہتر ہے ایک قوی لفظ کا استعمال کرے جو اُن جملے یا مہارت کی مکمل عکاسی کرتا ہو۔

2) معلم کو چاہیئے کہ مرکزی خیال / تصور ذیلی تصورات کو پرنٹ کی شکل میں چسپاں کرے یا اگر خود لکھ رہے ہو تو انتہائی واضح اور پر کشش ہو۔ طلباء کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

3) تصورات کو پیش کرنے میں اگر رنگوں کی تنظیم کی جائے تو ذہنی نقشہ سازی مزید موثر اور افادیت کے حامل ہو جاتی ہے۔ مختلف تصورات کو مختلف رنگ سے اور اُنکے ذیلی تصورات کو یکساں رنگ سے ظاہر کرنے پر طلباء کی تفہیم میں بہتری آتی ہے مستقبل میں مواد کی یاد دہانی میں یہ رنگ مدد فراہم کرتے ہے۔

4) معلّم اگر الفاظ کے بجائے تصویر یا نشانیوں، علامتوں اور رنگوں کا استعمال کرے تو طلباء کے حافظ پر مثبت اثر پڑتا ہے۔

5) ذہنی نقشہ سازی میں ضروری ھیکہ مرکزی تصور کو ذیلی خیال / تصور سے جوڑنے کے لیئے خطوں کا استعمال کیا جائے۔ اسطرح سے ترچھے روابط (Cross Linkage) اُن میں موجود ارتباط کو ظاہر کرتے ہے۔

(iv) تصور کی نقشہ سازی۔ Concept Mapping

تصور کا نقشہ ایک بصری تنظیم ہے جو طالب علم کی ایک نئے تصور کی سمجھ کو بہتر بنا سکتا ہے۔ ترسیمی تنظیم کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کئی طریقوں سے تصور کے بارے میں سوچتے ہیں۔ تصوراتی نقشے تفہیم کو گہرا کرتے ہیں۔

تصور کا نقشہ کیوں استعمال کریں؟

- یہ بچوں کو نئی معلومات کو منظم کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- یہ طلباء کو مرکزی خیال اور دیگر معلومات کے درمیان بامعنی رابطہ قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- یہ تعمیر کرنے میں آسان ہوتے ہیں اور کسی بھی مضمون کے مواد کے علاقے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تصوراتی نقشے بنانے کے کئی طریقے ہیں۔ جس میں درج ذیل اقدامات شامل ہیں۔

- متن کے انتخاب میں پیش کردہ اہم خیالات یا تصورات کی شناخت کریں۔
- تصورات کو زمروں میں ترتیب دیں۔ طلباء کو اس بات سے واقف کروائیں کہ جب آپ مزید معلومات حاصل کرتے ہیں اور خاکہ میں شامل کرتے رہتے ہیں تو نقشے کی تنظیم بدلی جا سکتی ہے۔
- نقشے پر لکیروں یا تیروں کا استعمال کریں یہ واضح ہو کہ ذیلی تصورات کسطرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک خاص زمرہ اور / یا بنیادی تصور کو گم ہونے سے بچانے کے لیے نقشے پر معلومات کی مقدار کو محدود کریں۔
- نقشے کو مکمل کرنے کے بعد طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔

تصوراتی نقشے کے معنی (Meaning of Concept Map)

تصور کا نقشہ ایک بصری یا ٹول یا خاکہ ہے جو مختلف خیالات کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے تاکہ آپ ان کے تعلقات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ ہر تصور کا نقشہ چاہے وہ سادہ ہو یا پیچیدہ۔ دو اہم عناصر پر مشتمل ہوتا ہے:

تصورات : یہ عام طور پر دائروں بیضوں، یا خانوں سے ظاہر ہوتے ہیں اور انہیں "نوڈز" کہا جاتا ہے۔ اس میں تصورات کو لکیروں سے جوڑ کر ظاہر کیا جاتا ہے۔ جس سے تصورات کے درمیان تعلق قائم ہوتا ہے۔

تعلقات: یہ تیروں سے ظاہر ہوتے ہیں جو تصورات کو جوڑتے ہیں اور تیروں میں اکثر جڑنے والا لفظ یا فعل شامل ہوتا ہے۔ ان تیروں کو "کراس لنکس" کہا جاتا ہے۔

تصواراتی خاکہ سازی کے اہم عوامل:

مندرجہ ذیل عوامل ایک موثر تصوراتی خاکہ کی تنظیم کرتے ہے۔

☆ **ایک موضوع کو تفصیل سے دیکھیں:** تصوراتی نقشہ بناتے وقت، آپ ایک مجموعی تصور سے شروع کرتے ہیں اور پھر ذیلی عنوانات کی شناخت کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ے کہ آپ مواد کا تجزیہ و تنظیم آسان سے مشکل کی جانب کرے۔

☆ **اپنے خیالات کو منظم کریں:** اگر آپ اور آپ کی ٹیم دماغی طوفان کے سیشن یا ورکشاپ میں حصہ لیتے ہیں، تو آپ بہت سارے خیالات ملیں گے۔ اسطرح کے ذخیرے خیالات پر عمل کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ پر تصوراتی نقشہ کے ٹیمپلیٹ کا استعمال آپ کو بصری فہم میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔

☆ **اہم معلومات یاد رکھیں:** مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ سمعی طور پر سیکھنے سے بصری طرز پر سیکھنا زیادہ بہتر ہے۔ لہذا اگر آپ اور آپ کی ٹیم کو کسی تصور یا کسی موضوع کو طلبا کو سکھارہی ہو تو تصور کا نقشہ اسکی تعمیر و تشکیل میں مدد فراہم کریگا۔ اس لحاظ سے معلم اہم نکات کا انتخاب کر کے اس کی فہرست سازی کرے۔

تصوراتی نقشہ سازی کی اقسام:

تمام قسم کے تصوراتی نقشوں کے اجزاء ایکساں رہتے ہیں۔ تصورات اور کنیکٹر بنیادی طور پر موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان نقشوں کو مختلف طریقوں سے ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ مکڑی کے جال کی طرز پر نقشہ، درجہ بندی کا نقشہ، سسٹم کا نقشہ، تجویزی ڈھانچہ انکی قسمیں ہیں۔

تصوراتی نقشہ سازی اور سیکھنے کا عمل:

تصوراتی نقشہ سازی اکتساب کے عمل کو فرحت بخشتی ہے۔ درج ذیل ان کی افادیت کو تحریر کیا گیا ہے۔

- ☆ یہ بصری شکل کے ساتھ فہم فراہم کرتا ہے۔ یہ ذہن سازی اور اعلیٰ سطحی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے
- ☆ یہ اہم تصور کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے نئے اور پرانے تصورات کو یکجا کر کے معلومات کی ترکیب کرتا ہے۔
- ☆ یہ طلبا میں نئے تصورات اور ان کے روابط کی دریافت کو فروغ دیتا ہے پیچیدہ خیالات کا واضح ترسیل فراہم کرتا ہے
- ☆ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کو فروغ دیتا ہے۔ یہ طلبا کی تفہیم کا اندازہ لگانے کے لیا استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- ☆ یہ تخلیقی صلاحیتوں کی نشو و نما کرتا ہے۔ ان علاقوں کی نشاندہی کرتا ہے جن کو مزید علم یا جائزہ کی ضرورت ہے۔

(V) مسرت سے پُر تدریس۔ Joyful Teaching

کمرہ جماعت میں تدریسی عمل کے حاصل میں متوقع کامیابی نہ ملنے کی وجہہ طلباء کے عدم شراکت ہے۔ طلباء کی توجہہ کی کمی، دلچسپی میں فقدان اکتسابی عمل کو سست رو کر دیتی ہے۔ اِن مسائل کو ذہن میں رکھ کر جرمن ماہر نفسیات و تعلیم فریڈرک ولہلم آگسٹ فروبیل (Friedrich Wilhelm August Froebel 1782 to 1852) نے چھوٹے بچوں کو نفسیات کا مطالعہ کیا اوراُن کی پسندیدہ سر گرمیوں پر مبنی سکھانے کا طریقہ ایجاد کیا۔ اِن کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ طلباء کے لئے کھیل کو تدریس کا ذریعہ بنایا گیا۔ جرمنی میں اسی طرز پر ایک اسکول کا قیام بھی کیا گیا جیسے دُنیا آج بھی کنڈر گارڈن (Kindergarten) یا یوں کہئے گلشن اطفال سے جانتی ہے۔ اِس گلشن کے پھول طلباء جسکی نگہداست کرنے والا فردمالی / معلم ہوتا ہے۔ اسی بنیادی تصور سے ہی مسرت آمیز طریقہ تدریس جڑی ہوئی ہے۔

مسرت آمیز طریقہ تدریس وہ طریقہ تعلیم ہے جہاں بچےّ بغیر کسی ذہنی دباؤ کے بذات خود ہی اکتساب کے لیئے تیار ہو جائیں۔ یہاں طلباء کا تدریس کے عمل میں لطف اندوز ہونا معنی رکھتا ہے۔ چونکہ یہاں طلباء کی خوشنودی اور رضامندی شامل ہوتی ہے اسلئے اکتساب کے حصول کی سطح اعلیٰ ہوتی ہے۔ کھیل کھیلنا بچوں کا فطری مشغلہ ہے اور وہ اسمیں دلچسپی رکھتے ہے۔ اس فطری جِبلّت کو سامنے رکھ کر اگر تعلیمی کھیل کی تعمیر و تشکیل کی جائے تو طلباء کھیل کھیل میں ہی کئی تصورات و معلومات تک رسائی حاصل کرسکتے ہے۔

اس طریقہ تدریس میں مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔

نظم / گیت / گانوں کا استعمال، کہانی مختلف کھیلوں کے ذریعے، ڈراموں کے ذریعے، کٹھ پتلی، آئی۔ سی۔ ٹی یا اینیمیشن کے ذریعے۔

☆ **مسرت آمیز طریقہ تدریس کے مقاصد Objectives of Joyful Learning :**

مسرت آمیز طریقہ تدریس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ طلباء کی شراکت وحصّہ داری کو فروانی دینا۔

2۔ سبق کو طلبا کی زندگی کے ساتھ جوڑتے ہوئے پڑھانا۔

3۔ تدریس واکتساب کے ماحول کو دلچسپ اور خوشگوار بنانا۔

4۔ طلباء کی توجہہ اور محرکہ کو بڑھانا۔

5۔ طلباء کے ذہنی معیار کو بلند کرنا۔

6۔ کم سے کم گھر کام / تفویض دینا۔

7۔ سماجی ذہانت کے معیار کو بلند کرنا۔

مسرت آمیز طریقہ تدریس کو خصوصیات(Characteristic of Joyful Learning)

ا۔ بچوں کا فعال اشتراک کو ممکن بنانا۔ یہاں یہ امر لازمی ھیکہ طلباء کو انفرادیت کو ترجیح دی جائے۔ طلباء کا شوق اور پسندیدہ سرگرمیاں اس طریقہ تدریس کو کامیاب بناتی ہے۔

2۔ خود محرکہ / اندرونی تحریک طلباء کے اکتساب میں شمولیت کی وجہہ ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے طلباء ہر سرگرمی میں شامل ہوتے ہے۔

3۔ سماجی ذہانت کو وبہتری حاصل ہوتی ہے طلباء آپسی تعاون و تال میل کے ذریعے اکتساب کے عمل میں آگے بڑھتے ہے۔

4۔ طلباء کے اطراف کے ماحول میں موجودہ وسائل ہی اکتساب کی بنیاد ہوتی ہے۔ حقیقی شکل وہیت میں پائی جانے والی شئے، حالات، واقعات اور آلات طلباء بطور ٹھوس چیزوں کے طور پر اکتساب کے عمل میں استعمال کرتے ہیں۔ اسطرح اُن کے تصّور کی تشکیل میں آسانی ہوتی ہے۔

5۔ اسکول کو سماج کا چھوٹا شبیہ (Miniature) کہا جاتا ہے اور طالب علم نہ صرف اِسکول سے سیکھتا ہے بلکہ معاشرے میں رونما ہونے والے حالات و واقعات طالب علم جب دیکھتا ہے تو اُس سے وہ بہت جلد سیکھتا ہے چاہے وہ مطابقت ہو، محبت ہو یا غصّہ۔ اس طریقہ تدریس سے طلباء کی صلاحیت و اقدار دونوں میں بھی بہتری لائی جاتی ہے۔

6۔ چونکہ سرگرمیوں کی نوعیت اور وسعت تبدیل ہوتی ہے اس لئے طلباء کو ہمیشہ اکتسابی عمل نیا اور پر لطف محسوس ہوتا ہے اس لیئے بوریت نہیں ہوتی۔ معلم اور متعلم دونوں بھی محرک ہوتے ہیں۔

☆ **مسرت آمیز طریقہ تدریس میں روکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل**

(Factors creating hurdles in Joyful Teaching Method)

پر مسرت طریقہ تدریس کی افادیت بہت ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہر مواد یا موضوع کو اسی طریقہ سے پڑھایا جائے۔ اس کے علاوہ چند عوامل جو اس کے موثر ہونے پر منفی اثر ڈالتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1) معلم کا طلباء کو بار ہا ٹو کنا، رو کنا دخل اندازی کرنا، طلباء کی مرضی و آزادی میں رو کاوٹ پیدا کرتا ہے۔

2) ڈانٹ یا سزا سے گریز کرنا چاہئے۔ کیونکہ متعلم اِن چیزوں سے ذہنی تکلیف سے گزرتا ہے۔

3) اکتسابی عمل میں لچیلدپن ہونا چاہیے۔ معلم سختی اور تشکیل شدہ خاکہ کو بہت زیادہ سخت انداز میں زیر استعمال نہ لائے۔

4) کتابی مواد کا کم سے کم استعمال کیا جائے۔ کھیل، سرگرمی و تفریحی وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔

5) معلم جذباتی طور پر بہت زیادہ ذہین ہونا چاہیے۔ طالب علم کے ذہنی سطح کے لحاظ سے اس کے رول میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ طالب علم سے خندہ پیشانی، پیار و محبت سے پیش آئے۔ طلباء کی جامع شخصیت معلم سے مربوط ہوتی ہے۔

12.5 پڑھانے کا سب سے بہترین طریقہ کیا ہے؟ (What is the best way to teach?)

معلم کا جدید طریقہ تکنیک و طریقہ کار سے واقف ہونا ضروری ہے کیونکہ ہمارے پاس بہت سے تدریسی طریقے موجود ہے۔ معلم کو چاہئے کہ وہ مضامین، اسباق کے مقاصد، سہولیات، طلبا کی صلاحیتوں اور ضروریات کے مطابق تدریسی طریقہ کا انتخاب کرے۔ انتخاب اس لئے ضروری ہے کہ مختلف مضامین کے لیے مختلف طریقہ موزوں ہو سکتا ہے۔ ایک ہی سبق کے لیے مختلف تدریسی طریقے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ایسا طریقہ استعمال کرنا ضروری ہے جو سیکھنے والے تک مواد کی صحیح ہیت کو پہچائے۔

تدریس کے عمل کی ناکامی کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

- جابرانہ ماحول، ضرورت سے زیادہ یا کم بتانا۔ نفس مضمون کو مشکل شکل میں پیش کرنا۔ طلباء کو سامعین کے طور پر تدریس و اکتساب کے عمل میں شامل کرنا۔ طلباء کے نفسیاتی پہلو کو نظر انداز کرنا۔ مواد کی موزوں تنظیم و ترسیل نہ کرنا وغیرہ۔

تدریس کی کامیاب کا سب سے اہم اصول یہ ہیکہ جو سبق پڑھانے جارہے ہو پہلے طلباء کو اس کی ضرورت اور افادیت کو بخوبی ذہن نشین کرائے طلباء کی رضامندی شراکت اور انکا متحرک ہونا ضروری ہے۔ بچوں کو وہی پڑھانا چاہیے جو ان کی فطرت اور صلاحت کے عین مطابق ہو۔ طریقہ تدریس چاہیے کوئی ہو مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے۔

- پڑھانے کا عمل آسان اور عام فہم ہو۔ تدریس کی زبان صاف اور شگفتہ ہو۔ اصطلاحات کی وضاحت اس طرح ہو کہ طلباء انہیں بآسانی سمجھ سکے اور بیان بھی کر سکے۔ تدریس کل سے جز کے جانب ہو کیونکہ طلباء کی فطرت ہے کہ وہ پوری / مکمل شئے کو دیکھنا پسند کرتے ہے اور پھر انکے جز کا تجزیہ کرتے ہے۔ تدریس کے عمل کی مناسب تنظیم و تقسیم ہو۔ مواد کو اسطرح سے پیش کرے کہ وہ اپے سے پہلے اور بعد کے اجزاء سے فطری طور پر مربوط بھی رہے۔ نئ معلومات کو طلباء کی سابقہ معلومات ان کے تجربات مشاہدات سماجی اور فطری ماحول سے مربوط کرکے فراہم کی جائیں۔ طلباء کے تصورات کو واضح کرنے کے لیے تصاویر، نقشہ جات، تشریح، مثالوں، ویڈیو گرافکس اور simulation کی شکل میں پیش کیا جائے۔ موبائیل اور کمپیوٹر کے ذریعے طلباء کو مواد تک لے جایا سکتا ہے۔
- دوران تدریس مناسب سوالات کا اہم مقام ہے یہ تشکیلی تعین قدر کا اہم عنصر ہے۔ اس بناء معلم اپنی تدریس کو سمت مہیا کرتا ہے ساتھ ہی طلباء کی ذہنی نشو نما کا ایک اہم وسیلہ بھی ہے۔ سوالات تیار کرنے سے لیکر، پوچھنے اور ان کے تجزیے کے عمل کو معیاری بنانا ضروری

ہے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تربیت کو اہمیت دینی چاہیے کیونکہ تربیت انسان کو عملی زندگی کا اہل بناتی ہے۔

12.6 اختراعی تدریسی تکنیکوں کا کمرہ جماعت میں استعمال اور تنقیدی جانچ

(Critical Appraisal and Classroom Implications of above Approach)

اختراعی تدریسی طریقے و تکنیک ایک موثر و منظم کمرہ جماعت کی تعمیر کرتے ہے۔ جس طرح جسم کے لیے روح اور پھولوں کے لیے اسکی خوشبو اہم ہے۔ اسی طرح ایک کامیاب تدریس اور موثر کمرہ جماعت کے لیے اساتذہ و طلبا کی جان فشانی، منصوبہ بندی، غور خوض اور مسلسل احتساب ضروری ہے۔ اقوام کی لازوال بقاء اور ناقابل تسخیر ترقی و خوشحالی فوجی و عسکری قوتوں میں نہیں بلکہ علم کی طاقت میں ہوتی ہے۔ معلم اگر اس پیغام کو طلباء تک پہنچادے تو دنیا کی کوئی طاقت اس قوم کو فنا نہیں کر سکتی۔ اساتذہ کو چاہیے کہ دوران تدریس بھی ایک طالب علم کی حیثیت سے مستفید ہوتے رہیں، یعنی طالب علم کی متجسس اور محققانہ طبعیت کو مرنے نہ دے۔

جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی : روح امم کی حیات، کشمکش انقلاب

اختراعی تدریسی طریقے طلباء کو اپنی زندگی اور تعلیمی سفر میں درپیش مسائل کے حل کو مہیا کرتے ہیں۔ ان طریقوں سے اکتساب کا عمل دلچسپ ، کارآمد اور اعلی درجہ کا کیا جاسکتا ہے۔ طلباء کی توانائی کا رخ ایسی خود تخلیق کردہ سرگرمیوں کے سمت گامزن کیا جاتا ہے جس سے جماعت کے نظم و ضبط کو مستحکم کرنے میں مدد فراہم ہوتی ہیں۔ جب طلبہ اپنے اکتساب کی سطح کا موازنہ نہ کرتے ہوئے خود کی صلاحیتوں کو بھرپور انداز میں پروان چڑھاتے ہے۔ اس کیفیت سے طلباء پسندیدہ، مہذب، سائشتہ برتائو اور تخلیقی خوبیوں کو بڑھاوا ملتا ہے۔ یہ طلباء میں قوت ارتکاز پیدا کرتا ہے۔ اس طرح کی تدریس کمرہ جماعت میں طلباء کو بہتر سماجی مہارتوں سے بھی لیس کرتا ہے۔ عزت نفس کی اہمیت سے واقف کرواتا ہے۔ اکتسابی معذوریوں اور کمزوریوں کے شکار طلباء کے مسائل کو پیار و شفقت سے دور کرتا ہے اور ان میں اعتماد کی فضاء کو بحال کرتا ہے۔ معلم کو ضروری ھیکہ وہ ان تدریسی طریقوں میں مہارت حاصل کرے اور اپنی تدریس میں ان کا بھرپور استعمال کرے۔ تعلیم میں صبر و استقامت کو اہمیت حاصل ہے۔ معلم کو ایک مثالی معلم بننے کے لیے بہت سے مشکل مراحلوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ مطلوبہ نتائج کے حصول میں جلدبازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ ان اختراعی تدریسی طریقوں و تکنیکوں کو تعلیم کی کسی بھی سطح پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال ا: ٹیم ٹیچنگ کے کمرہ جماعت میں استعمال کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

12.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تدریس سماجی و ثقافتی تناظر میں ہونے ولا ایک پیچیدہ سماجی، ثقافتی اور اخلاقی عمل ہے۔
- کسی بھی طریقہ کار، تکنیک یا اسلوب کو ادا کرنے کے لیے اہلیت، قابلیت، استعداد اور مہارت کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔
- تبدیلی کے لیے آمادگی کا اظہار ترقی کی ضمانت دیتا ہے۔
- ہر کوئی باصلاحیت ہے لیکن شرط ہے کہ آپ اُسے اُس کی صلاحیت کی بناء پر جانچے تا کہ دوسرے سے تقابل کیا جاسکے۔
- اختراعی تدریسی طریقے وہ طریقے ہیں جو طلباء کو مختلف قسم کے اختراعی وندرت سے پر خیالات کا استعمال کرواتے ہیں اور اُن کے فکری رویئے کو بہتر بنانے کے لیے جدید وسائل کا استعمال کریں اور رٹنے کے عمل سے گریز کریں۔
- جدید تدریسی طریقے روایتی طریقہ تدریس کے برعکس تمام طلبہ کے شعور کو بیدار کرتے ہیں۔ یہ سوالات، مظاہرے ،وضاحت ،عملی طریقوں و تعاون پر زیادہ زور دیتے ہیں۔
- جدید دنیا اور ٹیکنالوجی پر مبنی علم کے دور سے نمٹنے کے یے جدید طریقے اپنانا ہی بقاء کا واحد ذریعہ ہے طلباء کو اسطرح سے تعلیم کے لئے تیار کریں کہ وہ 21 ویں صدی کا مقابلہ کر سکے۔
- تعلیم کے عمل میں تدریس ایک لازمی جز ہے۔ تدریس کے کئی مکتب فکر ہیں۔ ہر مکتب فکر ایک نئ تدریسی زاویہ کو سامنے لاتی ہے۔
- تدریس کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ معلم / اُستاد مرکوز طریقہ تدریس اور متعلم / طالب علم مرکوز طریقہ تدریس
- Brain storming ذہن لڑانا یہ طلباء میں تخلیقی سوچ اور معلومات اکٹھا کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ یہ گروہ میں کروائی جانے والی تدریسی تکنیک ہے جہاں گروہ کے ممبران کسی خاص مسئلے کے لیے اپنے اپنے خیالات و تجویزات کی لسٹ فراہم کرتے ہیں۔ اُن میں سے سب سے بہتر اور حتمی حل کا انتخاب کیا جاتا ہے۔
- مشترکہ طور پر ایک ہی وقت میں کی جانے والی تدریس کو ٹیم ٹیچنگ کہتے ہیں کیونکہ اس قسم کی تدریس میں واحد معلم کے بجائے معلمین کی ایک جماعت (دو یا دو سے زائد) طلباء کی تدریس کرتی ہے۔
- ذہنی نقشہ سیکھنے کی ایک غیر خطی تکنیک ہے۔ جس میں مرکزی خیال یا تصور کو پیش کرتے ہوئے اُس تصور کی مزید شاخ بندی کی جاتی ہے۔ اس جماعت بندی کی بناء پر خیال یا تصور کی مزید متعلقہ تصور کے ساتھ جوڑ تیار کیا جاتا ہے یہ اُسطرح سے کام کرتا ہے، جس طرح سے انسانی دماغ، نیورانس کے ذریعہ اپنا فعل انجام دیتا ہے۔
- تصور کی تعمیر / خاکہ بندی ایک تدریسی تکنیک ہے۔ تصور کا خاکہ Concept Map یا Conceptual diagram ایک شکل ہے جو کسی تصور کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ ایک گرافکس ٹول ہے۔ یہ آئیڈیاز، Images اور لفظوں کے درمیان ربط / رشتگی کو ظاہر

کرتے ہیں۔ یہ کچھ circuit diagram برقی سرکٹ کی شکل کا ہوتا ہے اس سے طلباء میں منطقی سوچ اور مطالعے کی عادت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

- مسرت آمیز طریقہ تدریس وہ طریقہ تعلیم ہے جہاں بچّے بغیر کسی ذہنی دباؤ کے بذات خود ہی اکتساب کے لیئے تیار ہو جائیں۔ یہاں طلباء کا تدریس کے عمل میں لطف اندوز ہونا معنی رکھتا ہے۔ چونکہ یہاں طلباء کی خوشنودی اور رضامندی شامل ہوتی ہے اسلئے اکتساب کے حصول کی سطح اعلیٰ ہوتی ہے۔

12.8 فرہنگ (Glossary)

طریقہ تدریس(Teaching Method)	تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے تدریسی نظریات کی بناء پر کامیابی سے انجام دیا جانے والا عمل۔
اختراعی طریقہ تدریس	طلباء کے مختلف قسم کے اختراعی وندرت سے پُر خیالات کا استعمال کرواتے ہیں ساتھ ہی فکری رویئے کو بہتر بنانے کے لیے جدید وسائل کا استعمال کرواتے ہیں۔
گروپ ڈسکشن(Group Discussion)	گروہی بحث ومباحثہ
تجزیاتی سوچ	تشریحی سوچ، کسی مضمون یا تصور کو تفصیل میں جانچنا جہاں اُس کے بنیادی عنصر کی شناخت بھی ممکن ہو سکے۔
ادراکیت	جاننا، سمجھنا، آگاہی
تنقیدی سوچ(Critical Thinking)	جانچ جو کھرے کھوٹے میں فرق کرے / اچھے برُے میں تمیز کرنے کی اہلیت پیدا کرے اور مدلل طور پر سوچنے کے لیے راہیں ہموار کرے۔
ثلاثی سطح(Tertiary level)	ثانوی تعلیم کے بعد کالج یا یونیورسٹی میں تعلیم کا مرحلہ

12.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. موثر تدریس کے لیے۔۔۔۔۔ضروری ہے۔

(a) تدریسی استعداد (b) تدریسی مہارت

(c) a اور b دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

2. آلپورٹ، واٹسن۔۔۔۔کی وکالت کرتے ہیں۔

(a) تدریسی لائحہ عملی (b) تعاونی طرز رسائی

(c) کلی طرز رسائی (d) مندرجہ بالا تمام

3. ملٹی میڈیا پراجکٹس بنانا۔۔۔۔ہیں۔

(a) مشکل (b) پیچیدہ

(c) دلچسپ (d) مندرجہ بالا تمام

4. ذہنی تلاطم طریقہ کو۔۔۔۔۔۔۔نے متعارف کیا۔

(a) جوزف ڈی نوواک (b) ٹونی بوزان

(c) ایلکس ایف اوسبورن (d) پیاجے

5. ذہنی تلاطم کے عمل کے دوران غلط آیڈیا وخیالات کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔

(a) ہاں (b) نہیں

(c) غلط کو صحیح کر کے (d) مندرجہ بالا تمام

6. پہلی قابل ذکر کتاب جس میں ذہنی تلاطم اصطلاح کا ذکر کیا گیا۔

(a) How to Think Positive (b) How to Think Up

(c) How do Think (d) None

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. اختراعی تکنیک برائے تدریس سے کیا مراد ہے؟
2. اختراعی تدریسی تکنیک وطریقوں کی ضرورت کیوں ضروری ہے؟
3. تدریسی نظریات کی تعریف بیان کیجیے۔
4. تدریسی طریقوں کی قسمیں بیان کرے۔
5. ذہنی تلاطم پر مبنی تدریس سے کیا مراد ہے؟
6. ٹیم ٹیچنگ سے کیا مراد ہے؟
7. ذہنی نقشہ سازی پر مختصر نوٹ لکھیے؟

8. تصور کی نقشہ سازی کو بیان کیجیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. اختراعی تکنیک برائے تدریس کی ضرورت وافادیت کو معہ مثال بیان کریں۔
2. اختراعی تدریسی تکنیک(طریقے) کی خصوصیات بیان کریں۔
3. تدریسی طریقے کو موثر بنانے کے لیے کن کن عوامل کی ضرورت ہے مفصل بیان کریں۔
4. ذہنی تلاطم سے کیا مراد ہے؟اس کا تدریس میں استعمال کسطرح کیا جاسکتا ہے وضاحت کیجیے۔
5. مسرت سے پُر تدریس پر روشنی ڈالیے۔
6. ٹیم ٹیچنگ تدریسی طریقہ کار کو تفصیل میں بیان کیجیے۔کمرئہ جماعت میں اس کی افادیت پر بحث کیجیے۔
7. تصور کی تعمیر پر مبنی تدیس کو تفصیل میں بیان کیجیے۔کسی تصور کو لے کر اُس کی نقشہ سازی کیجیے۔
8. ”اختراعی تدریسی طریقوں کا کمرئہ جماعت میں استعمال۔افادیت ونقصانات“۔اس بیان کا تنقیدی جائزہ لیجیے؟

12.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Bhatt B.D. (2013) (Modern Methods of Teaching - Concept and Techniques) (2013). New Delhi Kanishka Publishers.
2. Dell'O Lio J.M. & Donk. T. (2007). (Models of Teaching) New Delhi. Sage Publications.
3. Fatima. R. (2021). (Pedagogy of Mathematics) Delhi - Maktaba Jamia Ltd.
4. Siddiqui M.H. (2014) (Models of Teaching) New Delhi, APH Publishing Corporation.
5. Reddy J. (2014) (Methods of Teaching) New Delhi, APH Publishing Corporation.
6. Ranjan R. & Sharma R. (2013) Methods of Teaching, New Delhi, APH Publishing Corporation.
7. Siddiqui M.H. & Khan M.S. (2014) New Delhi, APH Publishing Corporation.

اکائی 13۔ تدریس و اکتساب میں اطلاعی و ترسیلی ٹیکنالوجی کا تعارف

(Introduction to ICT in Teaching and Learning)

اکائی کے اجزا

13.0 تمہید(Introduction)

13.1 مقاصد(Objectives)

13.2 درس و تدریس میں آئی سی ٹی کا تصور

(Concept of ICT in Teaching and Learning)

13.3 درس و تدریس میں آئی سی ٹی کی ضرورت(Need of ICT in Teaching and Learning)

13.4 تعلیم میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Education)

(i) درجہ کے تدریسی عمل میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Classroom Teaching)

(ii) اسکولی انتظام اور نظم و نسق میں آئی سی ٹی کا استعمال

(Use of ICT in School Management and Administration)

(iii) تعین قدر میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Evaluation)

(iv) تحقیق اور اشاعت میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Research and Publication)

13.5 تعلیم میں آئی سی ٹی کے استعمال کے نقصانات(Disadvantages of ICT in Education)

13.6 ڈیجیٹل طلبا اور آئی سی ٹی میں ماہر اساتذہ(Digital learners and ICT-specialized Teachers)

13.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

13.8 فرہنگ(Glossary)

13.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

13.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

13.0 تمہید(Introduction)

عالمگیریت اور تکنیکی تبدیلیوں نے ٹیکنالوجی کی طاقت سے چلنے والی ایک نئی معیشت کی تشکیل کی ہے، جو معلومات اور علم سے چلتی

ہے اس نئی معیشت کے ظہور سے تعلیمی اداروں کی نوعیت اور مقاصد تبدیل ہو گئے ہیں، اس دور میں تعلیم کا معیاری ہونا لازمی ہے، یہ تعلیمی معیار ہمیں جدید الیکٹرانک آلات یعنی آئی سی ٹی سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں، آج کے دور میں ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ہماری روزمرہ کی زندگی آئی سی ٹی سے لاتعلق ہو گی۔ اسی طرح ہمارے اسکول اور ہمارے کلاس روم بھی آئی سی ٹی کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔ اس اکائی میں ہم آئی سی ٹی اور اس کے مختلف آلات پر بحث کریں گے جس کا مقاصد میں آئی سی ٹی کے مختلف آلات اور تکنیکوں کی تعلیم میں شمولیت، استعمال اور ان کی مئوثریت سے روبہ رو ہونا ہے۔ ایک عام آدمی اور ایک استاد کے طور پر ہم اپنی تعلیم کو معیاری بنانا چاہتے ہیں جس سے ہمارا معاشرہ ترقی کی طرف گامزن ہو سکے۔ اس ترقی و فلاح کو ہم آئی سی ٹی کے جدید آلات سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کام کو انجام دینے کے لیے ہم تعلیمی مقاصد کے اعتبار سے سماجی ماحول کی عکاسی کرتے ہیں اور سماجی زاویوں کو پرکھتے ہوئے درس و تدریس کے عمل سے علم حاصل کرتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ساتھ اسکولی نظم و نسق، تعین قدر، تحقیقی مطالعات اور اشاعت میں بھی آئی سی ٹی کا استعمال کرتے ہیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ترقی کی طرف گامزن ہو سکے۔

13.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آئی سی ٹی کے معنی اور مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- آئی سی ٹی کے تصور اور دائرہ کار کو سمجھ سکیں۔
- آئی سی ٹی کی تعلیم میں ضرورت و اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- درس و تدریس کے بدلتے ہوئے زاویوں اور تعلیم میں آئی تبدیلیوں کو سمجھ سکیں۔
- درس و تدریس کے مختلف پہلوئوں میں آئی سی ٹی کے آلات کے استعمال کو سمجھ سکیں۔
- آئی سی ٹی کے ذریعہ تحقیق کو سمجھ سکیں۔
- آئی سی ٹی کے ذریعہ کی جانے والی اشاعت کو سمجھ سکیں۔

13.2 درس و تدریس میں آئی سی ٹی کا تصور (Concept of ICT in Teaching and Learning)

ہندوستانی معاشرے میں تعلیم کو ایک ایسا عمل تسلیم کیا جاتا ہے جو ہمیں سماجی، مذہبی، معاشی و روحانی ترقی فراہم کرتی ہے۔ تعلیم ایک انسانی وسیلہ ہے جس سے ہم ترسیلی لیاقتوں کے ساتھ ساتھ جسمانی نشوونما، ذہنی نشوونما، جذباتی نشوونما اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں ساتھ ہی ساتھ یہ ہمیں معاشی ترقی و فروغ اور آنے والی زندگی کی ذمہ داریوں کو بھی نبھانے کے قابل بناتی ہے، اس لیے تعلیم کا معیاری ہونا اشد ضروری ہے۔ تعلیم کی ترقی و فروغ کے لیے ہمیں آئی سی ٹی کو آج کے دور کے تناضر میں رکھ کر سمجھنا بے حد ضروری ہے چونکہ آئی سی ٹی ہماری پوری زندگی کو متاثر کرتی ہے اور زندگی کے تمام کام اس پر ہی منحصر ہو گئے ہیں، چاہے وہ تعلیم ہو، خبریں ہوں، بینکنگ ہو،

خریداری ہو، انفرادی شناخت ہو یا پھر اپنے عزیز و اقارب سے ملاقاتیں، آئی سی ٹی ہر شخص اور ہر ادارے کو متاثر کرتی ہے۔ آج ہماری زندگی ڈیجیٹل ہو گئی ہے تکنیکی اور ڈیجیٹل طریقہ اور ڈیجیٹل آلات کے استعمال جیسے کمپیوٹر، سیٹ لائٹ، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ وغیرہ تکنیکوں سے عام اور روزمرہ کی زندگی کے لیے ہمیں ایسی سہولتیں حاصل ہیں جس سے ہمارے کام کرنے کے انداز اور کام میں معتبریت آتی ہے، جس سے ہمارے وقت، ہماری توانائی اور ہمارے پیسے بھی بچ جائیں، یعنی کم محنت اور کم لاگت میں ہمارا ہر کام وقت پر مکمل ہو جائے اور یہ صرف آئی سی ٹی کی ہی مدد سے پورا ہو سکتا ہے۔

(i) معلوماتی و ترسیلی ٹیکنالوجی کے معنی اور مفہوم (Meaning and concept of ICT)

آئی سی ٹی(Information and Communication Technologies)ایک ایسا علاقہ ہے جہاں پر ہم کئی ٹکنالوجیز کی شمولیت کو یکجا کرتے ہیں جس میں معلومات کے مختلف ذرائع، مختلف آلات اور مختلف آئی سی ٹی کی تکنیکیں شامل رہتی ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی تعلیم، درس و تدریس کے ساتھ ساتھ زندگی کے تمام شعبوں اور کاموں کو بہ آسانی مکمل کر سکتے ہیں اور اس سے استفادہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آئی سی ٹی کا مطلب ہر اس الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا تکنیکی آلہ سے ہے جو کہ معلومات کو الیکٹرانک اور ڈیجیٹل طریقہ سے حاصل کر سکتا ہو، تلاش کر سکتا ہو، پیش کر سکتا ہو، اکٹھا کر سکتا ہو، محفوظ رکھ سکتا ہو، ان معلومات میں با آسانی ردوبدل کر سکتا ہو، ان معلومات کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہو، ان میں جوڑ توڑ کر سکتا ہو، ان کو منظم کر سکتا ہو، ان کو دوسری جگہ منتقل کر سکتا ہو۔

آئی سی ٹی کے آلات اور تکنیکوں کے استعمال کا مطلب آئی سی ٹی کی مختلف تکنیکوں اور آلات کے ایک سیٹ(Set)سے ہے جو مل جل کر ہی کسی کام کو انجام دیتے ہیں۔ آئی سی ٹی کا کام معلومات کو جمع کرنے، اس کو محفوظ رکھنے، ان کو استعمال کرنے، ان پر عمل کرنے، ان میں جوڑ توڑ کرنے، ان کو تقسیم کرنے، ان معلومات کو پرکھنے اور ان معلومات کو علم میں بدلنے(Information converted into Knowledge)کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس میں پرانی ٹکنالوجی جیسے کہ تصاویر، ماڈل، پرنٹ مواد، ریڈیو، ٹیلی ویزن، ٹیلی فون اور نئی ٹکنالوجی جیسے کمپیوٹرس، سیٹ لائٹ، وائرلیس ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ شامل ہیں۔ یہ مختلف ٹولس آپس میں وائر(Wire) یا شعاعو(Rays) سے جڑے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے آپسی تال میل قائم کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ مختلف نیٹ ورک سے یہ ایک دوسرے تک رسائی بھی حاصل کرتے ہیں اور آپس میں ترسیل قائم رکھتے ہیں جو کہ ایک نیٹ ورک کہلاتا ہے اور بہت سے مختلف نوعیت کے نیٹ ورک مل کر ہی ورلڈ وائڈ ویب(Networked World) (www)کی تشکیل کرتے ہیں۔

(ii) آئی سی ٹی اور تعلیم کا تعلق (Relationship of ICT and Education)

ہر معاشرے کی ترقی اس معاشرے کی تعلیم پر ہی منحصر ہوتی ہے اور تعلیم ہی یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہم اپنے معاشرے کے مستقبل کو کس طرف مائل کر رہے۔ آج کا دور معلومات و علم(Information and Knowledge) کا دور ہے اور ہر معاشرہ اپنی معلومات و علم کی رسائی اور اس کے بر وقت استعمال سے ہی جانا جاتا ہے۔ اسکولوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ موجودہ زمانہ کے اعتبار سے تعلیم کو منظم کریں اور سماج یا معاشرے کے مستقبل کو روشن کرنے کے لیے نئی تدبیروں اور ترکیبوں کا استعمال تعلیم میں کریں اس کے لیے

انہیں آئی سی ٹی کا سہارا لینا پڑے گا چونکہ آج کا معلوماتی معاشرہ(Information Society) تعلیم کے لحاظ سے بہت ساری دشواریوں سے دوچار ہورہا ہے اس لیے ہمیں آئی سی ٹی کو تعلیم میں استعمال کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔

(iii) معلوماتی وترسیلی ٹکنالوجی کا دائرہ کار (Scope of ICT)

آئی سی ٹی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ ہماری زندگی کے تمام پہلوئوں سے جڑا ہوا ہے، چاہے وہ تعلیم ہو، درس وتدریس ہو، سیاست ہو ،سیاحت ہو، تجارت ہو، بینک کے کام ہوں، خریداری کرنی ہو یا پھر دور دراز کے کسی دوست سے رابطہ قائم کرنا سبھی کے لیے آئی سی ٹی ہمیں مختلف تکنیکیں اور مختلف راستے فراہم کرتی ہے اور ہماری زندگی کی تمام کارکردگیوں میں دست بہ دست شامل رہتی ہے۔ آج کے جدید دور میں ہم بغیر آئی سی ٹی کی مدد کے درس وتدریس کرنے سے بھی قاصر ہیں چونکہ آئی سی ٹی نے ہمارے اردگرد تکنیکوں اور تکنیکی آلات کا ایک ایسا جال بنایا ہوا ہے جو کہ ہمارے قدم بہ قدم ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔ آئی سی ٹی صرف تعلیم کے میدان میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر لمحہ ہمارے ساتھ چلتی ہے یہاں تک کہ جب ہم سوتے ہیں تب بھی ہمارا موبائل فون ہمارے لیے ہمارا کام انجام دیتا رہتا ہے اور یہ آج کے دور میں ہمارا سب سے نجی ساتھی بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں آئی سی ٹی ہماری زندگی اور تعلیم کو کس طرح متاثر کررہی ہے۔

- آئی سی ٹی ہماری تمام روزمرہ کی کارکردگیوں میں شامل رہتی ہے۔
- آئی سی ٹی طلباءواساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔
- آئی سی ٹی درس وتدریس سے تعلیمی وپیشہ ورانہ مہارتوں کو فروغ اور مواقع فراہم کرتی ہے۔
- آئی سی ٹی فاصلاتی تعلیم اور تعلیم بالغاں کے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- آئی سی ٹی تعلیم کو ملٹی میڈیا پیکج کا استعمال بتاتی ہے اور اس کو تیار کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: آئی سی ٹی اور تعلیم کے تعلق کو واضح کیجیے۔

13.3 درس وتدریس میں آئی سی ٹی کی ضرورت(Need of ICT in Teaching and Learning)

تعلیم ہمارے معاشرے کا ایک تصور تسلیم کیا جاتا ہے۔ جیسا تعلیمی معیار، تعلیمی فلسفہ، تعلیمی اقدار اور تعلیمی مقاصد ہوں گے، ہمارا معاشرہ بھی اسی طرح ترقی کی طرف گامزن ہوگا۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ”اسکول معاشرے کا آئینہ ہیں“ تعلیم ہر دور میں معاشرے کی نوعیت کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے، جدید تکنیکیں تعلیم کو متاثر کرتی ہیں۔ آج کا دور تکنیکوں کا دور ہے، آیئے دیکھتے ہیں کہ تعلیم میں آئی سی ٹی کی ضرورت کیوں ہے؟

- تعلیم تا عمر چلنے والا ایک مسلسل عمل ہے جس میں رات دن کوئی معنی نہیں رکھتے اس لیے ہمیں کہیں بھی کبھی بھی تعلیم حاصل کرنے کی سہولت مہیا ہونی چاہیے جس کے لیے آئی سی ٹی ہمارے پاس موجود ہے اس کی مدد سے ہم کسی بھی وقت اور کہیں بھی آن لائن یا آف لائن تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔
- آج کا دور معلومات اور علم کا دور ہے اور ہر معاشرہ اسی نوعیت سے پہچانا جاتا ہے اس لیے معلومات اور علم تک رسائی انفرادی اور مشترکہ طور پر حاصل کرنا ہمارے لیے اشد ضروری ہے اور ہم آئی سی ٹی کی مدد سے تمام طرح کی معلومات حاصل کر کے اپنے علم کو بنا کسی رکاوٹ کے فروغ دے سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی معاشرے کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔
- آئی سی ٹی کی مدد سے ہم تعلیم کو مئوثر بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے وقت، توانائی اور اخراجات کو کم کر سکتے ہیں۔

(i) آئی سی ٹی کی تعلیم میں اہمیت (Importance of ICT)

- طلباء کے اکتسابی عمل میں آئی سی ٹی کے مختلف آلات کا استعمال کر سکتے ہیں اور طلبا کے اکتسابی تجربات کو دیر پا رکھ سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی کی مدد سے جدید معلومات کو فوری طور پر حاصل کر سکتے ہیں، مختلف وسائل سے پرکھ سکتے ہیں اور ان کو استعمال کر سکتے ہیں، لوگوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اور ان کے خیالات بھی جان سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی کو ہر انفرادی طالب علم اپنی ضرورت، آسانی اور فرصت کے اعتبار سے کبھی بھی کہیں بھی استعمال کر سکتا ہے۔
- آئی سی ٹی کی مدد سے ہم اپنے مواد کو ایک چھوٹے سے تکنیکی آلہ (Memory Device) میں محفوظ کر کے اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور وقت ضرورت کہیں بھی، کبھی بھی اس کو استعمال بھی کر سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی ایک ملٹی میڈیا اپیروچ ہے جو کہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تعلیم اور تربیت کے عمل کو بھی مئوثر بناتی ہے۔
- آئی سی ٹی کی مدد سے ہم، ای مواد (E-Content) ای لائبریری (E-Library) اور انٹرنیٹ پر موجود اوپن تعلیمی وسائل (Open Educational Resources) تک رسائی حاصل کر کے ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی کی مدد سے ہم فاصلاتی تعلیم اور تعلیم بالغاں کو فروغ دے سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی کی مدد سے ہم ترسیل (Communications) کے مختلف ملٹی میڈیا چینل (Channel) کا استعمال کر کے مئوثر ترسیل کو انجام دے سکتے ہیں، جس میں آن لائن کانفرنسنگ سے طلبا کو بازرسائی بھی حاصل کروا سکتے ہیں۔

آئی سی ٹی کا استعمال تعلیم میں بہت اہم ہے چونکہ اس کے استعمال سے ہماری تعلیم کی مئوثریت بڑھ جاتی ہے اور تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آئی سی ٹی کی مختلف تکنیکیں ایک وسیلہ کے طور پر مقاصد کو انجام تک پہنچاتی ہیں۔ آج کا دور سائنس اور تکنیکوں کا دور ہے اور آئی سی ٹی ہمیں اس دور سے ہم آہنگ ہونا سکھاتی ہے۔

13.4 تعلیم میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Education)

جدید دور(LPG-Liberalization, Privatization and Globalization) ایل پی جی کا دور ہے جہاں ہر ضرورت اور کام کی نوعیت صرف ایک معاشرہ یا ملک ہی نہیں بلکہ تمام عالم یا کائنات ہے اور یہ ایک گائوں کی طرح ہے جہاں ہر فرد ایک دوسرے سے کسی نہ کسی معنی میں آئی سی ٹی کی مدد سے جڑا رہتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم رکھتا ہے اسی لیے ہم اس دور کو ڈیجیٹل دنیا کہتے(Digital World) ہیں اور یہاں رہنے والے لوگوں کو علمی دنیا کے باشندگان(Knowledge Based Society)) کہتے ہیں۔ آئی سی ٹی ہمیں اس ڈیجیٹل دنیا میں رہنے کے قابل بناتی ہے۔ تعلیم کے ہر شعبہ میں آئی سی ٹی کی اہمیت اور ضرورت آج کے دور کی اولین مانگ ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہمیں آئی سی ٹی کو تعلیم کی ہر کارکردگی میں شامل کرنا لازمی ہے، جس سے ہماری تعلیم و تدریس جدید دور کی مانگوں اور ضرورتوں کو پورا کرسکے۔

13.4. (i) درجہ کے تدریسی عمل میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Classroom Teaching)

ہر معاشرے میں تبدیلی آنا ایک عام عمل ہے جس میں تعلیم شانہ بہ شانہ طور پر شامل رہتی ہے۔ جب ہم تعلیم میں بدلائو لانا چاہتے ہیں تو ہم سائنس اور تکنیک کی طرف دیکھتے ہیں۔ اکیسویں صدی عیسوی میں آئی سی ٹی نے اسکولی تعلیم کے ہر شعبہ کو بدل کر ایک بہت بڑا کردار ادا کیا ہے چاہے وہ اساتذہ سے تعلق رکھتا ہوا ہو، درس و تدریس سے، طلباء سے، اسکولی انتظامیہ وغیرہ سے تعلق رکھتا ہو چونکہ آج کے دور میں تعلیم کے ہر عمل میں آئی سی ٹی کا استعمال لازمی ہے۔ اساتذہ درس تدریس کے عمل میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، اس عنوان میں ہم آئی سی ٹی سے تبدیل ہوئے درس و تدریس کے نکات پر نظر ثانی کریں گے۔

- اساتذہ کے کرداری عمل میں تبدیلی آگئی ہے، اب اساتذہ کو رہنمائی اور مشاورت کے ساتھ ساتھ درس و تدریسی ماحول تیار کرنے کی ذمہ داری بھی نبھانی ہوتی ہے، اور عنوان کے اعتبار سے آئی سی ٹی کے آلات سے درجہ کو آراستہ کرنا ہوتا ہے۔
- آئی سی ٹی پر مبنی تدریسی عمل میں اب اساتذہ انسٹرکٹر نہیں ہیں بلکہ وہ ایک مشاہدہ کار کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی تدریسی عمل میں اب اساتذہ سبق و اکتسابی تجربات کی منصوبہ بندی کرواتے ہیں اور مشاہدہ سے باز رسائی حاصل کر کے طلبا کے لیے ایک ایسا ماحول تیار کرتے ہیں جہاں طلبا اپنی خود کی رفتار، دلچسپی اور قابلیت و ضرورت کے اعتبار سے علم حاصل کر سکیں اور اساتذہ اپنے مشاہدہ سے طلبا کی غلطیوں کو سدھارنے کے لیے مشورہ فراہم کرتے ہیں۔
- درس و تدریس میں آئی سی ٹی کا استعمال ٹیوٹوریل میں، پروجیکٹ، تحقیق اور سائنسی و زبانی تجربہ گاہ میں کیا جانا لازمی ہے۔ اس کام کے لیے مختلف آئی سی ٹی آلات موجود ہیں، جن سے ہم یہ تمام کام باآسانی انجام دے سکتے ہیں۔

آئی سی ٹی سے ہم روایتی طریقہ کے ساتھ ساتھ ای خدمات(E-Services) جیسے۔

- ای مواد(E-Content)
- ای کتب خانہ(E Library)

- ای ٹیوٹوریلس(E-Tutorials, Synchronous and Asynchronous)
- ای تدریسی آلات واشیاء(E- Teaching Learning Materials)
- ای سائنسی تجربہ گاہ(E-Laboratory)
- ای تعین قدر(E-Evaluation and Assessment)

درج بالا تمام آئی سی ٹی کے آلات کو ہم درس و تدریس میں استعمال کرسکتے ہیں اس کے علاوہ ہم مختلف اوپن ایجوکیشنل وسائل (Open Educational Resources)کا بھی استعمال کرسکتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ مختلف آئی سی ٹی کی خدمات جیسے ای لرننگ(E-Learning) ،بلنڈڈ لرننگ(Blended-Learning)، فلپڈ لرننگ(Flipped-Learning)، سوشل لرننگ(Social-Learning)،ویب بیسڈ لرننگ(Web-Based-Learning)، ورچوئل لرننگ(Virtual-Learning) سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

13.4. (ii) اسکولی انتظام اور نظم و نسق میں آئی سی ٹی کا استعمال

(Use of ICT in School Management and administration)

معاشرے میں جدید اور سائنٹفک تکنیکوں کے استعمال سے تبدیلی آنا ایک عام عمل ہے جس میں تعلیم بھی شامل ہے۔اکیسویں صدی عیسوی میں آئی سی ٹی نے ایک بہت بڑا کردار اسکولی تعلیم کے ہر شعبہ میں ادا کیا ہے چاہے وہ اساتذہ ہوں، درس و تدریس ہو، طلباء ہو، اسکولی انتظامیہ ہو چونکہ آج کے دور میں آئی سی ٹی کا استعمال لازمی ہے، آیئے درج ذیل نکات پر نظر ثانی کرتے ہیں۔

- طلباء کے بندوبست اور نظم و نسق میں آئی سی ٹی کا استعمال
- طلباء کے اندراج اور رجسٹریشن میں آئی سی ٹی کا استعمال۔
- نظام الاوقات درجہ کے ریکارڈ میں آئی سی ٹی کا استعمال۔
- طلباء کی حاضری میں آئی سی ٹی کا استعمال۔
- طلباء کے والدین کے ساتھ الیکٹرانک تکنیکوں سے رابطہ رکھنے میں آئی سی ٹی کا استعمال۔
- طلباء کو معلومات فراہم کرنے کے لیے مختلف قسم کے میڈیا کا استعمال جس میں، گھر کا کام، حوالہ جات، رہنمائی و مشاورت، اساتذہ کے ساتھ ترسیلی روابط وغیرہ شامل رہتے ہیں۔

اسکولی عملہ کے ساتھ آئی سی ٹی کا استعمال

- ادارہ میں اسٹاف کی نئی بھرتی اور کام کی ذمہ داری تقسیم کرنے میں آئی سی ٹی کا استعمال۔
- حاضری اور چھٹیوں کے لیے آئی سی ٹی کی مدد سے ریکارڈ رکھنا۔
- ادارہ کے اسٹاف کی سالانہ کارکردگی کے ریکارڈ رکھنا۔
- اپنے اسٹاف کے ساتھ اعلان اور اشتہار وغیرہ کو میڈیا کے استعمال سے ان تک رسائی کو یقینی بنانا۔

عام نظم ونسق میں آئی سی ٹی کا استعمال

- امتحانات میں طلباء کے بیٹھنے کی جگہ کے بارے میں میڈیا سے اطلاعات فراہم کرنا۔
- اسکول سوفٹ ویئر (e-kiosk) سے ادارے کی معلومات پھیلانا۔
- طلباء کے گریڈ اور ریزلٹ کو میڈیا سے شائع کرنا۔
- طلباء کی مختلف فیس کو آن لائن جمع کرنا۔

اوپر بیان کیے گئے تمام کاموں میں ہم آئی سی ٹی کا استعمال کرتے ہیں جو کہ معتبر ہوتا ہے اور ان تمام معلومات کو درج کرنے اور دوبارہ حاصل کرنے میں اسکول انتظامیہ کو وقت بھی بہت کم لگتا ہے۔ آئی سی ٹی اسکولی نظم ونسق میں آج ایک حرکیاتی عمل ہے جس کو تمام اسکولوں میں رائج کیا جانا لازمی ہے۔ اسکول انتظامیہ میں آئی سی ٹی کے استعمال کے دیگر مختلف کام بھی ہیں جیسے

اسکول ریکارڈ رکھنا(Record Keeping)

اسکول ریکارڈ بہت اہمیت کے حامل ہیں انہیں تیار کرنا اور دوبارہ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر آج کے دور میں ہم آئی سی ٹی کے استعمال سے ان کا نظم ونسق بہت ہی موثر انداز میں کرسکتے ہیں۔ اسکول ریکارڈ میں طلباء سے تعلق رکھتے ہوئے ریکارڈ، اساتذہ کے ریکارڈ، اسکول کے شناختی ریکارڈ، ایفی لی ایشن (Affiliation) ریکارڈ ہوتے ہیں۔

طلباء سے تعلق رکھتے ہوئے ریکارڈ۔

- طلباء کی حاضری، طلباء کی صلاحیتیں اور لیاقتیں، طلباء کی تعلیمی اور غیر تعلیمی کارکردگیاں، طلباء کی مخصوص لیاقت، طلباء کی کمزوری، طلباء کی پرانی زندگی اور تاریخ کے ریکارڈ وغیرہ

اساتذہ سے تعلق رکھتے ہوئے ریکارڈ.

- اساتذہ کی تعلیمی لیاقتوں کا ریکارڈ، اساتذہ کی تنخواہ، حاضری چھٹیوں کے ریکارڈ، اساتذہ کی تحصیلی وغیر تحصیلی کارکردگیوں کا ریکارڈ، اساتذہ کی پرانی تاریخی کامیابیوں اور ان کے کردار وعادات کے ریکارڈ، اساتذہ کی ترقی وپروموشن اور دیگر عام ریکارڈ محفوظ رکھنا۔

اسکولی نظام الاوقات سے تعلق رکھتے ہوئے ریکارڈ

آئی سی ٹی کے آلات کی مدد سے ہم اسکولی نظام الاوقات میں اسکول سے تعلق رکھتی ہوئی تمام سرگرمیوں کا الگ الگ نظام الاوقات تیار کرسکتے ہیں۔ یہ تمام اسکولی سرگرمیاں ایک گھنٹہ سے لے کر ایک سیمسٹر یا پھر ایک تعلیمی سال کی بھی ہو سکتی ہیں جیسے

- اسکول کیلنڈر(School Calendar)
- درس وتدریس کا نظام الاوقات(Teaching Learning Time Table)
- امتحان کا نظام الاوقات(Examination Time Table)
- مجالس کا نظام الاوقات(Time Table of Different Meetings)

آئی سی ٹی میں بہت سے ایسے اسکولی سافٹ ویئر موجود ہیں جو کہ اسکولوں کے لیے ہی مخصوص طور پر بنائے گئے ہیں جن سے ہم اوپر بیان کئے گئے تمام نظام الاوقات اور دیگر اسکولی کاموں کو ان سافٹ ویئر کی مدد سے انجام تک پہنچا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر گوگل کیلنڈر (Google Calendar) کی مدد سے ہم اسکولی سالانہ کیلنڈر بنا سکتے ہیں اور اساتذہ، طلباء اور والدین کو اسکول کی تمام کارکردگیوں کو اسکول شروع ہونے کے وقت ہی فراہم کر سکتے ہیں جس میں اسکول کا وقت، مختلف مضامین، مختلف اسکولی تحصیلی و غیر تحصیلی امور شامل رہتے ہیں ان کو ہم آئی سی ٹی کی مختلف تکنیکوں سے تمام متعلقین کے ساتھ شئیر بھی کر سکتے ہیں۔

والدین سے رابطہ قائم کرنے کے تکنیکی آلات

- E-mail:- ای میل کی مدد سے ہم طلباء کے والدین کو اسکول اور طلباء سے تعلق رکھنے والی معلومات فراہم کر سکتے ہیں۔
- موبائل پر پیغام (Mobile SMS): موبائل پر پیغام بھیج کر فوری طور پر رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔
- اسکول ویب سائٹ یا بلاگ سے (School Website or Blog): تمام اسکول اپنی تمام معلومات کو اپنی نجی ویب سائٹ پر اپڈیٹ کرتے رہتے ہیں جس سے اسکول سے تعلق نہ رکھنے والے تمام لوگوں تک معلومات پہنچائی جا سکے۔
- سماجی نیٹ ورک (Social Network): سوشل نیٹ ورک جس میں فیس بک، ٹویٹر، بلاگ، واٹس اپ وغیرہ ہیں، سے بھی والدین سے اسکول انتظامیہ رابطہ قائم رکھ سکتا ہے اور ان کو مختلف نوعیت کے اعتبار سے گروپ بنا کر شامل رکھ سکتا ہے اور طلباء کی کارکردگیوں سے روشناس کرایا جا سکتا ہے۔

13.4. (iii) تعین قدر میں آئی سی ٹی کا استعمال (Use of ICT in Evaluation)

آئی سی ٹی نے تعلیمی تعین قدر کے طور طریقوں میں بھی اپنا اثر رسوخ قائم کیا ہے۔ آئی سی ٹی کی مدد سے تعین قدر کے مشکل کام کو آسان، دلچسپ اور وسیع بنایا جا چکا ہے۔ آئی سی ٹی کی مدد سے طلباء کے اعداد و شمار اور دیگر معلومات کا ذخیرہ اساتذہ اپنے پاس رکھتے ہیں اور وقت ضرورت ان اعداد و شمار کی مدد سے طلباء کا تعین قدر کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ طلباء کی بہت بڑی تعداد کو بھی ہم کمپیوٹر اور مختلف سافٹ ویئر ایپلیکیشن کی مدد سے بہت کم وقت میں معتبر طریقہ سے پرکھ کر ان کی جگہ متعین کر سکتے ہیں۔ تعین قدر کے کام میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے بھی بہت مدد فراہم کی ہے اب طلباء آن لائن و آف لائن خود اپنا تعین قدر کر سکتے ہیں۔ معلم اپنے کمرہ جماعت کے تعلق سے طلباء کے امتحانات کے مدِ نظر مختلف ٹیسٹ پیپرس، مختلف روبرکس اور بلوپرنٹس کو با آسانی تیار کر سکتے ہیں اور کمپیوٹر کی مدد سے طلباء کے ذریعہ حاصل شدہ نمبرات کا تجزیہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعہ مائیکرو سافٹ ایکسل کی مدد سے مختلف طریقہ کی شماریات کا استعمال کر ہم طلباء کا تعین قدر کر سکتے ہیں، مارک شیٹس کو با آسانی تیار کر سکتے ہیں، آن لائن نتائج بھی پیش کر سکتے ہیں۔

- اساتذہ طلباء کے تمام تحصیلی و غیر تحصیلی ریکارڈ جمع کر سکتے ہیں اور وقت ضرورت ان سے مقصود تعین قدر حاصل کر سکتے ہیں۔
- اساتذہ اب آن لائن امتحانات منعقد کر سکتے ہیں، بازرسائی فراہم کر سکتے ہیں، اور نتیجہ بھی اپ لوڈ کر سکتے ہیں۔

تعین قدر کے ڈیجیٹل ٹولس (Digital Tools)

لرننگ مینجمنٹ سسٹم (Learning Management System): آئی سی ٹی میں لرننگ مینجمنٹ سسٹم کے بے شمار آلات

موجود ہیں طلباء کی مختلف کارکردگیوں کی جانچ کرتے ہیں اور تعین قدر کے مختلف طریقہ کار پیش کرتے ہیں جس میں ذخیرہ سوالات(Question Bank)ماڈیول(Modules)وغیرہ موجود رہتے ہیں۔ لرننگ مینجمنٹ سسٹم ایک سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کہ اساتذہ، اسکولی انتظامیہ، اور متعلم کے سیکھنے کے عمل میں مدد فراہم کرتا ہے یہ آن لائن اور آف لائن دونوں طریقہ سے موجود رہتے ہیں اور اس میں بھی مختلف طریقہ کے تعین قدر کی تکنیکیں شامل رہتی۔

روگو(Rogo) : یہ ناٹینگھم یونیورسٹی(University of Nottingham)کے تعین قدر کا ایک نظم ہے جس سے ہم آن لائن سوالوں اور مختلف ٹیسٹ کی تشکیل کرسکتے ہیں اور تعین قدر کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کی نوعیت کی رپورٹ بھی تیار کرسکتے ہیں جس میں مختلف سروے، امتحانات وغیرہ بھی منعقد کرسکتے ہیں اور روگو سافٹ ویئر میں پندرہ طریقہ کے مختلف نوعیت کے سوالات کا مجموعہ بھی موجود ہے جن کا ہم استعمال کرسکتے ہیں۔

ہاٹ پوٹیٹوس(Hot Potatoes) : اس سافٹ ویئر میں چھ مختلف اپلی کیشن موجود رہتی ہیں جن سے ہم مختلف سوالوں کو بنا کر طلباء کا تعین قدر کرسکتے ہیں یہ ایک ورلڈ وائب ویب(WWW)پر مبنی نظم ہے اور یہ بلکل مفت بھی ہے روگو کی دیگر اپلیکیشن ہیں OSCATS, Concerto, e-Box اور My-Exambox۔

13.4. (iv) تحقیق اور اشاعت میں آئی سی ٹی کا استعمال(Use of ICT in Research and Publication)

تحقیق ایک بہت ہی مشکل کام ہے جس میں ہم ایک مخصوص عمل پر چلتے ہوئے ایک مسئلہ کا حل تلاش کرتے ہیں جس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اور جس کے لیے ہمیں متعدد معتبر مخصوص آلات کی مدد درکار ہوتی ہے۔ تحقیق میں سب سے پہلے ہم ایک مسئلہ کی تلاش کرتے ہیں اس کے لیے ہمیں مختلف آئی سی ٹی کے آلات اور تکنیکوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جس سے کہ ہم ایک ایسا مسئلہ تلاش کرسکیں جس پر ابھی تک کوئی تحقیق نہ ہوئی ہو اور اس مسئلہ کا حل نکالنا ہمارے بس میں بھی ہو، جب مسئلہ کی تلاش مکمل ہو جاتی ہے تو ہم اس مسئلہ سے تعلق رکھتے ہوئے مواد کی تلاش کر اس کے مختلف عنوانات اور پہلوؤں پر نظر ثانی کرتے ہیں اور اپنی تحقیق کے لیے صحیح راستہ تلاش کرتے ہیں۔ جب ہمیں اپنے تحقیقی عمل کے لیے راہ مل جاتی ہے تو ہم تحقیق کے طریقہ کار طے کرتے ہیں، پھر ان طریقوں سے مسئلہ سے تعلق رکھتے ہوے اعداد و شمار اور معطیات حاصل کرتے ہیں، ان اعداد و شمار کا تجزیہ مختلف شماریات کی مدد سے کرتے ہیں اور اپنے مفروضات کو پرکھتے ہیں ساتھ ہی ساتھ ان کی تشریح و توضیح بھی کرتے ہوے حوالہ جات کی مدد سے اپنی رپورٹ کو منظر عام پر رکھتے ہیں اور مسئلہ سے تعلق رکھتی ہوئی اپنی سفارشات پیش کرتے ہیں جو کہ اس مسئلہ کا حل ہوتا ہے۔

اس مشکل کام کے لیے ہمیں تحقیق کے ہر قدم پر تکنیکی آلات کی درکار ہوتی ہے اور یہ تمام آلات ہمیں آئی سی ٹی کی مدد سے آن لائن خدمات اور آف لائن سافٹ ویئر کی شکل میں حاصل ہوتے ہیں۔ تحقیق میں ہم آئی سی ٹی کو شامل کر آن لائن مسئلہ کی تلاش کرسکتے ہیں، آن لائن ہی مواد کا تجزیہ بھی کرسکتے ہیں، آن لائن ہی معطیات کو اکٹھا کر اپنے سوالنامے، سروے کے ساتھ ساتھ شماریات کی مدد سے ایک نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں اور اپنی سفارشات معتبر اور قابل اعتماد طریقہ سے پیش کرسکتے ہیں۔ تحقیق کو انجام دیتے وقت بھی ہمیں آئی سی ٹی کی

ضرورت معطیات کو یکجا کرنے، محفوظ رکھنے اور ان میں جوڑ توڑ کرنے کے لیے پڑتی ہے۔ آئی سی ٹی ہمیں ان تمام کاموں کے لیے مختلف اور منفرد آلات فراہم کرتی ہے جس سے ہم اپنی تحقیق کو معتبر طریقہ سے پیش کرسکتے ہیں اور جو اوپن آن لائن تعلیمی وسائل ہوتے ہیں جیسے

مسئلہ کی تلاش میں معاون آئی سی ٹی کے مختلف آلات (Tools for Searching and Identifying a problem)

- ای میل(E-mail): مواد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے، آپسی تبادلہ خیال کرنے اور مواصلات قائم کرنے کے لیے ۔
- ای جرنل(E-Journals): مسئلہ کی تلاش، مختلف نظریات جاننے اور تحقیق کے بنیادی عوامل کی جانکاری کے لیے۔
- ای لائبریری / ای کتابیں(E-books/E-library): مسئلہ سے متعلق مواد اور اپنے مسئلہ کو پرکھنے کے لیے۔
- انٹرنیٹ(Internet): سے مسئلہ کے تعلق سے تمام تر مواد حاصل کرسکتے ہیں۔

مواد تلاش کرنے کے لیے(Review of Related Literature)

- شودھ گنگا(/Shodhganga): (http://shodhganga.inflibnet.ac.in)
- ساکشات پورٹل(/Sakshat portal): http://www.sakshat.ac.in/
- ای گروکل(/e-gurukul): (http://e-gurukul.net)
- ای جرنلس(/E-Journals): (http://www.e-journals.org)

معطیات اکٹھا کرنا(Collection of Data)

- معلوماتی وترسیلی ٹکنالوجی کی مدد سے ہم معطیات بھی اکٹھا کرسکتے ہیں جس کے لیے ہمارے پاس آن لائن وسائل ہیں
- سروے گزمو(Surveygizmo): (https://www.surveygizmo.com/)
- سروے منکی(Surveymonkey): (https://www.surveymonkey.com/welcome)
- سروے گوگل(surveys.google): (https://surveys.google.com/google-opinion)

حوالاجات بنانے کے لیے(For Referencing)

- ریف مین(/Refman): (http://endnote.com)
- سیٹاوی(citavi): (https://www.citavi.com/en/research.html)
- سائی ٹیشن(Citation): (http://www.citationmachine.net/apa/cite-a-book)

زبان کے استعمال اور عبارت کا سرقہ پرکھنے کے لیے(Checking Plagiarism and Grammar)

- بائب می(/Bibme): (https://www.bibme.org/grammar-and-plagiarism)
- پلیگ اسکین(/Plagscan): (https://www.plagscan.com/en)
- گرامرلی(/Grammarly): (https://www.grammarly.com)

تحقیقی مقالہ کی اشاعت کے آلات(Thesis Publication tools)

- پوتھی(https://pothi.com) : (/Pothi)
- ایڈوایکس(edx) : (https://www.edx.org/edx-terms-service)
- کورسیرا(https://www.coursera.org) : (/Coursera)

اشاعت میں آئی سی ٹی (ICT in Publication)

آئی سی ٹی کا استعمال زندگی کے تمام شعبوں میں ہو رہا ہے اور تعلیم میں اس کی شمولیت سے تعلیم کے ہر شعبے میں ایک انقلاب پیدا ہوا ہے اور اس کی اہمیت تعلیم کے ہر پہلو کو متاثر کر رہی ہے۔ اسی طرح تعلیم کے اشاعتی شعبہ میں بھی آئی سی ٹی نے اپنا لوہا منوایا ہے۔ آئی سی ٹی کی مدد سے اشاعت کے ہر پہلو چاہے وہ پرنٹ اشاعت ہو یا الیکٹرانک اور چاہے یہ آن لائن ہو یا آف لائن تمام میں ہی کمپیوٹر اور دیگر مختلف آلات کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ آج ہم صرف ایک کمپیوٹر اور پرنٹر کی مدد سے ہیDTP (DTP-Desk Top Publishing) کرسکتے ہیں جس میں کتابیں، مختلف دستاویزات، تصاویر، گرافکس کے ساتھ ہی ساتھ پرنٹ اور الیکٹرانک مواد کو بھی آراستہ کرسکتے ہیں اور اس میں مختلف ڈیزائن، جدول اور تصاویر ڈال کر اشاعت کرسکتے ہیں۔ اس کام کو انجام دینے کے لیے ہمارے پاس تمام زبانوں کے سافٹ وئیر موجود ہیں جو کہ اشاعت میں ہماری مدد کرتے ہیں جیسے

- مائیکروسافٹ آفس(Microsoft Office)
- اڈوب پیج میکر(Adobe PageMaker)
- پیج پلس سکس(Page plus -6)
- ڈوب ان ڈیزائن(Adobe InDesign)
- کورل ڈرا(Coral Draw)
- فریم میکر(Frame Maker)

اشاعت سے تعلق رکھتے ہوئے تمام کاموں کو ہم کمپیوٹر کی مدد سے انجام دے سکتے ہیں اور آن لائن اشاعت کرسکتے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ آف لائن کتابیں بھی تیار کرسکتے ہیں۔ آن لائن اشاعت کے لیے بھی ہمارے پاس مختلف سافٹ وئیر اور ویب سائٹس موجود ہیں جن کی مدد سے ہم اشاعت کو انجام دے سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: متعلقہ مواد کو اکٹھا کرنے میں معاون معلوماتی و ترسیلی ٹکنالوجی کے وسائل کی نشاندہی کیجیے۔

13.5 آئی سی ٹی کے تعلیم میں استعمال میں حائل رکاوٹیں(Barriers of ICT in Education)

آئی سی ٹی اکیسویں صدی عیسوی کی تعلیم میں آئی تبدیلیوں کا ایک وسیلہ تسلیم کیا جاتا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی مختلف پسماندہ تعلیمی اداروں اور دیگر مختلف رکاوٹوں کی وجہ سے آئی سی ٹی کا تعلیم میں استعمال پوری طرح سے ممکن نہیں ہو سکا جیسے۔

- تعلیمی اداروں میں آئی سی ٹی پر مبنی نظم قائم کرنے کے لیے کافی پیسے کی ضرورت ہوتی ہے جس میں مختلف انسٹر ومنٹ شامل رہتے ہیں۔ اس وجہ سے بہت سے تعلیمی ادارے اس نظم کو قائم نہیں کر پاتے اور آئی سی ٹی سے پوری طرح لطف اندوز نہیں ہو پاتے۔
- آئی سی ٹی میں روز بہ روز نئی نئی تکنیکیں اور آلات کی شمولیت ہوتی رہتی ہیں اور جیسے ہی کوئی نئی تکنیک یا آلات منظر عام پر آتا ہے تو ہمیں اس کو استعمال کرنے کے لیے پیشہ ورماہرین، تجربہ اور پیسہ کی ضروت ہوتی ہے جو ایک بہت بڑا مسئلہ ہے
- آئی سی ٹی کے تمام آلات جیسے کمپیوٹر، انٹرنیٹ اورآن لائن وسائل طالب علم کی مکمل نشو نما نہیں کر پاتے اور والدین طلباء پر بھروسہ بھی نہیں کرتے چونکہ ہم کام کرتے کرتے ایسے آن لائن وسائل کو استعمال کرنے لگتے ہیں جو سماجی و اخلاقی اعتبار سے ممنوع ہیں۔
- ملک کے تمام علاقوں میں آئی سی ٹی سے آراستہ سہولیات مہیا نہیں ہیں۔ غریب علاقے، دور دراز کے علاقے اور متوسط علاقوں وغیرہ میں یہ سہولیات مہیانہ ہونے کی وجہ سے یہ ملک میں پوری طرح سے رائج نہیں ہو پا رہی ہیں۔
- آئی سی ٹی کے استعمال کے لیے ہم اپنے ذہن کو اب بھی تیار نہیں کر پا رہے ہیں۔ جس ملک کے لوگوں کو اشتہارات کے ذریعہ بیت الخلاء کے بارے میں بتایا جاتا ہے وہیں ہم دوسری طرف ڈیجیٹل انڈیا کی بات کرتے ہیں جو کہ ایک بے ایمانی تسلیم کی جاتی ہے۔

13.6 ڈیجیٹل طلبا اور آئی سی ٹی میں ماہر اساتذہ (Digital learners and ICT-specialized Teachers)

اساتذہ و طلباء کی آئی سی ٹی کی صلاحیتں انفرادی کارکردگیوں پر مبنی علمی، فنی و پیشہ ورانہ مہارتوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو مختلف آئی سی ٹی کے جدید ترین آلات کے ساتھ نجی طور پر شامل ہو کر بھی ان مہارتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے جس کو ہم آئی سی ٹی پر مبنی علم(ICT Literacy) کہتے ہیں جس کو ہم درس و تدریس اور دیگر مشقوں میں آئی سی ٹی کے جدید آلات کی شمولیت اور ایک معیاری منصوبہ بندی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل طلبا اور آئی سی ٹی میں ماہر اساتذہ کی تربیت

- طلباء و اساتذہ کی جدید معلومات، مختلف مہارتوں، تکنیکی روایات و رجحانات، جدید تعلیمی ترقیوں سے روشناس کروانا۔
- طلباء و اساتذہ کو مختلف مضامین سے متعلق جدید معلومات کو انفرادی طور پر پیش کروانا۔
- آئی سی ٹی سے طلباء و اساتذہ کو پیشہ ورانہ مہارتوں کے ساتھ ساتھ نئی تکنیکوں اور تحقیقوں سے وابستگی فراہم کروانا۔
- کمزور اساتذہ و طلباء کے ساتھ علم، مختلف نظریات و تجربات کو تقسیم کرنا۔

- اسکولی ماحول میں آئی سی ٹی پر مبنی حکمت عملیوں، کشیدگی سے پاک اکتسابی عمل کے ماحول کو قائم کرنا۔

تعلیم پیشہ ورانہ مہارتوں اور ترقی حاصل کرنے کا ایک مسلسل عمل ہے جس میں طلباء و اساتذہ پیشہ ورانہ مہارتوں، صلاحیتوں اور عوامل میں خود مختاری حاصل کرتے ہیں، اپنا ایک معیار قائم کرتے ہیں اور اپنے علم و عمل کو فروغ دے کر معاشرے کو مستفید کرتے ہیں جو کہ صرف معیاری درس و تدریس سے ہی ممکن ہو سکتا ہے اور معیاری درس و تدریس صرف اعلیٰ جدید آئی سی ٹی کے آلات کے استعمال سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

- الیکٹرانک لرننگ(Electronic Learning)
- بلینڈڈ لرننگ(Blended Learning)
- سماجی لرننگ(Social Learning)
- شمولیتی لرننگ(Collaborative Learning)

آج کے دور میں جدید طریقہ و آلات سے ہم لرننگ حاصل کرتے ہیں جو کہ ہمہ وقت ہمارے ساتھ موجود رہتی ہے جس کو ہم موبائل لرننگ(Mobile Learning) کے نام سے جانتے ہیں جس میں ہمارے پاس ہر وقت الیکٹرانک مواد حاصل کرنے کے مواقع رہتے ہیں جس میں مختلف نوعیت کی آوازیں، تصاویر، اینی میشن اور ویڈیو وغیرہ کی شمولیت رہتی ہے اور ان تمام کا استعمال ہم مختلف نظریات، تجربات اور ترسیل قائم کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: شمولیتی لرننگ میں موبائل لرننگ کا کیا کردار ہے؟ بیان کیجیے۔

13.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم کی ترقی و فروغ کے لیے ہمیں آئی سی ٹی کو آج کے دور میں رکھ کر سمجھنا بے حد ضروری ہے چونکہ آئی سی ٹی ہماری پوری زندگی کو متاثر کرتی ہے اور زندگی کے تمام کام اس پر ہی منحصر ہو گئے ہیں۔
- چاہے وہ تعلیم ہو، خبریں ہوں، بینکنگ ہو، خریداری ہو، انفرادی شناخت ہو یا پھر اپنے عزیز و اقارب سے ملاقاتیں، آئی سی ٹی ہر شخص اور ہر ادارے کو متاثر کرتی ہے۔
- آئی سی ٹی پر مبنی تدریسی عمل میں اب اساتذہ انسٹرکٹر نہیں ہیں بلکہ وہ ایک مشاہدہ کار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

- طلباء کو معلومات فراہم کرنے کے لیے مختلف قسم کے میڈیا کا استعمال جس میں، گھر کا کام، حوالہ جات، رہنمائی و مشاورت، اساتذہ کے ساتھ ترسیلی روابط وغیرہ شامل رہتے ہیں۔
- اسکول ریکارڈ بہت اہمیت کے حامل ہیں انہیں تیار کرنا اور دوبارہ حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر آج کے دور میں ہم آئی سی ٹی کے استعمال سے ان کا نظم و نسق بہت ہی موثر انداز میں کر سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی کے آلات کی مدد سے ہم اسکولی نظام الاوقات میں اسکول سے تعلق رکھتی ہوئی تمام سرگرمیوں کا الگ الگ نظام الاوقات تیار کر سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی کے مختلف آلات اور تکنیکیں موجود ہیں جن سے ہم اسکول کے تمام طلباء اور ان کے والدین سے بیک وقت رابطہ قائم رکھ سکیں۔

13.8 فرہنگ (Glossary)

اوپن ایڈمن فار اسکول(Open Admin for School)	اسکول کو آن لائن منظم کرنے کی اپلی کیشن۔
موبائل پر پیغام(Mobile SMS)	موبائل پر پیغام تمام والدین کو بھیجا جاسکتا ہے۔
مصنوعی اکتسابی ماحول(Virtual Learning Environment)	ایک اسکولی سافٹ ویئر ہے جس کی مدد سے ہم مصنوعی طور پر ہر اکتسابی عمل اور تجربات طلباء کو فراہم کر سکتے ہیں۔
میڈیا شیئرنگ(Media Sharing)	میڈیا شیئرنگ ایک سافٹ ویئر اپلی کیشن۔
لرننگ مینجمنٹ سسٹم(Learning Management System)	لرننگ کی تمام کارکردگیوں کو منظم کیا جاتا ہے۔

13.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. اسکولوں میں آئی سی ٹی کے آلات کا استعمال اور تنظیم کامیاب ہو سکتی ہے؟

a) صرف شہروں میں

b) صرف گائوں میں

c) صرف ایک منصوبہ بندی کے تحت

d) نہیں ہو سکتی

2. آئی سی ٹی مخفف ہے؟

a) Information Communication Technologies

b) Information and Communication Technique

c) Information Communication Technology

d) Information Communication Technique —

3. آئی سی ٹی اسکول کے نظم ونسق اور تعین قدر میں مدد فراہم کرتی ہے؟

a) اساتذہ کی

b) طلبا کی

c) اسکولی نظام کی

d) سبھی کی

4. آئی سی ٹی پر مبنی اشاعت میں کون سا سافٹ ویئر استعمال ہوتا ہے؟

a) MS office

b) PDF

c) Coral Draw

d) کوئی نہیں

5. آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس میں استعمال نہیں ہوتا؟

a) کمپیوٹر

b) انٹرنیٹ

c) WWW

d) چاک ڈسٹر

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. تعین قدر میں استعمال ہونے والے آن لائن آلات کا تعارف پیش کریں۔
2. آئی سی ٹی کے استعمال سے اساتذہ کے رول میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟
3. آئی سی ٹی کا استعمال ہم تحقیق میں کس طرح کرسکتے ہیں؟
4. آئی سی ٹی کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کو ہم کس طرح دور کرسکتے ہیں؟
5. ہندوستانی ڈیجیٹل معاشرے کی تشکیل کس طرح کی جاسکتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. اسکول میں نظم ونسق قائم کرنے میں معاون جدید آلات کا تعارف بیان کیجیے؟
2. اسکول میں مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کیوں ضروری ہے؟

13.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.
- Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.
- Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.
- Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India
- Ansari, T. A.,Patel.M.,Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol.-6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.
- Ansari, T. A. (2016).Guidance and Couselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.
- Roblyer, M.D. (2006). Integrating Educational Technology into Teaching, New Jersey: Pearson Prentice Hall Inc.

اکائی 14۔ تدریس واکتساب میں اطلاعی وترسیلی ٹیکنالوجی کا اثر

(Impact of ICT in Teaching-Learning)

اکائی کے اجزا

14.0 تمہید (Introduction)

14.1 مقاصد (Objectives)

14.2 درس وتدریس میں آئی سی ٹی کے استعمال سے آئیں مایہ ناز تبدیلیاں

(Paradigm shift in Teaching and Learning due to ICT)

14.3 نصاب اور مواد کی تدوین میں آئے بدلائو

(Changes in Content and Curriculum Construction)

14.4 طریقہ تدریس میں آئیں مایہ ناز تبدیلیا

(Paradigm shift in Methods of Teaching)

14.5 درس وتدریس میں آن لائن اور مصنوعی جماعت کا نظم

(Online and Virtual Classroom Management)

14.6 آئی سی ٹی پر مبنی کمرہ جماعت میں اساتذہ کا کردار

(Role of Teachers in ICT enabled Classroom)

14.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

14.8 فرہنگ (Glossary)

14.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercises)

14.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

14.0 تمہید (Introduction)

ہمارے ملک ہندوستان میں بھی ایک تحریک چل رہی ہے جس کا نام ہے ڈیجیٹل انڈیا (Digital India) جس کے مطابق ہندوستانی عوام کو بھی آئی سی ٹی کے استعمال سے IKBS (Indian Knowledge Based Society) ہندوستانی معاشرے کو علمی دنیا

میں تبدیل کرنا ہے۔ اس تحریک کو پورا کرنے کے لیے ہمیں اپنے معاشرہ کو آئی سی ٹی سے روشناس کروانا ہوگا تاکہ اس کے استعمال سے ہم موجودہ معلومات کو علم میں تبدیل کر طلباء کی ہمہ جہت ترقی کر سکیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہمیں اپنی تعلیم کو منظم کرنا پڑے گا۔ نصاب تعلیم کو آئی سی ٹی پر مبنی بنانا ہوگا اور تمام مضامین کی تدریس میں آئی سی ٹی کے مختلف تکنیکی آلات اور حربوں کا استعمال کرنا پڑے گا، اس کے ساتھ ہی ساتھ اساتذہ کو آئی سی ٹی کی معلومات اور مہارتوں سے آراستہ کرانا، اسکولوں میں آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس اور طلباء و طالبات کو آئی سی ٹی کے استعمال میں دلچسپی پیدا کرنا بھی لازمی ہے۔ جس سے ہمارے طلبا علم کو پہچان سکیں، علم کو حاصل کر سکیں، اس کو پھیلا سکیں اور نئی ایجادوں اور تکنیکی آلات کو سمجھ کر، استعمال کر اپنے آپ کو اکتسابی علمی تجربات سے آراستہ کر اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کر سکیں، جو کہ آئی سی ٹی کا اولین مقصد ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں آئی سی ٹی کے مختلف آلات اور تکنیکوں کو تعلیم میں شامل کرنا پڑے گا۔ آئی سی ٹی ہی ہمارے معاشرے کو علمی معاشرے میں تبدیل کر سکتی ہے جس کے لیے ہمیں آئی سی ٹی کو سمجھنا اور تعلیم کے تمام شعبوں میں استعمال کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس اکائی میں ہم آئی سی ٹی کے تعلیم و تدریس میں استعمال ہونے والے مختلف موضوعات اور آئی سی ٹی کے استعمال کی وجہ سے تعلیم میں آنے والی تبدیلیوں پر بحث کریں گے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ

- درس و تدریس کے بدلتے ہوئے زاویات اور تعلیم میں آئی سی ٹی کے استعمال کو سمجھ سکیں۔
- درس و تدریس میں آئی سی ٹی کے استعمال سے آئیں مایہ ناز تبدیلیوں کو بیان کر سکیں گے۔
- تدریسی نصاب پر آئی سی ٹی کے اثرات کو سمجھ سکیں۔
- تدریسی مضامین پر آئی سی ٹی کے اثرات کو سمجھ سکیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی آن لائن اور مصنوعی درجہ کا نظم و نسق اور استعمال کو سمجھ سکیں۔
- آئی سی ٹی کے استعمال سے اساتذہ کے کردار میں آئیں تبدیلیوں کو سمجھ سکیں۔

14.2 درس و تدریس میں آئی سی ٹی کے استعمال سے آئیں مایہ ناز تبدیلیاں

(Paradigm shift in Teaching and Learning due to ICT)

UNESCO کے مطابق " آئی سی ٹی (ICT) ایک سائنٹفک نظم ہے، جو کہ ترسیل میں تکنیکی آلات کے استعمال اور تعمیری (Constructivist) نظم و نسق پر مبنی ہے جو کہ مختلف جانکاریاں فراہم کرتی ہے اور اس کو استعمال کرنے کے قابل بناتی ہے، جس سے ہمارا معاشرہ، ہماری سیاست، ہماری تجارت، ہماری معیشت، کلچر اور ثقافت متاثر ہوتی ہے۔"

یونیسکو کی اس تعریف کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آئی سی ٹی ہماری نجی زندگی اور سماجی زندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہے، جس کا

استعمال ہم تعلیم کے شعبہ میں بڑھ چڑھ کر کر رہے ہیں۔ تعلیم سے تعلق رکھتا ہوا ہر عنصر، ہر کار کردگی جس میں طلباء و طالبات، اساتذہ، اسکولی نصاب، اسکولی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ ہر وہ شخص جو تعلیم سے وابستگی رکھتا ہے جڑا ہوا ہے اور آئی سی ٹی کے آلات کو استعمال کرتا ہے جس سے تعلیم کی فلاح ہو سکے۔

درس و تدریس کے روایتی عمل سے سیکھنے اور اکتسابی تجربات حاصل کرنے میں بہت ساری حدود ہیں، تدریس کا یہ عمل یک طرفہ بہاؤ ہے جس میں اکثر اساتذہ مسلسل ایک گھنٹہ اس امید سے طلبا و طالبات کے ساتھ تدریسی عمل میں شامل رہتے ہیں اور لگاتار بات کرتے رہتے ہیں کہ جب وہ طلبا سے کوئی سوال پوچھیں گے تو طلبا وہی چیز دوبارہ پیش کر سکیں گے۔ اسی نوعیت کے اعتبار سے روایتی تعلیم کی کچھ حدود درج ذیل میں واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کو آئی سی ٹی نے اب تبدیل کر دیا ہے۔

- روایتی تدریس کے نظریاتی طریقہ کو آئی سی ٹی نے تجربات میں تبدیل کر دیا۔
- روایتی تدریس میں طلبا و طالبات اساتذہ اور علم و اکتساب سے تعامل نہیں کر پاتے ہیں جبکہ آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس ہمیں ایسے تکنیکی آلات اور ایپلی کیشن فراہم کرتی ہے جس سے طلبا و طالبات انفرادی طور پر ہر علم کو خود تجربہ کر حاصل کر سکتے ہیں، جہاں جگہ، وقت اور تعداد کی کوئی حدود نہیں ہوتیں۔
- روایتی درس و تدریس میں طلبا کی کارکردگیاں بہت کم یا پھر اساتذہ کی منشا پر محصور رہتی ہیں جبکہ آئی سی ٹی پر مبنی درجہ کی تمام کارکردگیاں وضاحتوں اور مثالوں کے ساتھ تمام طلبا کے لیے انفرادی طور پر موجود رہتی ہیں، جن کو اپنی دلچسپی اور ضرورتوں کے اعتبار سے طلباء جتنی بار چاہیں انجام دے سکتے ہیں۔
- روایتی درس و تدریس میں تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کی گنجائش نہیں رہتی، علم و عمل، اساتذہ مرکوز ہوتے ہیں اور تجربات کی جگہ نظریات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے جبکہ آئی سی ٹی پر مبنی تدریسی عمل میں طلبا کو اولین حیثیت حاصل ہے۔ طلبا کی جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے مشقی عوامل کے ساتھ ساتھ تجرباتی عوامل کا بھی نظم کیا جاتا ہے، جس سے طلبا کی تخلیقی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں۔
- روایتی درس تدریس کے نصاب تعلیم بھی طلبا مرکوز نہ ہو کر، معاشرہ، ملک و ملت، فلسفہ، سیاست اور معاشرے کی ضرورت کے اعتبار سے بنائے جاتے ہیں جبکہ آئی سی ٹی طلبا مرکوزیت اور استعمال میں آنے والے تجربات کو پیش نظر رکھتی ہے اور، طلبا کی انفرادی صلاحیتوں، طلبا کی انفرادی دلچسپیوں، ضرورتوں اور آنے والی عملی زندگی پر مرکوز نصاب کی تدوین کرنے کو فروغ فراہم کرتی ہے۔
- روایتی تعلیم میں طلبا و طالبات کو تولیدی اکتسابی عوامل(Reproductive learning) پر زور دیا جاتا تھا، مطلب جتنا ہم تعلیم پر خرچ کر رہے ہیں اس سے زیادہ ہم کو حاصل کرنا ہے، جبکہ آئی سی ٹی پر مبنی تعلیمی عوامل کو حقیقت پر مرکوز کر مصنوعی طریقہ سے پیش کرنے پر زیادہ زور دیتی ہے۔
- آئی سی ٹی کے اکتسابی عوامل اور تجربات و علم حاصل کرنے کے لیے مختلف تکنیکوں اور آلات کا استعمال شمولی درس و تدریس

اپروچ(Integrative learning Approach) کو اپنانے پر مرکوز ہے۔ یہ عمل دو چیزوں کے درمیان بہت کم فرق کو بھی واضح کرنے کی کوشش کرتا ہے جبکہ روایتی تعلیم اس سے قاصر رہتی ہے۔

- آئی سی ٹی کے تدریسی عوامل میں مختلف تکنیکوں اور آلات کو درس و تدریس میں شامل کر علم کے کئی مختلف راستے ہموار کرتی ہے اور طلباء انفرادی طور علمی تجربات کو تلاش کر کے خود نظریات قائم کرتے ہیں جبکہ روایتی تعلیم میں نظریات سے تجربات حاصل کیے جانے کی سفارش کی جاتی ہے، یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے کے برعکس ہیں۔
- روایتی تعلیم میں ایسے ماحول، ایسی چیزیں اور ایسے مناظر پیش نہیں کیے جاسکتے جو کہ آئی سی ٹی پر مبنی تدریس میں کمپیوٹر اور مختلف آئی سی ٹی اپلی کیشن کے استعمال سے کیے جاسکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی تدریسی و اکتسابی عمل کو اثرانگیز (Active) اور بامقصد بنادیتی ہے۔
- آئی سی ٹی طلباء کو متحرک کر اکتسابی عمل میں ان کی شراکت کو بڑھادیتی ہے۔
- آئی سی ٹی اساتذہ کو بہتر تعلیمی مواد اور زیادہ موثر تدریسی طریقہ کو فراہم کر اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے روایتی تدریسی طریقوں میں بدلائو لاسکتے ہیں۔ آئی سی ٹی کو ہم مختلف طریقہ سے تعلیم میں استعمال کرتے ہیں۔

آئی سی ٹی میں کمپیوٹر پر مبنی تعلیمی وسائل کی فہرست

کمپیوٹر پر مبنی ہدایتیں (CAI-Computer Aided Instructions)	کمپیوٹر پر مبنی اکتسابی عوامل (CAL-Computer Assisted Learning)
کمپیوٹر پر مبنی اکتساب (CML-Computer Managed Learning)	کمپیوٹر پر مبنی درس (CBT-Computer Based Teaching)
کمپیوٹر پر مبنی ہدایتیں (CMI-Computer Managed Instruction)	کمپیوٹر پر مبنی تعین قدر (CBE-Computer Based Evaluation)

کمپیوٹر کے یہ تمام تر استعمالات ہمیں مختلف تجربات اور مشقی عوامل کے ساتھ ساتھ مختلف مصنوعی طریقہ سے سیکھنے کے ماحول اور انفرادی مشقیں فراہم کرتے ہیں ان میں کئی مختلف عنوانات کی شمولیت رہتی ہے جیسے۔ سمولیشن (Simulation)، ٹیوٹوریل (Tutiorials)، ڈرل اینڈ پریکٹس(Drill and Practice)، لیب سپورٹ میتھڈ(Laboratory Support Method) اور پروگرامس انسٹرکشن,Programmed Instructions وغیرہ جس سے ہم طلباء کو انفرادی طور پر آزادانہ ماحول میں اکتسابی تجربات حاصل کرنے کا مصنوعی ماحول فراہم کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارے پاس لرننگ کی مختلف اپلی کیشن آن لائن و آف لائن موجود رہتی ہیں جیسے

آئی سی ٹی میں مصنوعی تدریسی آلات کی فہرست کا جدول

1)	ویب پر مبنی تربیت(Web Based Training)
2)	کو آپریٹولرننگ)(Co-operative Learning
3)	ویب پر مبنی اکتساب(Web Based Learning)
4)	کلوبریٹولرننگ(Collaborative Learning)
5)	ویب پر مبنی ہدایتیں(Web Based Instructions)
6)	پروجیکٹ بیسڈلرننگ(Project Based Learning)
7)	بلنڈڈلرننگ(Blended Learning)
8)	فلپڈکلاس روم(Flipped Classroom)
9)	ورچوئل کلاس روم(Virtual Classroom)
10)	اسمارٹ کلاس روم(Smart Classroom)

قدیم درس وتدریس بنام مصنوعی اکتسابی عوامل

قدیم زمانہ سے اب تک تعلیم اساتذہ مرکوز تھی۔ طلباء کی انفرادی ترقی میں اساتذہ کے رول کو اہم سمجھا جاتا تھا، مواد کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر طلباء کے اندر منتقل کرنا مقصود تھا، چاک، تختہ سیاہ کے ساتھ قدیم طریقہ تدریس کا ہی استعمال کر طلباء کو زبردستی علم حاصل کرنے کے لیے زور دیا جاتا تھا، اور طلباء وطالبات اس منتقلی کو ہی تعلیم سمجھ کر رٹتے، ہر چیز کو دل ودماغ پر طاری کرنے کو ہی علم محسوس کرتے تھے مگر آئی سی ٹی کی آمد سے تعلیم کا قلب روشن ہوگیا اور اب تعلیم درس وتدریس کی جگہ انفرادی اکتسابی عوامل حاصل کرنے پر مرکوز ہوگئی۔ جس میں طلباء کی دلچسپی، ضرورتیں، اقداریں اور مستقبل کی تیاری نے اپنی جگہ مقرر کر لی اب تعلیم میں اکتسابی عمل ایک فطری عمل تسلیم کیا گیا، تعلیم کو سماجی، حرکیاتی، شمولیتی اور سیاق وسباق پر مبنی عوامل سے مناسبت قائم کی گئی، جو کہ طالب علم کی لیاقتوں اور صلاحیتوں کے عین مطابق ہوتی ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ طالب علم کو کب، کہاں اور کس طرح تعلیم فراہم کی جائے اور اس میں اساتذہ اور طلباء کی کیا کیا کارکردگیاں شامل ہوں گی اور کون کون سے تدریسی آلات، طریقوں اور حربوں کا استعمال کیا جائے گا جیسے

- آئی سی ٹی پر مبنی اکتسابی عمل تکنالوجی آلات اور تکنیکوں کے استعمال پر زور دیتی ہے۔
- آئی سی ٹی مواد مضمون کے تصورات کی افہام وتفہیم اور تجربات پر مرکوز کرتی ہے۔
- آئی سی ٹی پر مبنی مواد مضمون اور درسیات زندگی کے عین مطابق اور عام عوامل کے ساتھ تعلق رکھتا ہوا ہوتا ہے۔
- آئی سی ٹی مختلف مہارتوں، شمولیتی اکتسابی عمل، کارکردگی وتجربات پر مبنی اکتسابی عمل اور اکتسابی تجربہ گاہ کا نظم ونسق قائم کرتی

ہے۔

- ہدایتی نظام، جس میں فلپڈ کلاس، اسمارٹ کلاس اور مسائل پر مبنی تعلیمی عوامل جو مشاہدات، تجربات پر مبنی ہے شامل رہتے ہیں۔

روایتی درس اور آئی سی ٹی سے درس میں آئی مایہ ناز تبدیلیوں(Paradigm shift) کا جدول

روایتی درس و تدریس	آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس
اکتسابی عوامل و کارکردگیاں اساتذہ مرکوز	اکتسابی عوامل و کارکردگیاں طلباء مرکوز
اکتسابی نظریات و تجربات میں تعلق کی کمی	اکتسابی نظریات و تجربات میں تعلق قائم کرنا اولین مقصد
اساتذہ مرکوزیت	طلباء مرکوز
پہلے سے طے اور واضح کیے گئے عنوانات، مقاصد، طریقہ تدریس	نئے عنوانات، نئے مقاصد، نئے تجربات اور تخلیقیت

آئی سی ٹی نے تعلیم کو حد درجہ متاثر کیا ہے، اکیسویں صدی عیسوی کی تعلیم آئی سی ٹی کی وجہ سے پوری طرح تبدیل ہو گئی ہے، اس تبدیلی کو ہم "تعلیم میں آئی مایہ ناز تبدیلیاں(Paradigm shift) " کہتے ہیں۔ آئی سی ٹی کے استعمال سے تعلیم میں صرف درس و تدریس ہی نہیں بدلی بلکہ نصاب کا خاکہ، مواد مضمون، طریقہ تدریس اور اساتذہ و طلباو طالبات کے رول اور تعلقات بھی تبدیل ہو گئے، چند کو ہم درج ذیل میں وضاحت کے ساتھ سمجھیں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: مصنوعی اکتسابی عوامل سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

14.3 نصاب اور مواد کی تدوین میں آئے بدلائو(Changes in Content and Curriculum Construction)

درسی نصاب، تدریسی و اکتسابی عمل کا ایک اہم جزو مانا جاتا ہے۔ نصاب کی تدوین(Construction) اور مضامین کو معین کرنے والے ماہرین کو چاہیے کہ وہ ہر تعلیمی برس میں موجودہ نصاب پر غور و فکر کرکے آئی سی ٹی کے جدید آلات کو نصاب میں شامل کریں اور اسے لازمی قرار دیں۔ جدید نصاب اور مواد مضمون ایسے ہونے چاہیے جن کے ذریعے طلباء کو مستقبل کے لیے تیار کیا جاسکے۔ جیسا کہ ہم سب لوگ جانتے ہیں کہ موجودہ دور آئی سی ٹی کا دور ہے اور اس دور میں ایسے لوگوں کی ضرورت ہو گی جو انسانی زندگی سے متعلق مختلف پیشوں کو آئی سی ٹی کی مدد سے انجام دیں سکیں، آئی سی ٹی کا استعمال کر سکیں اور پیشہ ورانہ طریقہ سے مقاصد کو حاصل کر سکیں۔ موجودہ دور کے نصاب اور مواد مضمون حرکیاتی عمل پر مبنی ہوتے ہیں اور سائنس و جدید تکنیکوں کے استعمال پر زور دیتے ہیں۔ تعلیم میں آئی مایہ ناز تبدیلیوں میں ایک تبدیلی نصاب تعلیم اور مواد مضمون میں آئے بدلائو بھی ہیں۔ آج کا اسکولی نصاب پوری طرح بدل گیا ہے۔ نیشنل نالج کمیشن

2009ء نے صاف طور پر اپنی سفارشات میں کہ دیا ہے کہ آنے والا دور تکنالوجی کا دور ہو گا اور ہمیں اپنی آنے والی قوموں کو اس کے لیے تیا رکھنا پڑے گا۔ موجودہ نصاب تعلیم اور مواد مضمون میں آئی سی ٹی کے استعمال سے بہت تبدیلیاں رونما ہوی ہیں۔ جیسے

روایتی تعلیم اور آئی سی ٹی پر مبنی تعلیم کے موازنہ کا جدول

نصاب کی تدوین میں شامل مختلف پہلو	روایتی تعلیم کا نصاب اور مواد مضمون	آئی سی ٹی پر مبنی نصاب ااور مواد مضمون
درجہ کی کارکردگیاں	• اساتذہ معین کرتے ہیں • پورے درجہ کے لیے یکساں عوامل • بہت کم کارکردگیوں کا نظم • کارکردگیوں سے سیکھنے کی محدود رفتار	• طلباء خود تعین کرتے ہیں • کچھ طلباء کی شمولیت • بہت ساری مختلف کارکردگیاں • طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے
باہمی تعاون	• انفرادی • طلباء کے یکساں گروپ • سب اپنے لیے کام کرتے ہیں • تولیدی(Reproductive)لرننگ • لرننگ کے لیے مسائل کے طے شدہ حل	• ٹیموں میں • طلباء کے متضاد گروپ • ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں • جدید نتیجہ خیز لرننگ • لرننگ کے لیے مسائل کے نئے حل کی تلاش
ہم آہنگی	• نظریات اور تجربات میں کوئی ربط نہیں • الگ الگ مضامین • کورس کے مطابق • ایک استاد کی شمولیت	• نظریات اور تجربات کے درمیان گہرا تعلق • مضامین کے درمیان گہرا تعلق • موضوع کے مطابق • اساتذہ کی ایک ٹیم
تعین قدر	• استاد کی ہدایت کے مطابق • مجموعی تعین قدر(Summative)	• طلباء کی صلاحیتوں کے مطابق • تشخیصی تعین قدر(Diagnostic)

- تمام مضامین کے مواد میں اب آئی سی ٹی کے حرکیاتی عمل شامل رہتے ہیں اور درس و تدریس میں آئی سی ٹی کے آلات، تکنیکوں اور اپلی کیشن کا استعمال کیا جاتا ہے، جس میں درس کے ساتھ ساتھ مشقیں، مختلف نظریات، بحث و مباحثہ، تعین قدر و مشاہدہ اور بازرسائی شامل رہتی ہیں۔

- مختلف مضامین کے مواد کو آئی سی ٹی کے تدریسی آلات سے آراستہ کیا گیا ہے اور ملٹی میڈیا کو درس و تدریس، پروجیکٹ، مشقوں اور مثالوں سے وضاحت کے ساتھ ساتھ گھر کے کام میں بھی استعمال کیا جارہا ہے۔
- سیکھنے کے عمل میں کمپیوٹر اور اس کی ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر کی تکنیکوں کے ساتھ ہی ساتھ دیگر تکنیکیں بھی شامل کی جارہی ہیں جس سے طلباء کے اکتسابی تجربات مستحکم ہو رہیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی درس نصاب میں طلبا خود (Self) انفرادی مطالعہ، انفرادی لرننگ، انفرادی تعین قدر، انفرادی تحقیق میں آئی سی ٹی کا استعمال کر رہے ہیں اور مواد کو آن لائن و آف لائن ڈاون لوڈ کر کے استعمال کرتے ہیں۔

آئی سی ٹی کی وجہ سے بدلتے ہوئے تعلیمی خاکہ میں جو مایہ ناز تبدیلیاں رونما ہویں اس سے ہماری تعلیم کے اکتسابی عمل میں بھی تبدیلیاں رونما ہوئیں جو واضح طور پر آئی سی ٹی کی اہمیت و افادیت کو واضح کرتی ہیں جیسے

- آئی سی ٹی کے ای مواد سے حاصل اکتسابی عمل تا عمر سیکھنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس لیے مواد کو الیکٹرانک کیا گیا اور ای لائبریری قائم کی گئیں، جس سے طلبا و طالبات کبھی بھی کہیں بھی اپنی دلچسپی اور ضرورت کے اعتبار سے سیکھ سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس اور سیکھنا بہت آسان اور دلچسپ ہوتا ہے۔ چونکہ ای مواد میں پرکشش تصاویر، ویڈیو وغیرہ سے آراستہ مثالوں اور دیگر سیاق وسباق کی شمولیت رہتی ہے۔
- طلباء کی دلچسپی قائم کرنے کے لیے آئی سی ٹی مواد میں سمعی وبصری آلات، مختلف موضوع کی آوازوں، پکچرس، فلم، اینی میشن کا استعمال شروع ہوا، جس سے طلبا و طالبات ایسے موضوع بھی مصنوعی ماحول میں سمجھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر اساتذہ کو ماحول میں موجود مختلف گیس (Gases) کو پڑھانا ہے تو وہ اینی میشن سے مصنوعی طور پر ماحول میں موجود تمام گیسوں کی وضاحت اور اس کی سائیکل بھی با آسانی سمجھا سکتے ہیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی ہدایتی عوامل میں طلباء و طالبات اپنی انفرادی سیکھنے کی قوت و رفتار اور انداز کے مطابق سیکھتے ہیں۔
- طلباء و طالبات ترسیل کے مختلف آلات، تکنیکوں اور وسائلوں کو درس و تدریس میں استعمال کر رہے ہیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی آج کا درس و تدریس اجتماعی اور تعاونی ہوتا ہے یہ نظریات (Theory) سے زیادہ تجربات (Practical) پر زور دیتا ہے اور طلباء کو فوری بازرسائی فراہم کرتا ہے۔ جس سے سیکھنے کا عمل مستقل اور دیرپا ہو جاتا ہے۔
- آئی سی ٹی پر مبنی آج کا درس و تدریس تعلیمی نفسیات کے اصول پر مبنی ہوتا ہے اور تجربات کی بنیاد پر دل و دماغ پر اثرانداز ہوتا ہے، جس سے طلبا کی دلچسپی اور روایات و رجحانات تدریس و اکتساب میں شامل رہتے ہیں۔

الغرض ہم کہ سکتے ہیں کہ آئی سی ٹی سے اب نصابی عمل درس و تدریس کی جگہ اکتسابی عمل پر مبنی ہو گیا ہے، جو زیادہ لچک دار، جدید تصورات پر مبنی، بہت سارے وسائلوں اور طریقوں وطرازوں کی شمولیت کے ساتھ ساتھ وسیع دائرہ کار اور خود کار اکتسابی عمل پر مبنی ہو گیا ہے جہاں طلباء کو فوری بازرسائی حاصل ہوا کرتی ہے اور وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں اور رفتار سے اکتسابی عمل حاصل کرتے ہیں۔

14.4 طریقہ تدریس میں آئیں مایہ ناز تبدیلیاں(Paradigm shift in Methods of Teaching)

تعلیم کے میدان میں طریقہ تدریس کی بہت اہمیت ہے کیونکہ طریقہ تدریس کی بنیاد پر ہی معلم اپنے مواد مضمون، علمی تجربات، مہارتوں وغیرہ کو طلباء تک منتقل کرتا ہے۔ طریقہ تدریس کی تعریف اس طرح سے کی جاسکتی ہے ''کمرہ جماعت میں طلبا کے سامنے مواد مضمون کو پیش کرنے کا طریقہ '' طریقہ تدریس کہلاتا ہے۔" ہر مضمون کے اپنے کچھ خاص طریقہ تدریس ہوتے ہیں۔ آئی سی ٹی نے تعلیم کی نوعیت کو پوری طرح سے بدل کرر کھ دیا ہے جس میں طریقہ تدریس میں بھی اہم بدلائو آئے ہیں جیسے قدیم زمانے میں اساتذہ مرکوز طریقہ تدریس کا استعمال کیا جاتا تھا۔ قرون وسطیٰ میں طلباء مرکوز، اور موجودہ دور میں طلباء کے کام میں غیر دخل اندازی(Laissez-faire) کے طریقہ کو استعمال کیا جارہا ہے، جس میں کمپیوٹر پر مبنی درس و تدریس، پروگرام لرننگ، فلپڈ لرننگ، آن لائن لرننگ، کمپیوٹر پر مبنی لرننگ جیسےCAI, CMI, CML کے ساتھ گیمنگ، ٹیوٹوریلس، لیب سپورٹ طریقہ(Laboratory Support Method) ڈرل اینڈ پریکٹس(Drill and Practice) وغیرہ اہم ہیں جس سے درس و تدریسی عمل طلباء کی اپنی ذہنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں پر مرکوز ہو گیا اور اساتذہ صرف ہدایتیں، سہولتیں اور تدریسی ماحول قائم کرنے، طلباء کے مشاہدات حاصل کرکے طلباء کو بازرسائی فراہم کرنے تک ہی محدود ہو گئے۔

آئی سی ٹی پر مبنی تعلیمی ماحول میں طلباء کی کارکردگی کو ذہن نشین رکھتے ہوئے ہی طریقہ تدریس کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے

طریقہ تدریس میں آئیں مایہ ناز تبدیلیوں کا جدول

روایتی طریقہ تدریس	آئی سی ٹی پر مبنی طریقہ تدریس
اساتذہ مرکوز طریقہ تدریس(Autocratic)	طلباء مرکوز طریقہ تدریس(Democratic and Laissez-faire)
پورے درجہ کو یکساں ہدایتیں	طلباء کی انفرادی ضرورتوں پر مبنی ہدایتیں
سیکھنے کی یکساں رفتار کا طریقہ	طلباء کی علمی صلاحیتوں پر مبنی طریقہ اور رفتار
سیکھنے کا عمل صرف اسکول احاطہ تک محدود	سیکھنے کا عمل مسلسل چلتا رہتا ہے
سیکھنے کی ہدایتیں اور سہولتیں صرف اسکول اوقات	کہیں بھی کبھی بھی سیکھنے کا عمل ہو سکتا ہے
حقائق پر مبنی	حقیقی طریقہ کے ساتھ تنقیدی و تحقیقی سوچ
طالب علم کی انفرادی ترقی کے مطابق	اساتذہ اور طلباء کے درمیان تعاون اور مکالمہ
مضمون کی نصابی کتابوں کے مطابق	جدید بنیادی معلومات کے مختلف وسائل
ہر امتحان کے بعد پیرنٹ ٹیچر میٹنگ	روز مرہ کی پیرنٹ ٹیچر ترسیل(Communication)

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: آئی سی ٹی پر مبنی طریقہ تدریس اور روایتی طریقہ تدریس کے مابین فرق کو واضح کیجیے۔

14.5 درس و تدریس میں آن لائن اور مصنوعی جماعت کا نظم

(Online and Virtual Classroom Management in Teaching and Learning)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت(Virtual Classroom)

آج کا درس و تدریسی ماحول آن لائن درس و تدریس پر مبنی ہو چکا ہے۔ کووڈ(COVID-19) کے وبائی مرض نے آن لائن درس و تدریس کی ضرورت کو یقینی بنادیا ہے۔ آج ہندوستان کے تعلیمی نظام نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی آن لائن درس و تدریس کو فروغ دینے کی سفارشات پیش کی جارہی ہیں۔ ہندوستانی تعلیمی انتظامیہ نے مرکزی طور پر آن لائن درس کو منظوری فراہم کی ہے اور تمام اداروں کو اپنے یہاں "آن لائن لرننگ" اور "بلینڈیڈ لرننگ" کی شروعات کرنے، اور ان کا نظم قائم کرنے کی ہدایتیں پیش کی ہیں، جو آج کے جدید دور کی ایک ضرورت بھی ہے اور ایک مجبوری بھی، چونکہ اگر ہم اس تعلیمی رفتار میں پیچھے رہ گئے تو ہماری تعلیم کا معیار کسی کام کا نہیں رہے گا۔

آن لائن درس و تدریس میں جب بھی ہم جدید آئی سی ٹی کی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں تو آئی سی ٹی پر مبنی تدریس کے مختلف ماحول ہمارے پاس موجود رہتے ہیں، انہیں میں سے ایک کو ہم "مصنوعی کمرہ جماعت" (Virtual Classroom) کے نام سے جانتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ تعلیم میں مصنوعی کمرہ جماعت کا نظم ونسق اور استعمال کس طرح کیا جائے۔

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت(Virtual Classroom) کا تصور تقریباً 1960ئ میں منظر عام پر آیا سب سے پہلے امریکہ کی یونیورسٹی آف ایلی نوئس(University of Illinois) میں ایک سائنس داں نے پہلی بار کمپیوٹر کو کمرہ جماعت کے ساتھ جوڑ کر درس و تدریس میں استعمال کیا جس میں طلباء ڈیجیٹل مواد پیش کیا گیا۔ جیسے جیسے تکنیک میں تبدیلیاں آئیں اور تکنیک بہتر ہوتی گئی کمرہ جماعت میں آئی سی ٹی کی تکنیکوں کے استعمال میں اضافہ ہوتا گیا اور درس و تدریس کا کام آسان ہوتا گیا۔ 1993ئ میں پہلی بار جونس یونیورسٹی نے رسمی طور سے آن لائن پروگراموں کی شروعات کی جہاں پہلی بار مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کو طلباء کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال کیا جانے لگا۔ 1995ء میں پہلی بار انٹرنیٹ کا استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے آن لائن کمرہ جماعت میں ایک بڑی تبدیلی دیکھنے کو ملی۔ اس میں اساتذہ اور طلباء دونوں ہی ایک دوسرے کے روبرو نہ ہو کر دور دراز کے فاصلوں پر ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کی مدد سے ایک دوسرے سے رابطہ قائم کر کے تعلیمی عمل میں ایک دوسرے کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتے ہیں، جو کہ مختلف کانفرنسنگ کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔ آج کے وقت میں جب ہم آن لائن کمرہ جماعت، مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ طلباء اور استاد آن لائن ہوں اور ویب پر مبنی

آئی سی ٹی کے مختلف تدریسی اور ترسیلی آلات کا استعمال کرتے ہوئے درس و تدریس و اکتساب کے کام کو انجام دے سکیں۔ مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت ایک روایتی کمرہ جماعت کی طرح ہے بس فرق یہ ہے کہ طلباء استاد سے فاصلے پر ہوتا ہے اور وہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے استاد سے روبرو ہوتا ہے اس میں تمام طرح کے تکنیکی آلات کی شمولیت رہتی ہے ان ہی آئی سی ٹی کے مختلف آلات کی مدد سے مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت میں درس و تدریس کو انجام دیا جاتا ہے۔

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت میں درس و تدریس کو درج ذیل طریقہ سے فراہم کیا جاتا ہے۔

- الیکٹرانک مواد کے ذریعہ۔(Electronic Content)
- آڈیو اور ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ۔(Audio- Video Conferencing)
- ٹیلی اور ویب کانفرنسنگ کے ذریعہ۔(Tele-Conferencing)
- پوڈکاسٹنگ کے ذریعہ۔(Podcasting)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کا نظم

موجودہ دور میں مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کا استعمال اساتذہ کے لیے ضروری ہو گیا ہے۔ آئی سی ٹی کے تمام تکنیکی آلات، اور طریقہ آسان اور صارف دوستی(User Friendly) کے اصول پر کام کرتے ہیں، کوئی بھی معلم اس کام کو باآسانی انجام دے سکتا ہے۔ مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت استعمال میں بہت آسان اور دلچسپ ہوتا ہے اس کا نظم بھی بہت آسان ہوتا ہے جیسے

- اکتساب میں لچیلا پن(Flexible Learning Environment)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کا نظم اساتذہ کے لیے بہت آسان ہے اساتذہ یا تو براہ راست(Online -Synchronous) یا پھر کیمرے کی مدد سے رکارڈ کر(Online/offline-Asynchronous) لیکچر کو فراہم کر سکتے ہیں۔ مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کی کامیابی کی بنیاد لچیلا پن ہے یہ معلم کو اپنے درس و تدریس کو ریکارڈ کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے جس سے کسی طالب علم کا اگر کوئی بھی کلاس (سبق) یا لکچر چھوٹ جائے تو طالب علم اپنی سہولت اور دلچسپی و ضرورت کے اعتبار سے اس سبق کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے اور کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت اس ریکارڈ کیے ہوئے سبق کو دوبارہ سُن یا دیکھ کر علم حاصل کر سکتا ہے۔

- آزادانہ رویہ(Democratic Environment)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں آزادانہ ماحول قائم ہوتا ہے طلباء اپنی بات کو آزادانہ طور پر اظہار کرتے ہیں۔

- مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت میں خرچ اور توانائی کی بچت(Virtual Classroom is Economical)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کو ایک بار قائم کرنے کے بعد اس میں کوئی بھی خرچ بار بار نہیں ہوتا اور یہ مسلسل لگاتار تدریسی عمل میں کام انجام دیتا رہتا ہے اساتذہ اگر ایک لیکچر مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت میں فراہم کرتے ہیں تو یہ برسہابرس آن لائن موجود رہتا

ہے۔ اس سے درس و تدریس کا خرچ بھی بہت کم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے طلباء کو تعلیم کے ادارے میں آنے جانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی جس سے اداروں کو بنانے کے خرچ اس کو چلانے کا خرچ اور انسانی وسائل کا خرچ بھی بچ جاتا ہے۔

- **مجازی کمرہ جماعت قابل رسائی ہے(Accessible)**

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت تک ہر وقت طلباء کی رسائی ممکن ہے۔ مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت سے طلباء آپس میں ایک دوسرے سے اپنی تعلیمی سرگرمی کے لیے آن لائن تعاون کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے تاثرات و خیالات کو ایک دوسرے سے کسی بھی وقت (Share) کر سکتے ہیں۔ اس کی رسائی طلباء تک آسانی سے موجود رہتی ہے کیونکہ یہ آن لائن یعنی انٹرنیٹ کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ اساتذہ اس درس سے بازرسائی حاصل کرتے رہتے ہیں جو کہ کمینٹ، لائک اور ڈسلائک سے حاصل ہوتی ہے۔ اساتذہ اس سے مستفید اور متحرک ہو کر مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کو اور منظم کرتے ہیں۔

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کی افادیت(Benefits of Virtual Classroom)

روایتی کمرہ جماعت کی طرح ہی مجازی کمرہ جماعت میں بھی طلباء کو اکتسابی عمل میں شمولیت کا موقع فراہم ہوتا ہے مگر مجازی کمرہ جماعت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ طلباء درس ختم ہونے کے بعد بھی اپنی کارکردگی کا تعین کر سکتے ہیں چونکہ یہاں پر سبھی طلباء کو برابر کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

- مجازی کمرہ جماعت کا وسیع دائرہ(Big Scope of Virtual Classroom)

مجازی کمرہ جماعت کی نوعیت بہت وسیع ہے اس میں طلباء اور اساتذہ دونوں ہی بنا کسی جغرافیائی پابندی کے دنیا کی کسی بھی جگہ سے شرکت کر مجازی کمرہ جماعت کے درس و تدریس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اساتذہ اس دائرہ کار کو سمجھتے ہیں اور اپنے درس و تدریس کے عنوانات کو موقع اور وقت کے اعتبار سے ہی انجام تک پہنچاتے ہیں۔

- ترسیل کے مختلف مواقع(Different aspects of Communication)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں اساتذہ اور طلباء کو ایک ہی وقت میں مختلف ترسیلی مواقع حاصل ہوتے ہیں اور آپس میں رابطہ قائم کرنے کا موقع بھی مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت فراہم کرتی ہے اس میں الگ الگ طریقے کے ذرائع ابلاغ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تدریس کرتے وقت مواد مضمون اور تدریسی آلات کی موضوعیت کو ذہن نشین رکھیں۔

- ہمہ وقت اکتساب(Synchronous Learning)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت طلباء اور معلم کو ایک وقت میں ہی تعامل قائم کرنے کا موقع دیتی ہے اس سے طلبہ کو روایتی کمرہ جماعت جیسا ہی ماحول حاصل ہوتا ہے۔ مجازی کمرہ جماعت میں بھی طلباء فوری طور پر بازرسائی حاصل کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ جب ایک استاد طلباء کے گروہ کے ساتھ درس و تدریس میں مشغول رہتا ہے تو اکتسابی تجربات اور بھی دلچسپ اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔

- مختلف تدریسی آلات کے ذریعہ اکتساب (Learning with Different Resources)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت میں استاد کے پاس یہ موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنے درس و تدریس کو مکمل کرنے کے لیے ایک ساتھ بہت سارے ملٹی میڈیا، ڈیجیٹل آن لائن و آف لائن اور روایتی آلات کا استعمال کر سکتا ہے، جس سے طلباء کے اندر عنوان سے متعلق علم کی بہتر تفہیم پیدا ہوتی ہے اور موضوع سے متعلق علم مستحکم ہو جاتا ہے۔

- اکتسابی وسائل کا اشتراک (Co-ordination of different Resources)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت میں بھی طلباء ایک دوسرے سے اکتساب کے مختلف وسائل جو زیادہ تر الیکٹرانک ہوتے ہیں شیئر کرتے ہیں مثال کے طور پر طلبائ (PPT) پاور پوائنٹ، ایکسل، پی ڈی ایف (PDF) وغیرہ کو آپس میں شیئر کر سکتے ہیں

مصنوعی کمرہ جماعت کی حدود (Limitations of Virtual Classroom)

مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت کے مندرجہ ذیل حدود بھی ہیں۔

- طلباء میں آپسی میل جول کی کمی (Lack of Brotherhood)
- تکنیکی مسائل (Technical Deficiencies)
- اکتسابی ساخت کی کمی (Lack of Learning Structure)
- ذاتی تجربات سے محرومی (Lack of Individual Experiences)

مجازی کمرہ جماعت کی ایک خامی یہ ہے کہ اس سے طلباء کو انفرادی تجربات حاصل نہیں ہوتے خاص طور پر وہ مضامین جہاں پر طلباء کو تجربہ کرنے اور کارکردگی پر مبنی علم حاصل کرنا ہوتا ہے وہاں پر مصنوعی طریقہ سے علم فراہم کیا جاتا ہے جو کہ حقیقی دنیا کے تجربات سے بالکل برعکس ہوتا ہے اس میں طلباء کو حواس خمسہ کے ذریعہ تجربہ نہیں دیا جاتا ہے بلکہ ذہن پر مبنی علم فراہم کیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: مصنوعی کمرہ جماعت کی تحدیدات بیان کیجیے۔

14.6 آئی سی ٹی پر مبنی کمرہ جماعت میں اساتذہ کا کردار

(Role of Teachers in ICT enabled Classroom)

تعلیم کو قدیم زمانہ سے ہی تصوریت پر مبنی مانا جاتا تھا اور اساتذہ کے الفاظ طلباء کے لیے آخری ہدایت ہوتی تھی۔ استاد کا مقام معاشرے میں اعلیٰ تھا اور اس کو "کل گرو" مانا جاتا تھا مگر جب سے آئی سی ٹی نے تعلیم میں قدم رکھا تب سے یہ محسوس کیا جانے لگا کہ تعلیم کی تمام جدوجہد صرف اور صرف طالب علم کی فلاح و بہبود کے لیے ہی مختص ہے۔ اب تعلیم کا فلسفہ بدل کر تعمیریت (Constructivism

پر مبنی ہو گیا ہے، جو طالب علم کو تعلیمی عمل میں سب سے زیادہ فوقیت فراہم کرتا ہے۔ آج کی تعلیم اساتذہ مرکوز نہ ہو کر طلباء مرکوز ہے۔ مگر اساتذہ کے کردار کو تعلیم میں درکنار نہیں کیا جا سکتا، آئی سی ٹی پر مبنی تعلیم میں اساتذہ کا کام بدل کر اب طلباء کی رہنمائی کرنا اور سہولتیں فراہم کرنا مقصود ہو گیا جس کی وجہ آئی سی ٹی کی تکنیکیں اور سائنٹفک آلات مانے جاتے ہیں۔ اس امر سے اب تمام تعلیمی ماہرین، اساتذہ، تحقیق کار اور اسکول منتظمین بھی واقف ہیں کہ تعلیمی میں جدید تکنیکی اور سائنٹفک آلات کے استعمال کے آغاز کی وجہ سے ہی تدریسی و اکتسابی عوامل میں بدلائو آیا ہے جس سے اساتذہ کے کردار بھی بدل گئے ہیں۔ تعلیمی ماہرین اس بات پر بھی متفق ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ جدید تدریسی و اکتسابی آلات خود بہ خود ہی (Automatically) سے ایک نئے اکتسابی ماحول کو پروان نہیں چڑھا سکتے ہیں بلکہ یہ صرف درجہ میں نئے اکتسابی ماحول میں تبدیلی پیدا کرنے کے لیے عمدہ مواقع ہی فراہم کر سکتے ہیں اور یہ کام اساتذہ کی مدد سے ہی انجام دیا جا سکتا ہے، بھلے ہی اساتذہ کی جگہ درجہ میں پردے کے پیچھے ہو مگر اساتذہ درس و تدریس میں اب بھی اہم مقام رکھتے ہیں اور آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس کے کام کو بہ خوبی انجام دینے کے لیے اساتذہ میں خصوصی صلاحیتوں (ICT Competencies) کی ضرورت ہے، جو اساتذہ آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو آئی سی ٹی پر مبنی درجہ کے لیے اپنے اندر تبدیلی لانی ہو گی اور آئی سی ٹی پر مبنی درجہ میں اپنے نئے کردار و عوامل کو بھی سمجھنا ہو گا جیسے۔

- آئی سی ٹی پر مبنی درجہ میں اساتذہ کا کردار اب اکتسابی عمل میں سہولتیں فراہم کرنے والا اور تدریسی ماحول قائم کرنے والا ہو گیا۔
- آج کے دور میں اساتذہ طلباء کو زبردستی علم پروسنے (Feeding Knowledge) والا نہیں بلکہ علم کو اثر انداز کرنے والا اور علم کی تخلیق کرنے کی سہولتیں اور راستے فراہم کرنے والا ہوتا ہے۔
- آئی سی ٹی درس و تدریس میں اساتذہ طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں، ان کو ہدایتیں اور حکایتیں فراہم کرتے ہیں اور ایک ناصح یا دانا (Mentor) کا رول ادا کرتے ہیں۔
- آئی سی ٹی پر مبنی درجہ میں اساتذہ اب مشاہدہ کر کے بازرسائی فراہم کرنے کا کردار ادا کرتے ہیں۔

آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس میں اساتذہ کے بدلتے ہوئے کردار کا موازنہ:

روایتی تعلیم کی درس و تدریس میں اساتذہ کے کردار	آئی سی ٹی پر مبنی تعلیم میں اساتذہ کے کردار
ہدایت کار (Instructor, Director)	ناصح (Mentor)
علم کا مجدد (Knowledge Creator)	تدریسی ماحول تیار کرنے والا (Facilitator)
درجہ کا منتظم (Classroom Manager)	رابطہ کار (Communicator)
ہدایت فراہم کرنے والا (Coach)	تعاون فراہم کرنے والا (Collaborator)
منتظم (Administrator)	نگراں (Supervisor)
مہارتیں پیدا کرنے والا (Skill Creator)	جدید تکنیکوں کا ماہر (Skill Educator)
معطیات اکٹھا کرنے والا (Data Collector)	معطیات کا تجزیہ کرنے والا (Data Analyst)

آئی سی ٹی پر مبنی درس و تدریس میں اساتذہ کے رول مکمل طور پر بدل گئے ہیں۔ درج بالا جدول سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اب اساتذہ کی ذمہ داریاں زیادہ طویل ہوچکی ہیں چونکہ آئی سی ٹی پر مبنی تعلیمی ماحول قائم کرنا اور اس ماحول میں طلباء و طالبات کے لیے اکتسابی نظریات و تجربات کا مصنوعی نظم کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے، مگر آج کے جدید دور میں ہمارے پاس آئی سی ٹی کے تکنیکی آلات اس مشکل کام کو بہت ہی آسانی سے انجام تک پہنچا دیتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: آئی سی ٹی پر مبنی تعلیم میں اساتذہ کے کردار کی وضاحت کیجیے۔

14.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- UNESCO کے مطابق" آئی سی ٹی (ICT) ایک سائنٹفک نظم ہے، جو کہ ترسیل میں تکنیکی آلات کے استعمال اور تعمیری (Constructivist) نظم و نسق پر مبنی ہے جو کہ مختلف جانکاریاں فراہم کرتی ہے اور اس کو استعمال کرنے کے قابل بناتی ہے۔
- روایتی درس و تدریس میں طلبا کی کارکردگیاں بہت کم یا پھر اساتذہ کی منشا پر محصور رہتی ہیں جبکہ آئی سی ٹی پر مبنی درجہ کی تمام کارکردگیاں وضاحتوں اور مثالوں کے ساتھ تمام طلبا کے لیے انفرادی طور پر موجود رہتی ہیں، جن کو اپنی دلچسپی اور ضرورتوں کے اعتبار سے طلباء جتنی بار چاہیں انجام دے سکتے ہیں۔
- اب تعلیم درس و تدریس کی جگہ انفرادی اکتسابی عوامل حاصل کرنے پر مرکوز ہو گئی۔ جس میں طلباء کی دلچسپی، ضرورتیں، اقداریں اور مستقبل کی تیاری نے اپنی جگہ مقرر کرلی۔
- مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت (Virtual Classroom) کا تصور تقریباً 1960ئ میں منظر عام پر آیا سب سے پہلے امریکہ کی یونیورسٹی آف ایلی نوئس (University of Illinois) میں ایک سائنس داں نے پہلی بار کمپیوٹر کو کمرہ جماعت کے ساتھ جوڑ کر درس و تدریس میں استعمال کیا۔
- آئی سی ٹی پر مبنی درجہ میں اساتذہ کا کردار اب اکتسابی عمل میں سہولتیں فراہم کرنے والا اور تدریسی ماحول قائم کرنے والا ہو گیا۔

14.8 فرہنگ (Glossary)

ہمہ وقت اکتساب (Synchronous Learning)	آن لائن براہ راست ٹیلیکاسٹ
کو آپریٹو لرننگ (Co-Operative Learning)	ایک آن لائن اپلی کیشن ہے جو تعاونی اکتسابی عمل فراہم کرتا

	ہے۔
کلوبریٹو لرننگ(Collaborative Learning)	طلبا آپس میں اشتراکیت کے ساتھ کسی مسئلہ پر کام کرتے ہیں۔
Project Based Learning	طلبا کسی منصوبہ کے تحت کام کو انجام دیتے ہیں۔
بلنڈڈ لرننگ(Blended Learning)	روایتی تعلیم کے ساتھ آن لائن لرننگ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
فلپڈ کلاس روم(Flipped Classroom)	آن لائن درس فراہم کرنے کی اپلی کیشن۔
ویب بیسڈ لرننگ(Web Based Learning)	ویب بیسڈ لرننگ یعنی انٹرنیٹ اور صرف انٹرنیٹ پر مبنی لرننگ۔
ورچوئل کلاس روم(Virtual Classroom)	مصنوعی یا مجازی کمرہ جماعت۔
اسمارٹ کلاس روم(Smart Classroom)	اسمارٹ کمرہ جماعت میں معلم کئی طرح کے تکنیکوں اور اس کے ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتا ہے
موبائل لرننگ(Mobile Learning)	موبائل لرننگ میں موبائل کی مدد لی جاتی ہے۔

14.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. تعلیم میں آئی سی ٹی پیراڈائم شفٹ(Paradigm shift)ہے؟

a اساتذہ کے کردار میں آئیں مایہ ناز تبدیلیاں　　b نصاب کی تدوین میں آئیں مایہ ناز تبدیلیاں

c طریقہ تدریس میں آئیں مایہ ناز تبدیلیاں　　d سبھی

2. مصنوعی کمرہ جماعت ہوتا ہے؟

a آن لائن　　b آف لائن

c روایتی　　d کوئی نہیں

3. مصنوعی کمرہ جماعت کو منظم کرنے کی ذمہ داری ہے؟

A اساتذہ کی　　b طلباء کی

C اسکولی منتظمین کی　　d کوئی ذمہ دار نہیں

4۔ تعلیم میں آئی سی ٹی کے استعمال سے اساتذہ کے رول بدل کر۔۔۔۔۔۔ہوگئے؟

a مشکل ہوگئے　　b آسان ہوگئے

c اکتساب کے عین مطابق ہوگئے　　d پتا نہیں

5۔ آئی سی ٹی کی تکنیکوں نے متاثر کیا ہے؟

a والدین کو b تعلیمی ماحول کو

c معاشرے کو d کسی کو نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. تعلیم کے میدان میں مجازی کمرہ جماعت سے ملنے والے فوائد اور نقصانات پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔
2. آئی سی ٹی پر مبنی درس میں اساتذہ کے رول کس طرح بدل گئے؟
3. آئی سی ٹی کے استعمال سے درس آسان ہو گیا۔ واضح کیجیے؟
4. مصنوعی درجہ کو کس طرح منظم کیا جاتا ہے؟
5. ہندوستانی ڈیجیٹل لرننگ کی تبدیلیاں معاشرے کو متاثر کر رہی ہیں؟ واضح کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. اسکول میں نظم و نسق قائم کرنے میں معاون آئی سی ٹی کے جدید آلات کا تعارف پیش کیجیے؟
2. اسکول میں مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کیوں ضروری ہے؟

14.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Aggarwal J.C. (1995). Essential Educational Technology Learning Innovations, Vikas Publications. New Delhi, India.
2. Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.
3. Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.
4. Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.
5. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India
6. Ansari, T. A.,Patel.M.,Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol.-6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.
7. Ansari, T. A. (2016).Guidance and Couselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی 15۔ ای اکتساب وویب پر مبنی اکتساب

(e- Learning and Web Based Learning)

اکائی کے اجزا

15.0 تعارف(Introduction)

15.1 مقاصد(Objectives)

15.2 ای اکتساب کا تصور(Concept of e-Learning)

15.2.1 ای لرننگ کی تعریف اور وضاحت

(Definition and Explanation of e-Learning)

15.2.2 ای لرننگ کا استعمال ہم کیوں کریں؟

(?Why Should We Use E-Learning)

15.2.3 ای لرننگ استعمال کرنے کے اہم عناصر

(Key Elements of Using e-Learning)

15.2.4 ای لرننگ کے فوائد (Advantages of e-Learning)

15.2.5 ای لرننگ کی حدود (Limitations of e-Learning)

15.2.6 ای لرننگ سے تعلیم میں آئیں تبدیلیاں

(E-learning has brought changes in education)

15.3 درجہ میں اکتساب اور ای اکتساب میں فرق

(Difference Between Classroom Learning and e-Learning)

15.4 ویب پر مبنی اکتساب کا تصور(Concept of Web Based Learning)

15.5 ای اکتساب اور ویب پر مبنی اکتساب میں فرق

(Difference Between e-Learning and Web-Based Learning)

15.6 موبائل پر مبنی اکتساب(Mobile Learning)

15.7 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

15.8 فرہنگ(Glossary)

15.9 اکائی کے اختتام کی سر گرمیاں(Unit End Exercises)

15.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

15.0 تمہید(Introduction)

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس سے ایک قوم کا معیار، تہذیب اور تمدن، اخلاق و عادات، کلچر اور ثقافت کے ساتھ ساتھ اس قوم کی اقداریں، رسم و رواج اور فلسفے ظاہر ہوتے ہیں۔ تعلیم کا یہ عمل معاشرے کی ترقی کے لیے بہت اہم اور ضروری ہے۔ اس تعلیمی عمل کی کامیابی کے لیے معاشرے کے ذمہ دار ادارے تعلیم و تدریسی عمل کے ساتھ ساتھ اکتسابی نظریات اور تجربات کو کامیاب بنانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ تعلیم کے اس عمل میں وقتاً فوقتاً مختلف مقصود تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ تعلیم کی نوعیت روایتی تعلیم(Formal Education)، ہم روایتی تعلیم(Non-Formal Education)اور غیر روایتی تعلیم(In-Formal Education)کی ہوتی ہے اور تعلیم کے ان تمام طریقوں کی اپنی اپنی جگہ ایک مسلم اہمیت ہے۔ انہیں طریقوں کے ساتھ جب 21وی صدی عیسوی میں جدید الیکٹرانک آلات اور انٹرنیٹ نے تعلیم میں قدم رکھا تو تعلیم کے یہ تینوں طریقے متاثر ہوئے اور تعلیم میں جدید الیکٹرانک آلات اور انٹرنیٹ کا استعمال ضروری نظر آنے لگا۔ موجودہ دور میں تعلیم کا عمل بغیر جدید الیکٹرانک آلات اور انٹرنیٹ کی خدمت کے موثر نظر نہیں آتا۔ پچھلے دو سال سے ہم COVID-19 کی وبا کے باوجود تعلیم کے عمل کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں، تو صرف انہیں جدید تکنیکی آلات اور انٹرنیٹ کی وجہ سے ہی تعلیمی عمل پروان چڑھ رہا ہے۔ اس اکائی میں ہم ای اکتساب یعنی ای لرننگ کے تعلیمی عوامل میں استعمال ہونے والے جدید تکنیکی آلات اور ویب پر مبنی اکتساب، جس میں انٹرنیٹ کا استعمال کیا جاتا ہے کے ساتھ ساتھ موبائل پر مبنی اکتساب کے عمل اور درس و تدریس میں اس کے استعمال کو وضاحت کے ساتھ سمجھیں گے۔

15.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ای اکتساب، ویب پر مبنی اکتساب اور موبائل پر مبنی اکتساب کے تصور کو سمجھ سکیں۔
- ای اکتساب، ویب پر مبنی اکتساب اور موبائل پر مبنی اکتساب کو استعمال کر سکیں۔
- ای اکتساب، ویب پر مبنی اکتساب اور موبائل پر مبنی اکتساب میں فرق ظاہر کر سکیں۔
- جدید دور کے مختلف تکنیکی آلات پر مبنی درس و تدریس کو سمجھ سکیں۔
- انٹرنیٹ پر مبنی اکتساب کو استعمال کر سکیں۔

15.2 ای اکتساب کا تصور (Concept of e-Learning)

الیکٹرانک لرننگ، ای لرننگ یا ای اکتساب تعلیم کے درس و تدریسی شعبہ میں جدید الیکٹرانک آلات کا استعمال ہے جس سے اکتسابی عمل کو موئثر بنایا جاتا ہے۔ ای لرننگ یا ای اکتساب ایک باضابطہ تدریس کی رسائی ہے، جس میں الیکٹرانک وسائل کی مدد سے سیکھنے کا نظام عمل تیار کیا جاتا ہے اور درس و تدریس کو موثر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، خواہ وہ درجہ کے منظم ماحول میں کی جائے یا مصنوعی طور پر۔ جدید تکنیکی آلات جیسے کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ویب سائٹس، موبائل اور دیگر تکنیکی آلات اور ذرائع کا تعلیم میں استعمال ہی ای لرننگ کہلاتا ہے۔ ای لرننگ کا وسیلہ ایک ہنر اور علم کی منتقلی کا عمل بھی تصور کیا جاتا ہے۔ اس منتقلی کے عمل میں ہم بیک وقت بہت زیادہ تعداد میں موجود طلبا تک جدید تکنیکی آلات کی مدد سے رسائی حاصل کرتے ہیں، ترسیل قائم کرتے ہیں اور ہر انفرادی طالب علم کے ساتھ ربط رکھتے ہیں، سبھی طلبا کو برابر کے سیکھنے کو مواقع فراہم کرتے ہیں، طلبا کی دل چسپی قائم رکھ سکتے ہیں، طلبا کی اپنی انفرادی رفتار سے سیکھنے کے عمل کو فراہم کرتے ہیں، طلبا کے نظریات اور تجربات حاصل کرنے کے لیے مختلف مصنوعی ماحول قائم کرتے ہیں۔

الیکٹرانک لرننگ تعلیم میں ایک ایسا آسان اور عام فہم عمل ہے جس سے طلبا کے ساتھ ساتھ اساتذہ بھی مستفید ہوتے ہیں۔ ای لرننگ میں عام طور پر تعلیم کے ان تمام عنوانات کو مختلف جدید تکنیکی آلات اور A/V تدریسی اشیا کی مدد سے مختلف عنوانات کو آراستہ کرنا ہوتا ہے۔

> فرض کیجیے کہ ہم طلبا کو "ماحول کی آلودگی" عنوان کا درس فراہم کرنا چاہتے ہیں، جس میں ماحول میں موجود مختلف گیسز (Gases) کی مقدار کی وضاحت اور آلودگی کو پیدا کرنے والے مختلف ذرائع کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں، کہ ہمارے ماحول میں آکسیجن کتنی مقدار میں موجود ہے، کاربن ڈائی آکسائڈ اور دیگر گیسز کتنی کتنی مقدار میں موجود ہیں، روایتی تدریس میں ہم اس بات کو چارٹ، ماڈل اور تختہ سیاہ پر سمجھانے کی کوشش کر سکتے ہیں مگر صد فی صد کامیابی حاصل ہونے میں شک ہے، جبکہ الیکٹرانک لرننگ میں مختلف جدید تکنیکی آلات کی مدد سے ہم اس عمل کو ویڈیو اور اینی میشن کی مدد سے بہت موثر انداز میں دکھا کر سمجھا سکتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائڈ اور آکسیجن کی سائیکل کو بھی کمپیوٹر اور دیگر جدید تکنیکی آلات کی مدد سے طلبا کو سمجھا سکتے ہیں۔ یہ تدریسی عمل صد فیصد کامیاب ہوگا چونکہ طلبا اس عمل میں پوری توجہ کی مرکوزیت، دلچسپی اور لگن کے ساتھ شامل رہتے ہیں اور تمام طلبا تک اس عمل کی رسائی بھی موجود رہتی ہے اور وہ اس عمل کو خود بار بار دہرا کر بھی سیکھ سکتے ہیں، جس میں مشقی عمل شامل رہتا ہے۔

جب سے تعلیم میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع ہوا ہے تعلیم کے مقاصد، طریقہ کار اور اس کے آلات وغیرہ سب تبدیل ہو گئے ہیں۔ تعلیم میں تکنیکوں اور جدید الیکٹرانک آلات کے استعمال سے ہی الیکٹرانک لرننگ کی شروعات ہوئی جو کئی برس پرانی ہے سب سے پہلے ٹیلی ویژن نے اس میدان میں قدم رکھا پھر اوور ہیڈ پروجیکٹر، کمپیوٹر، 3D سمولیشن ویڈیو کانفرنسنگ، انٹرنیٹ فورم کی شمولیت کے ساتھ تعلیم کی وسعت پوری دنیا تک پھیل گئی اور جیسے جیسے تکنالوجی میں ترقی ہوتی گئی ویسے ویسے الیکٹرانک لرننگ کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا۔ آج کے دور میں زندگی کا شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہوگا جس میں الیکٹرانک لرننگ اپنی خدمات انجام نہ دے رہی ہو۔ ای لرننگ (e-Learning) دو

لفظوں کا مجموعہ ہے ایک electronic=eاور دوسرا Learning جس میں ICT ایک وسیلہ (Vehicle) فراہم کرتا ہے۔ ہم ICT کا استعمال الیکٹرانک لرننگ کیمختلف سرگرمیوں کے لیے کرتے ہیں۔ ای لرننگ کی تمام سرگرمیاں Electronic Devices پر مبنی ہوتی ہیں جن کو انٹرنیٹ سے جوڑ کر طالب علم کو علم حاصل کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ ای لرننگ میں آن لائن و آف لائن دونوں طریقوں سے تعلیم فراہم کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

- **آن لائن ای لرننگ (Online E-Learning)**

آن لائن ای لرننگ کی تعلیم میں دو طریقہ رائج ہیں براہ راست (Synchronous) اور رکارڈڈ (Asynchronous)، جس میں آن لائن لکچر، ویڈیو کانفرنسنگ، ای مواد کی فراہمی، آن لائن ڈسکشن، آن لائن آن لائن تعلیم کا مقصد طالب علم کو گھر بیٹھے انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم فراہم کرانا ہے۔ آن لائن تعلیم میں سمعی وبصری آلات کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک آلات اور الیکٹرانک مواد بھی مہیا کرایا جاتا ہے اور تعلیم سے متعلق رہنمائی فراہم کرنے کے لیے بحث و مباحثہ اور مشاورت کو کانفرنسنگ کے ذریعہ شامل کیا جاتا ہے تاکہ طالب علم کو کوئی دشواری کا سامنانہ کرنا پڑے۔

- **آف لائن ای لرننگ (Offline E-Learning)**

آف لائن لرننگ میں جدید تکنیکی آلات کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر پر مبنی درس تدریس فراہم کی جاتی ہے۔ جس میں کمپیوٹر اسسٹڈ لرننگ (CAI) کمپیوٹر بیسڈ لرننگ (CBL) اور کمپیوٹر بیسڈ ٹیچنگ اور ٹریننگ (CBT) کے ذریعہ طلبا کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ متعلقہ مضمون پر گرفت حاصل کرلیں۔ کمپیوٹر پر مبنی الیکٹرانک لرننگ میں درس و تدریس کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف مقاصد کے اعتبار سے مختلف طریقہ کے پروگرام موجود ہوتے ہیں، جو ہمیں مقصود عمل کو حاصل کرنے کا راستہ فراہم کرتے ہیں۔ جیسے ای ٹیوٹوریلس (E-Tutorials)، سمولیشن (Simulation)، ڈرل اور پرکٹس (Drill and Practice)، لیب سپورٹ طریقہ (Laboratory Support Method)، گیمنگ (Gaming)، پروگرام لرننگ (Programmed Learning) وغیرہ جس سے طلبا بڑی ہی دلچسپی اور لگن کے ساتھ علم حاصل کرتے ہے، جو دیرپا ہوتا ہے۔

15.2.1 ای لرننگ کی تعریف اور وضاحت (Definition and Explanation of e-Learning)

موجودہ دور میں زندگی کا ہر شعبہ جدید الیکٹرانک آلات کے بغیر ادھورا ہے۔ تعلیم کے بھی ہر پہلو میں ان جدید آلات کا استعمال ضروری ہے، تعلیم میں ان جدید آلات کا استعمال ہی الیکٹرانک لرننگ کہلاتا ہے۔ جس کو ہم درجہ ذیل میں واضح کرسکتے ہیں۔

- ای لرننگ جسے آن لائن وڈیجیٹل لرننگ کی نوعیت بھی حاصل ہے، علم کا ایک ایسا حصول ہے جو الیکٹرانک ٹکنالوجیز اور میڈیا کے مختلف وسائل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔
- ای لرننگ سے مراد ایسے االیکٹرانک اکتسابی عوامل سے ہے جن کو حاصل کرنے میں وقت، جگہ، موجودگی اور ماحول کی قید نہ ہو۔
- ای لرننگ میں نظریات، تجربات کے ساتھ ساتھ تربیت، فوری باز رسائی (Immediate feed-back) رہنمائی اور A/V و اینی میشن (Audio/video and Animation) سے آراستہ مثالوں سے وضاحت کی شمولیت رہتی ہے۔

- ای لرننگ میں متعدد قسم کے کے میڈیا اپلی کیشن کی شمولیت رہتی ہے، جو آڈیو، ویڈیو، ٹیکسٹ، تصاویر، اینی میشن، رکارڈڈ لیکچر اور اسٹریمنگ فراہم کرتے ہیں، یہ تمام ٹیکنالوجیز آئی سی ٹی کی مخصوص اپلی کیشن سے حاصل ہوتے ہیں۔
- ای لرننگ طلبا کو مواد سے متعلق وضاحتیں، مثالیں اور تجربات کی بنیاد پر اکتسابی عمل کو مہیا کرواتی ہے جو کہ انفرادی لرننگ، اشتراکی لرننگ، جامع متحرک سیکھنے کے تخلیقی عمل کی فراہمی کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جو طالب علم کے ساتھ 24x7 موجود رہتی ہیں اور طالب علم اپنی سہولت، اپنی انفرادی سیکھنے کی رفتار، اپنی دلچسپی کے اعتبار سے استعمال کر مقصود علم حاصل کر سکتے ہیں۔

15.2.2 ای لرننگ کا استعمال ہم کیوں کریں؟ (Why Should We Use E-Learning?)

- ای لرننگ سے اساتذہ کے درس کی اہمیت اور افادیت بالاتر ہو جاتی ہے۔
- ای لرننگ کے استعمال سے مضمون اور مواد مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔
- ای لرننگ کے استعمال سے طلبا کا تعین قدر موثر انداز میں کیا جا سکتا ہے۔
- ای لرننگ سے طلبا کے اکتسابی عمل طویل مدتی اور تجربات کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں۔
- طلبا کے اندر تحقیق اور تنقیدی سوچ قائم ہوتی ہے۔
- طلبا کے مشاہدات اور مشقی عوامل کی تکمیل ہوتی ہے۔
- طلبا کے اندر عالمگیریت پر مبنی معلومات اور علم و عمل کو فروغ ملتا ہے۔
- ای لرننگ استعمال میں بہت آسان ہے اور کم خرچ، کم محنت میں مہیا ہو جاتی ہے۔

15.2.3 ای لرننگ استعمال کرنے کے اہم عناصر (Key Elements of Using E-Learning)

اس وقت دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں ای لرنر ہیں۔ آج کے ای لرنر مختلف پس منظر سے آتے ہیں اور ہر عمر کے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر ای لرنر نوکری پیشہ ہوتے ہیں یا اضافی علم حاصل کرنے کے لیے ای لرننگ کا سہارا لیتے ہیں جو اپنی تعلیم جاری رکھنے یا اپنے مواقع کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کے لیے درج ذیل ای لرننگ آلات کا ہونا لازمی ہے

- ای لرننگ سے علم حاصل کرنے کے لیے خود اعتمادی، حوصلہ اور خود نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ای لرننگ میں طالب علم کو اپنا مقصد واضح کرنا ہوتا ہے اور ایک منصوبہ بندی کی ضرورت درکار ہوتی ہے۔
- ای لرننگ میں اپنی زندگی کی مصروفیات، کام، عمل اور دیگر تعلیمی تجربات کو سیکھنے کے عمل کے حصہ کے طور پر شامل کرنا چاہیے۔
- اسکول اور کالج میں ای لرننگ کا نظم و نسق اور اس کو قائم رکھنے کے لیے تمام وسائل اور سہولتیں ہونی چاہیے۔

ای لرننگ حاصل کرنے کے لیے مناسب وقت اور ضروری سامان تک رسائی حاصل کریں، جیسے

- کمپیوٹر (منی کمپیوٹر، مائیکرو کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا موبائل، ٹیب لٹ، پام ٹاپ وغیرہ)، اور دیگر آلات کا اہتمام۔

- لرننگ پلیٹ فارم جس میں LMS-Learning Management system شامل رہتے ہیں، جو کہ اسکول کو ای اسکول میں تبدیل کرتے ہیں۔
- غیر مسقطع بجلی (Uninterrupted Electricity) کی فراہمی جیسے لائٹ، انورٹر یو پی ایس بیٹری وغیرہ
- ای مواد (مواد جس میں لکھا ہوا مواد، تصاویر، آوازیں، گرافکس، اینی میشن، اوتار (Avtar) وغیرہ شامل رہتے ہیں۔
- نیٹ ورک اور انٹرنیٹ کی موجودگی جیسے LAN, MAN, WAN (وائرلیس، فائبر آپٹکس، موبائل نیٹورک وغیرہ
- اپلی کیشن سافٹ ویئر، اوپن وسائل، ویب سائٹس کا ایکسز (Subscription) اوپن آن لائن و آف لائن وسائل کا اہتمام۔

15.2.4 ای لرننگ کے فوائد (Advantages of e-Learning)

ای لرننگ طلبا کی ضرورتوں، صلاحیتوں، مقاصد اور اس کے استعمال کے ساتھ ساتھ طلبا کی دلچسپی پر مرکوز ہوتی ہے۔ ای لرننگ کے تمام کورسز، سرگرمیاں اور عوامل طلبا کی ضرورتوں کو ذہن میں رکھ کر ہی طے کیے جاتے ہیں جو استعمال میں آسان اور عام فہم (User Friendly) ہوتے ہیں۔

- ای لرننگ خود رفتار اور خود ہدایات پر مبنی ہوتی ہے۔
- ای لرننگ مشکل مواد کو وضاحتی اور اور مثالوں سے آراستہ کر طالب علم کو تجربات قائم کرنے کے لیے اضافی وقت گزارنے کی اجازت اور سہولیات فراہم کرتی ہے جس سے سیکھا ہوا علم مستقل ہو جاتا ہے۔
- ای لرننگ میں مختلف میڈیا جیسے آڈیوز، ویڈیوز، اینی میشن، اوتار، سمولیشن، لیب سپورٹ، ٹیوٹوریل، ٹرائل اینڈ ایرر (Trail and Error) کے استعمال سے طلبا کی دلچسپی اور شمولیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- ای لرننگ شرمیلے (Introvert) طلبا جو تعلیمی کارکردگیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیتے کے لیے مواقع فراہم کرتی ہے۔
- ای لرننگ آسان اور عام فہم ہوتی ہے، طلبا ای لرننگ میں دلچسپی قائم رکھتے ہیں۔

15.2.5 ای لرننگ کی حدود (Limitations of e-Learning)

- ای لرننگ میں سماجی تعامل کا فقدان ہے چونکہ یہاں ہم اساتذہ کی شفقت اور دوستوں کی صحبت سے محروم رہتے ہیں۔
- شہری علاقوں کے لیے تو مفید مگر دیہی علاقوں کے لیے دقت بھری ہے، چونکہ یہاں پر مکمل سہولیات موجود نہیں رہتی۔
- امتحانات میں طلبا نقل کا سہارا لے سکتے ہیں، یا ڈمی طلبا امتحانات میں شامل ہو سکتے ہیں۔

15.2.6 ای لرننگ سے تعلیم میں آئی تبدیلیاں (E-learning has brought changes in education)

- ای لرننگ سے درس و تدریس میں تکنالوجی کی شمولیت اور استعمال لازمی ہو گیا۔
- ای لرننگ سے طلبا جدید آلات اور تکنیکوں کا استعمال کرنے لگے۔
- ای لرننگ سے تعین قدر اور نصاب کے خاکہ میں تبدیلیا رونما ہویں۔
- ای لرننگ سے اساتذہ کے کردار بدل گئے۔

ای لرننگ میں ہم روایتی طریقہ کے ساتھ ساتھ ای خدمات(E-Services) بھی شامل کرتے ہیں جیسے ;

- ای مواد(E-Content) کو حاصل کرنا
- ای کتب خانہ(E Library) کا استعمال
- ای ٹیوٹوریلس(E-Tutorials, Synchronous and Asynchronous) کا استعمال
- ای تدریسی آلات واشیاء(E- Teaching Learning Materials) کو بنانا اور استعمال کرنا
- ای سائنسی تجربہ گاہ(E-Laboratory) کا استعمال
- ای تعین قدر(E-Evaluation and Assessment) کا استعمال
- ای اوپن تعلیمی وسائل(E-Open Educational Resources) کا استعمال

درج بالا تمام الیکٹرانک جدید آلات کو ہم درس وتدریس میں استعمال کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہم مختلف اوپن ایجوکیشنل وسائل(Open Educational Resources) کا بھی استعمال کرسکتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ہم مختلف سافٹ ویئر اپلی کیشن کا بھی استعمال کرسکتے ہیں، جیسے اسمارٹ کلاس روم، ورچوئل کلاس روم، مختلف ویب اپلی کیشن جیسے یوٹیوب، سلائڈ شئیر، ای ٹیوٹوریلس، کوئز، گرافکس، اینی میشن وغیرہ۔ ان تمام تدریس کے الیکٹرانک جدید آلات کا استعمال کر ہم طلبا کے نظریاتی وتجرباتی احساسات اور علم کو مستحکم کر سکتے ہیں جو کہ طلبا کی دلچسپی ورجحان پر مبنی ہوں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: ای لرننگ کی حدود کیاہیں؟ بیان کیجیے۔

15.3 درجہ میں اکتساب اور ای اکتساب میں فرق

(Difference Between Classroom Learning and e-Learning)

روایتی تعلیم عام طور پر درجہ کی چہار دیواری تک محدود رہتی ہے، جو ہندوستان میں قدیم زمانہ سے رائج ہے، جس میں اساتذہ تمام طلبا کو ایک ہی چیز ایک ہی طریقہ سے پیش کرتے ہیں اور اکتسابی عمل کرواتے ہیں، جہاں مواد مضمون، طریقہ تدریس، حکمت عملیا، تدریسی اشیا اور تدریسی عوامل یکساں رہتے ہیں۔ اگر طلبا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ مقررہ وقت پر، مقررہ جگہ پر حاضر ہوں، اگر کوئی طالب غیر حاضر رہتا ہے تو استاد نے جو درس فراہم کیا ہے وہ طالب علم درجہ میں غیر حاضری کی وجہ سے اس درس سے ہمیشہ کے لیے محروم رہ جاتا ہے۔ اساتذہ تمام طلبا کو ایک ہی مواد کو ایک ہی طریقہ سے پڑھاتے ہیں، جن میں طلبا کی انفرادی ضرورتوں، انفرادی صلاحیتوں، انفرادی دلچسپیوں

اور انفرادی رفتار کا خیال نہیں رکھا جاتا، یہ ایک ایسا گروپ ہوتا ہے جس کو ایک ساتھ آگے بڑھنے اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے، بہت سے طلبا اس تعلیمی عمل میں پچھڑ جاتے ہیں۔ جبکہ ای لرننگ یا ای اکتساب میں اساتذہ طلبا کی انفرادی صلاحیتوں انفرادی ضرورتوں اور انفرادی رفتار کا پورا دھیان رکھتے ہیں اور طلبا کے لیے اکتساب حاصل کرنا طلبا کی سہولتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ اپنی جسمانی، جذباتی اور سماجی ضرورتوں کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اکتسابی عمل حاصل کرنے کے لیے وقت، جگہ اور اکتسابی عمل و تجربات کو چن سکتے ہیں۔ درجہ کے اکتسابی ماحول اور ای لرننگ کے اکتسابی ماحول کے چند فرق درج ذیل ہیں۔

ای لرننگ میں اکتسابی عوامل	روایتی درجہ میں تدریسی عوامل
ای لرننگ ہمیشہ طلبا کے لیے موجود رہتی ہے وقت، مدت، جگہ کی کوئی قید نہیں، آپ جہاں چاہیں علم حاصل کر سکتے ہیں۔	روایتی درجہ کی تدریس میں طالب علم و اساتذہ کی حاضری ضروری ہے اور طلبا کو درجہ تک جانا لازمی ہے۔
ای لرننگ میں طلبا کے لیے مزید مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، طلبا ایک لیکچر، مواد یا مشقی عمل کو بار بار دہرا سکتے ہیں، اضافی علم حاصل کر سکتے ہیں، کسی عنوان کو چھوڑ سکتے ہیں۔	درجہ کی تدریس میں ایک مناسب لائحہ عمل پر کام کرنا ہوتا ہے۔ اور ایک ایک چیز کو باری باری سے مقررہ وقت میں مکمل کرنا پڑتا ہے۔
ای لرننگ سیکھنے کے آسان اور دلچسپ عمل کے ساتھ ساتھ کم خرچ میں حاصل ہوتی ہے۔ طالب علم کو ایک معمولی فیس یا فری کورسز بھی دستیاب رہتے ہیں۔	روایتی تعلیم میں کافی اخراجات طالب علم کو سہنے پڑتے ہیں جس میں، کاپی کتابیں، ٹیوشن فیس، رہنے کھانے اور سفر کے اخراجات وغیرہ شامل ہیں۔
ای لرننگ میں علم، مواد، عوامل اور مشقوں کی پابندی نہیں	درجہ میں ہر طالب علم کو پابند رہنا پڑتا ہے
ای لرننگ میں ماہر اساتذہ کی درکار ہوتی ہے، اور ایک کورس کو بہت محنت کے ساتھ تعمیر و تشکیل دیا جاتا ہے، جو کہ آئندہ دس برس تک مسلسل چل سکتا ہے۔	درجہ کی تدریس میں ایک مدرس اپنی مختلف صلاحیتوں کی بنیاد پر درس و تدریس فراہم کر سکتے ہیں، جو کہ ایک آسان عمل ہے۔
تعین قدر ای لرننگ میں بہت ہی آسان اور قابل یقین ہوتا ہے، جو کہ مختلف آلات کی مدد سے کیا جاتا ہے۔	درجہ کے تشخیصی عمل میں طلبا کا تعین قدر تشکیلی جائزہ، تحصیلی جانچ کے روایتی طریقہ سے کیا جاتا ہے۔
ای لرننگ میں درجہ کا نظم مشکل ہوتا ہے، کوئی تکنیکی خرابی بھی آسکتی ہے، طلبا کو کنٹرول کرنا مشکل ہے۔	روایتی تعلیم میں اساتذہ طلبا کا موثر مشاہدہ کر سکتے ہیں، اور درجہ کا نظم بہتر بنا سکتے ہیں۔

ای اکتساب اور درجہ میں سیکھنے کے ان دونوں طریقوں کے اپنے اپنے فائدے و نقصانات ہیں درجہ میں طلبا کی توجہ کی مرکوزیت زیادہ ہوتی ہے جبکہ ای لرننگ میں طلبا تکنیکی آلات پر منحصر ہوتے ہیں۔ اگر اساتذہ ای لرننگ کے ذریعہ مقصود نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں تو یہ انتہائی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

15.4 ویب پر مبنی اکتساب کا تصور(Concept of Web Based Learning)

ویب بیسڈ لرننگ یا ویب پر مبنی اکتساب، ورلڈ وائڈ ویب(World Wide Web) کی مدد سے سیکھنے کے عمل کو ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ای لرننگ کو بھی ویب بیسڈ لرننگ سے مشابہت دی جاتی ہے چونکہ ویب بیسڈ لرننگ میں آن لائن کورس کا مواد شامل رہتا ہے۔ عام طور پر ویب پر مبنی اکتساب ای میل، A/V کانفرنسنگ، اور ویڈیو اسٹریمنگ لائیو لکچر(Video Streaming Live Lecture)کے ذریعہ بحث و مباحثہ، ڈسکشن فورم(Discussion Forum) سماجی میڈیا(Social Media) وغیرہ ویب کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔ لرننگ کے لیے مواد تک رسائی آن لائن ہی حاصل کی جاتی ہے جس میں الیکٹرانک مواد(word, pdf,) ای کتابیں، ای جرنل و میگزین کے ساتھ ساتھ اوپن وسائل اور مضمون پر مبنی وسائل، مختلف ویب سائٹس جو کہ ہائی پر لنکس(Hyperlinks) سے جڑے رہتے ہیں، کی بھی شمولیت رہتی ہے۔ جس کا استعمال اساتذہ، طلبا آن لائن یعنی انٹرنیت اور ویب کی مدد سے سیکھنے کے لیے کرتے ہیں۔ آج کے دور میں ہم ویب بیسڈ لرننگ کا استعمال فاصلاتی تعلیم اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

ویب بیسڈ لرننگ کے لیے ضروری آلات (Essential Tools for Web-Based Learning)

- ویب بیسڈ انٹرنیٹ کنیکشن Internet, worldwide web
- چاٹ روم، کمپیوٹر، ویب کیم، اسپیکر، مائک وغیرہ(.Chat Room, Computer, Webcam, Speaker etc.)
- فوری باز رسائی کے لیے کانفرنسنگ کے آلات۔

ویب بیسڈ لرننگ کی اقسام(Types of Web-Based Learning)

ٹیوٹوریلس(Tutorials)

آن لائن ٹوٹوریلس ایک طرح کی ہدایت کا پروگرام ہوتا ہے جو کسی مقصد کے تحت اور کسی مضمون پر مکمل علم کی فراہمی کے لیے بنایا جاتا ہے۔ جس میں کسی عنوان کو وضاحت کے ساتھ مثالوں، تصاویروں(A/V aids) اینی میشن وغیرہ سے آراستہ کر طلبا کو مصنوعی طور پر اس طرح سے پیش کیا جاتا ہے جیسے وہ ہمارے سامنے روبرو ہوں اور روایتی تعلیم حاصل کر رہے ہوں، ویب بیسڈ لرننگ کے پروگرام بہت آسان اور سلسلہ وار عمل پر مبنی ہوتے ہیں۔ آن لائن ٹوٹوریلس عام طور پر معلومات کو بالترتیب طریقے سے علم میں تبدیل کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں، جس سے طلبا مستفید ہو سکیں۔ آن لائن ٹوٹوریلس میں ملٹی میڈیا(Multimedia) کا استعمال کیا جاتا ہے جس میں عام طور پر تصاویر، D3 پکچرس، مختلف ریکارڈیڈ audio لیکچرس، ویڈیو لیکچرس، اینی میشن Animations او تار Awtar اور پروجیکٹ تکنیکیں شامل رہتی ہیں۔

آن لائن ٹوٹوریلس میں اوپر بیان کی گئی تمام تکنیکوں کی مدد سے اکتسابی عمل کو فروغ دیا جاتا ہے۔ انسانی وسائلوں کو تکنیکی آلات سے آراستہ کر مختلف نیٹورک سے جوڑ کر طلبا کے اکتسابی عمل کو موثر بنایا جاتا ہے چونکہ اس میں طلبا خود اپنا تعین قدر کرتے ہیں اور اپنی رفتار، پروگرس کو جانچتے پرکھتے اور غلطیوں کو سمجھتے اور دور کرتے ہیں۔

- آن لائن بحث و مباحثہ (Discussion Forum)

آن لائن بحث و مباحثہ آن لائن کانفرنسنگ کی طرح ہوتا ہے جو کہ ایک مخصوص موضوع پر آن لائن ہوتا ہے جس میں شمولیت کے لیے آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ بس کمپیوٹر کے ساتھ آن لائن آجایئے اور اس تعلیمی بحث میں اپنے خیالات سے تعلیم کو پرنور کیجئے۔ آن لائن بحث و مباحثہ آن لائن کورسس میں ایک عام ہدایتی عمل ہے جو کہ براہ راست ہوتا ہے اس کے لیے پہلے سے وقت مقرر ہوتا ہے اور جس کا موضوع بھی بہت پہلے طے کر دیا جاتا ہے اور اس آن لائن بحث و مباحثہ کی مدد سے طلبا اپنے شک و شبہات اور تجسس کو دور کرتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ اپنے علم اور اپنی کارکردگی کو بھی پرکھتے ہیں۔ یہاں پر طلبا کی نوعیت عمر، علاقہ اور ذہانت کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے اس لیے آن لائن بحث و مباحثہ میں اساتذہ کا کردار ایک رہنما یا سہولیات فراہم کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور یہ اساتذہ کا ہی کمال ہے کہ یہ آن لائن بحث و مباحثہ ایک رہنمائی اور مشاورت کے پروگرام کی نوعیت میں تبدیل ہو جاتا ہے، جہاطلبا اپنی کمیوں کو سمجھتے اور دور کرتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر بحث و مباحثہ کی وسعت کے مطابق اور عنوان کو واضح کرنے میں اساتذہ طلبا کو مدد فراہم کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ اساتذہ دوسرے مختلف وسائل اور راہ کو تلاش کرنے میں بھی طلبا کی مدد کرتے ہیں۔ اس میں گروہ کے طلبا کے درمیان ترسیل براہ راست اور ریکارڈڈ دونو طرح سے ہو سکتی ہے۔

- ورچوئل کلاس روم (Virtual Classroom)

ویب بیسڈ لرننگ میں مصنوعی طریقہ سے آن لائن کلاس روم کو بھی قائم کیا جا سکتا ہے جس کو ورچوئل کلاس روم کہتے ہیں۔ جو کہ روایتی تعلیم کی ہی طرح مختلف تعلیمی آلات و تکنیکوں سے آراستہ ہوتا ہے اور اساتذہ کی ہی طرح آن لائن درس فراہم کرتا ہے جس میں کسی موضوع پر ٹیوٹوریلس فراہم کیا جاتا ہے، یہ درس مختلف آئی سی ٹی تدریسی آلات اور ملٹی میڈیا پر مبنی ہوتا ہے جس میں طلبا براہ راست سمعی و بصری تجربات سے علم حاصل کرتے ہیں۔ ورچوئل کلاس روم میں Audio, Video, Animations, 3D pictures وغیرہ کا استعمال کسی مشکل موضوع کی وضاحت کے لیے مصنوعی طریقہ سے کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سارے وسیلہ ہیں جو ہم ویب بیسڈ لرننگ میں استعمال کرتے ہیں، جیسے

- گوگل کلاس روم (Google Classroom)
- بلیک بورڈ لرن (Blackboard Learn)
- لرننگ مینجمنٹ سسٹم LMS
- موڈل Moodle
- موکس اور سوایم
- زوم میٹنگ، گوگل میٹ وغیرہ

ویب بیسڈ لرننگ کے فوائد (Advantages of Web Based Learning)

ویب بیسڈ لرننگ پوری دنیا کے مختلف حصوں میں موجود طلبا و اساتذہ کے درمیان رابطہ قائم کرتی ہے اور تعلیم کے مشہور ماہرین

سے روبرو کرواتی ہے۔ویب بیسڈ لرننگ کی مدد سے ہم کسی مخصوص معلومات کو بہت جلد حاصل کر سکتے ہیں، ردوبدل کر سکتے ہیں اور ایک ہی وقت میں کئی جگہ دنیا کے مختلف ممالک میں طلبا کے درمیان تقسیم بھی کر سکتے ہیں۔ویب بیسڈ لرننگ سستی ہے اور اس کے پروگرام کافی مدت تک کے لیے کارگر رہتے ہیں اور طلبا وطالبات آپسی بحث ومباحثہ کر کے اکتساب کے عمل کو یقینی بناتے ہیں۔ویب بیسڈ لرننگ کے چند فوائد درجہ ذیل ہیں

- طلبا اپنی سہولت کے اعتبار سے وقت، جگہ اور مواد کو خود معین کرتے ہیں۔
- ویب پر مبنی کورسس کا مواد مختلف نوعیت کی شکل میں آن لائن مہیا رہتا ہے۔
- انفرادی ذہنی رفتار اور صلاحیتوں سے اکتسابی عمل حاصل کیا جا سکتا ہے۔
- زندہ جاوید مثالوں کے ساتھ بہترین ہدایات اور تجربات کی حصولیابی ہوتی ہے۔
- مجازی کمرہ جماعت سے تمام مضامین اور تمام طرح کے سوالوں کا جواب تلاش کیا جا سکتا ہے۔
- فوری بازرسائی حاصل ہوتی ہے اور طلبا خود اپنی جانچ کرتے ہیں۔
- مختلف علاقوں کے طلبا واساتذہ کے ساتھ تعلقات اور ترسیل وتبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے۔
- ویب بیسڈ لرننگ سے طلبا مختلف تجربات حاصل کرتے ہیں۔

ویب بیسڈ لرننگ کے نقصانات(Disadvantages of Web-Based Learning)

- ویب بیسڈ لرننگ سماجی علیحدگی (Isolation) کو بڑھاوا دیتی ہے۔
- غیر انفرادی اکتساب
- دیکھ بھال اور موثر ٹوٹوریلس کا فقدان
- تکنیکی مسائل درپیش آتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: ویب بیسڈ لرننگ کی اقسام بیان کیجیے۔

15.5 ای اکتساب اور ویب پر مبنی اکتساب میں فرق

(Difference Between e-Learning and Web-Based Learning)

ہم یہاں ای لرننگ اور ویب بیسڈ لرننگ کے درمیان فرق کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے، لیکن اس تفریق کو سمجھنے کے لیے

ہمیں اوپر بیان کی گئی ای لرننگ اور ویب بیسڈ لرننگ کی وضاحتوں کو بھی ذہن نشین رکھنا لازمی ہے۔

ای لرننگ	ویب بیسڈ لرننگ
ای لرننگ میں الیکٹرانک آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔	ویب بیسڈ لرننگ میں الیکٹرانک آلات کے ساتھ انٹرنیٹ لازمی ہے
ای لرننگ میں طلبا و اساتذہ کی موجودگی لازمی نہیں، صرف لرننگ مینجمنٹ سسٹم یا الیکٹرانک آلات سے ہی اکتسابی عمل کیا جا سکتا ہے۔	ویب بیسڈ لرننگ میں اساتذہ ورچوئل کلاس، زوم میٹنگ، ویب کانفرنسنگ کے ذریعہ طلبا کے ساتھ عام طور پر شامل رہتے ہیں۔
ای لرننگ میں کوئی بھی الیکٹرانک آلات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔	ویب بیسڈ لرننگ میں طلبا کو ویب سائٹ اور براؤزر کی درکار ہوتی ہے
ای لرننگ میں کمپیوٹر اور دیگر آلات کے ساتھ آن لائن مواد، یعنی ویب کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔	ویب بیسڈ لرننگ میں مواد آن لائن، رکارڈڈ اور اوپن تعلیمی وسائل کی شکل میں طلبا کو فراہم کیا جاتا ہے۔
ای لرننگ میں تعین قدر کے لیے کسی مینجمنٹ سسٹم کا استعمال کیا جا سکتا ہے جو آف لائن بھی کام کر سکتا ہے۔	ویب بیسڈ لرننگ میں آن لائن ہی طلبا کا تعین قدر کیا جاتا ہے اور اساتذہ مجازی طور پر مثالیں اور وضاحتیں بھی پیش کرتے ہیں
ای لرننگ میں طلبا مختلف تکنیکی آلات کی مدد سے نظریات کے ساتھ تجربات کی مشقیں خود کر سکتے ہیں۔	ویب بیسڈ لرننگ میں اساتذہ رکارڈڈ یا براہ راست طلبا کو تقویت فراہم کرتے ہیں، بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور پروجیکٹ تیار کرواتے ہیں

ای لرننگ اور ویب بیسڈ لرننگ دونوں ہی جدید آلات کا استعمال کرتے ہیں اور طلبا کے اکتسابی عمل کو پختہ کرتے ہیں دونوں کی ہی نوعیت تعلیم میں جدید تکنیکی آلات کا استعمال زیادہ سے زیادہ سے کرنا اور طلبا کی ضرورتوں اور دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ ان کو آزادی فراہم کرنا ہے، جس سے طلبا بنا کسی کشیدگی اور بندش کے اپنی سہولتوں کے اعتبار سے، اپنے لیے ضروری علم حاصل کر سکیں۔

15.6 موبائل پر مبنی اکتساب(Mobile Learning)

موبائل لرننگ سے مراد ایسے اکتساب یا سیکھنے کے عمل سے ہے جس میں موبائل کی مدد لی جاتی ہے۔ طلباء موبائل پر موجود مختلف اپلی کیشن پر موجود مواد مضمون سے سیکھتے ہیں اور موبائل اپلی کیشن کے ذریعہ معلم یا ہدایت کار سے تبادلہ خیال یا بحث و مباحثہ کرتے ہیں، کانفرنسنگ کرتے ہیں لائیو میٹنگ کرتے ہیں، اور انٹرنیٹ کی مدد سے مواد کو تلاش کرتے ہیں اور اپنی ضرورت کے اعتبار سے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ آج کے دور میں موبائل ترسیل کا ایک ضروری آلہ تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ کافی سستا بھی ہو گیا ہے جس کی وجہ سے موجودہ دور میں موبائل لرننگ کا چلن کافی تیز ہو گیا ہے۔ موبائل لرننگ میں معلم / ہدایت کار اور طلبا ایک دوسرے سے موبائل کے ذریعہ رابطہ قائم کرتے

ہیں، موبائل کی مدد سے ہی X724 جڑے رہتے ہیں، اپنے شک و شبہات کو دور کرتے ہیں، علم حاصل کرتے ہیں، مواد، ویڈیو اور دیگر پروگرام حاصل کرتے ہیں۔ موبائل لرننگ ایک بہت ہی آسان اور عام فہم لرننگ کا طریقہ ہے۔

NetNewsLedger - Why mobile learning is the future of education on the go

موبائل لرننگ

Why Mobile Learning Apps Are The Future of Education | ExamTime (goconqr.com)

موبائل لرننگ اپلی کیشن

موبائل لرننگ کے اہم اجزاء (Key components of mobile learning)

- طالب علم (Learner): موبائل لرننگ میں طلبا تدریسی و اکتسابی عمل کا مرکز ہوتا ہے۔ طالب علم کی علمی ضروریات کو ذہن میں رکھ کر ہی موبائل لرننگ کی شکل و صورت طے کی جاتی ہے، اور لرننگ پروگرام بنائے جاتے ہیں، جس میں کورس کی نوعیت، کورس کا مواد، (A/V and other content) کورس کی فراہمی، اکتسابی عوامل، کارکردگیاں، تعین قدر اور سرٹیفکٹ وغیرہ کو معین کیا جاتا ہے اور براہ راست یا کسی مینجمنٹ اپلی کیشن کے ذریعہ اس کورس کو موبائل لرننگ کے قابل بنایا جاتا ہے۔
- معلم (Teacher): موبائل لرننگ میں معلم ہی طلبا کی علمی ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کا پتہ لگا کر مواد مضمون کو طے کرتا ہے اور موبائل کے ذریعہ طلبا تک پہنچاتا ہے۔ یہ تمام کام معلم پردہ کے پیچھے رہ کر کرتے ہیں۔ وقت بروقت طلبا کے ساتھ براہ راست بھی سیشن منعقد کیے جاتے ہیں۔
- مواد مضمون (Content) موبائل لرننگ میں مواد مضمون کی بہت اہمیت ہوتی ہے کیونکہ موبائل لرننگ میں معلم اور طلبا ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوتے ہیں اس لیے مواد مضمون کو دلچسپ، آسان، عام فہم اور طلبا کی علمی ضروریات کو پورا کرنے، سمجھنے، آسان اور سلسلے وار طریقہ کے عمل پر مبنی بنایا جاتا ہے۔
- سیکھنے کا ماحول (Learning Environment): موبائل لرننگ میں سیکھنے کا ماحول بہت اہمیت رکھتا ہے، طالب علم کو سیکھنے کے ماحول کو خود قائم کرنا پڑتا ہے اور ضروری آلات چیزوں اور طریقوں کو پہچان کر سیکھنے کا ماحول قائم کیا جا سکتا ہے۔ جس میں وقت، انٹرنیٹ کنیکشن، جگہ اور جسمانی و ذہنی نوعیت وغیرہ کی شمولیت رہتی ہے۔
- جانچ (Evaluation): طلبا کے علمی کاموں اور ان کی علمی سرگرمیوں کی جانچ موبائل اکتساب کا ایک بہت ہی نازک اور نہایت اہم جز ہے جس کو مختلف طریقہ سے اور مختلف وسائل، اپلی کیشن کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے، جو لچکدار، دلچسپ آسان اور مشق

عمل پر مبنی ہوتا ہے۔

- ساتھی طلبا(Peer Groups): موبائل لرننگ میں ساتھی طلبا کا آپسی رشتہ مختلف سماجی ایپلی کیشن(Social Media) کی مدد سے قائم رہتا ہے اور ساتھی طلبا ایک دوسرے کے ساتھ بحث ومباحثہ، سوال وجواب اور ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ ایک دوسرے کی رہنمائی بھی کرتے رہتے ہیں۔

موبائل لرننگ کے فوائد (Advantages of Mobile Learning)

- موبائل لرننگ قابل رسائی ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ دن یارات کبھی بھی کہی بھی رہ کر کسی بھی وقت علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- موبائل لرننگ جغرافیائی رکاوٹوں کو دور کرتی ہے اور اس کے ذریعہ دور دراز کے طلبا کو بھی فائدہ پہچایا جاسکتا ہے۔
- موبائل لرننگ دیہی علاقوں کے لیے بھی سود مند ہے، جہاں تعلیمی اداروں کی کمی ہے۔
- موبائل کے ذریعہ مختلف ذہنی لیاقتوں یا کمیوں کے طلبا بھی باآسانی علم حاصل کرسکتے ہیں۔
- موبائل لرننگ کفایتی اور دلچسپ ہوتی ہے۔
- موبائل لرننگ آج کے ڈیجیٹل زمانے کے طلبا کے لیے قابل اعتماد اور قابل قبول ہوتی ہے۔
- موبائل لرننگ نفرادی عوامل پر مبنی ہوتی ہے۔
- موبائل لرننگ کم خرچ اور مشقی عمل(Trial and Error) پر مبنی ہوتی ہے۔

موبائل لرننگ کے نقصانات (Disadvantages of Mobile Learning)

- خراب موبائل نیٹ ورک کی وجہ سے سیکھنے میں دقت پیش آسکتی ہے۔
- موبائل کی چھوٹی اسکرین کی وجہ سے مواد مضمون کو سمجھنے میں پریشانی ہوتی ہے اور آنکھوں پر برا اثر پڑتا ہے۔
- موبائل کی میموری محدود ہوتی ہے اس کی وجہ سے معلومات اور معطیات کو محفوظ کرنے میں دقت پیش آسکتی ہے۔
- موبائل سے کئی کام کیے جاتے ہیں، جس سے لرننگ کے سلسلہ میں خلل پڑتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: موبائل لرننگ کے اہم اجزاء کو قلم بند کیجیے۔

15.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس سے ایک قوم کا معیار، تہذیب اور تمدن، اخلاق و عادات، کلچر اور ثقافت کے ساتھ ساتھ اس قوم کی اقداریں، رسم ورواج اور فلسفے ظاہر ہوتے ہیں۔
- تعلیم کی نوعیت روایتی تعلیم(Formal Education)، ہم روایتی تعلیم(Non-Formal Education) اور غیر روایتی تعلیم(In-Formal Education) کی ہوتی ہے۔
- ای لرننگ میں مختلف میڈیا جیسے آڈیوز، ویڈیوز، اینی میشن، اوتار، سمولیشن، لیب سپورٹ، ٹیوٹوریل، ٹرائل اینڈ ایرر(Trial and Error) کے استعمال سے طلبا کی دلچسپی اور شمولیت میں اضافہ ہوتا ہے جس سے سیکھنے کے تجربات کو تقویت ملتی ہے۔
- ویب بیسڈ لرننگ یا ویب پر مبنی اکتساب، ورلڈ وائڈ ویب(World Wide Web) کی مدد سے سیکھنے کے عمل کو ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔
- موبائل لرننگ سے مراد ایسے اکتساب یا سیکھنے کے عمل سے ہے جس میں موبائل کی مدد لی جاتی ہے۔ طلباء موبائل پر موجود مختلف اپلی کیشن پر موجود مواد مضمون سے سیکھتے ہیں۔

15.8 فرہنگ (Glossary)

اکتساب	سیکھنے کا عمل(Learning) کردار وعادات میں تبدیلی جو ظاہر ہو۔
الیکٹرانک آلات	ایسے آلات جو الیکٹرک کرنٹ سے چلتے ہیں۔
ویب سائٹس	انٹرنیٹ کے استعمال کا ذریعہ جو ویب پیج کی شکل میں ہائی پر لنک سے جڑا رہتا ہے۔
COVID-19	کووڈ19 ایک وبا جو چین سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل گئی۔
ای مواد(E-Content)	ایسا مواد مضمون جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر حاصل ہو۔
ای کتب خانہ(E Library)	ایسی لائبریری جس کو ہم انٹرنیٹ کی مدد سے استعمال کر سکیں۔
ای ٹیوٹوریلس	آن لائن درس و تدریس کے لیکچر۔
ای سائنسی تجربہ گاہ(E-Laboratory)	آن لائن موجود سائنس پروجیکٹ کے لیے تجربہ گاہ۔
ای تعین قدر	آن لائن جانچ وپیمائش۔
ای اوپن تعلیمی وسائل	آن لائن تدریسی مواد مضمون اور تدریسی وسائل
زوم میٹنگ، گوگل میٹ وغیرہ	آن لائن کانفرنسنگ کے وسیلہ ہیں

15.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. ای لرننگ کا موجودہ دور میں استعمال صرف۔۔۔۔۔کے لیے کیا جاتا ہے؟
a) شہروں
b) گائوں
c) ایک منصوبہ تحت
d) تعلیم کو کہیں بھی کبھی بھی حاصل کرنے

2. WWW کا مخفف ہے؟
a) World Wide Web
b) Web Web Web
c) World Water Web
d) ان میں سے کوئی نہیں

3. ای لرننگ آن لائن سیکھنے میں مدد فراہم کرتی ہے؟
a) صرف اساتذہ کی
b) صرف طلبا کی
c) صرف نوکری پیشہ لوگوں کی
d) سبھی کی

4. انٹرنیٹ استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے؟
a) MS office
b) PDF
c) Browser
d) کوئی نہیں

5. موبائل لرننگ میں استعمال نہیں ہوتا؟
a) ملٹی میڈیا
b) انٹرنیٹ

c) LMS

d) چاک ڈسٹر

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1. ای لرننگ میں استعمال ہونے والے آن لائن وسائل کا تعارف پیش کریں۔
2. ویب پر مبنی اکتساب آج کی تعلیم کے لیے ایک مفید وسیلہ ہے، بحث کیجیے؟
3. موبائل لرننگ کے لیے ضروری آلات کا تعارف پیش کریں اور ان کی اہمیت بھی واضح کریں؟
4. ای لرننگ کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کو ہم کس طرح دور کرسکتے ہیں؟
5. ہندوستانی معاشرے میں آن لائن کورسز کو کس طرح مقبول بنا جاسکتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1. آن لائن کورسز کی اہمیت کو ہندوستانی ماحول کی روشنی میں رکھ کر سمجھائیں؟
2. ویب بیسڈ لرننگ کیا ہے؟ اور ہم اسکولوں میں اس کو کس طرح رائج کرسکتے ہیں؟

15.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. https://docs.moodle.org/400/en/About_Moodle
2. Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.
3. Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.
4. Web Based Learning https://www.igi-global.com/dictionary/web-based-learning/32418

اکائی 16۔ میسو اوپن آن لائن کورسس

(Massive Open Online Courses)

اکائی کے اجزا

16.0 تعارف (Introduction)

16.1 مقاصد (Objectives)

16.2 میسو اوپن آن لائن کورسس (Massive Open Online Courses)

16.2.1 تاریخی پس منظر (Historical Background)

16.2.2 MOOCs کا تصور (Concept of MOOCs)

16.2.3 MOOCs کی خصوصیات (Characteristics of MOOCs)

16.2.4 MOOCs کی اقسام (Types of MOOCs)

16.2.5 اعلیٰ تعلیم میں MOOCs کی اہمیت وافادیت

(Importance and advantages of MOOCs in Higher Education)

16.2.6 MOOCs کے نقصانات (Disadvantages of MOOCs)

16.3 SWAYAM کے خصوصی حوالے سے ہندوستان میں MOOCs

(MOOCs in India with special reference to SWAYAM)

16.3.1 نیشنل کوآرڈینیٹرز (National Coordinators)

16.3.2 چار کواڈرنٹ اپروچ (Four Quadrant Approach)

16.3.3 کریڈٹ کی منتقلی (Credit Transfer)

16.4 MOOCs کے عالمی رجحانات اور طریقہ عمل (Global Trends and Practices of MOOCs)

16.5 اعلیٰ تعلیم میں MOOCs کا تنقیدی جائزہ

(Critical Appraisal of MOOCs in Higher Education)

16.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

16.7 فرہنگ (Glossary)

16.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

16.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Learning Resources)

16.0 تمہید(Introduction)

انٹرنیٹ دنیا کے کونے کونے میں علم پھیلانے میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر پہلو پر اپنے اثرات مرتب کیے ہیں۔ انٹرنیٹ نے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، کاروبار، میڈیا، زراعت، تفریح، بینکنگ، تجارت، معیشت اور انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ بنی نوع انسان انٹرنیٹ کے لامحدود فوائد سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ کی بہت سی خصوصیات ہیں، جیسے؛ یہ کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اور کسی کے لیے بھی قابل رسائی (accessible) ہے۔ کھلا پن (openness) انٹرنیٹ کی ایک خاص خصوصیت ہے۔ اس نے دنیا کے ہر مذہب، نسل، علاقے، رنگ اور طبقے کے تئیں تعصب سے بالاتر ہو کر تعلیم اور ترقی کے دروازے سب کے لیے کھول دیے ہیں اور دنیا میں 'اوپن ایجوکیشن' کی تحریک کو فروغ دیا ہے۔

اوپن ایجوکیشن کی تحریک میں لفظ 'اوپن' سے مراد تعلیم کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹوں کو دور کرنے اور دنیا کے ہر انسان کے لیے علم کے دروازے کھولنے سے ہے۔ اپنی پوری تاریخ میں، اوپن تعلیم کا تعلق تعلیم اور تعلیمی وسائل تک مفت رسائی، مفت تکنیکی وسائل، پڑھانے اور سیکھنے میں لچک، مساوات، معاشرے کے کمزور طبقوں کی شمولیت، اداروں اور الگ الگ جغرافیائی مقامات پر واقع اداروں کے درمیان تعاون، جمہوری تعلیم، سماجی انصاف(social equity) و تعلیم کے ذرائع، انتظامیہ میں شفافیت اور تعلیم کی سماجی و اقتصادی رکاوٹوں کو دور کرنے سے وابستہ رہا ہے۔ اوپن تعلیم نے دنیا بھر میں لوگوں میں مقامات، طریقوں(methods)، نظریات(theories)، وسائل(resources)، خدمات(services)، ٹیکنالوجی کے حوالے سے تعلیم میں کھلے پن(openness) کو فروغ دیا ہے۔

اس تحریک کی جڑیں 17ویں صدی کے چیک فلسفی جان کومینیئس(John Comenius) کے فلسفے میں پائی جاتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی بہت سی یونیورسٹیوں، این جی او(NGOs)، غیر منافع بخش تنظیموں، میڈیا پلیٹ فارمز(media platforms) اور اداروں نے اس تحریک کو فروغ دیا اور اس نے بہت ہی کم وقت میں پوری دنیا میں توسیع کی ہے۔ انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں تکنیکی ترقی نے اس تحریک کو مزید بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔

اوپن ایجوکیشن سے وابستہ بہت سی اصطلاحات ہیں، جیسے؛ اوپن یونیورسٹی(OU)، اوپن کورس ویئر پروگرام(OCP)، میسو اوپن آن لائن کورسز(MOOCs) ، اوپن ایجوکیشنل ریسورسز(OER) ، اوپن بکس(open books)، اوپن فاصلاتی تعلیم (Open and Distance Learning)، اوپن ایکسیس(OA) ، اوپن سورس (OS) اوپن مواد(OC) ، Creative Commons (CC)، Copyleft، وغیرہ۔

اس یونٹ میں ہم Massive Open Online Courses (MOOCs) کو اس کے تصور، اہمیت، عالمی رجحانات اور طریقوں، خاص طور پر MOOCs کے لیے ہندوستانی پلیٹ فارمز کے لحاظ سے SWAYAM اور تعلیم میں MOOCs کے فوائد اور نقصانات کا مطالعہ

کریں گے۔

16.1 مقاصد (Objectives)

اس یونٹ کے اختتام پر، طلباء اس قابل ہو جائیں گے؛

- MOOCs کے تصور کی وضاحت کر سکیں۔
- MOOCs سے متعلق مختلف تکنیکی اصطلاحات کی وضاحت کر سکیں۔
- موجودہ دور کی اعلیٰ تعلیم کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- MOOCs کے عالمی رجحانات اور طریقہ عمل کی وضاحت کر سکیں۔
- ہندوستان میں MOOCs کے SWAYAM پلیٹ فارم کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- MOOCs کے عالمی رجحانات اور طریقہ عمل کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

16.2 میسو اوپن آن لائن کورسز (Massive Open Online Courses)

16.2.1 تاریخی پس منظر (Historical Background)

MOOCs کی اصطلاح سب سے پہلے ڈیو کورمیئر (Dave Cormier) نے 2008 میں یونیورسٹی آف پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ (University of Prince Edward Island)، کینیڈا میں وضع کی تھی۔ کورمیئر نے اس اصطلاح کا استعمال یونیورسٹی آف مانیٹوبا (University of Manitoba) کی طرف سے پیش کردہ ایک آن لائن کورس، 'Connectivism and Connective Knowledge' کے لیے کیا تھا۔ یہ کورس اتھاباسکا یونیورسٹی (Athabasca University) کے جارج سیمنز (George Siemens) اور نیشنل ریسرچ کونسل، کینیڈا کے اسٹیفن ڈاونز (Stephen Downes) نے کروایا۔ اس کورس میں یونیورسٹی کے 25 فیس ادا کرنے والے (paying) طلباء اور 2,300 کوئی بھی فیس ادا نہ کرنے والے (non-paying) طلباء نے شرکت کی۔ اس کورس کو لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS)، بلاگ پوسٹس (blogpost)، اور حقیقی وقت کی آن لائن میٹنگز (real time online meetings) سے تعاون حاصل تھا۔

2011 میں، میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (Massachusetts Institute of Technology) نے 'Open Courseware' کے نام سے MOOCs کے وسائل کا پہلا بڑا مجموعہ شروع کیا۔ 2012 میں، MIT اور ہارورڈ یونیورسٹی نے MOOCs کے فروغ کے لیے EdX کو فروغ دیا۔ 2013 میں آکسفورڈ ڈکشنری نے اپنی انگریزی ڈکشنری میں لفظ 'MOOCs' کا اضافہ کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے ای لرننگ پلیٹ فارمز MOOCs پیش کرنے کے لیے سامنے آئے، جیسے کہ: خان اکیڈمی، کورسیرا (Coursera)، Udemy، edX، وغیرہ۔

آج پوری دنیا میں یونیورسٹیاں اور کالجز MOOC پیش کر رہے ہیں اور لاکھوں لوگ یہاں سے مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ SWAYAM ایک دیسی پلیٹ فارم ہے جو وزارت تعلیم، حکومت ہند کی طرف سے 2017 میں پیش کیا گیا تھا تاکہ تعلیمی پالیسی کے تین بنیادی اصولوں یعنی رسائی، مساوات اور معیار کو حاصل کیا جا سکے۔ اس میں ہائی اسکول کی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک سینکڑوں MOOCs پروگرام شامل ہیں۔

16.2.2 تصور(Concept)

ایک مختصر تاریخی پس منظر کے بعد، آیئے MOOCs کے تصور کو سمجھتے ہیں۔ MOOC کا مطلب ہے میسو اوپن آن لائن کورس؛ یہ مندرجہ ذیل چار تصورات کا مجموعہ ہے۔

- M **میسو**– کیونکہ ان میں اندراجات (رجسٹریشن) لامحدود ہوتے ہیں اور یہ سینکڑوں سے ہزاروں تک پہنچ رکھتے ہیں۔
- O **اوپن**– کیونکہ اس میں کوئی بھی اندراج کر سکتا ہے اور اس میں داخلہ کا کوئی خاص طریقہ عمل بھی نہیں ہے۔ یہ سب کے لئے کھلا ہے۔
- O **آن لائن** – یہ انٹرنیٹ کے ذریعے فراہم کیے جاتے ہیں۔
- C **کورس**– کیونکہ ان کا مقصد ایک مخصوص مضمون پڑھانا ہے۔

آیئے MOOCs کی کچھ تعریفوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

1. میسو اوپن آن لائن کورس (MOOC) ایک مفت ویب پر مبنی فاصلاتی تعلیم کا پروگرام ہے جو کہ جغرافیائی طور پر پھیلے ہوئے طلباء کی بڑی تعداد کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے(Chai &Wigmore, 2021)
2. میسو اوپن آن لائن کورس (MOOC) ایک ایسا آن لائن کورس ہے جس کا مقصد ویب کے ذریعے لامحدود شرکت اور کھلی رسائی ہے۔ (ویکیپیڈیا،2022)۔
3. MOOCs اوپن، میسو ویب پر مبنی کورسز ہیں جو تسلیم شدہ اعلیٰ تعلیمی اداروں اور تنظیموں کے ذریعے ڈیزائن اور فراہم کیے جاتے ہیں جن میں کوئی بھی شخص عمر، جنس، جغرافیائی علاقہ، یا تعلیمی پس منظر سے قطع نظر، سمارٹ ڈیوائس اور انٹرنیٹ کنیکشن کے ذریعہ حصہ لے سکتا ہے۔(Deng, et.al, 2019)
4. MOOCs ایسے آن لائن اکتسابی ماحول ہیں جو طلباء کو بغیر کسی پابندی اور کم سے کم معاشی بوجھ کے ساتھ وسیع اقسام کے مضامین پر کورس کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں(Jung & Lee, 2018) ۔
5. MOOCs ایک ایسے تدریسی نقطہ نظر کی نمائندگی کرتا ہے جو عام طور پر لاکھوں طلباء کو دنیا بھر میں کہیں بھی آن لائن کورسز تک مفت رسائی کی اجازت دیتا ہے(Weinhardt & Sitzmann, 2019)۔
6. MOOCs انٹرنیٹ تک رسائی کے علاوہ داخلے کی ضروریات کے بغیر آن لائن کورسز ہیں۔ نتیجتاً، MOOCs سیکھنے والوں کے لیے مفت دستیاب ہوتے ہیں اور شرکاء کی تعداد کی کوئی قید نہیں ہوتی(Castano-Munoz, et.al, 2018) ۔

مختصراً، MOOCs ایسے آن لائن کورسز ہیں جو لامحدود افراد کو کسی بھی وقت، کہیں بھی اور کسی بھی جگہ کسی رسمی داخلہ کے طریقہ عمل کے بغیر تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ MOOCs دراصل پڑھنے کے لیے ای مواد (e-content)، دیکھنے کے لیے پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو اسباق، خود تشخیصی مشقیں، استاد اور ساتھی شریک طلبہ کے ساتھ تعامل کے ساتھ مباحثہ کے فورمز اور کئی دوسرے سیکھنے کے وسائل پر مشتمل ہوتے ہیں۔

16.2.3 MOOCs کی خصوصیات (Characteristics of MOOCs)

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ MOOCs سے مراد میسو اوپن آن لائن کورسز ہیں جن کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- یہ کورسز مفت ہوتے ہیں۔
- اس میں لامحدود شرکاء رجسٹر کر سکتے ہیں۔
- یہ ایسے IT پلیٹ فارمز ہیں جو آن لائن دستیاب ہوتے ہیں۔
- اس میں کوئی شرط یا رسمی داخلے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔
- اس میں کورس کی میابی کے ساتھ تکمیل پر کچھ پلیٹ فارم سیکھنے والوں سے اسناد کی فراہمی کے وقت کچھ فیس کا مطالبہ کرتے ہیں۔

16.2.4 MOOCs کی اقسام (Types of MOOCs)

MOOCs کی تین اہم اقسام ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے۔

(i) vMOOCs، ٹاسک پر مبنی:

اس قسم کے MOOCs سپرد کیے گیے کاموں کی ایک سیریز کا استعمال کرتے ہیں۔ مہارت حاصل کرنے کے لیے ان کاموں کو سیریز میں مکمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے موکس کی یہ قسم کام پر مبنی ہوتی ہے۔ اس میں حرف "v" لفظ "Vocational" سے آیا ہے کیونکہ vMOOCs کا استعمال پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کیا جاتا ہے اور یہ استعداد کی تشخیص اور مہارت کے لیے simulation اور متعلقہ ٹیکنالوجیز پر مبنی ہوتی ہے (Tuomi, 2006)۔

(ii) xMOOCs، مواد پر مبنی:

موکس کی یہ قسم مواد پر مبنی ہوتی ہے اور یہ قسم زیادہ مقبول بھی ہے۔ اس میں معروضیت کے اصولوں (Principle of objectivity) کو ایک تعلیمی ماڈل کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان کا مقصد مواد کے ذریعے مہارت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

(iii) cMOOCs، نیٹ ورک پر مبنی:

اس قسم کے MOOCs نیٹ ورک پر مبنی ہوتے ہیں۔ حرف 'c' سے مراد لفظ "Connectivism" ہے کیونکہ یہ قسم کنکریٹائزیشن (Concretization) کے اصولوں کو استعمال کرتی ہے، جیسے؛ تعلیمی ماڈل کے طور پر کشادگی، تنوع (diversity)، خود مختاری (autonomy)، تعامل (interaction) وغیرہ۔ ان کا بنیادی مقصد مواد اور مہارتوں کو چھوڑ کر مواصلات (communication)، اجتماعی طور پر منظم علم، اور شرکا کے ماحول کی تشہیر (exposure) ہے (Sandeen, 2013)۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: MOOCs سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

16.2.5 اعلیٰ تعلیم میں MOOCs کی اہمیت وافادیت

(Importance and advantages of MOOCs in Higher Education)

تعلیم ہی انسان کی ترقی کا واحد راستہ ہے۔ یہ انسانی زندگی میں امن، ترقی اور خوشحالی کے دروازے کھولتا ہے۔ مشہور مصنف، سڈنی جے ہیرس (Sydney J. Harris) کے مطابق، "تعلیم کا پورا مقصد جیسے کہ آئینے کو کھڑکی میں تبدیل کر دینے سے ہے۔" تعلیم لوگوں کو زندگی میں حاصل ہونے والے لامحدود مواقع کے بارے میں ان کے ذہن کو جلا بخشتی ہے۔ یہ آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرتی ہے اور لوگوں کے لیے بے انتہا مواقع کی کے دروازے کھولتی ہے۔ تعلیم غربت کو خوشحالی میں اور انحصار کو خود مختاری میں بدل سکتی ہے۔ اس میں کسی غریب قوم کو طاقتور قوم میں تبدیل کرنے کی قوت ہے، اسی لیے اس روئے زمین پر موجود ہر قوم ہر سطح پر تعلیم کو عالمگیر بنانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔

21ویں صدی صحیح معنوں میں تعلیم کے عالمگیریت کی صدی ہے۔ انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں بے انتہا ترقی عام لوگوں کے لیے بہت ہی سود مند ثابت ہو رہی ہے۔ اس کڑی میں MOOCs کھلی رسائی فراہم کرنے اور تعلیم کو عالمگیر بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ آیئے درج ذیل نکات کی مدد سے تعلیم میں MOOCs کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

- **جسمانی انحصار سے بالاتر(No Physical Dependence)**

MOOCs تک کوئی بھی اور کہیں بھی موبائل، اسمارٹ فون، لیپ ٹاپ، کمپیوٹر یا کسی دوسرے ڈیجیٹل ڈیوائس کے ذریعے رسائی حاصل کر سکتا ہے جب تک کہ اس کے پاس انٹرنیٹ کنیکشن موجود ہے۔ لہٰذا MOOCs تک رسائی کے لیے جسمانی طور پر انحصار کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی ہے۔

- **اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو بہتر بنانا(Improving Access to Higher Education)**

ٹیکنالوجی کی مدد سے MOOCs لاکھوں لوگوں کو اعلیٰ تعلیم تک رسائی فراہم کر رہا ہے اور لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی لا رہا ہے اور ان کے معیار زندگی کو بہتر بنا رہے ہیں۔ یہ معیشتوں کو موثر افرادی قوت (effective man power) فراہم کر رہا ہے اور علم، مہارت اور تکنیکی ترقی کے دائرے کو بڑھا رہا ہے۔

- **سستے متبادل کی فراہمی(Providing Affordable Alternative)**

رسمی تعلیم کی لاگت دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ لیکن MOOCs لوگوں کی پوری اور مکمل اکتسابی تجربات تک مفت رسائی فراہم کرتا ہے۔ اگر سرٹیفیکیشن کی ضرورت ہو تو یہ تھوڑی بہت رقم بھی لیتا ہے۔لہذا، یہ رسمی تعلیم کا ایک سستا متبادل فراہم کر رہا ہے۔

- **تعمیری طرز رسائی کی بنیاد پر(Based on Constructive Approach)**

MOOCs تعمیری طرز رسائی پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف خود سے سیکھنے کے مواد کی فراہمی کرتا ہے بلکہ تعاون، روابط اور نیٹ ورکنگ کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والے کو مواد کے ساتھ ساتھ پوری دنیا سے اس کورس میں حصہ لینے والے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع بھی دیتا ہے۔ موکس، بامقصد اکتساب اور ٹارگیٹ علم، استعدادوں کی حصولیابی میں مکتسب کی رہنمائی کرتا ہے۔

- **داخلے کے مطالبات میں رعایت(Lack of Entry Requirements)**

عمر، پس منظر یا مقام سے قطع نظر MOOCs کے ذریعہ ہر وہ شخص ایڈمیشن لے سکتا ہے جو کسی موضوع میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس کورس تک رسائی حاصل کرنے کے قابل ہو۔

- **اعلیٰ معیاری وسائل(High Quality Resources)**

MOOCs کی رہنمائی مخصوص مضامین کے ماہرین کرتے ہیں اور معاون اساتذہ(Assistant Teacher) کے ذریعے تعاون کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو اول درجے کے تعلیمی وسائل تک رسائی حاصل ہو سکے۔

- **سہولت(Feasibility)**

MOOCs مکتسب کو اپنی رفتار اور اپنے وقت پر مطالعہ کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے اور مصروف زندگی والے طلباء کے لیے سیکھنے کو قابل بناتا ہے۔

- **ملٹی میڈیا کا تجربہ(Multimedia Experience)**

MOOCs طلباء کو متن، آڈیو، ویڈیو اور دیگر ملٹی میڈیا تجربات فراہم کرتا ہے تاکہ ہر قسم کے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

- **خود رفتار لیکن معاونت پر مبنی اکتساب(Self-paced but Supported Learning)**

موکس، طلبا کو کورس کے مواد اور تشخیص کے ذریعے اپنی رفتار سے کام کرنے کا اہل بناتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مکتسب کی عالمی کمیونٹی کے ساتھ بات چیت کرنے کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔

- **دہرانے کا عمل(Repetition)**

اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء اپنے مواقع ضائع نہیں کریں گے MOOCs عموماً سال میں دو یا تین بار اپنے پروگرام چلاتا رہتا ہے۔

- **عالمی تشہیر(Global Exposure)**

MOOCs کے ذریعے، طلباء کو غیر ملکی طلباء کے ساتھ تعامل اور غیر ملکی یونیورسٹی کے کورسز تک رسائی کے لحاظ سے عالمی سطح پر تشہیر حاصل ہوتی ہے۔ لہذا، MOOCs تعلیم کے مواقع اور ساتھ ہی ترقی کے مواقع سے بھرا ہوا ہے۔

16.2.6 MOOCs کے نقصانات (Disadvantages of MOOCs)

MOOCs کے کچھ نقصانات کی نشاندہی کی گئی ہے جو درج ذیل ہیں: (Das, et.al, 2015)

MOOCs، ICT اور انٹرنیٹ پر منحصر ہوتا ہے۔

اس کی پوری ذمہ داری طلباء پر ہوتی ہے، اور کسی قسم کی سرمایہ کاری یا دلچسپی کے بغیر طلباء MOOCs کو ترجیح دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے فعال اندراج میں تیزی سے کمی اور تکمیل کی کم تعداد

- MOOCs میں طلباء اور استاد کے درمیان براہ راست تعامل کا فقدان رہتا ہے۔
- MOOCs میں استاد کی ذاتی توجہ کا فقدان رہتا ہے۔
- MOOCs موضوعی اکتساب پر مبنی ہوتا ہے۔
- MOOCs میں اجازت نامہ / منظوری اور انعام کا کوئی قابل اعتماد نظام نہیں ہوتا ہے۔
- ایسے طلبا جو معذور ہوتے ہیں ان کو موکس کے ذریعہ اکتساب میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- خراب انٹرنیٹ کنکشن MOOCs تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔
- MOOCs پیش کرتے وقت زبان رکاوٹ بن سکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: MOOCs کے کیا فوائد ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

16.3 SWAYAM کے خصوصی حوالے سے ہندوستان میں MOOCs

(MOOCs in India with special reference to SWAYAM)

SWAYAM ایک ہندوستانی MOOCs پلیٹ فارم ہے۔ سنسکرت میں 'Swayam' کا مطلب 'خود' ہے، جو خود سیکھنے کے اصول کی نشاندہی کرتا ہے۔ SWAYAM "Study Webs of Active-Learning for Young Aspiring Minds" کا مخفف ہے جسے حکومت ہند کی وزارت تعلیم کے ذریعہ 9 جولائی 2017 کو 'ڈیجیٹل انڈیا' اقدام کے تحت شروع کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد جدید تعلیم و تربیت کو شامل کرتے ہوئے ایک مربوط اسٹیج (coordinated stage) و اسکول میں مفت داخلہ فراہم کرنا ہے۔

اس پلیٹ فارم کو آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (AICTE) نے مائیکروسافٹ کی مدد سے تیار کیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم درجہ 9 سے لے کر پوسٹ گریجویشن تک سبھی ہوشٹ کورس کے لیے مفت رسائی فراہم کرتا ہے۔ SWAYAM کے مطابق ان کے پاس 203 شراکتی ادارے، 8,082 مکمل کورسز، 2,79,56,791 طلباء کے اندراج، 22,06,713 امتحانی رجسٹریشن، اور 1177076 کامیاب سرٹیفکیٹس ہیں۔

16.3.1 SWAYAM کے نیشنل کوآرڈینیٹرز (National Coordinators of SWAYAM)

SWAYAM کے پاس 9 نیشنل کوآرڈینیٹرز ہیں جو تعلیم کے سبھی مضامین اور سطحوں پر معیاری مواد کے ارتقا اور انکی فراہمی کو یقینی بناتے ہیں۔ ان قومی رابطہ کار اداروں (National CoordinatingAgencies) کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

Sr. No	Name of the National Coordinator	Area	Courses completed
1	AICTE (All India Council for Technical Education)	Self-paced and international courses	286
2	NPTEL (National Programme on Technology Enhanced Learning)	Engineering	4813
3	UGC (University Grants Commission)	Non-technical post-graduation education	263
4	CEC (Consortium for Educational Communication)	Under-graduate education	1116
5	NCERT (National Council of Educational Research and Training)	School education	201
6	NIOS (National Institute of Open Schooling)	School education	343
7	IGNOU (Indira Gandhi National Open University)	Out-of-school students	700
8	IIMB (Indian Institute of Management, Bangalore)	Management studies	203
9	NITTTR (National Institute of Technical	Teacher Training	153

	Teachers Training and Research)	programmes	

سرگرمی(Activity)

SWAYAM کی ویب سائٹ پر جائیں۔https://swayam.gov.in۔ SWAYAM کے ہر قومی کو آرڈینیٹر کے ذریعہ تیار کردہ 5 کورسز کی فہرست تیار کریں۔

16.3.2 چار کواڈرینٹ اپروچ(Four Quadrant Approach)

SWAYAM پلیٹ فارم MOOCs کی ایک خاص ای لرننگ سسٹم کی پیروی کرتا ہے۔یہ MOOCs کو تیار کرنے اور ڈیزائن کرنے کے چار کواڈرینٹ اپروچ کے نام سے مشہور ہے۔ آیئے اس نقطہ نظر کے اجزاء کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں؛

- **ای ٹیوٹوریل(کواڈرینٹ I –)**

اس میں منظم شکل میں ویڈیو اور آڈیو لیکچرز، اینیمیشن(animation)، سمیولیشنز(simulation)، مظاہراتی ویڈیو (video demonstration)وغیرہ شامل ہیں۔

- **ای مواد(کواڈرینٹ II –)**

اس میں متن(text)، پی ڈی ایف(pdf)، ای کتابیں(e-books)، عکاسی(illustrations)، دستاویزات اور خود اکتسابی تحریری مواد شامل ہیں۔ اس میں متعلقہ مطالعاتی مواد کے لنکس، انٹرنیٹ پر اوپن سورس مواد، کیس اسٹڈیز، حوالہ جات کی کتابیں، تحقیقی مقالے اور جرائد(journals)، داستانی معلومات(anecdotal information)، موضوع کی تاریخی ترقی، مضامین وغیرہ بھی شامل ہیں۔

- **خود تشخیص(کواڈرینٹ III –)**

اس میں متعدد انتخابی سوالات، مختصر جوابات کے سوالات، طویل جوابات کے سوالات، کوئز، تفویضات(assignments) اور عام غلط فہمیوں کی وضاحتیں شامل ہوتی ہیں۔

- **ڈسکشن فورم(کواڈرینٹ IV –)**

یہ ڈسکشن فورم مباحثہ کی مجلس پر مشتمل ہوتا ہے جہاں طلباء موضوع سے متعلق مختلف مسائل پر استاد اور کورس کے ساتھی طلباء کے ساتھ بات چیت کرسکتے ہیں اور اپنے شکوک وشبہات کو واضح کرسکتے ہیں۔

سرگرمی(Activity)

SWAYAM کی ویب سائٹ ملاحظہ کریںhttps://swayam.gov.in- ۔ اپنا لاگ ان آئی ڈی اور پاس ورڈ بنائیں۔ پھر اپنی دلچسپی کے کسی ایک کورس میں داخلہ لے لیں۔اس کورس میں فراہم کردہ سیکھنے کے وسائل پر اپنے مشاہدات لکھیں۔

16.3.3 کریڈٹ کی منتقلی(Credit Transfer)

SWAYAM کی طرف سے پیش کردہ تمام کورسز حکومت ہند کے ذریعہ تسلیم شدہ ہیں اس لیے اس کے تحت ملک بھر میں چلنے والے تمام کورسز معتبر ہوتے ہیں۔یونیورسٹی گرانٹس کمیشن(UGC) نے، 'SWAYAM کے ذریعے آن لائن لرننگ کورسز کے لیے کریڈٹ فریم ورک' ریگولیشنز، 2021کا اعلان کیا ہے جہاں SWAYAM کورسز کے لیے کریڈٹ کی منتقلی کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

اس ریگولیشن کے مطابق، اعلیٰ تعلیمی ادارے SWAYAM پلیٹ فارم کے ذریعے کل کورسز میں سے صرف40 فیصد تک کی اجازت دے سکتے ہیں۔یہ اعلیٰ تعلیمی ادارے SWAYAM کورسز کے ذریعے حاصل کردہ کریڈٹ کے لیے طالب علم کو مساوی کریڈٹ ویٹیج(credit weightage) دیں گے۔ SWAYAM پلیٹ فارم کے ذریعے حاصل کردہ کورسز کے کریڈٹ کی منتقلی کے لیے کوئی بھی یونیورسٹی کسی طالب علم کو انکار نہیں کر سکتی۔

مختصراً، SWAYAM کورسز کو پورے ہندوستان میں تسلیم کیا جاتا ہے اور SWAYAM کورسز کے ذریعے حاصل کردہ کریڈٹس کو آپ کے روایتی تعلیم کے کورس میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

16.4 MOOCs کے عالمی رجحانات اور طرز عمل

(Global Trends and Practices of MOOCs)

میسواوپن آن لائن کورسز (MOOCs) پوری دنیا کے طلباء کے لیے قابل رسائی اور سستی فاصلاتی تدریس کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ MOOCs اعلی تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں، تجارتی خانگی کمپنیوں، غیر منافع بخش خانگی کمپنیوں، سرکاری اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعہ پیش کیے جاتے ہیں۔

ویب سائٹ یا پلیٹ فارم جو MOOCs کے بارے میں معلومات اکٹھا کرتی ہے اور ڈسپلے کرتی ہے اسے موک ایگریگیٹر (MOOC Aggregator) کے نام سے جانا جاتا ہے،کچھ موک ایگریگیٹر تجارتی ہیں (جیسے: Alison) جبکہ کچھ غیر منافع بخش ہیں (جیسے:خان اکیڈمی)۔کچھ MOOCرسائی(access) اور سرٹیفکیشن کے لیے فیس وصول کرتے ہیں(جیسے:The Great Courses)،کچھ موک ایگریگیٹر فیس صرف سرٹیفکیشن کے لیے لیتے ہیں اور مواد تک مفت رسائی فراہم کرتے ہیں (جیسے:)FutureLearn جبکہ کچھ مواد تک

رسائی اور سرٹیفکیشن دونوں مفت فراہم کرتے ہیں(جیسے:(Kadenze)۔ کچھ ایگریگیٹر اپنے ملک کے مختلف علاقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے علاقائی زبانوں میں بھی پروگرام پیش کرتے ہیں۔

کچھ ایگریگیٹر نے خود کو ایک خاص سطح کی تعلیم کے لیے وقف کر دیا ہے۔ جیسےWondrium کالج کی سطح کے آڈیو اور ویڈیو کورسز پیش کرتا ہے۔ لیکن اکثر ایگریگیٹر اسکول کی تعلیم سے لے کر یونیورسٹی سطح کے کورسز تک ہر قسم کے کورسز مہیا کرتے ہیں۔ زیادہ تر ایگریگیٹر اپنے کورسز کو تعلیم کی سطح، تعلیم کے سلسلے، مضامین، مہارت وغیرہ کے مطابق درجہ بندی بھی کرتے ہیں۔ تمام ایگریگیٹر کی پیشکش اور ڈیزائن ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں لیکن ان سبھی ایگریگیٹر میں ای مواد، ای ٹیوٹوریلز(e-tutorials)، بحث و مباحثہ کے فورمز، حوالہ جات(reference materials)، ویڈیوز، ورک شیٹس اور تعاملی خدمات یا پلیٹ فارم مشترک ہوتے ہیں۔

20 مشہور اور بین الاقوامی موک ایگریگیٹر کی فہرست ذیل میں دی گئی ہیں۔

Sr. No	MOOC Aggregator	Country	Website	Year of Launch
1	Khan Academy	United States of America	https://www.khanacademy.org/	2006
2	Alison	Ireland	https://alison.com/	2007
3	OpenClassrooms	France	https://openclassrooms.com/en/	2007
4	Udemy	United States of America	https://www.udemy.com/	2010
5	Coursera	United States of America	https://www.coursera.org/	2012
6	edX	United States of America	https://www.edx.org/	2012
7	FutureLearn	United Kingdom	https://www.futurelearn.com/	2012
8	Udacity	United States of America	https://www.udacity.com/	2012
9	OpenHPI	Germany	https://open.hpi.de/	2012
10	MOOC.fi	Finland	https://www.mooc.fi/en/	2012

11	OpenLearning	Australia	https://www.openlearning.com	2013
12	Iversity	European Union	https://iversity.org/	2013
13	JMOOC	Japan	https://www.jmooc.jp/en/	2014
14	Kadenze	United States of America	https://www.kadenze.com/	2015
15	Open Education	Russia	https://openedu.ru/	2015
16	K-MOOC	South Korea	http://www.kmooc.kr/	2015
17	EduOpen	Italy	https://learn.eduopen.org/	2016
18	Thai MOOC	Thailand	https://thaimooc.org/	2017
19	Campus-il	Israel	https://campus.gov.il/	2018
20	Chinese University MOOC	China	https://www.icourse163.org/	2020

سرگرمی(Activity)

موک ایگریگیٹر کی کسی بھی تین ویب سائٹس پر جائیں اور اس کورس میں فراہم کردہ اکتسابی وسائل، ماڈیولز، سرٹیفکیشن اور تکنیکی سپورٹ پر اپنے مشاہدات کو درج کریں۔

16.5 اعلیٰ تعلیم میں MOOCs کا تنقیدی جائزہ (Critical Appraisal of MOOCs in Higher Education)

تعلیم میں ہر نظام یا اصلاحات کچھ نفع ونقصان کے ساتھ آتی ہیں۔ اس کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تشخیص کرنی پڑتی ہے۔ MOOCs تقریباً 15-20 سالوں سے تعلیم تک کھلی رسائی فراہم کر رہا ہے اور اس مختصر سے عرصے میں دنیا بھر میں اپنی پہنچ بنا چکا ہے۔ MOOCs اوپن تعلیم کا ایک اہم اور خاص پہلو ہے۔ اس کے کئی دوسرے پہلو بھی ہیں، جیسے؛ اوپن تعلیمی وسائل، اوپن کتابیں، تخلیقی العام (creative commons)، نقل مفت نقل وحرکت (copy free movement)، کھلی رسائی وغیرہ۔ لیکن MOOCs اوپن اور مفت تعلیم میں

ایک بہت ہی اہم کردار ادا کر رہاہے۔ MOOCs دنیا کے ہر کونے میں دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں کے ذریعہ تیار کردہ اعلیٰ معیار کا تعلیمی مواد مفت فراہم کرتا ہے۔ اس لحاظ سے، MOOCs بین الاقوامی سطح پر تعلیم کو آزاد اور جمہوری بنارہاہے(Bates, 2015)۔

کولمبیا یونیورسٹی ٹیچرز کالج کے (2014) Hollands and Tirthali نے ایک تحقیقی مطالعے میں یہ پایا کہ MOOCs دنیا بھر میں لاکھوں افراد کو تعلیمی مواقع فراہم کر رہاہے۔ تاہم،MOOCs کے زیادہ تر شرکاء پہلے سے ہی اچھی تعلیم سے آراستہ اور ملازم ہوتے ہیں، اور ان میں سے ایک معمولی تعداد ہی ان کورسز کے ساتھ پوری طرح مشغول پائی گئی ہے۔ مجموعی طور پر، شواہد بتاتے ہیں کہ MOOCs فی الحال تعلیم کی" جمہوریت سازی "کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو پائی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فی الحالMOOCs تعلیم تک لوگوں کی رسائی میں خلا کو کم کرنے کے بجائے بڑھانے کا کام کر رہاہو۔ اس طرحMOOCs ، جیسا کہ یونیورسٹی میں جاری تعلیم کی زیادہ تر شکلوں میں عام ہے، معاشرے کے بہتر تعلیم یافتہ، بوڑھے اور ملازمت کرنے والے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ Ho.et.al (2014)نےMOOCedX پروگراموں میں مختلف سطحوں پر کئی کمیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اپنے تحقیقی مطالعے میں اس نے پایا کہ، 35 فیصد طلباء کبھی بھی کورس ویئر کے مواد تک رسائی حاصل نہیں کرتے، 56 فیصد طلباء نصف مواد تک رسائی حاصل کرتے ہیں، 4 فیصد طلباء نصف سے زیادہ مواد تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور صرف 5 فیصد طلباء نے کورس مکمل کیا اور سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔ یہ MOOCs کورسز کے بہت کم پاس آؤٹ تناسب کو دکھاتا ہے۔MOOCs پر بہت سے تحقیقی مطالعے کیے گئے ہیں جو طلبا کی دلچسپی، طلباء ہم عمر گروپ کے ساتھ بات چیت، طلبا کے مسائل، طلباء کے اکتسابی نتائج،MOOCs کی تشخیص اور بہت سے بہت سی چیزوں کے متعلق مثبت اور منفی نتائج کا انکشاف کرتے ہیں۔

مزید، ثقافتی تنوع، سیکھنے کی معذوری، علاقائی زبانوں میں سیکھنے کے مواد کی ترقی، مقامی مدد، کورسز کے انتظام کی لاگت، تعلیم تک تجارتی اور مفت رسائی، کاپی رائٹس وغیرہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے MOOCs کے سامنے بہت سے چیلنجز ہیں۔ موکس وقت کے ساتھ ساتھ خود کو بہتر اور improvise کریگا۔ دنیا بھر میں تعلیم تک مفت اور کھلی رسائی فراہم کرنے میں حائل رکاوٹوں اور چیلنجوں کو مزید تحقیق اور اختراعات کے ذریعہ دور کرے گا۔

16.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- MOOCs کی اصطلاحسب سے پہلے ڈیو کورمیئر (Dave Cormier)نے 2008 میں یونیورسٹی آف پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ(University of Prince Edward Island)، کینیڈا میں وضع کی تھی۔ کورمیئر نے اس اصطلاح کا استعمال یونیورسٹی آف مانیٹوبا(University of Manitoba) کی طرف سے پیش کردہ ایک آن لائن کورس، 'Connectivism and Connective Knowledge' کے لیے کیا تھا۔

- 2011 میں، میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (Massachusetts Institute of Technology) نے 'Open Courseware' کے نام سے MOOCs کے وسائل کا پہلا بڑا مجموعہ شروع کیا۔
- 2012 میں، MIT اور ہارورڈ یونیورسٹی نے MOOCs کے فروغ کے لیے EdX کو فروغ دیا۔
- 2013 میں آکسفورڈ ڈکشنری نے اپنی انگریزی ڈکشنری میں لفظ 'MOOCs' کا اضافہ کیا۔
- SWAYAM ایک دیسی پلیٹ فارم ہے جو وزارت تعلیم، حکومت ہند کی طرف سے 2017 میں تعلیمی پالیسی کے تین بنیادی اصولوں یعنی رسائی، مساوات اور معیار کو حاصل کرنے کی غرض سے پیش کیا گیا تھا۔
- سنسکرت میں 'Swayam' کا مطلب 'خود' ہے، جو خود سیکھنے کے اصول کی نشاندہی کرتا ہے۔
- SWAYAM کو حکومت ہند کی وزارت تعلیم کے ذریعہ 9 جولائی 2017 کو 'ڈیجیٹل انڈیا' اقدام کے تحت شروع کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد جدید تعلیم وتربیت کو شامل کرتے ہوئے ایک مربوط اسٹیج (coordinated stage) واسکول میں مفت داخلہ فراہم کرنا ہے۔
- اس پلیٹ فارم کو آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (AICTE) نے مائیکروسافٹ کی مدد سے تیار کیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم درجہ 9 سے لے کر پوسٹ گریجویشن تک سبھی ہوشٹ کورس کے لیے مفت رسائی فراہم کرتا ہے۔
- SWAYAM کے مطابقان کے پاس 203 شراکتی ادارے، 8,082 مکمل کورسز، 2,79,56,791 طلباء کے اندراج، 22,06,713 امتحانی رجسٹریشن، اور 1177076 کامیاب سرٹیفکیٹس ہیں۔
- SWAYAM کے پاس نونیشنل کوآرڈینیٹر ہیں تاکہ تعلیم کے تمام شعبوں اور سطحوں پر بہترین معیار کے مواد کی ترقی اور فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔
- ثقافتی تنوع، سیکھنے کی معذوری، علاقائی زبانوں میں سیکھنے کے مواد کی ترقی، مقامی مدد، کورسز کے انتظام کی لاگت، تعلیم تک تجارتی اور مفت رسائی، کاپی رائٹس وغیرہ کے مسائل کو حل کرنے سے متعلق MOOCs کے سامنے بہت سے چیلنجز ہیں۔
- موکس وقت کے ساتھ ساتھ خود کو بہتر اور improvise کر رہا ہے اور دنیا بھر میں تعلیم تک مفت اور کھلی رسائی فراہم کرنے میں حائل رکاوٹوں اور چیلنجوں کو مزید تحقیق اور اختراعات کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

16.7 فرہنگ (Glossary)

اوپن تعلیم (Open Education)	اوپن تعلیم سے مراد تعلیم کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹوں کو دور کرنا اور دنیا کے ہر انسان کے لیے علم کے دروازے کھولنا ہے۔

MOOCs	MOOCs آن لائن کورسز ہیں جو لا محدود افراد کو کسی بھی وقت، کہیں بھی اور کسی بھی جگہ داخلہ کے کسی رسمی طریقہ کار کے بغیر تعلیم فراہم کرتے ہیں۔ اس میں پڑھنے کے لیے ای مواد، دیکھنے کے لیے پہلے سے ریکارڈ شدہ ویڈیو اسباق، خود تشخیصی مشقیں، استاد اور ساتھی شریک طلبہ کے ساتھ بات چیت کے لیے بحث کے فورمز اور کئی دوسرے سیکھنے کے وسائل دستیاب ہوتے ہیں۔
vMOOCs	اس قسم کے MOOCs ٹاسک کی ایک سیریز کا استعمال کرتے ہیں جسے مکتسب کو مہارت حاصل کرنے کے لیے مکمل کرنا ہوتا ہے، اس لیے یہ ٹاسک پر مبنی ہے۔ حرف "v" لفظ "Vocational" سے آیا ہے کیونکہ vMOOCs کو پیشہ ورانہ تربیت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
xMOOCs	یہ مواد پر مبنی ہوتے ہیں، اور زیادہ مقبول بھی ہیں۔ ان کا مقصد مواد کے ذریعے مہارت حاصل کرنا ہوتا ہے۔
cMOOCs	اس قسم کے MOOCs نیٹ ورک پر مبنی ہوتے ہیں۔ حرف 'c' سے مراد لفظ "Connectivism" ہے کیونکہ یہ قسم کنکریٹائزیشن(Concretization) کے اصولوں کو استعمال کرتی ہے، جیسے؛ تعلیمی ماڈل کے طور پر کشادگی، تنوع، خود مختاری، تعامل وغیرہ۔ ان کا بنیادی مقصد مواد اور مہارتوں کو چھوڑ کر مواصلات، اجتماعی طور پر منظم علم، اور شرکا کے ماحول کی تشہیر(exposure) ہے۔
MOOC Aggregator	وہ ویب سائٹ یا پلیٹ فارم جو MOOCs کے بارے میں معلومات اکٹھا کرتے ہیں اور ڈسپلے کرتے ہیں اسے MOOC Aggregator کے نام سے جانا جاتا ہے۔
چار کواڈرنٹ اپروچ (Four Quadrant Approach)	یہ کورس کے مواد کو چار ماڈیولز میں پیش کرنے کا ایک نظام ہے۔ ای مواد، ای ٹیوٹوریل، خود تشخیص، ویب حوالہ جات وغیرہ۔

16.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1. 'MOOC' اصطلاح کا موجد کون ہے؟

(a) Dave Cormier (b) Bill Gates

(c) Elon Musk (d) Prince Edward

2. 'MOOC' کی اصطلاح سب سے پہلے کس سال استعمال کی گئی؟

(a) 1998 (b) 2008

(c) 2018 (d) 2012

3. ___________ نے 2013 میں لفظ 'MOOC' شامل کیا۔

(a) Cambridge dictionary (b) Oxford dictionary

(c) Webster dictionary (d) Collins dictionary

4. خان اکیڈمی ___________ کا MOOC Aggregator ہے۔

(a) Pakistan (b) Afghanistan

(c) USA (d) UK

5. SWAYAM کا آغاز ________ میں کیا گیا تھا۔

(a) 2007 (b) 2008

(c) 2017 (d) 2018

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. MOOCs کی تعریف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
2. MOOCs کے فوائد کو بیان کیجیے۔
3. MOOCs کے نقصانات بیان کریں۔
4. SWAYAM کے چار کواڈرینٹ اپروچ کی وضاحت کریں۔
5. MOOCs کی اقسام پر بحث کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. اعلی تعلیم تک مفت رسائی فراہم کرنے میں SWAYAM کی اہمیت پر تفصیل سے بحث کیجیے۔
2. MOOCs سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ MOOCs تیار کرنے کے چار کواڈرینٹ اپروچ کی وضاحت کیجیے۔
3. اعلیٰ تعلیم میں MOOCs کی مطابقت کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات

5.C 4. C 3.B 2. B A .2

16.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Tuomi, I. (2006), "Open Educational Resources: What they are and why do they Matter", Retrieved from; www.oecd.org/edu/oer
2. Bates, A. W. (2015). Teaching in a Digital Age. Retrieved from; https://opentextbc.ca/teachinginadigitalage/
3. Kim, Paul (2015), ***Massive Open Online Courses – The MOOC Revolution***. Published by Routledge
4. Pomerol, J.C., Epelboin, Y, Thoury, C. (2015). ***MOOCs: Design, Use and Business Models***. Published by Wiley-ISTE.
5. Bonk, C.J, Lee, M.M., Reeves, T.C, Reynods, T.H. (2015). ***MOOCs and Open Education Around the World***.Published by Routledge.
6. Das, A.K., Das, A., Das, S (2015) Present Status of Massive Open Online Course (MOOC) initiativesfor Open Education Systems in India – An Analytical Study. Retrieved from; https://www.researchgate.net/publication/305075435_Present_Status_of_Massive_Open_Online_Course_MOOC_initiatives_for_Open_Education_Systems_in_India_--_An_Analytical_Study
7. Zhang, K., Bonk, C.J., Reeves, T.C., Reynolds, T.H. (2016). ***MOOCs and Open Education in the Global South - Challenges, Successes, and Opportunities***.Published by Routledge.
8. Castano - Munoz, J., Kalz, M., Kreijns, K., & Punie, Y. (2018). Who is taking MOOCs for teachers' professional development on the use of ICT? A cross-sectional study from Spain. Technology, Pedagogy and Education, 27(5), 607-624.
9. Jung, Y., & Lee, J. (2018). Learning engagement and persistence in massive open online courses (MOOCS). Computers & Education, 122, 9-22.
10. Sibbu, Kush (2018). Current Trends in Massive Open Online Courses (MOOCs). Retrieved from;https://www.researchgate.net/publication/329706652_Current_Trends_in_Massive_Open_Online_Courses_MOOCs
11. Deng, R., Benckendorff, P., &Gannaway, D. (2019). Progress and new directions for teaching and learning in MOOCs. Computers & Education, 129, 48-60.
12. Weinhardt, J. M., &Sitzmann, T. (2019). Revolutionizing training and education? Three questions regarding massive open online courses (MOOCs). Human resource management review, 29(2), 218-225.

13. Kurt, S. (2021). Massive open online courses (MOOCs) & Definitions. Retrieved from; https://educationaltechnology.net/massive-open-online-courses-moocs-definitions/
14. Bowden, P. (2021). Beginners Guide to Massive Open Online Courses (MOOCs). Retrieved from; https://www.classcentral.com/help/moocs
15. Chai, W. &Wigmore, I. (2021). Massive Open Online Course (MOOC). Retrieved from; https://www.techtarget.com/whatis/definition/massively-open-online-course-MOOC
16. Nikolaos, V. &Gerasimos, P. (2022). Massive Open Online Courses (MOOCs): Practices, Trends, and Challenges for the Higher Education. European Journal of Education and Pedagogy. Retrieved from; file:///C:/Users/Home/Downloads/ejedu-365.pdf
17. SWAYAM. Retrieved from; https://en.wikipedia.org/wiki/SWAYAM
18. List of MOOC providers. Retrieved from; https://en.wikipedia.org/wiki/List_of_MOOC_providers
19. SWAYAM Website accessed at; https://swayam.gov.in/about
20. Open Education. Retrieved from; https://en.wikipedia.org/wiki/Open_education

MODEL QUESTION PAPER

ایم۔اے۔(جنرک الیکٹیو پیپر)

4^{th} Sem Examination 2023

پرچہ: تدریس واکتساب

Paper: PGED201GET

(Teaching and Learning)

Time: 3 hours | Max. Marks: 70 marks

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے؛ حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد دی گئی ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینالازمی ہے۔

1. حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔ (10 x 1 = 10 Marks)
2. حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں، اس میں سے طالب علم کو کوئی 05 سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریبادو سو لفظوں پر مشتمل ہو۔ ہر سوال کے لیے 6 نمبرات مختص ہے۔ (5 x 6 = 30 Marks)
3. حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی 03 سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباپانچ سو(500) لفظوں پر مشتمل ہو۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔ (3 x 10 = 30 Marks)

حصہ اول

سوال: (1)

1. تنظیم کے اعتبار سے کون سی تدریس کی قسم نہیں ہے۔

(a) Laissez-faire (b) آمرانہ تدریس

(c) جمہوری تدریس (d) غیر روایتی تعلیم

2. مندرجہ ذیل میں سے کون طرز تدریس نہیں ہے؟

(a) Democratic (b) Autocratic

(c) Cooperative (d) Advisory

3. بلوم نے تعلیمی مقاصد کی پہلی درد رجہ بندی کب پیش کی؟

(a) 1956 (b) 1966

(c) 1957 (d) 2001

4. بطور پیشہ تدریس کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) طلباء کو علم اور ہنر فراہم کرنا (b) آمدنی حاصل کرنے کے لئے

(c) گرمیوں کی لمبی چھٹی کے لئے (d) ذاتی اطمینان حاصل کرنے کے لیے

5. مندرجہ ذیل میں سے کون سی اساتذہ کی رسمی پیشہ ورانہ ترقی کی مثال ہے؟

(a) کانفرنس میں شرکت (b) تعلیمی کتابیں پڑھنا

(c) ذاتی عکاسی میں مشغول ہونا (d) ساتھیوں کے ساتھ نیٹ ورکنگ

6. فرد کی ذہانت اس کے __________ کا حصہ ہے۔

(a) توارث (b) کوشش

(c) تعلیم (d) ماحول

7. "سیکھنا وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان ترقی پذیر طرز عمل کو قبول کرتا ہے"۔ یہ قول کس کا ہے؟

(a) ووڈورتھ (b) اسکینر

(c) جونس (d) گیٹس اور دیگر

8. سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے والے عوامل میں طریقہ تدریس سے متعلق عوامل میں۔۔۔۔۔۔شامل نہیں ہے۔

(a) طریقہ تدریس کی موزونیت (b) تدریسی وسائل اور تکنیک

(c) معلم کی معلومات کی سطح (d) مشق اور استعمال

9. قانون تاثیر کس نظریہ کی دین ہے؟

(a) نظریہ وقوفی نشونما (b) سعی و خطا

(c) وائی گوتسکی کا نظریہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

10. تدریس کی شخصی طرز رسائی کو پیش کرنے کا سہرا کس کے سر ہے؟

(a) کیلر اور شیر من (b) الپورٹ اور میڈ

(c) ڈیوی اور پیٹرک (d) اسکینر اور برونر

حصہ دوم

2) موثر تدریس کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

3) ایک معلم کمرہ جماعت میں کون سے مقاصد حاصل کرتا ہے اور یہ مقاصد کیسے قائم کیے جاتے ہیں؟

4) معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کیجئے۔

5) بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی درجہ بندی بیان کیجیے؟

6) اکتساب کے تعمیری نظریہ کے مرکزی خیال وضاحت کیجئے۔

7) اکتسابی منحنی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجئے۔

8) بصری متعلم کی خصوصیات بیان کیجئے۔

9) اینڈراگوجی کی تعریف تحریر کریں۔

حصہ سوم

10) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو پروان چڑھانے میں سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے رول پر روشنی ڈالے۔

11) اکتساب کے بصیرتی نظریہ کے مفہوم کی وضاحت کے ساتھ کلاس روم میں اس کی اطلاق پر روشنی ڈالئے۔

12) کمتر ذہنی صلاحیت کے طلباء کو اکتساب میں کون سی مشکلات پیش آتی ہیں؟

13) سیکھنے کی مختلف سطحیں کون کون سی ہیں؟ تمام سطحوں پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔

14) اکتساب کے اسلوب کا مفہوم واضح کرتے ہوئے کو فیلڈ کے ذریعے بتائے گئے اکتساب کے اسلوب کی فہرست سازی کیجئے۔

اہم نکات

اہم نکات